انا مدینۃ العلم و علی بابہا

OSMANIA UNIVERSITY

جامعہ عثمانیہ

انقلابی یورپ

OSMANIA UNIVERSITY
جامعۂ عثمانیہ

سلسلۂ مطبوعات علمیۂ جامعۂ عثمانیہ

انقلابی یورپ

یعنی

تاریخ یورپ

از سنہ ۱۷۸۹ عیسوی تا سنہ ۱۸۱۵ عیسوی

مصنّفۂ

ایچ موریس اسٹیفنس۔ ایم۔ اے

مُترجمۂ

مولوی حسن عابد صاحب جعفری بیرسٹرایٹ لا

سنہ ۱۳۴۴ھ م سنہ ۱۳۳۵ف م سنہ ۱۹۲۶ع

دارالطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین انقلابی یورپ

باب سوم

(۱۷۹۰ — ۱۷۹۲)

باب چہارم

(۱۷۹۳ — ۱۷۹۵)

باب پنجم

(۱۷۹۵ – ۱۷۹۷)

باب ششم

(۱۷۹۷ — ۱۷۹۹ء)

باب ہفتم

(۱۷۹۹ — ۱۸۰۴)

باب ہشتم

(۱۸۰۴ — ۱۸۰۸)

باب نہم

(۱۸۰۸ — ۱۸۱۴)

باب دہم

(۱۸۱۲ — ۱۸۱۴)

باب یازدہم

۱۸۱۴ ——— ۱۸۱۵

نقشہ جات

(تتمہ جات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انقلابی یورپ

دیباچہ مصنّف

میں نے اس کتاب میں یورپ کے ایک اہم انقلابی دور کی تاریخ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ فوجی واقعات کو حتی الوسع اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے اور صرف اس پر اکتفا کیا ہے کہ محاربات کے تفصیلی حالات کو چھوڑ کر صرف ان کا ذکر کر دیا جائے تاکہ ایسے ضروری معاملات مثلاً ۱۷۸۹ء کا انقلاب بلجیم، دوبارہ ترتیب پرشیا ۱۸۰۶-۱۸۱۲ء اور وینیا کی کانگریس کے حالات مشرح لکھے جاسکیں۔ میں نے تمام کتاب میں انقلاب فرانس کے اثر کے متعلق جو یورپ پر پڑا تھا واقفیت نگاری کی ہے اور نپولین کو بجائے ایک زبردست فاتح کے ایک زبردست مصلح ثابت کیا ہے۔ اس زمانہ کے اندرونی حالات اور ان کے عام نتائج کو تمہید میں بیان کر دیا ہے اور پوری کتاب میں ان حالات کی تشریح لکھی ہے۔ کتاب کے نقشوں سے ریاستہائے یورپ کے حدود کے تغیر و تبدل ظاہر ہوتے ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے صحت کے ساتھ مختلف مقامات معلوم ہو سکیں۔

ناظرین کو چاہیے کہ اس کتاب کو پڑھتے وقت ایک اطلس پیش نظر رکھیں کیونکہ ایسے مختصر حجم کی کتاب میں تمام ضروری نقشوں کا داخل کرنا جن میں جملہ مقامات مندرجۂ کتاب ہذا آسکیں ناممکن تھا۔

ایچ - مورس - اسٹیفنس

دیباچہ

۱۷۸۹ء تا ۱۸۱۵ء زمانۂ انقلاب - ان اصولوں کے بیان میں جنھوں نے اٹھارھویں صدی کے سیاسی خیالات میں تغیر پیدا کیا - رعایا کے اصول سیادت - اصول قومیت شخصی آزادی کا اصول - اٹھارھویں صدی خیراندیش خود مختار سلاطین - اٹھارھویں صدی کی مزدور پیشہ جماعت کی حالت - زرعی غلامی - متوسط طبقہ کی جماعتیں - اعلیٰ طبقہ کی جماعتیں انقلاب فرانس میں موجودہ خیالات کے متعلق فرانس نے کیوں پیش قدمی کی - انقلاب پیدا کرنے میں اٹھارھویں صدی کے فلاسفہ اور مصنفین کا حصہ - فرانس اور جرمنی کے حکماء کا مقابلہ - اخلاق کی گری ہوئی حالت - مذہب کی طرف بے توجہی نتیجہ -

زمانۂ انقلاب

۱۷۸۹ء سے لیکر ۱۸۱۵ء تک کا زمانہ جو نپولین کے غلبہ اور غدر وغیرہ کا زمانہ ہے یورپ کی تاریخ میں نہایت ہی اہم انقلاب کو پیش کرتا ہے انیسویں صدی کے یورپ اور اس کی ریلوے اور سلسلہ تار برقی اور اٹھارھویں صدی کے یورپ اور اس کی خراب سڑکیں اور غیر مقرر ڈاک میں بہت بڑا فرق ہے - "لیکن یہ فرق اُس اختلاف سے بڑھ کر نہیں ہے جو کہ پیشتر اور آج کے سیاسی - معاشرتی" اور اقتصادی خیالات میں ہے موجودہ اصول کا جو کہ انسانی ترقی اور اس کی شہادت یعنی تہذیب میں نئی تحریک ظاہر کرتے ہیں اسی زمانۂ انقلاب میں نمود ہوا اور ان کی بالیدگی اس زمانہ کی تاریخ کے ماتحت ہے اور اس کی حقیقت کو ہم پر منکشف کرتی ہے -

اصول سیادت

یہ خیال کہ حکومت کا وجود رعایا کی ترقی "حفاظت اور خوش حالی کے لئے ہے اٹھارھویں صدی کا یقین واثق تھا" لیکن فلسفیین اور سلاطین دونوں کا اعتقاد تھا خواہ وہ مہذب انگلستان میں ہوں یا روس میں جو کہ بربریت کو ترک کر رہا تھا کہ حکومت کا وجود رفاہ رعیت کے لئے ہے

لیکن حکومت عامۃ الناس کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔اس بنیادی اصول سے
انیسویں صدی بالکل منکر ہے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت رعایا کے ہاتھ میں
ہو اور اوس کے نمایندے اس میں کارکن ہوں۔بہتر ہے کہ ایک قوم حکومت جمہور
میں غلطیاں کرے بجائے اسکے کہ اُس پر ایک غیر ذمہ دار بادشاہ تدبر اور عقلمندی
سے حکومت کرے۔سیادت جمہور کے خیال کو مستعدی کے ساتھ فرانس کے
غدر عظیم کے زمانہ میں پیش کیا گیا۔موجودہ یورپ کی تمام دولتوں میں پورے طور
پر بھی اسکے تسلیم نہیں کیا گیا۔لیکن اُس نے انیسویں صدی کے سیاسی ارتقاء
پر ایک نہایت گہرا اثر ڈالا ہے اور وہ زمانہ حال کے سیاسی خیالات کی ایک
جماعت کی بنیاد ہے اور اگرچہ ۱۸۱۵ء میں اس کی تجویز اسکے لئے باعث بطلان
ہوئی لیکن مجلس وائینہ کے زمانہ سے لیکر یورپ کی موجودہ تاریخ کا ایک
نہایت حیرت انگیز پہلو اس کی بتدریج مقبولیت اور مہذب ممالک میں
مستقل افزایش ہے۔

اصول قومیت

دوسرا سیاسی عقیدہ جو ۱۷۸۹ء تا ۱۸۱۵ء کے ازمنۂ انقلاب میں
رونما ہوا خیال قومیت ہے وہ اس خیال مملکت سے متضاد ہے،
جو کہ گزشتہ صدی میں غالب تھا اٹھارھویں صدی میں فرمانروا اور ریاست و مملکت
کا نمونہ تھا۔قومی اور نسلی حدود کو کچھ اہمیت نہ دیجاتی تھی۔اس میں کچھ بے ضابطگی
نہ تھی کیتھولک نیدرلینڈ یا بلجیم پر آسٹریا کا خاندان حکمران ہو یا ایک آسٹروی شہزادہ
ٹسکنی میں فرمانروا ہو اور ہسپانوی نیپلز میں۔پولینڈ کی پہلی تقسیم کو خلاف فطرت
جرم قرار دیکر ناروا نہ سمجھا گیا۔بلکہ وہ ایک ہنرمندانہ تجویز سمجھی گئی جو ہمسایہ
ریاستوں کی توسیع حدود کے لئے اختیار کی گئی تھی جنھوں نے اپنے آس پاس
کے اضلاع کو ناجائز طور پر ملحق کرلیا تھا۔لیکن انقلاب اور نپولین کے زمانہ
کی جنگوں نے خیال قومیت کا احساس پیدا کیا۔قدیم خیالات کے یورپ
کے مقابلہ میں مسلح فرانس قوی تر ثابت ہوا اور یہ اس وقت تک ظہور پذیر
نہوا جب تک اس کا قومی احساس نپولین کی ایک نئی مغربی سلطنت کی
تخلیق میں صرف نہ ہوگیا اور جب تک کہ اس کے قدیم دشمنوں یعنی یورپ کے

فرماں رواؤں کے بجائے فرانسیسی ہسپانوی، روسی اور جرمن اقوام کے ساتھ ملکر مغلوب نہ ہوگیا۔ قومیت کا خیال سیادت جمہور کے خیال کے مانند مجلس دائنا میں ۱۸۱۵ء میں رد کیا گیا۔ کیتھولک نیدرلینڈ ہالینڈ کے صوبوں سے متحد ہوا۔ ناروے ڈنمارک سے علیحدہ کیا گیا۔ اٹلی غیر ملکی شہزادوں کے تحت میں مختلف خودمختار دولتوں میں منقسم ہوا۔ لیکن مجلس وائنا نئے خیال کو نہ مٹا سکی۔ اسکی جڑ نہایت استوار ہوگئی تھی۔ انیسویں صدی کی یورپی تاریخ کی ایک عجیب خصوصیت نئی اقوام کا تشکیل پانا ہے جو جذبۂ قومیت اور مشابہت نسل پر مبنی تھا۔

شخصی آزادی کا اصول۔

تیسرا موجودہ خیال جس نے یورپ کی ہیئت بدلدی ہے شخصی اور انفرادی حرّیت کا اصول ہے۔ اصول جاگیر کے حقوق و فرائض کی تربیت سے یورپی دولتوں کے دستور پر گہرا اثر پڑا۔ سیادت عامہ سے سیاسی آزادی فعل عائد ہوتی ہے مگر نظام جاگیری نے معاشرتی اور اقتصادی آزادی کے نفاذ اور وجوب سے انکار کیا۔ اصول کے طور پر انفرادی خیال و فعل کی آزادی کو ہر فلسفی اور حاکم ایک اچھی چیز تصور کرتا تھا عملی طور پر غریب جماعتیں غلامانہ انقیاد میں تھیں یا تو وہ اپنے مالکوں کے زرعی غلام تھے یا تجارتی جتھوں کے تحت میں محنت کش نفرت مزدور تھے جب شخصی اور انفرادی آزادی حاصل ہو چکی تو سیاسی آزادی نصب العین ہوئی اور یہی اقتدار عامہ کے خیال کی نبنا ہوئی اس زمانہ تغیر میں نظام جاگیری کے آخری نشانات بھی کالعدم ہو گئے۔ انقلاب فرانس کے اصول نپولین کے فتوحات کی نسبت اٹھارھویں صدی کی سیاسی تنظیم کی تباہی میں زیادہ کارگر ہوئے ۱۸۱۵ء کی مجلس وائنا حکومتوں اور ریاستوں کے قدیم خیالات کی طرف عود کر بھی لیتی لیکن اُس نے انفرادی آزادی کے پرانے قیود کو دوبارہ عاید کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جب شخصی آزادی تسلیم کی گئی تو مجلس وائنا کے عود کرنے کی غرض بالکل بے سود ہوئی۔ خیال اور فعل کی آزادی قومیت اور سیادت عامہ کے خیالات کی رفتت و تغیر میں رہنما ہوئی جو کہ نپولین کے متحدہ یورپ کی افواج کے ہاتھوں زک پانے سے عارضی طور پر بے نشان ہو گئے تھے

زمانہ ماقبل انقلاب فرانس اور زمانۂ جنگ جن کی مصائب کی وجہ سے موجودہ یورپ کو جنم لینا تھا خیر اندیش مطلق العنان فرمانرواؤں سے مخصوص کیا جا سکتا ہے۔ سرکار سب کچھ تھی مگر قوم ہیچ تھی۔ حاکم سب لوگوں سے اعلےٰ تصور ہوتا تھا۔ لیکن اس کی سیادت اس ذمہ داری پر مبنی تھی کہ وہ فلاح عامہ کے خیال سے حکومت کرے۔ خیر اندیش سلاطین کے خیال کو پرشیا کے فریڈرک اعظم نے معراج کمال تک پہنچایا۔ وہ لکھتا ہے کہ "میں قوم کا پہلا خادم ہوں" یہ ایک ایسا فقرہ ہے جو لوئیس شانزدہم کی تعریف کو رد کرتا ہے جو انقلاب فرانس کے پہلے رہنماؤں نے بیان کی ہے۔ اس طرز عمل کی ڈائڈرات جیسے بڑے فلاسفر نے حمایت کی ہے اور یہ اٹھارھویں صدی کے نصف آخر کے بادشاہوں کی اندرونی حکمت عملی کا خاص اصول رہا ہے جو اونھوں نے اپنی رعایا کی طرف اختیار کی روس کی ملکہ کیتھرائن لوڈن کی گسٹاؤس سوم ہسپانیہ کے چارلس سوم ٹسکنی کے ارک ڈیوک لیوپولڈ اور سب سے زیادہ شہنشاہ جوزف دوم نے ان پر مطلق العنانی کو یہ کہہ کر بچایا کہ وہ اپنے اختیارات کو رعایا کی بہبودی کے لئے کام میں لاتے ہیں۔ تمام جماعتوں پر حقیقی فلاح کے لئے کبھی بھی ایسی سرگرمی نہ دکھائی گئی کبھی فرماں رواؤں نے اپنے وجود کی ضرورت کو جائز ثابت کرنے کے لئے اتنی محنت نہ کی یا ایسی ملکی اصلاحیں نہ کیں جیسی کہ انقلاب فرانس کے ذرا پہلے ظہور میں آئیں جو کہ مطلق العنانی کے اصول کے استیصال کا پیش خیمہ تھا۔ خیر اندیش سلاطین کی حیثیت کی حقیقی کمزوری اس میں تھی کہ وہ اپنی اصلاحوں کے استقلال کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے تھے یا ان سلطنتوں کی بوسیدہ عمارات کی بنیاد کو مستحکم نہ کر سکتے تھے جو کہ جاگیرداری حکومتوں میں قائم ہوئی تھیں تاکی اور آرندہ جیسے بڑے بڑے وزراء اپنے بادشاہوں کے نیک خیالات کو تشکیل دینے میں بہت کچھ مدد کر سکتے تھے۔ لیکن وہ اپنے جیسے جانشین نہ پیدا کر سکتے اور نہ نامزد کر سکتے تھے اور نہ ان میں یہ قدرت تھی کہ وہ بے لوث منتظمین کی ایک بے نقص جماعت پیدا کریں اور جب فریڈرک اعظم کا زبردست ہاتھ اٹھ گیا تو پرشیا میں بہت جلد انتظامی انحطاط نمودار ہوا اور جب پرشیا کی

یہ حالت تھی جو کہ خیر اندیش سلاطین میں سے سب سے بڑے دانشمند اور برتر شخص کے زیر حکومت چالیس سال سے زیادہ رہ چکا تھا تو اغلب تھا کہ یہ تنزل دوسرے ممالک میں زیادہ نمایاں ہوتا ان فرماں رواؤں کا فلاح عامہ کے لئے حکومت کرنے کا خیال آخر کار موجودہ خیال جمہوریت کے سامنے مات ہوا جسکا واقع ہونا یقینی تھا۔ اور جس کی وجہ یہ تھی کہ اُنکے خیال کا مستقل ہونا ناممکن تھا۔

مزدور پیشہ جماعتوں کی حالت

حقیقت یہ ہے کہ ان فرماں رواؤں نکے محسوسات اور مساعی کو کامل وقعت سے دیکھ کر یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ اون کی جد و جہد نے اٹھارھویں صدی کے آخر وقت تک مزدور پیشہ جماعتوں کی حالت کے درست کرنے میں بہت کام کیا۔ یورپ کے کاشتکار ایک کثیر تعداد میں سو برس تک قطعی غلام تھے۔ پرشیا کی مثال ہم ایک دفعہ اور پیش کرتے ہیں۔ اسمیں جو محنت کہ کاشتکاروں کی بہتری کے لئے کی گئی وہ صرف شاہی حلقۂ زمینداری تک محدود تھی اور وہ صرف تجربہ ہی تھا پرشیا کے امرا کی جاگیریں سائلیشیا اور برینڈنبرگ میں تھیں اور اونکے کاشتکاروں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا تھا وہ امریکہ و غرب الہند کے حبشیوں سے بہتر نہ ہوتا تھا۔ جو اپنے گاؤں کے چھوڑنے کے مجاز نہ تھے اور نہ وہ اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر شادی کر سکتے تھے اون کے بچوں کو مالکوں کے گھرانے میں کئی سال تک برائے نام اجرت پر خدمت کرنا پڑتی تھی اور اُن کو اپنے مالکوں کی جاگیروں پر کم از کم تین دن اور اکثر اوقات ہفتہ میں چھ دن مشقت کرنی پڑتی تھی اس جبری مزدوری میں کاشتکار کا اتنا وقت صرف ہو جاتا تھا کہ وہ اپنا ذاتی کھیت صرف چاندنی رات میں جوت سکتا تھا۔ قطعی غلامی کی حالت وسطی اور مشرقی یورپ جرمنی کے ایک بہت بڑے حصے پولینڈ اور روس میں عام تھی اور جہاں کہیں روس کا وجود تھا صنّاعوں کی جماعت کی حالت بھی اسیطرح پست تھی کیونکہ کوئی شخص اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی پیشہ نہ سیکھ سکتا تھا۔ اور ایک فراری غلام کے لئے شہروں کے تجارتی جتھوں میں شرکت کا کوئی موقع نہ تھا مغرب کی جانب ایک زیادہ ترقی یافتہ تہذیب نے مزدوروں کی حالت کو اول سے بہتر بنا دیا۔ دریائے رائن کے کنارے اطالوی اور جرمنی

کاشتکاروں نے اپنے مالک کی مداخلت کے بغیر شادی کرنے کی اجازت حاصل کی تھی لیکن باوجود اس کے دریاے رائن کے کنارے ایک سربرآوردہ شہزادہ لینڈ گریو آف ہسی کیسل تھا جو اپنی رعایا کو آپ انگلستان کے ہاتھوں فروخت کرتا جو کہ امریکہ کی جنگ حریت میں کرایہ کے اجرتی سپاہیوں کا کام دیتی تھی۔ فرانس میں کاشتکار کی حالت بدرجہا بہتر تھی کاشتکار جو کہ جورا میں سینٹ کلا کے کلیسا کی جاگیر میں غلام کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور جن کی حمایت میں والٹیر نے اپنا زور قلم دکھایا ہے وہ جرمن کاشتکاروں سے کہیں زیادہ آسودہ تھے۔ وہ اپنی خواہش کے مطابق شادی کرسکتے اور بغیر اجازت وطن ترک کرسکتے تھے البتہ وہ اس حق سے کہ اپنی جائداد فروخت کرسکیں یا اوس کو اپنی مرضی کے مطابق کام میں لاسکیں محروم کردیے گئے تھے بقیہ فرانسیسی کاشتکار اور کسان عام طور پر بالکل آزاد تھے نظام جاگیری کے سبب سے اون کے لئے کچھ دقتیں رہ گئی تھیں لیکن واقعی کوئی زیادتی نہ رہی تھی اور جو تکالیف کہ ان کو برداشت کرنی پڑتی تھیں وہ صرف دستور دستاویز پر قبضہ کی بے ضابطگی کی وجہ سے تھیں اور اوس کی اوس خلاف ورزی کے سبب سے تھیں جو وہ شخصی آزادی کے لئے کرتے تھے۔ فرانسیسی کاشتکار اور کسان جبری موقتی مزدوری پر خشم آلودہ ہوتے تھے۔ جو حقیقت میں موجودہ لگان کی مترادف تھیں اور ان محاصل پر جو کہ اُن سے اپنے آبائی مالکوں کی اولاد یا اون کے نمایندوں کی جانشینی کے وقت واجب الادا ہوتے۔ برخلاف اُس کے جرمنی۔ پولینڈ۔ اور ہنگری کا کاشت کار جو ذاتی حلقہ بگوشی کے بوجھ کے تلے پس گیا تھا اوس قطعہ زمین کی ظاہری ملکیت کو خواب میں بھی نہ دیکھ سکتا تھا جو کہ اوس کا مالک اُسکو نہایت مہربانی سے اُس کے چند فرصت کے لمحوں میں جوتنے کے لئے دیتا۔

متوسط جماعتوں کی حالت

وسطی اور مشرقی یورپ کی آبادی کا ایک بہت بڑا عنصر خاص طور پر کاشتکار تھا اور اپنی فلاکت میں سواے زندگی کی نہایت ہی ناگزیر ضروریات کے کچھ توقع نہ کرتا تھا۔ تجارت سوداگری اور صنعت کا درحقیقت وجود نہ تھا یا بالفاظ دیگر شہر اور آیندہ متوسط جماعتوں کا عنصر آبادی میں موہوم سا تھا۔ مغربی یورپ اور رائن کے کنارے اور خاص طور پر

فرانس میں بھی جہاں کی کاشتکار جماعتیں زیادہ آزاد امیر اور مہذب تھیں زندگی کے لئے زیادہ سہولتوں کی ضرورت تھی اور ایک متمول ذہین تاجر روش اور صناع متمدن عنصر نہایت سرعت کے ساتھ اوس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے وجود پذیر ہوا جو پیدا ہوئی تھی ۔ سوداگری ۔ تجارت اور مزدوری کی اجتماعی مشغولیت نے ایک آسودہ اور روشن خیال متوسط جماعت پیدا کی ۔ جو کہ پشت در پشت تعلیم سے بہرہ رکھتی اور جن کو شخصی آزادی حاصل تھی ۔ دولت کے ساتھ ساتھ تہذیب و تعلیم ہے اور چونکہ فرانس اور مغربی جرمنی میں ایک بڑی متوسط جماعت تھی اون حصص کے کاشتکار بہتر تعلیم یافتہ اور زیادہ ذہین ہوتے تھے ۔

اعلیٰ جماعتوں کی حالت

اعلیٰ جماعتوں کی حالت اوس جغرافی تقسیم کے مطابق تھی فی الحقیقت تمام یورپ میں بڑے بڑے امرا کی دماغی اور اخلاقی حالت تقریباً یکساں تھی اوس کا مرکز پیرس تھا جو کہ سوسائٹی طرز زندگی اور تعیش کا پائے تخت تھا ۔ جہاں روسی آسٹرین اور سویڈن کے شرفا مساوات پر ملتے تھے ۔ لیکن جرمن اور مشرقی یورپ کے اشراف کی تعداد تعلیم اور نفاست میں فرانسیسی امراء کی تعداد سے کمتر تھی لیکن وہ ایسے اختیارات ہاتھ میں رکھتے تھے جو فرانسیسی شرفا کھو بیٹھے تھے ۔ روسی پروشوی اور آسٹرین امیر اور ہنگری کا شریف ہزارہا غلام کاشتکاروں کا مالک تھا جو کہ اوس کی زمین جوتتے اور اوس کے احکام کی فوری تعمیل کرتے تھے فرانسیسی امیر اپنی آبائی جاگیر کے کاشتکاروں سے چند حاصل وصول کر سکتا تھا جو بطور پٹہ معین تھی یا جاگیری خدمات کی صورت میں ادا کئے جاتے تھے اوسکے کاشتکار کسی طور پر اوسکے غلام نہ تھے اون سے کوئی ذاتی خدمت واجب الادا نہ تھی اور ایسی خدمت کے معاوضہ میں جو لگان دینا پڑتا تھا اوس کی ادائی پر برافروختہ ہوتے تھے اپنے مالک کی وفاداری میں زندگی کا احساس بہت پہلے کافور ہو چکا تھا اور جبکہ فرانسیسی کاشتکار کو اپنے مالک کی اطاعت کا کوئی اعتراف نہ تھا اوس وقت پروشوی اور روسی غلام آقا کا اپنا حلقہ بگوش ہونا تسلیم کرتا تھا ۔

یہ ملحوظات جتلاتے ہیں کہ کوئی انقلاب جس سے ۲۶ سال بعد موجودہ یورپ کی داغ بیل ڈالنی تھی فرانس میں ظہور پذیر ہوا اوس کی یہ وجہ تھی کہ فرانسیسی کاشتکار

جو زیادہ آزاد زیادہ متمول اور بہتر تعلیم یافتہ تھا۔ لگان کے ادا کرنے میں اور اپنے مالک کے ملکی اور دنیاوی حقوق کے تسلیم کرنے میں ناراضی ظاہر کرتا تھا۔ اور روس کی ناراضی اور اعتراض سے بڑھ کر تھی جو غلام کاشتکار کو اپنی حلقہ بگوشی پہ تھا۔ کاشتکاروں اور مزدوروں کو رہنما اس واسطے ملگئے کیونکہ فرانس میں ایک روشن ضمیر متوسط جماعت موجود تھی۔ فرانسیسی ملکی آزادی کے لئے بہت کاری وار کرنے کے لئے اس واسطے تیار تھے کہ اُن کو ایک حد تک شخصی آزادی حاصل تھی اور آخرکار اونھوں نے مساوات عامہ کے خیال کی اشاعت کی۔ سیاوت جمہور قومیت اور شخصی آزادی کے حالات کی ابتدا فرانس سے نہیں ہوئی وہ اتنے ہی پرانے ہیں جتنی کہ تہذیب ہے لیکن وہ قرون متوسط میں نظام جاگیرداری میں بدھم پڑ گئے اور اصلاح عظیم کے بعد اُن کی جگہ مختلف سیاسی خیالات نے لی جو کہ اٹھارھویں صدی کی دولت کی برتری اور خیر اندیش روشن خیال بادشاہوں کی مطلق العنان فرماں روائی کے اصولوں کی صورت میں مستحکم ہو کر چمکے۔ انگلستان اور ہالینڈ نے باقی مغربی دنیا سے علیحدہ نشو و نما پائی اُن وجوہات سے جو کہ اُن کی اندرونی تواریخ اور اون کی جغرافی حیثیت سے بہت گہرا تعلق رکھتے تھے۔ اونھوں نے اپنے کو سلسلہ جاگیرداری اور ویسے ہی مطلق العنانی سے آزاد کرا لیا تھا۔ وہ اپنے آزاد قومیت کے احساس کو پختہ کر چکے تھے اور اُنھوں نے شخصی آزادی کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا۔ سترھویں صدی کے جاگیری نقش جو باقی رہ گئے تھے ان کی تنسیخ نے انگلستان کے کسانوں اور کاشتکاروں کی روس کے برّ اعظم کے کسان بھائیوں کی نسبت ایک مختلف اقتصادی حیثیت قائم کر لی تھی۔ انگلستان میں قومی بوجھ اٹھانے کے معاملہ میں امیر اور نوکر میں اون حسد انگیز امتیازات کا وجود نہ تھا جو کہ فرانس میں ابھی باقی تھے۔ اور اگرچہ تجسس استحقاق کے موافق انگریزوں کی ایک بڑی تعداد کو عامۃ الناس کے نمایندوں کے انتخاب میں بہت کم شرکت حاصل تھی تاہم انتظام حکومت جو کہ بڑے خاندانوں کے امرا کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ہاتھوں میں تھا۔ ایک سیاسی آزادی کے مانند تھا۔ اور انتظامی معاملات کا توازن نہایت ہوشیاری کے ساتھ عمل میں لایا گیا تھا۔

اٹھارھویں صدی کی ذہنی رفتار

ہمیں اُس اثر کو کم وقعت نہیں دینا چاہیئے جو ذہنی
اور دماغی خیالات کی وجہ سے پڑا اس سے وہ مسائل عقلی مراد ہیں جنھیں
غدر فرانس یورپ کے زیادہ مظلوم اور ناترقی یافتہ اقوام کے
دماغ تک پہنچا کر ان کو زبردستی متوجہ کرتا تھا - اٹھارھویں صدی کے بڑے فرانسیسی
صاحبان قلم والٹیر مانٹسکو، ڈائڈراٹ اور راسیو کے دماغ لاک اور انگریزوں کے
سیاسی خیالات سے بھرے ہوئے تھے - اپنے مختلف طریقوں میں انھوں نے
اس بات پر اقرار کیا کہ حکومت کا وجود محکوم کی فلاح کے لئے ہے اور انھوں
نے حکومت کے مخارج - اور انسان کے تعلق سوسائٹی کی تحقیق کی یہ اوّل کے
خیالات ہیں جنھوں نے حکومت مطلق العنان کی حیثیت میں تبدیلی پیدا کی وہ اس
بات پر بھی مصر تھے کہ انسان کو شخصی آزادی کے تحفظ کے حقوق ملنے چاہئیں جن تک
کہ وہ تحفظ عامہ اور قیام تہذیب سے متصادم نہ ہوں - اٹھارھویں صدی کے
بڑے فرانسیسی مصنفوں نے اپنی تصانیف سے غدر فرانس کے ہنگامے اور اوسکی
اصلی رفتار پر اوس سے کم اثر ڈالا ہے جو کہ عام طور پر قیاس کیا جاتا ہے اس
تحریک کے اسباب فلسفہ یا سوسائٹی سے متعلق نہ تھے بلکہ اقتصادی اور سیاسی
تھے اور اس کا سرعت سے ترقی پانا تواریخی حالات پر مبنی تھا اور بیشتر بقیہ یورپ
کی توجہ اور رضامندی پر لیکن اوس کے رہبروں کا منبع تعلیم اٹھارھویں صدی کے
فرانسیسی فلاسفہ کی تصانیف تھیں اگر چہ اون کے اصولوں کا غدر کے برپا کرنے
میں کوئی ظاہری اثر نہ تھا اوانھوں نے اس کی افزایش اور اوس کے اصولوں کی
اشاعت یورپ بھر میں کی - اٹھارھویں صدی کے وسط کے بڑے فرانسیسی مصنفین
کی دلائل نے سوسائٹی میں انفرادی حیثیت یا بالفاظ دیگر حکومت کے متعلق عام خیالات پر اثر
ڈالا ہے اون کے خیالات کا اوس صدی کے آخر کے بڑے جرمن مصنفین کی رایوں
سے مقابلہ کرنا جنھوں نے انسانی انفرادی تربیت اور شخصی ترقی کی صلاحیت پر
اپنی توجہ مبذول کی بھی تعجب انگیز معلوم ہوتا تھا - شلر، گوئٹے، کینٹ اور ہرڈر
جرمن ہونے سے بڑھ کر محبان دنیا تھے - انسان اور اُس کی دماغی اور صناعی ترقی
کے مسئلے جرمنی کے بڑے صاحبان خیال کو ان مشکلات کی نسبت زیادہ باعث

رغبت ہوئے جو کہ سوسائٹی کی مختلف جماعتوں کے معاشرتی اور سیاسی تفاوت کی وجہ سے پیش آتی تھیں۔ مثلاً گرمٹے غدر فرانس کے معنی خوب سمجھتا تھا اور وہ ان اثرات کو غور سے مطالعہ کرتا تھا جو اس غدر سے بنی نوع انسان پر ہونے والے ہیں لیکن اس نے اُن اثرات کی ذرا بھی پروانہ کی جو اس غدر سے جرمنی پر ہوئے تھے۔

اٹھارھویں صدی کا اخلاق و مذہب

آخرش اٹھارھویں صدی کی گری ہوئی اخلاقی حالت نے تمام ممالک کی تمام جماعتوں کے افراد کی اوس سرگرمی کو زائل کر دیا تھا جو کہ انسانی ہمدردی میں کیجائی ہے۔ برّاعظم کے دونوں پراٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک ممالک میں عیسائی مذہب کی طرف سے بداعتقادی عام ہوگئی تھی کیتھولک ممالک کے بیشتر پادری اپنی اوباشی کی وجہ سے بدنام تھے اور اونکی اوس مذہب کے اصولوں سے ظاہرا نفرت اُن کی بدکرداری کے برابر تھی جس کی وہ تعلیم دیتے تھے جرمنی کے پروٹسٹنٹ پادری بھی اپنی بے دینی میں ایسے ہی آزاد تھے۔ اشٹیلز کے مشہور معاملہ میں برلن کی مجلس اعلیٰ کی رائے تھی کہ وہ اوس گاؤں کا لوتھرن پادری بننے کے قابل ہے جو کہ گیلز ڈارف کا پادری تھا۔ اور جو عیسائیت سے علی الاعلان منکر تھا اور صرف ضرورت اخلاق کی تلقین کرتا تھا۔ پراٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک ممالک میں عیسائیت اخلاق کے اُن دلپذیر حالات میں تبدیل ہوگئی تھی جو کہ راسیو کی کتاب پروفیشن ڈیفائے ڈور لیکار سوائے یارڈ میں بہترین طور پر ظاہر کئے گئے ہیں۔ ان مہوہوم اور بے اصول اخلاق کی وجہ سے کئی مخفی انجمنیں جیسے کہ روزیٹی اور الیومینیٹی مجددیوں کے حلقے وجود میں تھے جنھوں نے مذہب کی جگہ مشتین اور علاماتی رسمیں رکھی تھیں۔ یہ تھی یورپ کی سیاسی اقتصادی ذہنی اور اخلاقی حالت غدر فرانس سے ذرا ہی پہلے ۱۷۸۹ء میں۔ تمام برّاعظم کو ۲۶ سال مسلسل جنگ کے زمانہ میں سے گزرنا تھا جسکے اخیر پر اوسکو دونوں سیاسی اور دنیاوی زندگی کے نئے مطامح نظر اور نئے خیالات کا اوبھرنا تھا۔ نئے خیالات کو ۱۸۱۵ء میں فی الحقیقت مزاحمت پیش آئی اگرچہ وہ بالکل ضائع ہو سکتے لیکن چونکہ انسانی دماغ اُن سے ایک مرتبہ روشن ہو چکا تھا اسلئے وہ فراموش نہو سکے اور اُن کی آیندہ ترقی سے مراد انیسویں صدی میں موجودہ یورپ کی تاریخ ہے۔

لہ Profession de foi due Vicaire Saivyard

باب اول

سنہ ۱۷۸۹ء

سنہ ۱۷۵۶ء کا صلح نامہ فرانس اور آسٹریا کے درمیان۔ اتحاد ثلاثہ درمیان انگلستان۔ پرشیا۔ ہالینڈ۔ سنہ ۱۷۸۸ء یورپ کی چھوٹی طاقتیں۔ آسٹریا۔ جوزف ثانی۔ اوس کی داخلہ حکمت عملی۔ خارجہ حکمت عملی۔ روس۔ کیتھرائن۔ پولینڈ۔ فرانس۔ لوئیس شانزدہم۔ ہسپانیہ۔ چارلس چہارم۔ پرتگال میریا اول۔ اطالیہ۔ صقلیہ۔ فرڈیننڈ چہارم۔ نیپلز۔ صقلیہ۔ روم۔ پاپائے پائیس ششم۔ ٹسکنی۔ ڈیوک اعظم لیوپولڈ۔ برما۔ ڈیوک فرڈیننڈ۔ موڈینا۔ ڈیوک ہرقل سوم۔ لمبارڈی۔ سارڈینیا۔ فاتح اماڈیس سوم۔ لکا۔ جنوا۔ وینس۔ انگلستان۔ جارج سوم۔ پٹ کی حکمت عملی۔ پرشیا۔ فریڈرک ولیم ثانی۔ پرشیا کی حکمت عملی۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ کرسچین ہفتم۔ سوئیڈن۔ گستاویس سوم۔ مقدس روم کی طاقت مجلس وضع قوانین۔ منتخبین۔ مجلس شہزادگان۔ مجلس احرار شاہی عدالت۔ مجلس الاکس۔ حلقہ جات۔ جرمنی کے شہزادے۔ بویریا۔ بیڈن۔ ورٹن برگ۔ سکسنی۔ سکس وے مار۔ شہزادہ کلیسائی۔ مینس۔ ٹرلیوز۔ کلون۔ ملک کے چھوٹے شہزادے اور سردار۔ سوئٹزرلینڈ۔ جنوا۔ نتیجہ۔

سنہ ۱۷۵۶ء کا عہد نامہ

اوائل سنہ ۱۷۸۹ء میں یورپ کی ریاستیں دو باوقعت سیاسی جماعتوں میں ممتاز تھیں۔ ایک فرانس۔ آسٹریا۔ ہسپانیہ اور روس کے باہمی تعلق کے زیر اثر تھیں اور دوسری انگلستان پرشیا اور ہالینڈ کے اتحاد کے زیر نگیں تھیں وہ انقلاب عظیم یورپ کی طاقتوں کی مقاومت کا آخری سیاسی واقعہ تھا جو سنہ ۱۷۵۶ء میں فرانس اور آسٹریا کے عہدنامہ کی وجہ سے ظہور میں آیا۔ معاہدات جو اس وقت عمل میں آئے اور اتحادات جن کی آزمائش ہفت سالہ جنگ میں ہو چکی تھی سنہ ۱۷۸۹ء میں موجود تھے لیکن اس امر کی دانشمندانہ اصلاح کی گئی۔ جو آسٹرو فرانسیسی تعہد کی تہ میں تھا۔ سنہ ۱۷۵۶ء کا اتحاد فی الحقیقت دونوں ملکوں

میں سے کسی میں بھی مقبول عام نہ تھا۔ فرانس میں میری انٹائنٹ کو اُس ناگوار عہدنامہ کی زندہ نشانی سمجھ کر سخت نفرت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تھے اور جسکی شادی نے جو لوئیس شانزدہم کے ساتھ ہوئی آسٹروی معاہدے پر مہر کا کام دیا وہ "آسٹروی عورت" کے نام سے حقارت کے ساتھ موسوم کیجاتی تھی مسلّم سیاسی فلاسفر اور مصنفین نے فرانس کی قدیم حکمت عملی اور ہنری چہارم اور لوئیس چہاردہم کے اختیار کردہ طریقہ کے ثبوت میں نہایت دماغ لڑایا ہے۔ جو (سلاطین مذکور) خاندان ہیپس برگ خاندان باربن اور فرانسیسیوں کا آبائی دشمن سمجھے تھے آسٹریا میں بھی امرا اور تعلیم یافتہ طبقوں نے اُس کی عدم مقبولیت کو اوسی شدت سے محسوس کیا۔ آسٹروی سپہ سالار ہفت سالہ جنگ کے دوران میں فرانسیسی مداخلت کی بے اثری سے چین بجبیں تھے اور آسٹروی اس جنگ کی ہزیمت کو اس ترشروی سے اوس تعلق سے منسوب کرتے تھے گویا کہ فرانسیسیوں نے حلیف ہونے کے بجائے حریف کا کام انجام دیا تھا۔ شاہی خاندان کے لوگ بھی اسی خیال سے متاثر تھے "وہ ہمارے قدرتی دشمن جو اس وقت ہمارے دوست بنے ہیں اس وقت اس سے کہیں زیادہ ضرر پہنچا رہے ہیں اگر وہ ہمارے علانیہ دشمن ہوتے"، یہ الفاظ ہیں جن میں لیوپولڈ آف ٹسکنی دی انٹائنٹ کے بھائی نے ایک خط میں جو کہ اوس نے اپنے بھائی شہنشاہ جوزف کو دسمبر ۱۷۸۴ء میں لکھا تھا فرانسیسیوں کی سرشت کا خاکہ کھینچا ہے۔ شہنشاہ جوزف کی بھی ذاتی رائے یہی تھی وہ اپنے روسی حلیف ملکہ کیتھرائن کو اپنے بہنوئی لوئیس شانزدہم شاہ فرانس پر ترجیح دیتا تھا اوس کا اپنی خارجہ حکمت عملی میں یہ خاص میلان رہا کہ وہ فرانسیسی اتحاد کو قربان کر کے اوس سے رشتہ دوستی کو مستحکم کرے۔ روس جس کی سلطنت ہفت سالہ جنگ کے بعد اپنی ملکہ عظمیٰ کے تحت میں بہت وسیع ہو رہی تھی کسی اتحادی کی پروا نہ کرتا تھا اور اپنی مستقل اور مستحکم ترقی میں ایک خود مختارانہ روش پر گامزن تھا۔ کیتھرائن نے فریڈرک اعظم کے بیشتر آخری زمانہ میں پرشیا سے اتحاد برقرار رکھا اور ایک حد تک انگلستان سے بھی دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ لیکن اوسکا فطری رجحان انگلستان سے بداعتقادی کا تھا۔ ۱۷۸۰ء میں اوس نے

ومسلح غیر جانب داری" کی سرپرستی اختیار کی جس کا کام انگلستان کے بحری فرضی استحقاق کے مخالف تھا اور ۱۷۸۸ء میں اوس نے روس آسٹریا فرانس اور ہسپانیہ کے ایک باقاعدہ اتحاد اربعہ کی تجویز کی۔

پرشیا انگلستان اور ہالینڈ

اگر فرانس روس اور آسٹریا کے تعلقات ناتصفیہ شدہ تھے تو ۱۷۸۹ء میں پرشیا ہالینڈ اور انگلستان کا رشتۂ اتحاد بھی کچھ زیادہ استوار نہ تھا فریڈرک اعظم کی وفات کے بعد پرشیا کی حالت دراصل انحطاط پذیر تھی اگرچہ اوس کی فوجی طاقت اول درجہ کی شمار ہوتی تھی اور اوسکے نامور بادشاہ کا رعب وداب ابھی تک باقی تھا جو کہ ۱۷۸۶ء میں انتقال کر چکا تھا۔ اور انگلستان کا اتحاد مسلم تھا لیکن اندرونی انتظام میں ایک تنزل دکھائی دیتا تھا۔ اور خارجہ حکمت عملی میں ایک تلون رونما تھا۔ شمالی امریکہ میں نوآبادی کے باشندوں کی کامیابی اور عہدنامۂ ورسیلز کی وجہ سے انگلستان کو ایک شدید صدمہ پہنچ چکا تھا۔ اور جبکہ برّ اعظم کی طاقتیں اُس کی ثروت کا حسد کرتی تھیں۔ روس کی فوجی قوت کو ہیچ سمجھتی تھی اور یہ رائے برلن میں عام تھی اور پرشیا کا نیا بادشاہ اس بات کا اظہار کرتا تھا کہ انگلستان کے ساتھ اتحاد بجز ناگوار ہونے کے اور کیا ہوسکتا ہے تیسرے اتحادی رکن ہالینڈ کی حالت نہایت پست وضعیف تھی اور انگلستان ۱۷۸۷ء میں شہزادہ آرینج کی اسٹیٹ ہولڈری کی حیثیت کو صرف اس وجہ سے قائم رکھ سکا کہ اوس نے پرشیا کو مسلح مداخلت پر آمادہ کردیا تھا۔ اگرچہ یہ مداخلت ۱۷۸۸ء کے مشہور عہدنامہ کا باعث ہوئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ انگریزی اور پروشوی مدبرین کو ایک دوسرے سے سخت بداعتقادی تھی اور اسٹیٹ ہولڈری کے جبری حلقہ بگوش نے ہالینڈ کی جمہور پسند جماعت کو اتحادیوں سے سخت متنفر کردیا تھا۔ اور اوس کو فرانس سے مدد طلب کرنے پر مجبور کردیا تھا۔

یورپ کی چھوٹی طاقتیں

یورپ کی باقی ماندہ ریاستیں دونوں اتحادی جماعتوں (حلفوں) میں سے ایک نہ ایک کے ساتھ منسلک تھیں۔ جرمنی کی چھوٹی ریاستیں جن کو جوزف ثانی نے بڑھایا یا گھٹایا تھا پرشیا کی طرف میل رکھتی تھیں شمال کیجانب ڈنمارک جس کے حکمران خاندان انگلستان یا پرشیا کے شاہی

خاندانوں سے قرابت رکھتے تھے کامل طور پر روس کے ظلِ اقتدار میں تھا۔ سویڈن گستاویس سوم کے زیر حکومت کیتھرائن ثانی سے برسرِ پیکار تھا۔ پولینڈ جو خانگی نزاع سے پاش پاش ہو رہا تھا اور جسکو اُس کے ہمسائے اوس کی کامل تباہی کی دھمکی دے رہے تھے اپنی آخری تقسیم کا منتظر تھا۔ یورپ کی جنوبی ریاستیں فرانسیسی آسٹروی اتحاد سے بالکل پیوستہ تھیں۔ اسپین فرانس سے جارحانہ و مدافعانہ عہد نامہ پیک ڈی فیل کے ذریعے ملا ہوا تھا جو فرانسیسی وزیر جائوئیل کے ہاتھوں ۱۷۶۱ء میں طے ہوا تھا اور جس کی امریکہ کی جنگ حریت میں آزمایش ہو چکی تھی۔ پرتگال اگرچہ عہدنامۂ متحدین کی وجہ سے انگلستان سے تجارتی طور پر متعلق تھا اور سیاسی طور پر ہسپانیہ کے فرضی حقوق کے خلاف انگریزی حمایت میں تھا لیکن خاندان شاہی کی مسلسل شادیوں کے ذریعے سے ہسپانیہ کا حلیف بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ اطالیہ میں نیپلز پر ایک ہسپانوی شہزادہ حکومت کرتا تھا اور وہ ایک آسٹروی شہزادی سے بیاہا ہوا تھا۔ سارڈینیا اور فرانس کا قدیمی حلیف تھا اور جزیرہ نما کا باقی حصہ اکثر آسٹروی اثر میں تھا۔ ترکی جو کہ روبہ تنزل تھا روس اور آسٹریا کا جائز شکار خیال کیا جاتا تھا اس کے اس مقابلہ میں انگلستان اور فرانس نے ہمت افزائی کی مگر کوئی حقیقی امداد نہ کی۔

۱۷۸۹ء میں یورپ کی طاقتوں کے عام باہمی تعلقات کا ایک خام خاکہ کھینچنے کے بعد یہ مناسب ہوگا کہ ہر جوش انگیز زمانہ کی تاریخ میں قدم رکھنے سے پہلے ہر ایک ریاست کی حالت پر نظر غائر ڈالیں۔ کیونکہ عظیم الشان طوفانی انقلاب کا عمل میں آنا تھا اور بہت سے سیاسی تغیرات کو رونما ہونا تھا۔ غدر فرانس اور نپولین کے زمانہ کا نہایت ہی اہم نتیجہ لوگوں کے دلوں پر احساس کا اثر تھا۔ جیسا کہ چند ملکی خیالات کے نشوونما میں ظاہر ہوا اور جس نے موجودہ یورپ کو سانچہ میں ڈھالا ہے۔ لیکن بڑی بڑی تبدیلیاں شاہی خاندانوں میں بھی اور ریاستوں کی جغرافی حدود میں بھی ظہور میں آئیں۔ جن کو ہم ۱۷۸۹ء کے یورپ کی حالت کے مطالعے سے سمجھ سکتے ہیں۔

آسٹریا اور جوزف ثانی — ۱۷۸۹ء کے آغاز میں سب سے زیادہ اہم بیان شہنشاہ جوزف ثانی

گاہے اور اُس کے ملوکات ایسے ہیں جن میں ایک باریک بیں بھی زبردست انقلاب کی پیشین گوئی کرسکتا تھا۔ جوزف اوس وقت سینتالیس (۴۷) سال کا تھا اور وہ ۱۷۶۵ء میں اپنے باپ فرانسس آف لورن کی جگہ شہنشاہ منتخب ہوا تھا۔ ۱۷۸۰ء میں اپنی والدہ میریا تھیریسیا کے انتقال پر وہ خاندان آسٹریا کے علاقوں کا وارث بنا وہ غالباً مطلق العنان سلاطین کا بہترین نمونہ تھا۔ وہ ایک ہی محنتی روشن خیال اور قابل فرمانروا تھا۔ اوس کے خیالات اوس زمانے سے کہیں بڑھ کر تھے جہاں تک کہ اوس کا اُن کو اپنی رعایا پر عاید کرنا اوس کے لیے بجائے شکر و احسان کے باعث نفرت ہوا اور رعایا میں امن چین کی بجائے بغاوت اور ہل چل پھیل گئی۔ شہنشاہ جوزف کی اصلاحوں کی تاریخ اور وہ رخنے جن کا وہ باعث ہوئیں اس سلسلہ کی پہلی جلد سے متعلق ہیں۔ ۱۷۸۹ء میں خاندان ہپس برگ کے تمام موروثی علاقے بھی فتنہ پردازی پر تلے تھے شہنشاہ کے اون ممالک کو الحاق کرنے کی تجویز جس میں زبان جرمن کے استعمال پر اصرار کیا گیا تھا مقامی حب وطن کے اشتعال کا سبب ہوئی اس تجویز میں قانون اور انتظام حکومت کو آسان بنانا اور مختلف مذہبی اور تعلیمی مجالس کو مشابہ بنانا بھی مطلوب تھا۔ ہنگری۔ ٹائرل۔ بوہیمیا اور سب سے بڑھکر آسٹروی ندرلینڈ یا بلجیم میں بغاوت کا اعلان کیا گیا جسکو مقامی تعصبات مذہبی جنون اور ذات کے خیال نے بھڑکایا۔ آسٹروی ندرلینڈ ان اسباب میں سے پہلے اور دوسرے کے تابع تھا اور ہنگری تیسرے کے۔ بلجیم کے لوگ اور خاصکر برجی کنز اپنے اون مقامی حقوق اور پرانے ضابطوں کے لیے نبرد آزما ہونے کو تھے۔ جن کی شہنشاہ کے احکام نے تنسیخ کی تھی۔ بلجیم کے پادری جوزف کو اوس سلوک کی وجہ سے جو اوس نے پوپ سے برتا تھا اور اونہی دباؤ کے باعث جو اوس نے مذہبی مکانات پر ڈالا تھا۔ ایک بے دین سے بدتر سمجھتے تھے اور وہ جامع لووین کے مقابلہ میں برسلز کی شاہی تعلیم گاہ کے قیام پر سخت برہم ہوئے۔ لیکن ہنگری میں ملک کے وہ امرا جنھوں نے نہایت شجاعت کے ساتھ لڑکر میریا تھیریسیا کے تخت کو بچایا تھا کھلم کھلا ناراضی ظاہر کرتے تھے یہ کچھ تو جوزف کے ان قدیم

ضابطوں کی تنسیخ کی وجہ سے تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ اس نے لوہے کے تاج کو
دائینا منتقل کر دیا تھا۔ لیکن اس سے بڑھکر اوس کا سبب اوس کا زرعی غلامی
کو توڑنا تھا۔ جیساکہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ غلامانہ کاشتکاری یورپ کے مغربی
حصے یعنی فرانس بلجیم اور دریائے رائن کے کنارے بالکل معدوم ہو چکی تھی لیکن
مشرق کی طرف اوس کی شدت بتدریج بڑھتی ہوئی چلی جاتی تھی اور خالص پرشیا
پولینڈ اور ہنگری میں اوس کی حالت ایسی ہی خراب تھی جیسی کہ روس میں۔
ایک ہنگری کے کاشتکار کی درخواست کا مضمون یہ ہے "نہایت رحمدل بادشاہ
جس کے آقا کے لئے چار دن کی جبری محنت کرتا ہوں۔ پانچویں دن اوس کے
ساتھ مچھلی کا شکار اور چھٹے دن جنگل کے شکار کو جاتا ہوں اور ساتواں دن تو
باری تعالے کے لئے مخصوص ہے تو اب غور فرمائیے کہ میں کسطرح محصول اور واجبات
ادا کر سکتا ہوں۔ ہنگری میں شرفا کی جماعت کا دستوری رسم کے مطابق تمام
محاصل سے بری ہونے نے غلامانہ کاشتکاروں پہ ظلم وستم کو جن کے ساتھ
جبری محنت بھی شریک تھی اور زیادہ شدید بنا دیا تھا۔ شہنشاہ جوزف نے غلامانہ
کاشتکاری کی ۲۲ اگست ۱۷۸۵ء میں منسوخ کیا اور جاگیری ذمہ داریوں کو
دور کرنے کے لئے ایک نئے ضابطہ کا آغاز کیا اوس کی جبری محنت کو تدریجی
تخفیف لگان سے بدلا گیا۔ ۱۷۸۹ء میں خاندان ہیپس برگ کے موروثی ممالک
میں جہاں کہیں کھلم کھلا بغاوت نہ تھی سخت کھلبلی تو ضرور تھی بلجیم کے روسا
اور ہنگری کے امرا بادشاہ کی اُن جانفشانیوں پر جو وہ برائے اصلاح کرتا تھا۔
طیش میں آئے۔ ہنگری اور پرشیا کے غریب غلام کاشتکار اور بلجیم کے فرد در جنگو
وہ کھلے قانون اور مالی تدابیر سے متمتع کرنا چاہتا تھا۔ اپنے غایت غربت کی
وجہ سے اسکی اعانت نہ کر سکتے تھے وہ اپنے متفرق و منتشر غلاموں سے
ایک نئی آسٹروی ریاست بنانا چاہتا تھا لیکن اس امید میں اوس کو سخت مخالفت
سے پالا پڑا نسل اور زبان کی مشکلات قانون سے ہٹائی نہیں جا سکتیں۔
خواہ قانون کتنا ہی عقل پر مبنی کہا گیا ہو اور شہنشاہ کی مصلحت آمیز کوشش اوس کے
خاندان کی موروثی املاک کے ہاتھ سے نکل جانے کی موجب ہوئی۔

جوزف ثانی کی خارجہ حکمت عملی | شہنشاہ جوزف ثانی کی خارجہ حکمت عملی اونھیں خاص اصولوں کے تابع تھی جن سے اوس کے ملک کی اندرونی اصلاحیں متعلق تھیں یعنی اپنے مختلف مقبوضات کو متصل کردینا اوس کی اون تجاویز کو جن سے وہ ہبس برگ کے علاقوں کو اپنے سوبیا کے مقبوضات کے ساتھ جوڑنے کے لئے آسٹروی نذر لینڈ کے معاوضہ میں بویریا کو لینا چاہتا تھا فریڈرک اعظم نے باطل کردیا اوس کی وہ کوشش جو اوس نے برائے نام شہنشاہ ہونے کی بجائے ایک بہتر با اختیار حیثیت بنانے اور جرمنی حب الوطنی پر ایک نئی جرمنی طاقت کا سنگ بنیاد رکھنے میں ظاہر کی بالکل بے سود ثابت ہوئی۔ ان دو مقصدوں سے یعنی ایک آسٹروی مستحکم ریاست کی بنا جسکو وہ ممکن سمجھتا تھا اور ایک جدید قومی جرمنی طاقت جو اوس کی سیادت میں ہو اور جسکو وہ محض ایک خواب تصور کرتا تھا۔ بے مراد ہوکر جوزف ثانی نے اپنے خیالات کو اوس کی طرف منعطف کیا۔ اوس کے ابتدائے شباب کا مطمح نظر اوس کی ماں کا حریف پرشیا کا فریڈرک اعظم تھا اور اوسکی اواخر عمر کا نصب العین روسی سلطانہ ملکہ کیتھرائن تھی دونوں اس زمانہ کے روشن خیال خود مختار سلاطین کے نمونے تھے۔ دونوں نے اپنے ممالک کو وسعت دی تھی اور دونوں نے یہ کوشش کی کہ وہ اپنی ریاستوں کو استوار وپیوستہ وجود دیں۔ دونو حکومت اور جنگ میں کامیاب ثابت ہوئے۔ اور دونوں نے اٹھارھویں صدی کے فلاسفہ کی پیروی کی۔ وہ یکے بعد دیگرے اوس کے مطمح نظر رہے۔ شہنشاہ جوزف ہی سے یہ مخصوص ہے کہ وائنا کے ہافبرگ میں اوس کے ذاتی کمرے میں صرف ایک ہی تصویر آویزاں تھی اور وہ فریڈرک کی تھی اور اوس کی خوابگاہ میں بھی ایک ہی اور وہ کیتھرائن کی تھی۔ فریڈرک اعظم کی وفات کے بعد شہنشاہ جوزف اوس کے جانشین سے برخاستہ ہوکر کیتھرائن کو بہت سرانے لگا اور ۱۷۸۷ء میں کریمیا کے دورہ میں اوس کا ہم سفر بنا۔ وہ اوس کی شخصیت کا گرویدہ ہوگیا اور اوس کی تجاویز سے اوس کی آنکھوں میں چکا چوند ہوگئی اور ترکوں کے خلاف اوسکو روس کا حلیف بننے کی رغبت ہوئی اور یہ خواہش ہوئی کہ اوس کے ساتھ ملکر ٹرکی کو بانٹ لے جیسا کہ اوس کی ماں فریڈرک اور کیتھرائن نے پولینڈ

کی پہلی تقسیم میں کیا تھا۔ چنانچہ ۱۷۸۸ء میں اوس نے دولت عثمانیہ کے خلاف
اعلان جنگ کیا لیکن روس کو معلوم ہوگیا کہ ترک باوجود اپنی حکومت کی خرابی کے
حقیر دشمن نہ تھے۔ شہنشاہ جوزف کی فوج اوسکے امیر افسروں کی بد اطواری کی
وجہ سے خراب ہوئی۔ اور دبا نے اوس کا صرف دسواں حصہ باقی رکھا ۱۷۸۸ء
میں وہ جنگ سے واپس آیا لیکن اپنے جسم میں ایک مہلک بیماری کے جراثیم
لیکر پلٹا مگر اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ جنگ کو مسلسل جاری رکھیگا۔

روس کیتھرائن | روس جو جوزف ثانی کا منتخب اتحادی تھا۔ ملکہ کیتھرائن
ثانی کے زیر حکومت تھا۔ یہ بڑی ملکہ اپنی پیدائش کے لحاظ سے این بالٹ زربست
کی غیر معروف جرمن شاہزادی تھی وہ روسی طاقت کے بانی ہونے
میں پیٹر اعظم کے ہم پلہ ہوئی۔ روسیوں سے زیادہ اس نے اپنے اختیار کردہ
ملک کی توسیع کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا اور یہ توسیع جغرافی حیثیت سے بحر بالٹک
اور بحر اسود کی طرف ہوسکتی تھی۔ اوس نے لوگوں کی اوس حیثیت کو بھی پہچان لیا
تھا جو وہ اوس کی حصول میں روس کی مدد دینے میں رکھتے تھے۔ اوس کا سن
ساٹھ برس کا تھا اور وہ اپنے عظیم الشان اختیارات پر پورے طور پر قابض
تھی۔ اپنی حکومت کے ۲۷ سالہ تجربہ سے اوس نے اپنی طاقت کو مستحکم
کرلیا تھا۔ پیٹر اعظم نے یہ سمجھا تھا کہ روس کے لئے سمندر میں دخل حاصل
کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اس وجہ سے اوس نے سینٹ پیٹرز برگ کو
تعمیر کرایا۔ کیتھرائن نے جنوب کی طرف رخ کیا اور اپنے مقبوضات کو بحر اسود
تک بڑھایا وہ امید کرتی تھی کہ بحر بالٹک اور بحر اسود کو وہ روسی جھیلیں
بنا سکیگی اور اسوجہ سے سویڈن اور ترکی کی محتاط اور مستقل دشمن تھی۔ روس
کی مغربی سرحد پر پولینڈ واقع تھا اور مقدم الذکر کی لابدی حکمت عملی
یہ تھی کہ وہ پولینڈ کے قیام اور استحکام میں ممد و معاون ہو تاکہ وہ روس اور
آسٹریا اور پرشیا کی فوجی طاقتوں کے مابین تصادم کا مزاحم ہو۔ لیکن
پولینڈ کی انوکھی طرز حکومت نے بیچارے بدنصیب ملک کو غیر قابل مدافعت
ومقاومت کر دیا تھا۔ اور روس میں بدنظمی پیدا کر دی تھی۔ اس نرالی طرز حکو

میں ایک بے اختیار بادشاہ کا انتخاب عمل میں آتا تھا اور جس کو حق خانہ جنگی کو تسلیم کرنا پڑتا تھا اور جسے یہ بھی اعتراف ہوتا کہ کوئی رئیس تجویز امتناعی کی رو سے کسی تحریک کو روک سکے جسکی تجویز مجلس اعلیٰ میں پیش ہو یہ ممکن تھا کہ اس طرز حکومت کی اصلاح کیجاتی اور باشندگان پولینڈ کی ایک تنظیم یافتہ قوم بنجاتی لیکن ہمسایہ طاقتوں کے لئے یہ سہل تھا کہ وہ اصلاح کی بجائے اوس ملک کو آپس میں بانٹ لیں جنھوں نے ۱۷۷۲ء میں اوس کی پہلی تقسیم کو عملی صورت دی تھی اور پولینڈ کا قبضہ سمندر سے خارج کیا گیا تھا جس کی وجہ سے تینوں طاقتیں یعنی روس، پرشیا اور آسٹریا ایک دوسرے سے قریب تر ہوگئی تھیں جس کا نتیجہ یہ تھا کہ روس بجائے ایک ضروری مشرقی سلطنت ہونے کے ایک یوروپی طاقت بن گیا تھا۔ کیتھرائن نے اس حقیقت کو پہچان لیا کہ روس کو اپنی اوس حیثیت کے مطابق پولینڈ کی حالت زار کی وجہ سے سیاسیات یورپ میں مزید دخل دینا چاہیئے اور اوس نے اوس حالت سے حتی الوسع فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ کرلیا۔ اپنی اندرونی حکومت میں کیتھرائن ایک خیر اندیش مطلق العناں ملکہ تھی۔ اوس نے ڈائڈ ڈاٹ کے ساتھ مربیانہ سلوک کیا۔ انسان کے حقوق کے نئے اصولوں کی بڑی مداح تھی اوس نے ایک انجمن قائم کی جس کا کام یہ تھا کہ روس کی حکومت کو ترتیب دے لیکن وہ جانتی تھی کہ نئے اصولوں کا اطلاق روسیوں پر نہیں ہوسکتا۔ وہ اصول اون خانہ بدوش تاتاری قبیلوں کے لئے جو کہ عملداری روس کے جنوبی اضلاع میں بے خانماں پھرتے تھے نہایت ہی ناموافق تھے۔ وہ خوب سمجھتی تھی کہ اون کا دیہاتی انتظام کاشتکاروں کو اون بہت سی برائیوں سے بچاتا تھا۔ جو کہ بظاہر زیادہ روشن خیال ممالک میں پائی جاتی تھیں اور اوس نے اونکو اون زمینوں میں جن سے کہ وہ متعلق تھے حقوق دے اور اون کے لئے دلچسپی کے سامان پیدا کردیئے۔ روس نے دراصل اصلاح اور تجدید کی ضرورت کو محسوس نہ کیا اور وہاں انفرادی اور سیاسی آزادی کا احساس پیدا نہ ہوا تھا۔ اس لئے بہترین طور پر وہ خود مختار فرمانروائی کے قابل تھا۔

فرانس لوئیس شانز دہم | ۱۷۸۹ء میں یورپ کے فلاح وامن کا اہم ترین مسئلہ

آسٹروی، روس اتحاد کے بعد آسٹروی، فرانسیسی، معاہدہ تھا جسکی تصدیق ۱۷۵۶ء کے عہدنامہ میں ہوچکی تھی جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ دوسرا معاہدہ دونوں میں سے کسی ملک میں بھی مقبول نہ ہوا۔ فرانس اور آسٹریا ایک دوسرے کے آبائی دشمن تھے دونوں درباروں کی مستند حکمت عملی دشمنی کو تازہ کرنے کے موافق تھی اور جو دوستی تھی وہ صرف خاندانوں سے متعلق تھی نہ کہ قوم سے۔ کانٹز، میریا تھرلیسیا، ابیڈی برنس۔ میڈم ڈی پمپاڈور اور لوئیس شانز دہم مذکورہ حکمت عملی کے ذمہ دار تھے فرانس اب بھی ایک نہایت طاقتور ملک نظر آتا تھا۔ امریکہ کی جنگ حریت میں جو مداخلت اوس نے کی وہ انگلستان کی اپنی نئی آبادیوں کے کھو بیٹھنے کی ایک بڑی وجہ تھی اور ۱۷۸۳ء کے عہدنامہ ورسیلز سے ایک اعتراف یہ بھی ہوتا تھا کہ انگلستان کو اسواسطے زک اُٹھانی پڑی کیونکہ اوس نے سینٹ لوشیا اور ٹوبیگو جزائر غرب الہند دیدئے تھے۔ لیکن باوجود اپنی ظاہری طاقت کے فرانس اقتصادی اور سیاسی وجوہات سے بہت ہی ناتوان ہورہا تھا وہ ۱۷۸۷ء میں ہالینڈ کی فرانسیسی اور جمہور پسند جماعت کو کسی مزید طریقہ سے سہارا نہ دے سکا اور اس وجہ سے مجبور ہوا کہ انگلستان پرشیا کو اجازت دے کہ شہزادہ آرنج اپنی اسٹیٹ ہولڈری پر بحال ہوجائے۔ آسٹروی معاہدہ کے باوجود وہ ایک امن پسند حکمت عملی کو اختیار کرتے ہوئے جو اوس کی مالی حالت کی وجہ سے ناگزیر تھی انگلستان کی دوست داری پر مجبور ہوا اور ۱۷۸۶ء میں اوس کے ساتھ ایک تجارتی تعہد کیا۔ فرانس کی کمزوری خانگی حالات کا نتیجہ تھی حکومت اور دربار مالیات کے لحاظ سے ایک ہی تھے دربار کے اخراجات بے ضابطہ تھے اور اوسکا نتیجہ دیرپا قومی مالی خسارہ تھا اس خسارہ کی تکمیل کیلئے بہت جدوجہد کی گئی لیکن تمام تدابیر یہاں تک کہ قدرے دیوالہ بھی بے سود ثابت ہوا۔ یہ عیاں تھا کہ مالیات کو نئے سرے سے ترتیب دینے کیلئے ایک باقاعدہ کوشش کیجانی چاہیئے اور اس طرح شاہی خزانے کو جو اسوقت تک کچھہ تبدیلیوں کے ساتھہ بچ رہا تھا۔ پر کرنے کے لئے جاگیری بندوبست کی

بجائے محصول عائد کرنے کے واسطے ایک باضابطہ تجویز عمل میں لائی جائے لیکن ٹکس کی ایک باضابطہ تجویز عوام الناس کی مرضی کے بغیر عمل میں نہیں لائی جاسکتی - جوکہ جاگیری حقوق کو منسوخ کراتی اور حکومت کو اپنے اخراجات کے لئے قوم کے سامنے ذمہ دار ٹھہراتی - تعلیم یافتہ جماعتیں جوکہ کثیر التعداد بھی تھیں اور آسودہ بھی اس کے قیام کے مطابق رائے زنی کا استحقاق رکھتی تھیں - اہل رائے کا اضطراب بڑھ گیا تھا - اہل فرانس اپنی طرز حکومت کو پیچھے چھوڑ چلے تھے اور کاشتکار اور کسان اون اقتصادی دنیاوی اور سیاسی حقوق کے وجود کو بُرا جانتے تھے اور جو حقوق اون فرایض کے بعد باقی رہے تھے جو اول سے اونکے ساتھ تھے - تجار نے یہ حجت پیش کی کہ ریاست کے معاملات کے انتظام میں اون کو بھی حصہ ملنا چاہیئے - تعلیم یافتہ جماعتوں کو دونوں سے ہمدردی تھی - فرانس کے لئے مطلق العنان بادشاہت کا زمانہ ختم ہو چکا تھا - لوئی شانزدہم نیک مزاج واقع ہوا تھا لیکن وہ اوس طریق انضباط کی اصلاح کرنے پر قادر نہیں تھا - جس طریقہ کے مطابق وہ حکمرانی کرتا تھا اور دراصل یہ طریقہ وہ تھا کہ بادشاہ کی شخصیت جس سے فرانسیسی متنفر تھے - تمام تر وہ اس طریقہ سے تجاوز کر چکے تھے -

ہسپانیہ چارلس چہارم | فرانس کی قوت کا بہت بڑا انحصار ہسپانیہ کے گہرے تعلق پر تھا - بار بن کے دو بڑے خاندان اس معاہدہ سے جوکہ فرانس اور ہسپانیہ کے مابین ۱۷۶۱ء میں وقوع میں آیا - متحد و پیوست ہو چکے ہیں - اوس میں دونوں حاربانہ اور مدافعانہ اتحاد میں جکڑے ہوئے تھے - ہسپانیہ نے معاہدہ کی شرائط کا ایفا کیا - اور وہ انگلستان کے خلاف امریکہ کی جنگ حرّیت میں بہت کچھ بھگت چکا تھا - اسپین خوش قسمتی سے چارلس سوم مطلق العنان سلاطین میں سے ایک نہایت ہی روشن خیال فرماں روا کے زیر حکومت تھا - اوس کا وزیر ارناڈا اوس صدی کے بہترین مدبّرین میں سے تھا ارناڈا اس وجہ سے زیادہ مشہور ہے کہ اوس نے فرقہ یعقوبی کا استیصال کیا جنھوں نے ہسپانوی قلوب پر یہاں تک اثر پیدا کیا تھا کہ وہ تعلیم اور اعتقاد

کے مالک ہو بیٹھے تھے اون کے خارج ہونے سے تخت کو تقویت پہنچی جس نے قومی صلاحیت اور استعداد کی ہر قسم کی رہنمائی اپنے ذمہ لی۔ ارناڈا ایک عظیم الشان منتظم شخص واقع ہوا تھا اوس نے رفاہ عامہ اور وسائل آمدورفت کے لئے زر خطیر صرف کیا۔ ہسپانیہ کی ایک زبردست بحری طاقت قائم کی دوعیلیوں نے ہسپانیہ کی شہرت کو دبا دیا تھا اور کوئی مدبر اون کو رفع نہیں کرسکتا تھا۔ سوا اسکے کہ ایک قومی بغاوت برپا ہوجائے اور جب حریت نمودار ہو ان میں سے ایک تو قوم کی ذاتی خواب آلودگی تھی اور اس کا سبب آزادی خیال کا قطعی استیصال تھا دوسرے قوم کا افلاس تھا۔ جو ہسپانوی نوآبادیوں سے سونے کی درآمد کا نتیجہ تھا۔ جسکی وجہ سے قوم کی ہر صنعتی ترقی میں مزاحمت پیدا ہوئی۔ ارناڈا کے معاونین بھی لائق افراد تھے اون میں ایک توکمپو تھا جس نے جزوی تعلیم گاہوں اور مدرسوں کے بجائے ایک قومی طرز تعلیم کی بنا ڈالی جول لاناس ایک تعینی اور سیاسی اقتصادیات کا ماہر تھا۔ کبارس ایک ہوشیار واقف مالیات تھا۔ جس نے سینٹ چارلس کے بنک کی بنیاد ڈالی۔ اور جس نے قومی قرضہ کو ایک منضبط صورت دی اور اون لایق افراد میں سے ایک فلوریڈا ابلیکا تھا جسکے زیر اہتمام صیغۂ امور خارجہ تھا۔ چارلس سوم کا انتقال ۱۲ دسمبر ۱۷۸۸ء کو ہوا اور اس کے جانشین چارلس چہارم نے جس نے کہ ۱۷۸۸ء سے لیکر ۱۸۱۵ء تک کمزوری طبیعت کا ثبوت دیا حکومت کو یوں آغاز کیا۔ فلوریڈا بلالکا کو کبیرس اور دیگر تجربہ کار وزراء وپیکر ہسپانیہ کے معاملات میں برسر اقتدار قائم رکھا۔

پرتگال میرا یا اول | پرتگال انگلستان کا ایسا ہی ہمراز اتحادی تھا جیسا کہ ہسپانیہ فرانس کا تھا پرتگال اور انگلستان کا آبائی تعلق کئی صدیوں سے تھا۔ اور ۱۷۰۳ء کے عہدنامہ میتھی داان نے استحکام پہنچایا اور جس معاہدہ کی وجہ سے پرتگال انگلستان کا ایک بڑی حد تک دامنگیر ہوگیا تھا پرتگال کا وزیر اعظم پامبیل جس نے فرقۂ یعقوبی کا تصدیعہ شروع کیا تھا اور جس نے آرنڈا ہسپانوی کے مقابلہ میں اندرونی اور نظمی اصلاحیں کی تھیں۔ ۱۷۷۷ء میں سبکدوش ہوا لیکن

مناصب مملکت اسی کے شاگردوں سے معمور تھے اور وہ اسی کے چلائے ہوئے اصول پر کاربند تھے کہ رعایا کی فلاح و بہبودی میں ترقی ہو۔ پامبل جبکہ ایک طرف شاہی خودسری کو برقرار رکھنے کے لئے نہایت ہی قوی رائے رکھتا تھا دوسری طرف وہ جدید اصول اصلاح کا بھی قائل تھا۔ اس نے غلامی بند کردی تھی تعلیم کو ترقی دی۔ علم المعاشیات کے مسلمہ اختیار حفاظت کے ذریعہ سے صنعت اور کاشتکاری کو تقویت دی پرتگال کی حقیقی کمزوری ہسپانیہ کے مانند رعایا کی اور اوس کے ماحصل پر مبنی تھی۔ یعقوبیوں اور اُن سے تحقیقی بازپرس نے آزادی خیال کا بالکل استیصال کر دیا تھا۔ مالی حیثیت بھی اوس کی ہسپانیہ کی طرح تھی کیونکہ بادشاہ کو برازیل کی دولت نے اون تمام محصولات سے بے نیاز کر دیا تھا جو کہ اہل لوگوں پر عاید کئے جاتے تھے۔ سیاسی حیثیت سے خاندان برگنزا کا مطمح نظر اٹھارھویں صدی کے جزو آخر میں یہ تھا کہ وہ اب ہسپانیہ کے برسر حکومت خاندان کی بغاوت شاہی شادیوں سے حاصل کرے اور اوس انحصار سے جو کہ اوسے انگلستان پر ہی تھا۔ ملکہ میرایا اول جو کہ جوزف کے بعد تخت نشین ہوئی ایک ضعیف العقل اور متعصب عورت تھی ۱۷۸۹ء میں شاہی اختیارات شاہزادہ جان ولیعہد سلطنت کے ہاتھ میں تھے جو کہ بالآخر ۱۸۱۶ء میں جان ششم کے نام سے تخت حکومت پر متمکن ہوا۔

اطالیہ — اٹھارھویں صدی میں اطالیہ بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا مجموعہ تھا اطالوی یگانگی کا خیال ابھی بڑے بڑے اطالوی صاحبان قلم و خیال تک ہی محدود تھا۔ یورپ کی طاقتوں کا اوسے کوئی سہارا نہ تھا۔ اطالیہ علم موسیقی اور دیگر فنون کا مخزن تھا۔ جن کی پرورش چھوٹے چھوٹے درباروں میں ہوا کرتی تھی۔ لیکن سیاسی حیثیت سے اس تقسیم کی جبر سے یورپی طریقہ حکومت میں اوسکی حکمت عملی کو کچھ وقعت نہ دیجاتی تھی۔ کلی طور پر وہ فرانس اور آسٹریا کے زیر اثر تھا لیکن اوس صدی کا رجحان کئی ادنٰے ریاستوں کے طریقۂ حکومت میں ظہور پذیر تھا۔ اطالوی ریاستوں میں قابل لحاظ دونوں صقلیہ کی بادشاہت تھی جو جزیرہ نما کے جنوبی حصے اور صقلیہ پر مشتمل تھی۔ یہ بادشاہت

نیپلز، فرڈیننڈ چہارم

فرڈیننڈ چہارم کو دی گئی جبکہ اُس کا باپ مشہور ڈان چارلس ۱۷۵۹ء میں چارلس سوم کے نام سے ہسپانیہ کے تخت کا مالک بنا۔ نیپلز ہی میں چارلس سوم نے ایک مصلح فرمانروا کا طریقہ اختیار کر لیا تھا ؛ تنکی، نیپلز کا مشہور وزیر نئے بادشاہ کے اوائل زمانہ حکومت میں امور سلطنت کو نہایت ہی روشن خیالی سے چلاتا رہا اوس کی حکمت عملی یہ تھی کہ نیپلز کے رؤسا کے جاگیری خیالات کی روک تھام کرے جنکو اوس نے منفعت بخش عدالتی حقوق سے محروم کر دیا تھا اور یوں صاحب تاج کے اثر کو قائم کرے۔ اوس نے پاپائے روم کے فرضی حقوق کی بھی مخالفت کی۔ وہ اس خیال سے بھی متفق تھا کہ یعقوبیوں کو دبایا جائے وہ طاقت جو اس طرح سے صاحب تاج کے لئے حاصل کی گئی نہایت عقلمندی سے کام میں لائی گئی اوس نے مالیات کی تصحیح اور نظر ثانی کی تعلیم کو ترقی دی اور قانون میں اصلاح کرنے کے لئے بھی ہاتھ بڑھایا۔ نوجوان تفنن فانگری جسکی کتاب "علم قانون" میں علم معیشت اور حکومت کے متعلق نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے خیالات اسندرج ہیں اور جو اٹھارھویں صدی کے سیاسی فلاسفہ کا ایک نمونہ ہونے کی حیثیت سے مانٹسگو کے دوسرے نمبر پر ہے اہل نیپلز تھا۔ اوس کے تخیلات نے اطالوی خیال پر بہت بڑا اثر ڈالا۔

صقلیہ اس عظیم الشان نیپلزی وزیر کے اثر سے باہر رہا کیونکہ ایک تو اوسمیں اہل جزیرہ کا سا حسد تھا اور دوسرے ازمنہ متوسط کی پارلیمنٹ کا وجود مستحکم تھا۔ فرڈیننڈ چہارم نے ۱۷۶۸ء میں میرا یا کیرولینا سے شادی کی جو کہ ملکہ میریا تھیریسا کی سب سے قابل بیٹی تھی۔ اوس نے اپنے کاہل الوجود اور ناخواندہ شوہر پر پوری طرح سے قابو پا لیا۔ تنکی کو اوس نے برخاست کر دیا۔ جس کو وہ اونھیں وجوہات سے ناپسند کرتی تھی جسکی بنا پر اوس کی بہن بری انٹائنٹ ۱۷۷۶ء میں فرانسیسی مصلح وزیروں ٹرگاٹ اور نیکر سے نفرت رکھتی تھی اور کچھ عرصہ کے بعد اُس نے اکٹن کو اوس کی جگہ پر مقرر کیا جو کہ حقیقت میں فرانس کا باشندہ تھا لیکن نسل کے لحاظ سے آئرلینڈ کا رہنے والا تھا۔ وہ اپنے مربی کے مزاج کی وجہ سے تنکی کے کام کو مستعدی سے نہ چلا سکا۔

کلیسائی ریاستوں پر جتنیں بلونا اور فرارا کی سفارتیں	روم پوپ پائس ششم

اور بینیونٹو اور ہانٹی کارود کے علاقے بھی شامل تھے۔ اٹھارھویں صدی کی بیدار خیالی کے مطابق حکومت کیجاتی تھی۔ پاپا کا اقتدار ڈھے چکا تھا۔ اور اس کو پامیل۔ جانیل۔ انڈا اور تنگی کے مطالبات کے موافق چلنا پڑتا تھا تاکہ یعقوبیوں کو جو کہ دراصل اوس کے روحانی معاون تھے دبایا جائے لیکن تاہم اطالیہ میں اوس کی دنیاوی طاقت بھی برقرار تھی جیووانی، انجیلو براش جو ۱۷۷۵ء میں پوپ منتخب ہوا اور جس نے پائس ششم کا لقب اختیار کیا۔ ایک عجیب لائق اور خلیق شخص تھا لیکن اوسے ٹسکنی میں وسیع اصلاحوں کے لیئے رضامند ہونا پڑا جس نے ملک کے اوس حصے میں دولت کلیسا پر ایک نتیجہ خیز اثر ڈالا۔ اور باوجود اوس ملاقات کے جو اوس نے بہ نفس نفیس وائینا میں جاکر جوزف ثانی سے کی وہ شاہ مذکور کو اوس حکمت عملی کے خلاف جو اس نے کلیسا کی طرف اختیار کر رکھی تھی ترغیب دینے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مشہور معروف خانگی تدابیر جو وہ کلیسائی ریاستوں میں عمل میں لایا مانٹائن کی ترائی کو خشک کرانا تھا اور روما کے کلیمنٹائن عجائب خانہ کو از سر نو تعمیر کرانا تھا جسکو اوس نے مشہور محقق اسلاف انیس کوبری نس وائی کونسٹی کے زیر نگرانی رکھا ٹسکنی لیو پولڈ ڈیوک اعظم کے زیر حکومت جو جوزف ثانی کا بھائی تھا اور آخر کار جانشین ہوا سرسبز اور مالامال ہو رہا تھا۔ ڈیوک مذکور اوس زمانہ کے مطلق العنان فرمانرواؤں میں سے بہترین حاکم ہوا ہے اوس نے ہر جانب اصلاح کی سائیپیوڈی رکی پسٹویا کے پادری کی مدد سے اوس نے پادریوں کے حلقوں اور خانقاہوں میں تخفیف کی اس نے بہت سی دلدلوں کو خشک کروایا اور اس طرح سے زراعت کو فائدہ پہونچایا۔ اوس نے تعلیم کی نئے سر سے ترتیب دی اور پیزا اور سینا کی یونیورسٹیوں کو ترقی دی لیکن اوس کی بڑی بڑی اصلاحیں قانون اور اقتصادیات سے متعلق تھیں ٹسکنی میں جس کی ابتدا قرون متوسط کی چند جمہور ریاستوں سے ہوئی تھی اب تک ایسی حکومت ہوتی رہی جیساکہ چند نیم آزاد شہروں اور ضلعوں پر ایک مجموعی

حیثیت سے اپنے آئین اور مقامی مالیات کے زیر سایہ ہوا کرتی ہے۔ لیوپولڈ اون بادشاہوں میں سے اول ہوا ہے جنھوں نے انھیں ریاستوں میں باقاعدہ اور منضبط آئین و قوانین کی تجویز کرنے میں پیش قدمی کی اوس نے اون کو منضبط تحریر میں لانے کے لئے لمبر ڈی اوس زمانہ کے عالم قانون کے تفویض کیا۔ اس نے قانون کے سامنے تمام شخصی استحقاق کو توڑ دیا۔ اور اذیت رسانی اور بدمعاشوں کے لئے حق تحفظ کو منسوخ کردیا اوس نے خانگی دھمکیوں اور مجرموں کی جائداد کی ضبطی کو منسوخ کیا۔ معاشیات میں وہ اون فرانسیسی حاکموں کے نقش قدم پر چلا جو قانون قدرت کے موافق حکومت کیا کرتے تھے۔ مارکوئس ڈی میرابیو نے جو بنی نوع کا دوست تھا اور اون کے اصولوں سے موافقت رکھتا تھا اون تمام محصولوں کو اٹھا دیا جو تجارت و صنعت پر عائد تھے آخر میں لیوپولڈ نے یہ دیکھ کر کہ اوس کی ریاست حقیقی طور پر ایک جنگ کی متحمل نہیں ہوسکتی ٹسکنی کی فوج کو توڑ دیا جسکی وجہ سے اوس کے مالیات کو بہت فائدہ پہنچا۔

پرما ڈیوک فرڈیننڈ ٹسکنی سے دوسرے درجہ پر اطالیہ میں بہترین حکومت پرما کی ریاست میں پائی جاتی تھی۔ فرڈیننڈ جو پرما اور پلاسنزا کا ڈیوک تھا ڈان فلپ کا اکلوتا بیٹا فرانسیسی الزبتھ لوئس۔ پانزدہم کی بیٹی کے بطن سے تھا۔ یہ ڈان فلپ ہسپانیہ کے فلپ پنجم کا دوسرا بیٹا الزبتھ فارنیز کے بطن سے تھا اوس نے مشہور فرانسیسی فلسفی کنڈ طلاگ کی نگرانی میں تعلیم پائی اوسکی اوائل حکومت میں اٹھارھویں صدی کے بہترین خیال ہویدا تھے وہ ۱۷۶۵ء میں اپنے باپ کا جانشین ہوا اور پرانے وزیر ڈوٹلٹ مارکوئس آف فیلنی نوکو جو کہ ایک فرانسیسی تھا اپنے قدیم عہدے پر برقرار کیا۔ ڈوٹلٹ گوکہ ایک چھوٹے حلقے میں کام کر رہا تھا لیکن وہ پامبیل اور ٹنگی کا لگہ کھاتا تھا۔ اوس نے برما میں تحقیق مذہب کو دبایا اور اندرونی انتظام کو ترقی دی اور تعلیم کو اس قدر سرسبز کیا کہ برما کی یونیورسٹی مشہور عالم پکیادی کے زیر انتظام یورپ کی ایک بہترین یونیورسٹی بن گئی ۱۷۶۹ء میں ڈیوک فرڈیننڈ نے میرایا امیلیا سے شادی کی جو

ملکہ میریا تھریسیا کی بیٹی تھی اوس نے دوسال بعد دوٹلٹ کو عہدۂ وزارت سے علیحدہ کروادیا اوس علیحدگی کا کوئی مخالف اثر نہ پڑا، اگرچہ اوس نے اصلاح کو روک دیا۔ اور برما میں ایک ہسپانوی لانوسن اور بعد میں ایک فرانسیسی ماہرت کے زیر حکومت قدیم خوش انتظامی کی شان قائم رہی (موڈینا) موڈینا جہاں ہرقل سوم خاندان اسٹ کا آخری ڈیوک حکومت کرتا تھا ایک جداگانہ حالت میں تھا یہ شہزادہ ۱۷۸۰ء میں ماڈینا رگبو اور مرندولا کی ریاستوں کا مالک بنا تھا اوس وقت وہ اپنی عمر کے ترپن سال میں تھا اور اوس نے اوس پر ایک شادی کر کے اپنی مقبوضات میں ماسہ اور کرارا کی ریاستوں کا اضافہ کیا اوس کی اکلوتی بیٹی اور ولیعہد میرابا۔ بیاٹرس۔ آسٹریا کے ارک ڈیوک فرڈی ننڈ سے بیاہی گئی تھی جو کہ شہنشاہ جوزف کا چھوٹا بھائی اور لمبارڈی کا گورنر جنرل تھا۔

لمبارڈی

ڈیوک ہرقل ایک متوہم مزاج اور حریص حکمراں تھا۔ اوس کو ہمیشہ روپیہ سمیٹنے کی فکر لگی رہتی تھی۔ سیاسی حیثیت سے اوس نے آسٹریا کی خواہشات کی تکمیل کی۔ جب کہ آسٹریا کا خاندان اپنی رشتہ داریوں اور شادیوں کے سبب اطالیہ پر اپنے منشاء کے موافق حکومت کراتا تھا۔ اس وقت لمبارڈی کی یا اگر ٹھیک کہا جائے تو میلڈنیر اور منٹرا کی پوری پوری حکومت اوس کے ہاتھ میں تھی اس صوبے نے جوزف ثانی کی نفع بخش حکمت عملی سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اوس کا گورنر جنرل ارک ڈیوک فرڈیننڈ تھا۔ اور اس کا بڑا مدبر کونٹ فرزیان تھا جو تمام اصلاحوں کو خوب سمجھتا اور کام میں لاتا تھا اوس کی تعلیم اور صنعت کی سرپرستی خاصکر مشہور ہے۔ اوس نے میلان اور پاویا کی یونیورسٹیوں کی حیثیت درست کرنے کے لیئے پرجوش کوشش کی اور بیکیریا اوس زمانہ کے مشہور محب انسانی کو سابق الذکر یونیورسٹی میں علم معیشت کا پروفیسر منتخب کیا اور والٹا کو جو کہ سائنس میں اوتنا ہی ماہر تھا موخر الذکر یونیورسٹی میں طبعیات کا پروفیسر مقرر کیا۔

سارڈینیا (وکٹر اماڈیس سوم)

اطالیہ کی صرف باقی ماندہ ریاست سارڈینیا کی تھی

اور وہ اطالیہ کی نسبت فرانس سے زیادہ متعلق تھی اوس کا حکمراں وکٹر امیڈیس تھا جس نے ایک ہسپانوی شاہزادی سے شادی کی تھی اس کی دو بیٹیاں فرانس کے لوئس شانزدہم کے دونوں بھائیوں یعنی کانٹ ڈی ہراونس اور کانٹ ڈی ارٹائیس کے عقد میں تھیں اوس کے مقبوضات سارڈینا ہیڈ مانٹ سوائے اور نائس پر مشتمل تھے اوس کے پیڈمونٹ رعایا کو اوس سے ایک بڑی شکایت یہ تھی کہ وہ ناجائز طور پر سوائے کی رعایا کے ساتھ جو سوائے زبان بولتی تھی رعایت برتتا ہے اوس میں بھی اوس صدی کی روح حلول کئے ہوئی تھی اوس نے زراعت و تجارت کو ترقی دی ادب اور سائینس کی سرپرستی کی اور اوس نے ٹیوان پر ایک رصدگاہ بنوائی اور سائینس اور فنون لطیفہ کی تعلیم گاہیں قائم کیں۔ اوس نے رفاہ عامہ کے لئے بہت سے کام ہاتھ میں لئے ان سب میں بڑھکر بندرگاہ نامس کی درستی تھی لیکن ایک معاملہ میں اوس نے ٹسکنی کے ڈیوک اعظم لیوپولڈ کے مخالف رخ اختیار کیا اوس نے اپنی فوج بڑھائی اور اوس کی ازسرنو ترتیب دی اور ٹارلوٹنا اور اے سنڈریا پر نہایت ہی جدید وضع کی فصیلیں تعمیر کرائیں۔

جمہور لکہ | سب سے آخر میں تین اطالوی جمہوریوں کا ذکر ہونا چاہیئے جو قرون وسطی سے چلی آتی تھیں۔ ان میں سے چھوٹی لکہ کی جمہوری ریاست تھی جو ہر جانب سے ٹسکنی کے عظیم الشان علاقوں سے گھری ہوئی تھی۔ لیوپولڈ نے جو لیگ ہارن کو بڑھایا اوس کی وجہ سے اس ریاست کی تجارت کو نقصان پہنچا۔ بایں ہمہ اوس کا انتظام درست اور اوس کی حالت آسودہ تھی بقیہ دو اشرافی جمہوریوں کی حالت دگرگوں تھی۔

جمہور جنوا | جن میں عدیدہ کی دیرپا حکمرانی نے سیاسی آزادی کا استیصال کر دیا تھا۔ جنوا کی جمہوری ریاست کی حالت جس کا ڈوج رافیلڈ ٹی فراری تھا بالکل تباہ تھی وہاں کے باشندے مفلوک الحال تھے یہاں کی تجارت لیگ ہارن اور نامس میں منتقل ہوگئی تھی رسوم و قانون غیر اصلاح شدہ

تھے یہ اتنی کمزور تھی کہ یہ کارسیکا کی اوس بغاوت کو فرو نکر سکی جو ہیولی کے تحت میں حکومت کے حقوق طلب کرنے کے لئے نمودار ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار ۱۷۶۸ء میں یہ جزیرہ فرانسیسیوں سے ملحق کرنا پڑا۔

وینس وینس کی جمہوریت جس کا حکمران ۱۷۸۹ء میں بال رنیئر تھا یورپ کی نظروں میں اتنی گری ہوئی نہ تھی اس کے برّاعظمی مقبوضات کی حکومت جو کہ ڈیرونا سے شائرل تک اور بحر اوڈریاٹک کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے تھے وینس کے عادیہ کے لئے سودمند تھی اور اون کے لئے ثمر آور تھی۔ ان مقبوضات میں جزائر ایونئین بھی شامل تھے ڈل ماٹیا سے ایک کثیر فوج بہم پہنچائی جاتی تھی۔ لیکن اس کی حکومت میں سخت خود غرضی پائی جاتی تھی اور اس لئے روشن خیالی میں لمبارڈی بر ٹا سکنی اور نیپلز کے ساتھ ساتھ نہ چل سکی عام طور پر اطالیہ میں جہاں کہیں بادشاہت تھی اوس کا رجحان اٹھارھویں صدی میں خیر اندیش خودسرانہ حکومت کی طرف تھا اور ایسی طرز حکومت پرانی جمہوروں کی نسبت لوگوں کے لئے بہت فائدہ مند تھی سیاسی طور پر تمام ملک فرانسیسی آسٹروی اتحاد کا ایک جزو خیال کیا جاتا تھا۔

انگلستان جارج سوم اتحاد ثلثہ کی خاص طاقت جسنے روس، فرانس و آسٹریا کے غیر پیوستہ اتحاد کے مقابلہ میں توازن قائم رکھا انگلستان تھا اوس شدید صدمہ سے جو اوس کی امریکہ کی نوآبادیوں کی بغاوت سے پہنچا برّاعظم کی طاقتیں اوسکو پہلے کی نسبت کمزور خیال کرنے لگیں۔ ورسیلز کے عہدنامہ نے اوس کی عاجزی اور بےبسی پر مہر کا کام دیا جس سے مجبوراً اُسے فرانس کو علاقہ دینا پڑا تھا لیکن دراصل جنگی قوت کی نسبت اوس کا مالیات پر زیادہ اثر پڑا تھا اور انگلستان کی بحری طاقت جو کہ اوس کی جزائری حیثیت کی وجہ سے اوس کی قوت کا عنصر اعظم ہونا چاہیئے۔ بیشتر کی طرح بہترین حالت میں تھی۔

پٹ کی حکمت عملی پٹ اصغر کی حکمت عملی جس کا تقرر ۱۷۸۳ء میں عمل میں آیا ایک امن پسندی و تخفیف اخراجات کی حکمت عملی تھی۔ ملک کو جنگ امریکہ کا خاصہ مالی خسارہ سہنا پڑا تھا اور وزیر اعظم کا بڑا مدعا یہ تھا کہ ملک کے تجارتی اور صنعتی ذرائع

کو وسعت دے۔ ایڈم اسمتھ کا شاگرد ہونے کی حیثیت سے وہ اقتصادیات کے بڑے بڑے اصولوں سے واقف تھا اور اوس کی خارجہ حکمت عملی کا بہت ہی اہم پہلو فرانس کے ساتھ ایک تجارتی معاہدۂ کلی قائم کرنا تھا۔ انگلستان کے مالی بندوبست نے جو برّاعظم کے سب ممالک سے بڑھکر تھا انگریزی حکومت کو اس قابل بنادیا کہ وہ قوم کے روپیہ کو اور ملکوں کی بنسبت زیادہ موثر طور پر اپنی طرف کھینچ لے جب کہ ضرورت ملک کے لئے محسوس ہو رہی ہو اپنی امن پسندی کے باوجود پٹ کو اوسکے معتمد امور خارجہ ڈیوک آف لیڈز نے ترغیب دی کہ وہ یورپ کے سیاسیات میں اچھی طرح دخل دے۔ ہالینڈ کی صورت حالات کے سبب اوس کو اتحاد ثلثہ میں شریک ہونا پڑا۔ خاص انگلستان میں اس فرانسیسی ذہنی تحریک کا کوئی اثر نہ پڑا جو انقلاب فرانس کا موجب ہوا ہے قرن گزشتہ میں اوس نے جاگیری باقیات سے نجات حاصل کر لی تھی جو برّاعظم کے کسان اور کاشتکار کو اس قدر گراں گزرتی تھی اوس نے انفرادی تجارتی آزادی اور قانونی مساوات کو بھی حاصل کر لیا تھا۔ سیاسی حیثیت سے اگرچہ اوس کی حکومت ایک امرا کی جماعت سے متعلق تھی جو کہ متمول سوداگر اور تجار پر مشتمل تھی لیکن طبع کی آزادی اور قانون انتخاب کے ذریعہ سے رائے عامہ کو وقعت دینے کا ایک موقع حاصل ہوا اگرچہ طریقۂ انتخاب قدیم طریقہ رائے دہندگی میں الجھا ہوا تھا۔

پرشیا فریڈرک ولیم ثانی

پرشیا اتحاد ثلثہ کا دوسرا بڑا رکن ہر طرح سے انگلستان کے غیر موافق تھا ظاہرا طور پر فریڈرک اعظم کی فتوحات کے رعب و داب اور اوس قابل شہنشاہ کی قومی دانشمندانہ تنظیم کے سبب پرشیا یورپ میں سب سے بڑی فوجی طاقت شمار ہوتا۔ لیکن دراصل اس کی شہرت اوس کی فوجی قوت سے زیادہ تھی پرشیا کمزور تھا جب کہ انگلستان طاقتور تھا۔ پرشیا کے پاس کوئی قابل لحاظ مالی بندوبست نہ تھا۔ اور نہ وہ صنعتی لحاظ سے دولتمند تھا۔ اوس کے پاس کوئی فوجی بنک نہ تھا اگر جنگ کے لئے کوئی ذریعہ تھا تو وہی زر نقد جو برلن میں محفوظ تھا پرشیا کی حکومت مطلق العنان تھی اور بادشاہ کی مرضی اعلےٰ متصور ہوتی تھی اوسکی حکومت نظام جاگیری پر مبنی

تھی جس سے انگلستان نے قطعی طور پر اور فرانس نے عملی طور پر نجات حاصل کر لی تھی۔ اوس کے ساتھ ساتھ قرون متوسط کی غلامانہ کاشتکاری کے اتفاقات شرفا کے حقوق اور دنیاوی اور تجارتی ناہمواری کا بھی فیصلہ ہو چکا تھا پرشیا کی فوج قوی نہ تھی سپاہیوں کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک کیا جاتا تھا اور افسر جو کہ تمام تر شریف و نجیب ہوتے فوجی انضباط کو قائم رکھنے کے لئے تشدد سے کام لیتے۔ فریڈرک اعظم اٹھارھویں صدی کے خیر اندیش سلاطین کا عمدہ ترین نمونہ تھا لیکن خیر اندیشی سے بڑھکر اوسکو اپنی مطلق العنانی کا خیال تھا ایک طرف اوسکو رعایا کی خوش حالی منظور تھی لیکن دوسری طرف کھلم کھلا امرا کے اختیارات کو بھی وہ قایم رکھتا تھا۔ اس نے زمینداروں یا شہریوں کے لیئے کسی قسم کے انقلاب کی خواہش کو اشتعالک نہیں دی۔ موخرالذکر اپنے مالکوں کے اختیار میں تھے جبکہ موخرالذکر پر قدیم شہری طریقوں کی پابندیاں عائد تھیں پرشیا کی کمزوری صرف اوس کی حکومت کی ذات ہی میں نہ تھی بلکہ اوس سے جغرافی وجوہات بھی متعلق تھے اوس کے اجزا بکھرے ہوئے تھے دریائے رائن کے جنوبی ڈچی اور مشرقی فریزلینڈ ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر تھے اور اُن کے درمیان بہت سی جرمن ریاستیں حائل تھیں۔ اوس کے اضلاع متوسط اور بزرگ فریڈ کے علاقے بہت ہی غیر آباد اور سمندر سے منقطع تھے اوس کے سب سے بڑے صوبے پرشیا خاص پومیریا سائیلیشیا اور پرشیائی پولینڈ باوجود فرانسیسی، اور جرمنی نوآبادیوں کے سب کے سب سلاوانی، تھے اور تہذیب میں اتنے پیچھے تھے جتنے کہ اٹھارھویں صدی میں سلاوانی قومیں تھیں۔ روسی سلوائی آبادی کے لوگوں کو باوجود اپنی جہالت کے کافی مقامی انتظام حاصل تھا جسکی وجہ سے اون کی حالت قابل برداشت تھی، لیکن مشرقی پرشیا اور خاصکر پرشیائی پولینڈ میں لوگ زمانۂ وسطی اور لاطینی تہذیب سے متاثر تھے اور اس سبب سے اون کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک روا رکھا جاتا تھا اون کو کوئی مقامی اداروں کا آسرا نہ تھا۔

پرشیا کی حکمت عملی | پرشیا کی حکمت عملی جو فریڈرک اعظم نے اختیار کی تھی

دونوں پرشیائی اور جرمنی آرزوں پر مشتعل تھی اور دونوں میں سخت خودغرضی شامل تھی اس مثال نے جو درشت خو بادشاہ نے شہنشاہ کی جنگوں میں قائم کی تھی پرشیا کے مدبّرین پر ایک گہرا اثر ڈالا۔ اوس نے مصلحت کو انصاف و بین الاقوامی قانون پر فوقیت دی۔ اوس پرشیائی حکمت عملی کی معراج کمال پولینڈ کی پہلی تقسیم تھی جسکی تجویز اوس نے کی تھی اور جس کے ذریعہ سے پرشیا نے پرشیا خاص کے مشرقی صوبوں کو برنڈ برگ سے ملایا اور پولینڈ کو سمندر سے منقطع کر دیا اوس کے جانشینوں کا مقصد بھی توسیع ممالک کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہوا تھا اور اوس کے ساتھ یہ بھی ملحوظ تھا کہ اور اضافہ کر کے سیالیشیا کو پرشیا خاص کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ پرشیا کی جرمنی حکمت عملی یہ تھی کہ تمام سلطنت کے شاہزادوں کے حقوق کے لیے بہت گرمجوشی کا اظہار کر کے ملک بھر کی رہنمائی حاصل کیجائے اور اونکی محافظت کا اظہار کیا جائے اور یہ اسی سبب پر مبنی تھا کہ فریڈرک اعظم نے مجلس شہزادگان قائم کی۔ پرشیا کا موروثی دشمن آسٹریلیا تھا جس کو اگرچہ فتح سالیشیا سے کھلے طور پر زک پہنچ چکی تھی لیکن پھر بھی اوس کا اثر سلطنت پر بہت بڑا تھا اور اوسکے رجحان سے یہ بھی پایا جاتا تھا کہ وہ اون تدابیر کو جو پولینڈ کے متعلق تھیں روکنا چاہتا تھا۔ فریڈرک اعظم تھا جس نے شہنشاہ کی اس تجویز کی مخالفت کی تھی جس میں وہ آسٹرودی نذرلینڈ کے معاوضہ میں بویریا کو لینا چاہتا تھا اور اوس نے روس و فرانس کے درباروں میں آسٹریا کے خلاف سازش کی یہ اس آسٹرودی فرانسیسی روسی اتحاد کی توڑ پر تھا کہ پرشیا نے ہالینڈ میں انگلستان کی درخواست پر مداخلت کی اور ۱۷۸۸ء میں ہالینڈ اور انگلستان کے ساتھ اتحاد ثلثہ قائم کیا شاہ پرشیا فریڈرک ولیم ثانی جو کہ اپنے مشہور و معروف چچا کی جگہ ۱۷۸۶ء میں تخت نشین ہوا ایک غبی اور متلون مزاج آدمی تھا لیکن اوس نے پرشیائی حکمت عملی کے اصولی خیالات کو ذہن نشین کر لیا تھا وہ آسٹریا کو پرشیا کا دائمی دشمن سمجھتا تھا۔ جسے دھوکہ و سخن سازی سے ہر موقع پر استفادہ حاصل کرنا جائز خیال کیا جاتا تھا اوس کا وزیر اعظم برٹس برگ آسٹریا کا مستقل دشمن تھا لیکن بادشاہ کے عجیب مزاج کی وجہ سے ملک کے

اختیارات وزیر کے ہاتھ میں نہ تھے بلکہ شاہی مقربین کے سپرد تھے جس میں ۱۷۸۸ء کے سب سے اخیر میں بڑھکر بشلف واڈر اور لشاسسنی تھے۔

ہالینڈ | ہالینڈ انگلستان اور پرشیا کے درمیان ایک واسطہ تھا جو ان دونوں کو متحد کئے تھا۔ ہالینڈ کی فوجی طاقت کچھ بھی نہ تھی لیکن اُس کے باشندوں کی ثروت نے جو کہ انھوں نے اپنی وسیع ایشیائے تجارت اور ساہوکارانہ مستعدی سے حاصل کی تھی "صوبجات متحدہ" کی جمہوری حکومت کو بہت متمول بنا دیا تھا ساتوں صوبوں میں سے ہر ایک نے اپنی خودمختاری قایم رکھی تھی۔ وہ ایک دوسرے سے اتحاد کے نہایت ہی مضبوط رشتے میں وابستہ تھے حلقۂ اتحاد رئیس اعظم کے ہاتھ میں تھا جسکو ۱۷۴۷ء میں پھر تازہ کیا گیا ملک کے زیادہ متمول حصوں مثلاً ہالینڈ میں متعدد امراجو مقامی حکومتوں کے عہدوں پر ممتاز تھے رئیس اعظم کے مرتبہ پر ناک بھوں چڑھاتے تھے۔ کیوں کہ برّی اور بحری فوج اوس کے زیر کمان تھی لیکن مقابلتہً غریب اور روستائی صوبوں یعنی فریزلینڈ اور گرانجن میں امراء رئیس اعظم کے مددومعاون تھے ۱۷۸۰ء میں صوبجات متحدہ نے شمالی غیرجانبدارانہ مجلس میں دخل دیا جسکو روس کی کیتھرائن نے انگلستان کی تجارتی سیادت کو توڑنے کے لئے قائم کیا تھا اور جنگ میں جوکہ اس کے بعد پیش آئی اون کو نقصانات عظیم اوٹھانے پڑے اور صلح ہونے پر اونکو ۱۷۸۳ء میں ہندوستان میں ٹھکانے انگریزوں کے حوالے کرنا پڑا۔ رئیس اعظم ولیم پنجم شہزادہ اورنج کے خلاف جسکے خاندان میں یہ سیادت موروثی قرار دی گئی تھی جنگ مذکور میں انگلستان کی رفاقت کے نہایت شدید الزامات عائد کئے گئے اور وہ صلح ہو چکی تو صوبہ ہالینڈ کے حکام کی سرداری میں ایک تحریک کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ شہزادۂ مذکور کو اوس کے عہدہ سے علیحدہ کیا جائے اور ولندیزی ندرلینڈ میں ایک نئی حکومت بنائی جاے جو صوبجات متحدہ امریکہ کے نقش قدم پر چلے ۱۷۸۶ء میں اس تحریک نے بہت زور پکڑا ایک فرانسیسی فوج کاٹ دی ہیلی باس کے تحت میں تیار کی گئی اور رئیس اعظم کو ہیگ سے بھاگنا پڑا اور اس وجہ سے فرانس سے مصلحانہ مداخلت کی درخواست کی گئی۔ لیکن جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے فرانس باوجود اپنی ظاہری طاقت کے دخل دینے سے قاصر تھا اور ولندیزی محبان وطن کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیا

گیا تھا رئیس اعظم کے تعلق سے انگلستان نے ہیگ میں اپنے قابل ایلچی سر جیمس ہیرس کے ذریعے سے (جو کہ بعد میں لارڈ مامسبری بنا) پرشیا کو عمل کی ترغیب دی۔ انگلستان اور پرشیا کے اس روش اختیار کرنے میں خاندانی اور سیاسی وجوہات مضمر تھے رئیس اعظم اپنی ماں کی طرف سے جارج سوم کا ماموں زاد بھائی تھا اور اُس نے فریڈرک ولیم ثانی کی بہن سے شادی کی تھی سیاسی طور پر اگر ہالینڈ فرانسیسی آسٹروی اتحاد میں رئیس اعظم کے اخراج کی وجہ سے ملجاتا تو تمام یورپ ایک ہی سلسلہ میں وابستہ ہو جاتا اور عملی طور پر اوس سے آسٹروی ندرلینڈ یا بلجیم گھر گیا ہوتا ستمبر ۱۷۸۷ء میں ایک پرشیائی فوج نے ڈیوک آف برنزک کے تحت میں امسٹرڈم پر قبضہ کر لیا اور رئیس اعظم کو اپنے عہدہ پر متمکن کر دیا۔ دلندیز کے محبان وطن فرانس کو بھاگ گئے اور دلندیزئین کی فوج منتشر کر دی گئی اور ۱۷۸۸ء میں اس کام کی تکمیل اتحاد ثلثہ کے دستخط سے ہو گئی۔

ڈنمارک کرسچین ہفتم

دو شمالی سلطنتیں ڈنمارک اور سویڈن انگلستان کے خلاف ۱۷۸۰ء میں غیر جانبدارانہ مجلس کے موافق تھیں لیکن کئی پشت سے ان میں بڑی سخت عداوت چلی آتی تھی۔ ڈنمارک جس میں ۱۷۸۹ء میں ناروے بھی شامل تھا نہایت ہی آسودہ حالت میں تھا۔ اٹھارھویں صدی کے خیالات نفع رسانی خلائق نے وہاں بھی گھر کیا تھا اور ۲۰ جون ۱۷۸۸ء میں ایک شاہی فرمان سے رہی سہی زرعی غلامی دور ہو گئی مالیات قانون اور تعلیم کی نئی ترتیب سے رعایا کی حالت کے درست کرنے میں بہت جد و جہد کی گئی اور ہر طرف ترقی کے آثار نمودار ہوئے یہ اصلاحیں شاہ کرسچین ہفتم کا کارنامہ نہ تھیں جو کہ ایک پر کہن سال تھا بلکہ اون کا سبب شاہزادہ تھا جو کہ بعد میں فریڈرک ششم کے نام سے موسوم ہوا اور اوس کا وزیر کونٹ اینڈ ریوبرنسا سٹارف تھا جو کہ اٹھارھویں صدی کے ایک بڑے ڈینش مدبر کا بھتیجا تھا۔ سویڈن میں

سویڈن گستاوس سوم

۱۷۸۹ء میں فن لینڈ کا ایک بڑا حصہ سویڈش پومیرنیا اور روگن کا جزیرہ بھی شامل تھا اس وقت وہ اوس صدی کے بہترین حکمرانوں میں سے

ایک گستاوس سوم کے زیر حکومت تھا اوس بادشاہ نے ۱۷۷۲ء میں ایک
حکمت عملی سے سویڈن کی ریاستوں کا قلع قمع کرکے اون کو دو ٹکڑوں میں
تقسیم کردیا۔ ایک کیپ کہلاتا تھا اور وہ اوس کے زیر حمایت تھا
دوسرا ہیٹ کے نام سے موسوم تھا اور فرانس اور روس کے زیر حمایت
تھا۔ شاہ موصوف نے اوس زمانے کے خیر اندیشی کے خیالات کو تشکیل
دینے میں اپنی مطلق العنانی سے کام لیا اوس نے ایذارسانی دور کی محصولات
کا تعین کیا تجارت و حرفت کو ترقی دی اور شرفا کے حقوق کو جہاں کہیں
تلف نہیں کیا وہاں گھٹا ضرور دیا۔ اگر وہ اون اندرونی اصلاحوں سے تجاوز نہ کرتا
تو سویڈن کے باشندوں کی ایک مستقل ممنونیت حاصل کرلیتا لیکن اوس نے
براعظم کی سیاسیات میں دخل دینے میں اصرار کیا اور جس کے سبب اسکو ایک
بڑی فوج قائم رکھنا پڑی۔ جس نے لوگوں کو تنگ کردیا۔ اگرچہ وہ بھی ۱۷۸۰ء
میں مجلس شمالی میں شریک ہوا لیکن بعد میں اوس نے اوس کے خلاف روش
اختیار کی اور روسی۔ ترکی جنگ سے استفادہ حاصل کرنے کا مصمم ارادہ
کرلیا اس ارادہ سے اوس کا حال اپنے کھوئے ہوئے علاقے کو واپس
لینا تھا چنانچہ اوس نے ۱۷۸۸ء کے موسم گرما میں روس پر یورش کی اور
اوس کے بحری بیڑے نے سینٹ پیٹرزبرگ کو تشویش میں ڈالدیا۔

سلطنت عظمیٰ

اب تک اون ریاستوں کا ایک خاکہ سا بیان کیا گیا ہے جنمیں
۱۷۸۹ء میں کسی قدر اتحاد تھا اور اس قابل نہیں کہ بحیثیت آزاد
ریاستوں کے یورپ کی سیاسیات میں کم و بیش دخل دیں مقدس روما کی ریاست کی حالت
جداگانہ تھی جو اس وقت تک ابھی پرانی روش پر تھی اور جیسا کہ ۱۶۴۸ء میں
عہدنامہ ویسٹ فیلڈ میں طے ہوا تھا اوسی کے مطابق اوس پر حکمرانی کیجاتی
تھی۔ اصل جرمنی یعنی وہ جرمنی جو کہ اوڈر کے مغرب میں واقع ہے مذکورہ
انتظام کے مطابق متعدد خود مختار ریاستوں میں پارہ پارہ ہو چکی تھی اور
یہ ریاستیں جن کی بندش متصل کمزور تھی مقدس سلطنت روم کے نام سے یاد کیجاتی
تھیں۔ چھوٹی ریاستوں کی کثیر التعدادی نے فوجی حیثیت سے اوس سلطنت

کو بالکل نکما کر دیا تھا اور اونکے اتحاد میں اسقدر بودا پن تھا کہ اوس کی عام اندرونی حالت اصلاح پذیر نہ ہو سکتی تھی اور نہ ایک مستقل خارجی حکمت عملی اختیار کر سکتی تھی اشتراکی انتظامات اس قدر تکلیف دہ اور ناقابل عمل تھے کہ جرمنی کا شمار بڑی سلطنتوں میں نہ ہو سکا۔

مجلس انتظامی

شاہی مجلس انتظامی یا بالفاظ دیگر ریخ اسٹاگ تین مجلسوں پر مشتمل تھی اور ہر ایک اعلیٰ مجلس میں ایک قرارداد کی منظوری کیلئے غلبۂ آرا کی ضرورت ہوتی تھی۔ قرارداد پر جب بادشاہ کے دستخط ثبت ہوتے تو وہ منظور شدہ سلطنت شمار ہوتی۔ مجلس اوّل آٹھ منتخبین کی ہوتی جنمیں تین مذہبی پیشوا مینس ٹریوس اور کلون کے صدر اساقفہ مقرر تھے اور ان میں پانچ دنیاوی بوہیمیا برینڈبرگ اور ہنوور کے نمایندے تھے جو ہنگری پرشیا اور انگلستان کے بادشاہ بھی تھے چوتھا سیکسنی کا نمایندہ اور پانچواں سیکسنی کا نمایندہ جو ۱۷۸۹ء میں بوہیمیا کا نمایندہ بھی تھا۔ اس مجلس کا صدر مینس کا صدر اسقف تھا جو سلطنت کے حل وعقد پر حاوی تھا۔

شہزادوں کی مجلس

مجلس ثانی شہزادوں کی ہوتی جو ایک سو نفوس پر مشتمل تھی جن میں چھتیس مذہبی کلیسائی تھے اور چونسٹھ دنیاوی امرا اس مجلس میں تمام منتخبین مختلف حیثیتوں سے رائے زنی کے حقوق رکھتے تھے۔ ہنوور کی چھ رائیں مختلف پرگنوں سے متعلق تھیں پرشیا کی چھ تھیں۔ جو کہ گلڈرز کی ریاست مورس کے اضلاع وغیرہ وغیرہ کے لئے تھیں۔ آسٹریا کی تین رائیں تھیں۔ ڈنمارک اور سویڈن کے بادشاہ بھی ہال سٹین اور ہومرانیا کے ڈیوکوں کی حیثیت سے نمایندے شمار ہوتے تھے چھوٹے شہزادوں لینڈ گریو آف ہسل اور مارگریو آف بیڈن اور ڈیوک آف ورٹمبرگ سے لیکر سلم اور انہالٹ کے ادنیٰ شہزادوں تک ہر ایک علیحدہ علیحدہ ایک ایک رائے رکھتا تھا اور یہی دنیاوی اہل رائے کی تعداد کو ساٹھ تک پہنچاتے تھے مذہبی شہزادوں میں چونتیس نہایت متمول اساقفہ و رئیس رہبان تھے اون میں سے بیشتر وسیع علاقوں پر حکمرانی کرتے تھے اور جس میں سب سے زیادہ

مشہور سالس برگ کا صدر اسقف بمبرگ اگز برگ، ورٹنر برگ، اسپا مرنر، ورمس، اسٹرابس برگ بلسیل کانس ٹنیس، پیڈر بارن، ہلڈی شیم اور منسٹر کے اساقفہ اور الوانگن۔ کمپٹن اور اسبٹلو گے رئیس رہبان ہوتے تھے بقیہ چھ رائیں انتخاب پر موقوف تھیں اور اون نمایندوں کو معمولی دنیاوی و دینی بادشاہ جو فرنکو نیا سوبیا وسٹ فیلیا میں بہت عام تھے منتخب کرتے تھے اس میں چار دنیاوی نمایندے ہوتے اور دو دینی۔ اس مجلس کی صدارت پر یا تو آسٹریا کا ڈیوک اعظم یا سالس برگ کا صدر اسقف متمکن ہوتا تھا۔

آزاد شہروں کی مجلس | تیسری یا ادنیٰ مجلس آزاد شہروں کی تھی اگر کوئی معاملہ جس کا دونوں مجالس اعلیٰ نے تصفیہ کر دیا ہو اور وہ شہنشاہ کے سامنے اوس کی رضامندی کے لئے پیش کیا گیا ہو تاکہ وہ سلطنت کا قطعی اور ناطق فیصلہ کہلائے اس مجلس کی مخالفت اوس فیصلہ کو روک سکتی تھی۔ یہ مجلس شاہی آزاد شہروں کے باون نمایندوں پر مشتمل تھی اور صغیر مجلسوں میں منقسم تھی جسمیں وسٹ فیلیا کی مجلس میں فرنک فورڈ اون ڈی مین کلون ایلاچیپل ہمبرگ لیوبک شامل تھے اور سوبیا کی مجلس نیورمبرگ رٹس بان الم اور اکسبرگ پر حاوی تھا اس مجلس کا مرکز رٹزبن کا شہر تھا جہاں مجلس کے اجلاس ہوا کرتے تھے اس تشکیل سلسلہ اتحاد کی وجہ سے تمام جرمن کی یکجہتی ضائع ہو چکی تھی منتخب شہزادوں اور آزاد شہروں کی نمایندگی انحصاروں کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی چھوٹی طاقتیں اپنے تئیں بے ثبات محسوس کرتی تھیں۔ اس لئے وہ اس بات پر مجبور تھیں کہ اپنی سیاسی آزادی کے لئے کسی بڑی طاقت یعنی آسٹریا فرانس ''پرشیا'' یا ہنوور سے اعانت طلب کریں۔

شاہی مجلس عالیہ | سلطنت کی اور بڑی شاہی مجلس یعنی اشتنائے عدالت (رائشکا مرگیرخت) تھی جسکا مستقر ویٹزلر تھا۔ اسلئے یہ مدعا تھا کہ جرمن کے شہزادوں کے قضیہ کا تصفیہ کرے مگر یہ بھی رو بہ انحطاط تھی اسکی رشوت ستانی تاخیر و تعویق زبان زد خلق تھی اور اس کے پاس کوئی ایسا آلہ نہ تھا جس سے اسکے احکام کی تعمیل کیجاتی سلطنت شہنشاہ کی سیادت میں تھی جس کی تاجپوشی

قرون وسطیٰ کے تمام پرتکلف رواجوں سے عمل میں آتی تھی ماسوا ایک دفعہ کے یعنی وسٹ فیلیا کے عہد نامے کے بعد یہ منصب امتیازی ہمیشہ خاندان آسٹریا کو حاصل تھا لیکن درحقیقت صاحب عہدہ کوئی خاص اختیارات سے مستفید نہ ہوتا تھا خاندان ہیپس برگ کے موروثی ممالک کے لئے حکمران ہونے کی حیثیت سے شہنشاہ کا اقتدار قائم تھا نہ کہ شہنشاہ ہونے کی حیثیت سے جوزف ثانی نے برائے نام شہنشاہ سے بہتر یعنی با اختیار ہونے کی کوشش کی لیکن اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریڈرک اعظم نے اتنی طاقت پکڑی کہ شہزادوں کا ایک جتھا اوس کے خلاف قائم کر دیا اسلیئے اس ایک بڑی کنفلاک سلطنت ہونیکی حیثیت سے آسٹریا کا شاہی مجلس میں بہت بڑا اثر تھا کیوں کہ مجالس منتخبین و شاہزادگان کے دینی ارکان موروثی طور پر اوس کی حمایت کا میلان رکھتے تھے اور یہ او نھیں کی رائیں تھیں جن پر اوسے بہت بڑا بھروسہ تھا اُس کی تجاویز نے یہاں تک صورت اختیار کی کہ دائناہیں الک کونسل قائم ہوئی۔

الک کونسل | اس کا مقصود یہ تھا کہ شہزادوں کے جھگڑوں کو طے کرے اس مجلس نے ملنے ریشٹزلر کی مجلس عالیہ کے حقوق کو غصب کر لیا۔

حلقہ جات | جب ایک معاملہ کے متعلق کوئی فیصلہ ہو جاتا تو سلطنت کے عاملانہ اختیارات حلقوں کے تفویض کئے جاتے ان حلقہ جات میں ہر ایک میں اپنی مجلس ہوتی اور اوس مجلس کا یہ فرض ہوتا کہ جسوقت سلطنت جنگ کا فیصلہ کرے تو افواج اور روپیہ کی فراہمی کی فکر کرے دس حلقوں میں سے جو کہ شروع میں قائم کئے گئے برگنڈی کا حلقہ لوئی چہاردہم کی فتوحات سے تقریباً کالعدم ہو چکا تھا اور وہ جو کہ مشرقی حصہ میں تھے پرشیا سکسنی اور آسٹریا کی متحدہ ریاستوں کے زیر اثر تھے صرف مغربی جرمنی یعنی وسٹ فیلیا۔ فرنکونیا اور سوبیا کے حلقوں میں یہ انتظام معقول رکھتا تھا لیکن وہاں بھی اوس کا نتیجہ قطعی ناکامی ہوئی جب کبھی حلقہ جات کو اپنی افواج میدان جنگ میں لانا پڑتیں تو اوس کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہو سکتا

تھا کہ نہایت چھوٹی چھوٹی تقسیموں اور بڑے ہوئے اختیارات سے ایک نصف درجن شہزادے سپاہیوں کا صرف ایک دستہ اکٹھا کر سکتے اور ان شہزادوں میں سے ایک کی یہ کوشش ہوتی کہ قیام کا صرف اوس کے ہمعصروں کے سر پڑے الغرض مقدس دولت روم قرون متوسط کے دوسرے انتظاموں کے مانند اس زمانہ کے فنون جنگ اور مذہب کی طرح تنزل پر تھی اسکی کچھ جزوی ریاستوں مثلاً آسٹریا پرشیا اور اُن سے کچھ کم بومیریا میں طاقت و سکت باقی تھی لیکن مجموعی طور پر یہ بالکل اپنی محافظت نہ کرسکتی تھی اور مشرقی یورپ اور فرانس کے درمیان ایک کمزور سرحد کی حیثیت رکھتی تھی۔

جرمنی کے شہزادے سلطنت عظمیٰ کی جارحانہ اور مدافعانہ اغراض نے جرمنی کے باشندوں پر کوئی خاص اثر نہ ڈالا تعلیم یافتہ جماعتوں کو اس بات پر ناز تھا کہ وہ حب الوطنی کے محسوسات سے برتر ہیں اور جرمن سے بڑھکر محبان دنیا ہیں ادنیٰ جماعتیں اندرونی حکومت کی زیادہ پروا کرتی تھیں۔ جس کا اون پر اثر تھا لیکن سلطنت اوس روش کو جو یورپی سیاسیات سے متعلق تھی خیال میں نہ لاتی۔ وہ میلان جو بڑی طاقتیں خیر اندیش مطلق العنانی کی طرف رکھتی تھیں جرمنی کی چھوٹی ریاستوں میں بھی پایا جاتا تھا یعنی یہ کہ قدیم جاگیروں کو کم از کم گھٹا تو دیا جائے اگر پوری طرح سے نہ مٹائی جائیں اور اس رجحان سے وہ خود بھی متعلق تھے جو کہ امرا پر عاید کئے گئے تھے۔ فرمان روا کی فروغ یافتہ طاقت اگر کلی طور پر نہیں تو عام طور پر رعایا کی آسودگی کو ترقی دینے کے لئے استعمال کی جاتی تھی یا کم از کم ادب اور فن کو بڑھانے کے لئے۔

باویریا جرمنی کے بڑے بڑے چند حکمرانوں پر ایک نظر ڈالنے سے اس خیال کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چارلس تھیوڈر الکٹر پیلے ٹائم جو سنہ ۱۷۷۶ء میں بومیریا کی سلطنت پر قابض ہوا اور جس نے ڈیل بیچ کے خاندان کے علاقوں کو ایک دفعہ اور یکجا کیا ایک نہایت بیدار مغز بادشاہ تھا اوس نے اپنی سلطنت میں ایک عظیم الشان جامعہ کی بنیاد منہیم میں ڈالی اور وسلا ارف میں یورپ

کا ایک متحد تصویر خانہ قائم کیا لیکن یو میریا میں اوس نے بہت سی خانقاہوں کو مٹایا
اگرچہ ادسکو رومن کیتھولک مذہب سے بہی عقیدت تھی اوس نے بنہمن ٹامسن
ایک مشہور باشندہ امریکہ کو وزارت کا عہدہ دیا اور بعد میں اوس کو کونٹ
رمسفورڈ کے خطاب سے امتیاز بخشا - اوس ماہر علم وفن نے رہبانیت کو دبانے
اور اس بات کی بھی جد وجہد کی کہ غریب سے غریب شخص
کو حقیقی آسایش ملے باوجود ان سب باتوں کے الکٹر چارلس تہیوڈورل نے
چند باتوں میں اپنے تئیں ایک متعصب شخص ظاہر کیا اوس نے سلسلۂ تعلیم کو
کامل طور پر رومن کیتھولک پادریوں اور غیر معقولیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا اور اوس نے
اس بات کی اجازت دی کہ اوس کے ممالک میں پراٹسٹنٹوں کی مزاحمت کیجائے

بیڈن

مارگریو چارلس فریڈرک جس نے بیڈن خاص اور بیڈن ڈرلاش
کی اور حکومتوں کو متحد کیا تھا حاکم سابق الذکر سے زیادہ کامل طور پر روشن خیال
شخص تھا حقیقی طور پر ایک خیر اندیش مطلق العنان بادشاہ تھا وہ علم معیشت
کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور اوس پر اوس نے ایک رسالہ بھی لکھا تھا اوس کے
اصولوں کا اطلاق وہ بھی چھوٹی سی ریاست پر کرتا تھا اوس نے تعلیم
تحتانیہ کی ایک تجویز کی اور ۲۳ جولائی سنہ ۱۷۸۳ع میں اوس نے زرعی غلامی
اپنے علاقے میں موقوف کر دی مگر شاہی حقوق کو قائم رکھا اور یہ بھی حکم جاری رکھا
کہ رعایا میں سے کوئی متنفس بادشاہ کی اجازت کے بغیر علاقہ کے باہر نہ جا سکے
ڈیوک چارلس یوجین آف ورٹمبرگ اپنے ہمسایوں سے متضاد طبیعت واقع
ہوا تھا اوس نے اون کی طرح اپنی مطلق العنانی کو قائم رکھا لیکن اپنی طاقت
کے بھاری محصول لگانے میں اور اپنی ریاست کے اتنا سب سے کہیں بڑھکر
ایک فوج رکھنے میں صرف کیا وہ اپنی رعایا سے غلاموں کے مانند سلوک کرتا
تھا اور اوس کا طرز حکومت ایسا ظالمانہ تھا کہ آلک کونسل نے اوس کے
خلاف کارروائی کرنے کی اوسے دھمکی دی تھی باایں ہمہ وہ ادب وفن کا
مربی تھا اوس نے اسٹیٹ گار میں ایک ناٹک گھر قایم کیا اور وہاں فنون
لطیفہ کی ایک درسگاہ قائم کی اوس نے شیلر شاعر کی تعلیم کے اخراجات

کو برداشت کیا جس نے اوس کی ہجو لکھی اور جو بعد میں ویمر کو بھاگ گیا لیکن ورٹمبرگ کا چارلس یوجین ڈیوک چارلس آف ڈیو ہائینٹ (زوی برکن) جیسے شہزادوں کو ایک روشن خیال بادشاہ نظر آتا تھا۔ (موخر الذکر کا جانشین میکسملین جوزف الیکٹر پلٹائن چارلس تھیوڈور کا جانشین مقرر ہوا اور وہ بویریا کا پہلا بادشاہ گزرا ہے) کیونکہ وہ شہزادہ اپنے شوق شکار کے لئے اپنی رعایا کو قربان کرتا تھا اور ولیم نہم لینڈ گریو آف ہیسل کیسل جیسے شہزادوں کو جو اپنی رعایا کو انگریزوں کے ہاتھوں سینکڑوں کی تعداد میں فروخت کرتا تھا اور جو امریکہ میں جاکر لڑتی تھی وہ ایک نہایت آزاد اور روشن ضمیر بادشاہ دکھائی دیتا تھا۔ اور زیادہ مشرق کی طرف سیکسنی جو کہ جرمنی کی بڑی ریاستوں میں شمار ہوتا تھا۔ رو بانحطاط تھا الیکٹر اگسٹس ثانی اور ثالث پولینڈ کے بادشاہ رہ چکے تھے اور انھوں نے اپنے شاہی رعب وداب کو قائم رکھنے کے لئے موروثی ممالک کو تہ کر دیا تھا خوش قسمتی سے فریڈرک اگسٹس جو ۱۷۸۹ء میں الکٹر تھا۔ پولینڈ کے تخت کے لئے منتخب کیا گیا اور اس وجہ سے وہ اپنی رعایا کی خوش حالی کے لئے کچھ کر سکا اوس نے قانون کو ترتیب دینے کے لئے ایک مجلس قایم کی ایذا رسانی کو منسوخ کیا صنعت وحرفت وزراعت کو ترقی دی اور کانوں کی ایک تعلیم گاہ قائم کی لیکن وہ بیڈن کے مارگریو کی طرح یہاں تک نہ بڑھا کہ زرعی غلامی کو بند کر دیتا۔ انقلاب فرانس سے عین پہلے سیکسن کی شان اوس کے دارالانتخاب میں تھی اور نہ اس کا دماغی مرکز ڈرسڈن کا خوبصورت شہر تھا یہ مقام اس وقت ویمر کے قبضہ میں تھا جہاں کہ ڈیوک چارلس اگسٹس آف سکس ویمر نے اپنے گرد بیش بڑے بڑے فلسفیوں اور عالموں کو جمع کر رکھا تھا جنھوں نے جرمنی کا نام اٹھارھویں صدی کے اخیر اور انیسویں صدی کے آغاز میں روشن کیا اوس کے دربار میں جرمنی کے عظیم الشان عناصر گرٹے۔ شیلر۔ ہرڈر۔ وی لینڈ، اور میوزیس جلوہ افروز تھے اوس کی ریاست کی یونیورسٹی جرمنی بھر میں مشہور ہوگئی اور ریاستوں کی تخصیص ضروری نہیں ہے یہ کہنا کافی ہوگا کہ جو ریاستیں شمال میں

واقع تھیں عام طور پر بہت پیچھے تھیں خاصکر میکلسن برگ کی ریاستیں ہینوبرگ کی ریاست ایک امرا کی جماعت کے زیر حکومت چھوڑدی گئی تھی جو اصلاحوں کو قبول نہ کرتی تھی اگرچہ اوس کی یونیورسٹی جس کا سنگ بنیاد جارج سوم نے کاٹنگٹن پر رکھا تھا نہایت اعلیٰ منصور ہوتی تھی۔

دینی ریاستیں اوس صدی کی تحریک کے موافق تھیں دینی حکمران اکثر بیدار مغز واقع ہوئے تھے لیکن وہ ایک بڑی حد تک اپنے پادریوں کی جماعت کے بہت مطیع و منقاد تھے اوس جماعت کے کلیسائی عہدوں پر ایسے صاحبزادے مختار ہوتے تھے جو کم درجہ کے شہزادوں کی اولاد کے سوا ہوتے تھے یہ لوگ نئے منتخب شدہ پادریوں سے اصرار کرتے تھے کہ وہ اون کے ساتھ وابستہ و پیوستہ ہوکر پادریوں کے حلقوں کی جاگیری رسوم میں کوئی تغیر نہ پیدا ہونے دیں پس اٹھارھویں صدی کے اختتام پر امیرزادے اسافقہ اور قسیس شریف و نجیب خاندانوں کے لوگ ہوتے تھے مثلاً فرانسس جوزف بیرن آف نواب راگن باک اور بیسل کا اسقف ارتھل کا رئیس فرانسس لحتی بامبرگ اور ورٹ برگ کا اسقف رابٹ کا امیر کالسٹانس کا اسقف ہوان برگ کا امیر ینج کا اسقف لمبرگ کا رئیس اکٹس سپائیرز کا اسقف امیر جیرڈ ہم کا کوریڈ رسالبرگ صدر اسقف اور پلیٹن برگ کا رئیس منسٹر کا رہبان تمام شریف خاندانوں سے متعلق تھے۔ اس موقع پر ایک نہایت عجیب بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے پراٹسٹنٹ شاہزادوں کو یہ حق حاصل تھا کہ کیتھولک شاہزادوں کو اسقفی کے حلقہ جات بخشیں ۱۷۸۹ء میں ڈیوک آف یارک آسنا برتھ کا ولیعہد اسقف تھا اور ہال اسٹین گوٹارک کا شہزادہ لت بٹر فریڈرک لیوبک کا اسقف اس جماعت کے پادریوں میں سے زیادہ منصب اور زیادہ آزاد حیثیت کے تین اسافقہ تھے۔ اور اس وجہ سے وہ اس کی قابلیت زیادہ رکھتے تھے کہ اپنے علاقوں میں اپنے زمانہ کے موافق چل سکیں۔

مئسن ان سب میں بڑھکر ارتھل کا شریف فریڈرک چارلس تھا جو مئسن کا صدر اسقف تھا اور ورڈس کا ولیعہد پادری جو سلطنت عظمیٰ کا باعتبار صدر الصدور تھا یہ رفیع الدرجہ پادری اکثر عیش میں ڈوبا رہتا تھا لیکن

اوس کے عہدے کی وجہ سے سب فریق اوس کے توجہ کے خواہشمند تھے اور اوس کے فریڈرک اعظم کے شہزادوں کے جتھے میں شریک ہونے سے پرشیا کے بادشاہ کی غیر آسٹروی حکمت عملی کو بہت بڑی تقویت پہونچی ۱۷۸۹ء میں اوس نے تمام خارجہ اور داخلہ امور سیاسیات کو اپنے مددگار بیرن ڈی ڈالبرگ پر چھوڑ دیا جسے انقلاب فرانس اور نپولین کے زمانہ قیام میں جرمن کی تاریخ میں نمایاں حصہ لینا تھا۔

ٹریوز | (۱۷۸۹ء میں ٹریوز کا صدر اسقف کلیمنٹ وینزی لاس ایک سیکسن بہت ہی بہتر حکمراں تھا جسنے ۱۷۸۳ء میں آزادی مذہب کا ایک حکم نافذ کیا جس کی رو سے ہر قسم کے مذہب کے لوگوں کو اوس کی ریاست میں آباد ہونے کی اجازت تھی اور وہ وہاں کوئی پیشہ یا تجارت اختیار کرسکتے تھے۔

کولون | (آخری صدر اسقف آرک ڈیوک میکملین تھا جو شہنشاہ جوزف کا سب سے چھوٹا بھائی تھا وہ اپنے بھائی کے آزاد خیالات میں شریک تھا اور اپنے مقدم کی بنائی ہوئی بان کی یونیورسٹی کا سرپرست تھا۔ یہ یونیورسٹی کلون کی یونیورسٹی کے مقابلہ میں قائم کی گئی تھی تاکہ جدید علوم میں ترقی کی ترغیب ہو۔ ان تمام مذہبی اور دنیاوی حکومتوں کی رغبت یہی تھی کہ رعایا آسودہ اور خوشحال ہو جوزف ثانی اپنے زمانہ کے جرمن شاہزادوں کا نمونہ تھا۔ سب شاہزادوں کا یہی مدعا تھا کہ رعایا کی فلاح اور بہبود میں ترقی ہو لیکن رعایا کو اوس کا محرک نہ ہونا چاہیئے اون کے طبائع جداگانہ تھے مارگریو آف بیڈن کے بیدار مغز شہزادے سے لیکر ڈیو ہانٹس کے شکاری ڈیوک تک وہ نہایت مختلف الرجحان واقع ہوئے تھے لیکن وہ اپنے مختلف طریقوں میں اور مختلف حدود تک بہتری کے خواہاں تھے مگر جبکہ بڑے شہزادے اوس صدی کے میلان سے متاثر تھے اون کے غریب معاصرین ایسا کرنے سے معذور تھے اون میں سے اکثر قرضدار تھے کیونکہ انہیں دولتمند شہزادوں کی برابری نہایت مطلوب تھی وہ روپیہ فراہم کرنے کے لیئے ثروت متوسط کے جاگیری نظام کے سب طریقوں کو کام میں لاتے جنمیں گاؤں جن پر اون کی حکومت تھی اون کے ظلم میں مبتلا تھے اور اسی لیئے جسب [illegible]

کبھی کوئی مسافر ان بارہ ریاستوں میں وارد ہوتا تو اُس کا پتہ لگجاتا تھا اون چھوٹے شہزادوں کے تحت میں چھوٹے سردار ہوتے جو فرینکونیا اور سوبیریا میں بہت عام تھے ان سرداروں کو مجلس عالیہ میں کوئی نمایندگی حاصل نہ تھی اور اس واسطے وہ شہنشاہ پر بلا واسطہ منحصر تھے اون کی غربت انکو اس بات پر مجبور کرتی تھی کہ وہ افسر شہزادوں کی ملازمت اختیار کریں۔ ہمارے سامنے صرف اون کی دو مثالیں ہیں اسٹین پرشیا کا وزیر اعظم اور ورمزر آسٹریا کا مشہور جنرل دونوں انھیں سرداروں میں سے تھے۔ جرمنی کے اس طرح پارہ پارہ ہونے سے حب وطن کے احساس کا صفایا ہوگیا اور وہ اوسوقت تک پیدا نہ ہوا جبتک کہ جرمنی نپولین کے سیادت قالب میں سے ڈھلکر نہ نکلا۔

سوئٹ زرلینڈ

دوسری یورپی متحدہ ریاست سوئٹ زرلینڈ کی تھی لیکن اسمیں بھی اندرونی انحطاط کے وہی آثار ہویدا تھے جو کہ مقدس سلطنت روم میں عیاں تھے لیکن یہ اس سیاسی تنزل سے بچ تو احساس قومیت کی وجہ سے بچ گئی اور کچھ مقامی حکومتوں کے اصرار سے سوئٹ زرلینڈ میں اٹھارھویں صدی میں ایک شہر کی دوسرے شہر سے مخالفت اور کیتھولک اور پراٹسٹنٹ اور شرفا و متوسطین کی نزاعات نمایاں تھیں برن جیسے شہروں میں حکومت عدو یہ کے ہاتھ میں تھی دیگر یوری جیسے مقاموں میں ایک خالص جمہوری حکومت قائم تھی جس میں ہر ایک کسان مقامی انتظام کے معاملہ میں رائے زنی کا حق رکھتا تھا جہاں جاگیری نظام مسلّط تھا کسان بقیہ یورپ کے کسانوں سے بہتر نہ تھے لیکن پہاڑی شہروں میں ایسی حکومت ناممکن تھی اور انفرادی اور سیاسی آزادی موجود تھی یہ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اٹھارھویں صدی کے سوئٹ زرلینڈ کی حالت اونیسویں صدی کے سوئٹ زرلینڈ کی حالت سے مشابہ نہ تھی گریز منس ریاست میں شامل نہ تھا نیوسیٹل پرشیا کے تحت میں تھا۔

جنوا

جنوا ایک آزاد جمہوری سلطنت تھی اوس صدی کی ذہنی تحریک میں جنوا نے نہایت نمایاں حصہ لیا۔ راشیو جنوا میں پیدا ہوا اور والٹیر کی

زندگی کا کنج عافیت سوئیزرلینڈ کے قریب ہی تھا لیکن ۱۷۸۹ء میں پہلے جنوا کی حالت ایک ایسی انقلاب کی سی تھی جیسی کہ ہالینڈ میں تھی۔ متوسط خاندانوں میں جن کے ہاتھ میں عدالت و حکومت تھی اور عوام الناس میں ایک تنازعہ اُٹھا جس میں سابق الذکر کو کامیابی ہوئی جنوا کے جمہوریت پسند اشخاص خارج السلطنت کئے گئے اور اُن میں سے اکثر خاصکر کلاویر نے انقلاب فرانس کی رفتار پر ایک خاصہ اثر ڈالا۔ الغرض ۱۷۸۹ء میں یورپ میں ایک بیداری کا احساس نمودار تھا جاگیرداری کے حلقہ بگوشش فنا ہونے کو تھے۔ خیر اندیش مطلق العنان فرمان رواؤں نے انفرادی اور تجارتی آزادی کو تسلیم کر لیا تھا۔ غدر فرانس ایک تیار کھیت میں دو نئے اصولوں کا بیج بونے کے قابل ہوا اوّل سیادت عامہ کا اور دوسرے احساس قومیت کا۔

باب دوم

۱۷۸۹ - ۱۷۹۰

قیصر کیتھرین و شہنشاہ جوزف دوم - جنگ ترکی - ترکوں کے خلاف ۱۷۸۹ء کی مہم - جنگ ہائے فاکسنی در منک - قبضہ بلغراد - سوئڈن میں انقلاب بلجیم کے معاملات - بلجیم میں جوزف دوم کی حکمت عملی - لیئر میں انقلاب، فرانس میں اسٹیٹس جنرل کے انتخابات - اسٹیٹس جنرل کا انعقاد مختلف طبقات میں کشمکش - طبقۂ سوم کا اپنے جمعیت قومی ہونے کا اعلان کردینا - میدان ٹینس کی حلف - اجلاس شاہی - مرابو کا سپاس نامہ بادشاہ کے حضور میں نکر کی برطرفی - پیرس میں ۱۲ جولائی کا ہنگامہ - بیسٹل کا قبضہ - نکر کی دوبارہ طلبی - لوئی شانزدہم کا ورود پیرس - فولن کا قتل امتناعی - ۴ اگست کا اعلان حقوق انسانی کا اعلان - حق امتناعی کا مسئلہ - پیرس کی عورتوں کی ورسیلز کو روانگی - لوئی شانزدہم کا پیرس میں قیام کے لئے جانا - فرانس کے انقلاب کا اثر یورپ پر - بلجیم میں انقلاب - جمہوریہ بلجیم کی تکوین - شہنشاہ جوزف دوم کا انتقال - اس کے عہد حکومت کی ناکامی - انقلاب فرانس کی جانب لوئی شانزدہم کا رویہ - جدید فرانسیسی دستور - پادریوں کا ملکی نظام مجلس ترکیبی کے تجاویز - مرابو غیر ملکی جنگ سے فرانس کی جدید صورت حالات کو خطرہ - مرابو اور دربار فرانس غیر ملکی جنگ کے اغلب اسباب - ادنیان اور نٹکا ساونڈ کے معاملات - اتحاد خاندانی - اساس میں حکم امان شہنشاہی کے حقوق - شہنشاہ نیوپولڈ کا صورت حال پر حاوی ہو جانا -

۱۷۸۹ء کے آغاز میں مدبرین یورپ کے خیالات خاص طور پر ان واقعات کی طرف منعطف تھے جو یورپ کے مشرق میں پیش آرہے

تھے۔ کیتھرین (ملکۂ روس) شہنشاہ جوزف دوم کے معاقدے کو نہ صرف انگلستان میں پٹ اور پرشیا کا بادشاہ فریڈرک ولیم، نظر اضطراب سے دیکھ رہے تھے، بلکہ فرانسیسی وزرا اور یورپ کی تمام چھوٹی سلطنتوں کے حکمران بھی مضطرب تھے۔ ترکی پولینڈ اور بویریا کو نقصان پہنچا کر روس اور آسٹریا کی سرحدوں کی وسعت کو خوف سے دیکھا جاتا تھا، اور ان ممالک کے حکمرانوں کی آزاد حرص سے دہشت طاری تھی۔ تعلیم یافتہ اشخاص اصحاب تدبّر اور ارباب سیاست نہیں بلکہ اٹھارھویں صدی کے فلسفی معلموں کے شاگرد تھے، ان کی توجہ تمامتر آسٹروی نڈرلینڈ یا بلجیم میں شہنشاہ جوزف کی حکمت عملی کی ترقی پر مرکوز تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سپہ سالار ڈی آلٹن کی جنگجویانہ کارروائیاں کامیابی سے ہمقرین ہوا چاہتی ہیں۔ بلجیمی محبان وطن قید خانوں میں پڑے ہوئے تھے یا جلا وطن ہو گئے تھے، اور بلجیم میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہنشاہ کے حب النسانی و اجتماع مرکزیت کے اصلاحات ایک فوجی مطلق العنانی کے قیام پر ختم ہو جائیں گے۔ فرانس کی نسبت یہ معلوم تھا کہ وہ تقریباً مایوس کن مالی دقت میں گرفتار ہے اور یکم مئی ۱۷۸۹ء کے اسٹیٹس جنرل کے اجتماع کے متعلق عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ لوئی شانزدہم نے مالی مدد حاصل کرنے کے لئے یہ ایک صورت اختیار کی ہے۔ اسٹیٹس جنرل کے اجلاس کے بعد جو اہم نتائج بروئے کار آنے والے تھے ان کی توقع نہایت ہی دقیقہ رس سیاسی مدبّرین کو بھی نہیں تھی، اور کسی نے یہ پیش بینی نہیں کی تھی کہ ایک ربع صدی سے زائد تک یورپ کی تمام دلچسپی فرانس کے ساتھ وابستہ ہو جائے گی، اور اس ملک کے واقعات مسلسل جن کی کوئی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی، یورپ کے سیاسی نظم میں کامل ترمیم اور بنی نوع انسان کی تاریخ میں ایک نئے دور کا افتتاح کر دیں گے۔

ترکوں سے جنگ ترکوں کی جنگ میں ۱۷۸۵ء کی مہم کا خاتمہ بہ حیثیت مجموعی آسٹریا اور روسیوں کے مفید مطلب ہوا۔ آسٹروی فوجوں کے کمانیر لوڈن نے ڈیوبنرا پر قبضہ کر لیا اور بوسینا میں داخل ہو کر ۱۲ اکتوبر

کو نووی کو زیر کرلیا۔ خاندان سکس کوبرگ سائفیلڈ کا فرنسس جوسیاس شہزادہ
شہزادہ کوبرگ ایک آسٹروی فوج کی سرکردگی میں شہزادہ سائفیلڈ کی زیر قیادت
روسی فوج سے ملکر ۲۰ ستمبر کو یوکزم پر قابض ہوگیا مگر دوسری طرف ترکوں نے
بانات واقع ٹمسوور کو پامال کرکے ویران کردیا اور اس نواح میں اس آسٹروی فوج
کو سراسیمہ کردیا جو خود شہنشاہ کے زیر قیادت تھی۔ روسیوں نے بھی کسی قدر
ترقی کی اور ۱۶ دسمبر کو پوٹمکن نے شدید نقصانِ جان کے ساتھ اور زیادہ
ترسیو ورد اور اپینن کی شجاعت کی وجہ سے رچاکو کو مسخّر کرلیا۔ کامیابیوں نے
جوزف میں خود اپنی ناکامی کے باوجود ایک جوش پیدا کردیا، اور اس نے
ماسو کے شہزادہ چارلس کے ایک خط میں جنوری ۱۷۸۹ء میں یہ عجیب و غریب

جوزف کی پیشگوئی

پیشگوئی کی، کہ اگر وزیر اعظم ڈینوب کے قریب میرے
یا روسیوں کے مقابلہ پر آوے تو اسے جنگ کرنا پڑے گی
اور پھر اسے شکست دیکر میں اس کو اتنا پیچھے ہٹادونگا کہ وہ سلسٹریا کی توپوں کے
نیچے پناہ لے۔ اکتوبر ۱۷۸۹ء میں ایک کانگریس طلب کرونگا۔ جس میں عثمانی مجبور
ہوکر کفار سے صلح کے خواستگار ہونگے۔ کارلوذ اور پاسارووز کے معاہدے
اس بنیاد کا کام دینگے جس پر صلح ہوگی لیکن میں اس معاملہ میں جوکزم اور ماسڈیوبہ
کے ایک حصہ کا مطالبہ کرونگا روس کریمیا پر قابض رہے گا۔ سوئڈن کا شہزادہ
چارلس، کورلینڈ کا ڈیوک ہوگا اور خلارنس کا گرینڈ ڈیوک رومانیوں کا
بادشاہ بنے گا۔ اس وقت یورپ میں عام امن ہوجائیگا۔ اس وقت تک
فرانس اپنی قوم کے سربرآوردہ اشخاص سے معاملات طے کرچکا ہوگا اور دوسرے
معززین اپنی نسبت بہت زیادہ اور آسٹریا کی نسبت بہت کم سوچتے ہونگے
لیکن ۱۷۸۹ء کی مہم شہنشاہ جوزف کے توقعات کے پورا کرنے سے
بہت بعد رہے۔ سال گزشتہ کے شدائد سے اس کی صحت کو اتنا نقصان

سلہ آسٹریا کے درباری طبقۂ اعیان اور مدابیر سفارتی کی یادگار"، مصنفہ ای وہسی
مترجمہ فرنیز ڈسمر لندن، ۱۸۵۶ء جلد دوم صفحہ ۳۳۴

پہنچ گیا تھا کہ وہ خود میدان جنگ میں نہیں آسکتا مگر اس کے سپہ سالاروں نے اس کا کام بہت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ وزیر اعظم نے جارحانہ کارروائی اختیار کرنے کا عزم کرلیا اور ٹرنسلونیا پر حملہ کرنے کی نیت سے مارچ میں نوے ہزار سپاہ لئے ہوئے ڈینوب کو عبور کیا۔ مگر ایک غیر متوقع دتوعہ کے باعث سب سے زیادہ تجربہ کار ترکی سپہ سالار کو واپس جانا پڑا

۱۷۸۹ء کی مہم

۷ اپریل کو سلطان عبد الحمید کا قسطنطنیہ میں انتقال ہوگیا اور اس کے بھتیجے اور جانشین سلیم سوم نے فوراً ہی وزیر کو معزول کردیا اور اس کے بجائے مغربی فوج کی سپہ سالاری اور وزارت پر پاشائے وڈن کو مقرر کیا۔ یہ ناتجربہ کار سپہ سالار بہ تندی تمام آگے بڑھا اور ۳۱ جولائی کو روسیوں اور آسٹریوں کے اتحاد کے روکنے کی کوشش میں بمقام فاکسینی، شہزادہ کوبرگ اور سووروو نے اسے شکست دیدی۔ اس کے بعد مخالفین نے جارحانہ روش اختیار کی اور رمنک میں اصل ترکی فوج کو برباد کن شکست دی اس جنگ میں اٹھارہ ہزار روسیوں اور سات ہزار آسٹریوں نے ایک لاکھ کے قریب ترکوں کو منہزم کردیا، اوران کا تمام سامان اور توپخانہ چھین لیا۔ اس فتح کا تسلسل بہت زور کے ساتھ جاری رکھا گیا۔ لوڈن آسٹریوی فوج کا سپہ سالار اعظم مقرر ہوا، اور اس نے ۹ اکتوبر کو بلغراد کو لے لیا اور کل سرویا پر قبضہ کرکے آرسووا کا محاصرہ کرلیا۔ ان خدمات کے صلہ میں جوزف نے اسے سپہدار اعظم کا "خطاب دیا۔ یہ وہ خطاب تھا جو اس کے قبل صرف ولسٹین، مانٹی کیوکیولی اور شہزادہ ایوجن کو عطا ہوا تھا، رمنک کی فتح کے دوسرے نتائج کے طور پر شہزادہ کوبرگ نے بخارسٹ کو لے لیا اور مالڈیویہ پر قبضہ کرلیا اور دوسری طرف شہزادہ ہولکوہی کرجیرک بزور ایشیا میں داخل ہوگیا۔ ترکی سرحد کے مشرقی جانب شہزادہ پوٹمکن کو بھی ایسی ہی کامیابی حاصل ہوئی اس نے ترکی امیر البحر اعلیٰ حسن بادشاہ کو ٹوباک کے معرکہ میں شکست دیدی آسیربیا کو فتح کرلیا اور اسمٰعیل کا محاصرہ کرلیا۔

اگر کیتھرین اور جوزف کی توجہ سویڈن اور بلجیم کے معاملات کی طرف براہ راست اور فرانس حیرت انگیز، واقعات کی طرف بالواسطہ منعطف

نہ ہوگئی ہوتی تو اس میں شک نہیں کہ انھیں اور بھی بڑی کامیابیاں حاصل ہوتیں اور شاید کہ وہ ترکوں کو یورپ سے خارج کردیتے۔ محالفۂ ثلثہ روس اور آسٹریا کے محالفہ کو بری نظر سے دیکھتا تھا۔ جیساکہ کہا جاچکا ہے، پٹ نے ایک بہت بڑا بیڑا تیار کیا تھا جو انگریزوں میں "روسی بیڑے" کے نام سے مشہور ہے، اور فریڈرک ولیم دوم نے ترکی سے محالفہ کرنے کے لئے مراسلت شروع کردی تھی، مگر ان سلطنتوں نے اپنی راست مداخلت کو ڈنمارک کو سویڈن سے صلح کرلینے پر راغب کرنے تک محدود رکھا۔ گسٹیوس سوم (شاہ سویڈن) ۱۷۸۸ء میں تیس ہزار سپاہ کے ساتھ بزور روسی فنلینڈ میں داخل ہوگیا تھا، اور اس کی توپوں کی آواز سنٹ پٹرسبرگ میں سنائی دی تھی، جو روسی فوج کے حصۂ کثیر کی عدم موجودگی کی وجہ سے تقریباً بے حفاظت پڑا تھا، لیکن سویڈن کے امرا کو فوج پر بڑا اثر حاصل تھا۔ وہ روس سے جنگ کو ناپسند کرتے تھے اور انھوں نے اس موقع کو اپنی آزادی کے اعلان کے لئے مناسب سمجھا۔ شہزادہ چارلس (ڈیوک سڈرمانیا) کی خفیہ سرگروہی میں انھوں نے بادشاہ کے احکام کی اطاعت سے انکار کردیا اور اس دشواری سے انھیں توقع یہ تھی کہ وہ اپنا سابقہ اقتدار پھر حاصل کرلیں گے۔ اس موقع پر کرسچین ہفتم (شاہ ڈنمارک وناروے) نے کیتھرین کے اشارے سے سویڈن پر حملہ کردیا اور گوتھنبرگ کے محاصرے کی تیاری کی۔ اس حملے سے اہلِ سویڈن کے احساس حب الوطنی کے بھڑکانے کا موقع ہاتھ آگیا تھا، گسٹیوس نے اسے سمجھ لیا۔ اس نے قوم کی طرف رجوع کیا اور فنلینڈ کی فوج کو ڈیوک سڈرمانیا کی قیادت میں چھوڑ کر حملہ آوروں کی مقاومت کے لئے رضاکاروں کی ایک تازہ فوج طیار کی۔ اس کی کوششوں کے باوجود، روس اور ڈنمارک کے متحدہ حملوں کے سامنے سویڈن کے زیر ہوجانے کا سخت خطرہ پیش آگیا۔ اسوقت محالفۂ ثلثہ نے سریع وقطعی مداخلت کی اور ڈنمارک پر خشکی وتری سے حملہ کرنے کی دھمکی سے وہاں کے وزیر برنسٹارف کو آمادہ کرلیا کہ وہ سویڈن کو خالی کردے اور التوائے جنگ پر راضی ہوجائے۔ گسٹیوس سوم اسٹاکہام میں

سویڈن میں انقلاب

اس شہرت کے ساتھ واپس آیا کہ اس نے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا ہے ۲ر فروری ۱۷۸۹ء کو اُس نے ڈایت کا جلاس طلب کیا۔ عوام کی تائید کا یقین رکھکر اس نے ایک جدید نظام سلطنت تجویز کیا جسکا خلاصہ اسکی دفعات میں سے ایک دفعہ میں موجود ہے کہ "بادشاہ جس طرح مناسب سمجھے سلطنت کے معاملات کا انصرام کرے" امرا نے اس کی مخالفت میں بیکار اصرار کیا۔ گسٹیوس نے امرا کے سرگروہوں کو قید کر دیا اور اس ضرب کاری سے اپنے ۱۷۷۲ء کے سابقہ انقلاب کے کام کو مکمل کر لیا۔ اس کے بعد اس نے روس سے پھر جنگ جاری کی مگر اس کی ۱۷۸۹ء کی فوجی کارروائیوں میں کوئی امر اہم نہیں ظاہر ہوا۔

اِدھر کیتھرین (ملکہ روس) اہل سویڈن کے حملہ کی وجہ سے ترکی کے خلاف جنگ کو پرزور طور پر جاری رکھنے سے اپنی توجہ ہٹانا پڑی، اِدھر اس کے حلیف شہنشاہ جوزف کو آسٹروی نیدرلینڈز یعنی بلجیم کی صورت حالات سے خاص طور پر تعلق پیدا ہو گیا۔ اولاً یہ معلوم ہوتا تھا کہ گسٹیوس کی طرح اسے بھی ملک کے قدیم نظام سلطنت کے بدلنے میں کامیابی ہو جائے گی۔ مگر ان دونوں میں فرق یہ تھا کہ گسٹیوس سوم ایک قومی نجات دہندہ کا کام کر رہا تھا اور طبقۂ امرا کے وسعت دینے میں قوم سویڈن اس کی جانبدار تھی مگر جوزف دوم کی مخالفت نہ صرف امرا کر رہے تھے بلکہ طبقۂ تیس اور رقوم کی جانب سے بھی اس کی مخالفت ہو رہی تھی۔ ملک کاؤنٹ ٹراٹمانسڈارف کی حکومت اور کپتان جنرل دی آلٹن کی فوجی حکمرانی کے تحت میں بالکل ساکت معلوم ہوتا تھا۔ بروسلز اور سوین میلنز اور اینٹورپ میں شورشوں کے فرو کر دئیے جانے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسٹروی تسلط بہت مضبوطی سے جم گیا، اور شہنشاہ کی حکمت عملی کے سربرآوردہ مخالف وطن ہو گئے ہیں۔ مختلف صوبوں کی اسٹیٹس حسب معمول طلبت کیجاتی تھیں۔ اور ہینالٹ اور بریبانٹ کی اسٹیٹس کے سوا تمام اسٹیٹس حسب معمول رقوم کی منظوری دیتی رہتی تھیں۔ ہینالٹ کی اسٹیٹس فوجی قوت کے ذریعہ

سے فوراً ہی منتشر کردی گئیں اور ۳۱ر جنوری ۱۷۸۹ء کو اس کا نظام دستور منسوخ کردیا گیا۔

شہنشاہ کو امید یہ تھی کہ اس مثال سے وہ برنبانٹ کے متمول و کثیر النفوس صوبے کو مرعوب کردے گا۔ اور جب اس سے متوقع نتیجہ نہ حاصل ہوا تو اس نے ٹراٹمینسڈارف کو حکم دیا کہ وہ برنبانٹ کی اسٹیٹس کا ایک خاص جلسہ طلب کرے اور اس سے خواہش کرے کہ وہ طبقۂ سوم عوام کے نائبین کی تعداد بڑھادے اور ایک مستقل رقم امداد منظور کرے۔ اس نے کلیسا کے متعلق بھی اپنی روش کو قائم رکھا اور کوشش یہ کی کہ ملینر کے اسقف اعظم کارڈنل فرینکبرگ کو مجبور کرے کہ وہ بروسیلز میں جدید شہنشاہی درسگاہ کی مخالفت سے باز آئے یا اپنے عہدے سے دست بردار ہو جائے۔ اسقف اعظم نے اسکی تعمیل سے زور کے ساتھ انکار کیا اور برنبانٹ کی اسٹیٹس بھی ایسی ہی سخت ثابت ہوئی۔ پس جوزف نے ایک ناگہانی ضرب لگانے کا فیصلہ کرلیا اور اس کے حکم سے کاونٹ ٹاڑاٹمینڈارف نے ۱۸ر جون ۱۷۸۹ء کو برنبانٹ کے نظام سلطنت کی منسوخی کا اعلان کردیا۔ یہ دن جنگ کوسن کی سالگرہ کا دن تھا یہی وہ لڑائی تھی جس میں "جنگ ہفت سالہ" کے نازک موقع پر آسٹریول نے فریڈرک اعظم کو شکست دی تھی۔ ڈی آسٹن کا خیال تھا کہ اس نے اپنے اس قول سے ایک دل پذیر مقابلہ کردیا ہے کہ۔ "۱۸ر جون خاندان آسٹریا کے لئے ایک خوش قسمت ساعت ہے کیونکہ اسی دن کوسن کی شاندار فتح نے شاہی کو بچایا اور شہنشاہ نیدرلینڈز کا مالک ہو گیا"، مگر اب یہ فتح اتنی آسانی سے نہیں حاصل ہونے والی تھی۔ واآن درنوٹ کے پیرو جو قدیم آئینی حقوق کے موید تھے، اور وانک کے پیرو جو عمومی خیالات کے حامی تھے، دونوں متحد ہوگئے۔ مخالفۂ ثلثہ بلجیم کے محبان وطن کی ہمت افزائی کر کے مشرق میں جوزف کی مستعد کاری میں خلل انداز ہونے سے اتنا ہی خوش تھا جتنا وہ اس سے خوش ہوا تھا کہ شمال میں ڈنمارک کی مداخلت کو روک کر گسٹیوس کو کیتھرین کے پریشان کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ انگلستان

ہالینڈ اور پروشیا کے سفراسب نے ورن در لوٹ سے تعلقات قائم کر لیئے۔ اس صاحب فریق نے مستعدانہ امداد کی امیدوں سے ہمت پکڑ کر، ولندیزی سرحد پر بمقام نیل ایک محب وطن مجلس قائم کی اور جلا وطنوں کی ایک فوج طیار کی جسے کرنل وان ڈامرش کے زیر قیادت کر دیا گیا۔ مگر جوزف اس سے ڈرنے والا نہ تھا۔ ڈی آسٹن نے ان عمومی شورشوں کو بیدردانہ سختی کے ساتھ دبا دیا جو مختلف شہروں خاصکر ڈسیماٹ، سوریں ٹیمز اور برو سلز میں برپا ہو گئی تھیں ۱۹ / اکتوبر کو تارکان وطن کے خلاف ایک نادری حکم یہ شائع کیا گیا کہ معمولی ترک وطن کی سزا جلا وطنی اور ضبطی جائداد ہوگی اور حملہ کی غرض سے سرحد کی کسی مسلح فوج میں شامل ہونے کی سزا موت ہوگی تارکان وطن کے خلاف مخبری کرنے والے دس ہزار لیورس کا انعام اور قطعی معافی پائیں گے۔ مگر شہنشاہ کی تمام کارروائیاں اور اس کے جملہ فرمان کچھ بھی کام نہ آئے۔ فرانس میں سٹیٹس جنرل کے اجلاس کے بعد بیسٹائل پر قبضہ ہو گیا اور پیرس کا ایک انبوہ شاہ فرانس کو ورسیلز سے پیرس میں لے آیا۔ اور بلجیم کے معاملات میں فرانسیسی انقلاب کے اثرات بہت جلد محسوس ہوا چاہتے تھے۔

لیژ میں انقلاب

لیژ کی اسقفی جو اپنے محل وقوع کی وجہ سے بلجیم میں واقع ہونے والے ہر ایک سیاسی اضطراب کا عکس قبول کرتی اور اسے دہراتی رہتی تھی، وہاں فرانسیسی انقلاب کا اثر فوراً محسوس ہونے لگا۔ اسقفی کے باشندے اسقفان حکمران کی حکومت سے بہت دنوں سے بیزار تھے اور ایک کلیسائی فرمانروا کے تحت میں ہونے کے خلاف طبعی حالت کو محسوس کرتے تھے۔ بلجیم کے عمومی فریق بہت سے تارکان وطن اس اسقفی میں جمع ہو گئے تھے اور بیسٹائل کے قبضہ کی خبر کے بعد یہیں کے لوگوں کے لیئے اپنی سابقہ شورش کے دوبارہ جاری کرنے کے واسطے کسی ترغیب دہی کی بہت کم ضرورت تھی۔ انقلاب بغیر خونریزی کے عمل میں آگیا۔ ۱۶۔ اور ۱۷۔ اگست

[1] یورپ اور انقلاب فرانس مصنفہ البرٹ سورل جلد دوم صفحہ ۵۰

کو شہر لیسیر کے لوگ بغاوت پر اُٹھے ۔ ۱۸؍ کو جسٹرٹ اور شہری عام شورپسندیدگی کے ساتھ میں میر بلدہ منتخب ہوئے۔ قلعہ گیر فوج برطرف کر دی گئی اور حصار پر شہریوں کا قومی گارڈ (محافظین) قابض ہوگیا۔ اس دن حکمران اسقف، کاونٹ سیزر کانسٹینٹائن فرینس دی ہوانسلبرپک، شہر میں لایا گیا اور اس نے ایک اعلان پر دستخط کر دے جس میں انقلاب کو تسلیم اور ۱۶۸۴ء کے مطلق العنانی انتظام کو منسوخ کیا گیا تھا۔ اسقفی کے دوسرے شہروں نے بھی دارالصدر کی تقلید کی اور ہر ایک میں آزادانہ بلدیات منتخب ہوگئے اور قومی گارڈ مرتب و مسلح کر دیا گیا۔ حکمران اسقف اپنے سیاسی اقتدار کے زوال کو قبول کرنے کے بعد، ٹریوس کو بھاگ گیا اور اسے اپنی خوش قسمتی خیال کی کہ اسے فرار کا موقع دیدیا گیا۔

اب یہ وقت ہے کہ فرانس کے ان واقعات کی رفتار پر غور کیا جائے جن سے فرانس کی شمال مشرقی سرحد پر ایسے اہم واقعات پیدا ہوے اور کیتھرین (ملکہ روس) کے سوا یورپ کے تمام تاجداروں اور وزیروں کی توجہ شمال اور مشرق سے ہٹ کر ادھر مائل ہوگئی

اسٹیٹس جنرل کے لئے انتخابات۔

سلطنت کے نظم و نسق کو چلانے اور قومی قرضہ کا سود ادا کرنے کے لئے روپیہ حاصل کرنے کے روز افزوں مشکلات اور اس کے نتیجہ کے طور پر نظم محصول کی نظر ثانی اور فرانس کے مالی وسائل کی تنظیم جدید کی ضرورت سے لوئی شانزدہم نے اپنے وزیر لومینی ڈی برین کی صلاح سے نومبر ۱۷۸۷ء میں مبہم طور پر یہ وعدہ کیا تھا کہ جولائی ۱۷۹۲ء میں اسٹیٹس جنرل طلب کی جائے گی۔ اور ۸؍ اگست ۱۷۸۹ء کو اس نے قطعی طور پر یہ حکم دیدیا کہ فرانس کی یہ قدیم مجلس یکم مئی ۱۷۸۹ء کو وارسیل میں جمع ہو مگر انتخابات کے انتظامات لومینی ڈی برین کے ہاتھوں انجام نہیں پائے کیونکہ جس مہینے میں اسٹیٹس جنرل کی طلبی ہوئی ہے اسی مہینے میں وہ عہدے سے کنارہ کش ہوگیا یہ انتظامات اس کے جانشین نکر نے کئے، جسے ایک ماہر مالیات سمجھکر واپس بلا لیا گیا تھا کیونکہ اسٹیٹس جنرل کی طلبی ایک خالص مالی تدبیر سمجھی

جاتی تھی - نائبین کے انتخاب میں جو طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے تھا اس سے بہت اضطراب انگیز بحث و مباحثہ اور اخباروں میں بہت گرم معرکہ آرائی برپا ہوگئی، اور ۱۷۸۸ء کے سربرآوردہ اشخاص صلاح دینے کے لئے پھر جمع کئے گئے - سب سے زیادہ اہم سوال طبقۂ سوم یا عوام کی نمایندگی کا تھا - فرانس کی قدیم نیابتی مجلس کے متعلق یہ معلوم تھا کہ وہ امرا، قسیسین اور عوام کے تین طبقات پر مشتمل تھی، اب سوال زیر بحث یہ تھا کہ دوسرے دو طبقات کے مقابلہ میں طبقۂ سوم کے نمائندوں کی تعداد کا تناسب کیا ہو - یہ اور دوسرے انتخابی مسائل قطعی طور پر "نتائج مجلس" کے ذریعہ سے طے ہوگئے جن کی اشاعت ۲۷ دسمبر ۱۷۸۸ء کو ہوگئی - فیصلہ یہ کیا گیا کہ مدتوں کے بیکار شدہ جاگیری حلقے یعنی شاہی تحصیلیں اور شاہی پرگنے بطور انتخابی حلقوں کے متصور ہوں، یہ حلقے اپنی آبادی کے اعتبار سے ایک یا زاید وفد منتخب کریں جس میں چار ارکان ہوں، ایک کا انتخاب طبقۂ امرا کی طرف سے ہو ایک کا پادریوں کی طرف سے اور دو کا طبقہ سوم کی طرف سے انتخابات کبھی دو اور کبھی تین درجوں میں ہونے والے تھے اور ہر مرحلہ میں انتخابی جمعیتوں کو شکایات اور تجاویز اصلاح کا ایک تختہ تیار کرنا تھا[۵۱] جن صوبوں میں شاہی تحصیلیں یا پرگنے نہیں تھے اور اس لئے صدارت کے محصل اعلیٰ یا حاکم پرگنہ موجود نہ تھے، وہاں اس نوع کے حلقے اختیار کر لئے گئے تھے یا بنائے گئے تھے - ۱۷۸۹ء کے ابتدائی مہینوں میں فرانسیسی قوم اسٹیٹس جنرل کے لئے نائبین کے انتخاب میں ہمہ تن مستغرق تھی - فرانسیسی دربار یا فرانسیسی وزارت کی رائے جو کچھ بھی رہی ہو مگر قوم اور خاصکر شہروں کے تعلیم یافتہ باشندوں اور مضافات کے قانون پیشہ اشخاص - آیندہ کی اس جمعیت کو محض ایک مالی تدبیر سے کچھ زائد سمجھتے تھے انھیں یہ اعتماد تھا کہ یہ جمعیت سلطنت کے لئے ایک نیا سیاسی

---

۵۱ تاریخ انقلاب فرانس، مصنفہ مورس اسٹیفن جلد اول باب اول میں انتخاب کے طریقے کا تفصیلی بیان دیا گیا ہے -

نظم ترتیب دے گی جس میں نیا ہی اصول قبول کیا جائے گا اور محصول دینے والوں کی آواز صرف قومی مداخل کے منظور کرنے تک محدود نہ ہوگی بلکہ اس کے خرچ میں بھی انھیں دخل ہوگا۔

شہر دفریہ کی مزدور پیشہ جماعت نے انتخاب میں کچھ زیادہ سرگرمی ظاہر نہیں کی اور دوسرے درجے کی منتخب ہونے والی مجلس شوریٰ میں اونکے نمایندے عموماً تعلیم یافتہ دہقانی تھے۔ اسٹیٹس جنرل کے مجتمع ہونے پر اونھوں نے امیدوں کی ایک عمارت قائم کر رکھی تھی اون کو امید تھی کہ اسٹیٹس جنرل اون کو جاگیریں دیگا۔ اور اون کی اجرت میں بہت کچھ اضافہ کریگا فرانس کے نمایندوں کے انتخاب کی جدت طرازی کے لحاظ سے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ انتخاب کی کل کارروائی نہایت امن اور خوش اسلوبی کے ساتھ طے پائی اور ڈوفائن کی یہ ایک چھوٹی انقلابی تحریک کی کامیابی کا خاصہ نتیجہ تھا کہ وہاں پر جولائی ۱۷۸۸ء میں ایک بے ضابطہ مجلس شوریٰ کا انعقاد اس غرض سے ہوا کہ لومین ڈی برین نے جو صوبہ جات کی مجلس شوریٰ کو موقوف کر دیا ہے اوس پر اظہار ناراضی کیا جائے۔ اوس مدبر کو ڈوفائن کی مجلس شوریٰ کے بالجبر اخراج کی اجازت نہیں دی گئی اور نیکر نے یہ امید کی کہ اوس کے بجائے صوبے کی ایک نئی مجلس شوریٰ کا نفاذ کر کے بادشاہت کے وقار کو صدمہ سے محفوظ رکھ سکے۔ لیکن یہ فریب کاری فوراً معلوم ہوگئی جو لوگ بے ضابطہ مجلس شوریٰ میں تھے اس کے لئے منتخب کر لئے گئے اور فرانس کی نگاہوں میں ڈوفائن کے نمایندوں نے درباری ہواخواہوں پر عجیب وغریب فتح حاصل کی ہر انتخابی پیچیدگی کے لئے ڈوفائن کی یہ نئی مجلس شوریٰ عدالت عالیہ ہوگئی اور اس کا معتمد مونیر جو فرانس کی ٹیرس اسٹیٹ کا رہنما تھا مقرر ہوا۔ مونیر نے اپنی قابلیت اور مستعدی سے ذاتی تعصبات وعناد کی بیخکنی کر دی اور مقامی اختلافات جو باہم شہروں اور صوبجات میں تھے۔ بالکل فنا ہو گئے۔

اسٹیٹس جنرل کے نمایندوں کا انتخاب سکون اور ضابطہ کے ساتھ

ہوا اور آیندہ کی مجلس شوریٰ کی کارروائیوں کو فرانسیسی قوم کی مفسد اور استبدادی جماعت قلیل کی جد و جہد سے مطعون نہیں کیا جاسکا۔

اسٹیٹس جنرل کا اجتماع

جو اسٹیٹس جنرل اول ۱۶۱۴ء میں منعقد ہوئی اب پانچویں مئی ۱۷۸۹ء کو ورسیلز میں مجتمع ہوئی۔ بیرمٹن مہر برجار اور نیکر نے نمایندوں سے پرجوش لہجہ میں خطاب کیا اس نے سلطنت کی مالی حالت کی ابتری کا حال بیان کرنے میں اس ضرورت پر توجہ دلائی کہ فوری تدابیر سے خزانہ عامرہ کی مشکلات دور کیجائیں۔ فوراً ہی امرا اور پادریوں کے نمایندے ٹیرس اٹیاٹ کے ہمراہیوں کو بڑے کمرے میں چھوڑ کر اپنے علیحدہ کمروں میں چلے گئے۔ لیکن ان تینوں کے باہمی رشتہ پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ یہ مسلمہ تھا کہ ہر جماعت کو علیحدہ غور کرنے کا اختیار ہے۔ ٹیرس اٹیاٹ ایک بڑی دقت میں پڑ گئے تھے۔ اس صورت میں کہ یہ تینوں فرقہ ایک دوسرے کے پابند ہوں یہ بالکل بے سود تھا کہ اُن کی تعداد اُن دو ممتاز فرقوں کی تعداد بہت سے زیادہ ہے کیونکہ ایسی حالت میں ممتاز فرقوں کی کثرت رائے کو انکی کثرت رائے پر غلبہ ہوگا یہ سوال بحث طلب تھا کہ آیا رائے بلحاظ فرقہ ہو جس سے ہر فرقہ کو مساوی اختیارات حاصل ہونگے یا رائے بلحاظ ہر فرد جسکی رو سے ٹیرس اٹیاٹ کا اعدادی غلبہ یقینی ہے۔ ٹیرس اٹیاٹ کو جو دو طرفہ نمایندگی کا حق دیا گیا تھا اوس سے یہ امر مسلم الثبوت تھا کہ گورنمنٹ کی منشاء کے مطابق رائے بلحاظ فرد ہے تھی فرقوں کی علیحدگی کا جایز رکھنا اور پھر رائے بلحاظ فرقہ تسلیم کرنا ان امور نے چند ساعت کے لئے مشہور رہنماؤں کو پریشان کر دیا۔

فرقوں میں باہمی کشمکش

لیکن ٹیرس اٹیاٹ کے نمایندوں کا طرز عمل نہایت دانشمندانہ تھا جاپلیر جو رینس کا ایک برٹین قانون داں تھا اور رو بوٹ ڈی سینٹ ایٹینی جو نیمس کا پروٹسٹنٹ خطیب تھا اون کے رہنما تھے اونھوں نے عاقلانہ خاموشی اختیار کی اونھوں نے فرقہ ٹیرس اٹیا کی جماعت بنانے سے انکار کر دیا اور ان خطوط کے کھولنے سے بھی قطعی انکار کر دیا جو اونکو اس نشان سے بھیجے جاتے تھے۔ معتمد اور صدر کے انتخاب سے قطعی انکار کر دیا اور یہ بیان کیا کہ چونکہ وہ اہل ملک کی

ایک جماعت ہیں اور فرانسیسی قوم کی نمایندگی کا فرض ادا کرتے ہیں اس لئے وہ منتظر ہیں کہ اور نمایندے اُن سے اوس کمرہ میں آکر ملجاویں۔ باشندگان پیرس نے اس طرز عمل کو پسندیدہ نظر سے دیکھا اور اس اعلان کا بار ثبوت گورنمنٹ پر ڈالا کہ آیا ٹیرس اٹیا کی دوطرفہ نمایندگی کچھ فائدہ رساں نہیں ہے ان دو ممتاز فرقوں کے نمایندوں نے اس معاملہ کو دوسری نظر سے دیکھا۔ امرانے منظور کرلیا کہ فرقے مختلف مجالس یا اطاق میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور ۱۸۸ موافق اور ۴۷ خلاف آرا کے ساتھ اونھوں نے مختلف الحاق میں رہنے کا مصمم ارادہ کرلیا صرف اہل کلیسا نے ۱۳۳ بمقابلہ ۱۱۴ آرا اسی پر کاربند رہنا طے کیا۔ لیکن یہ کثرت رائے بھی حقیقت میں کوئی چیز نہ تھی۔ انتخاب کے زمانہ میں یہ طریقہ پورے طور پر رواج پذیر ہو گیا تھا کہ پادریوں کے نمایندوں میں غریب دہقانی زیادہ تعداد میں ہوتے تھے کلیسا کے بڑے بڑے عہدہ دار جو امرا سے بھی تعلق رکھتے تھے زیادہ تعداد میں نمایندگی کے لئے نہیں آتے تھے۔ ٹیرس اٹیا کے رہنما اس طریقہ سے خوب آگاہ تھے اور اسی رواج کی بنا پر اونھوں نے مصلحتاً سکوت اختیار کیا تھا بادشاہ اور نیکر نے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ ٹیرس اٹیا کے نمایندوں نے بالاصرار کہا کہ وہ علیحدہ فرقہ کی صورت اختیار نہیں کرسکتے۔ پیرس کے نمایندے اون کے شریک ہو گئے۔ پیرس میں انتخاب آخر مئی تک ختم ہوا آخرکار ایبی سی پیرس کے نمایندہ نے ۱۰ جون کو یہ تحریک کی کہ امرا اور پادریوں کے پاس یہ آخری پیام بھیجا جاے کہ وہ سب ٹیرس اٹیا کے نمایندوں سے ملجائیں اور نیز یہ تحریک بھی کی گئی کہ خواہ وہ شامل ہوں یا نہوں ٹیرس اٹیا آئینی طور سے مجلس شوریٰ کی صورت اختیار کرے گا۔ امرانے اس پیام کو نامنظور کیا اور چند غریب پادریوں نے جو زمرۂ کلیسا سے تعلق رکھتے تھے اور جن میں ابی گریگوار شامل تھا اس تحریک سے اتفاق کیا۔ نمایندوں نے اپنی طاقت و اختیارات کا اظہار کیا اور پیرس کے ایک نمایندہ مسمی بیلی کو جو مشہور منجم بھی تھا اپنا صدر بنایا۔ لیکن یہ جماعت کس

قسم کی تھی کیونکہ وہ خود کسی فرقہ کے نمایندے ہونے سے قطعی منکر تھے اور نہ وہ حقیقتاً فرانس کے اسٹیٹس جنرل کہے جا سکتے تھے چنانچہ اس مسئلہ پر گرم مباحثے ہوے۔ اور بالآخر ١٦- جون کو انھوں نے نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) ہونے کا اعلان کیا۔

ٹیرس اسٹیاٹ نے نیشنل اسیمبلی (مجلس قومی) ہونے کا اعلان کیا

اُن کا اعلان تھا کہ اب تک جو ٹیکس لگاے گئے ہیں وہ سب ناجائز ہیں اور وہ صرف چند شرطوں کے تحت میں ادا کرنے چاہئیں۔ اس مخالفانہ طرز عمل نے بادشاہ اور وزرا کو پریشان کر دیا اور اس امر کا اعلان کیا گیا کہ ایک سئینس رویل یا دربار شاہی منعقد ہوگا۔ جس میں سب امور متنازعہ طے کئے جائیں گے۔

٢٠- جون کو ٹیرس اسٹیاٹ کے نمایندے یا جس نام سے وہ اب معروف تھے یعنی مجلس قومی اپنے اُس مقام سے جہاں وہ جمع ہوتے تھے نکلوا دیئے گئے وہ جے ڈی پوام یا ٹینس کورٹ ورسیلز میں جمع ہوئے مگر اُن میں بیحد جوش پھیلا ہوا تھا۔ سب نے بالاتفاق حلف لیا کہ وہ بغیر ایک جدید دستور اساسی قایم کئے وہ ہرگز وہاں سے نہ ہٹیں گے۔ اس کارروائی سے وہ عملاً باغی ہو گئے اور اصلی انقلاب فرانس کا اس طرح افتتاح ہو گیا۔ ٢٢ر جون کو وہ ورسیلز میں سینٹ لوئی کے گرجا میں جمع ہوئے جہاں پادریوں کے ١٤٩ نمایندے اونکے شریک ہوے اور ان باغیانہ کارروائی کو جائز تسلیم کیا۔

شاہی دربار ٢٣- جون

٢٣ر جون کو شاہی دربار منعقد ہوا۔ شاہی فرمان میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ بادشاہ اپنی مرحمت خسروانہ سے آئندہ بغیر نمایندوں کی رضامندی کے کوئی ٹیکس نہ لگائیگا اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا گیا کہ پادریوں اور امرا کے حقوق مسلمہ ہیں اور اسٹیٹس جنرل کو فرقہ بندی کے لحاظ سے رائے دینی ہوگی۔ انقلاب کی پہلی منزل میں یہ وقت سخت امتحان کا تھا۔ اگر ٹیرس اٹیا کے نمایندے سر تسلیم خم کر دیتے تو ٹینس کورٹ کا حلف بالکل بیکار دہمکی معلوم ہوتا۔ لیکن اونکو کونٹی ڈی مرابو کے بھیس میں ایک رہنما مل گیا یہ غیر معمولی قابلیت کا آدمی تھا اور ایکس کی

طرف سے ٹیرس اٹیا میں نمائندہ تھا۔ اُس نے سیاحت و علمی لیاقت
سے بہت کچھ تجربہ حاصل کیا تھا۔ چنانچہ اوس نے واقعات کا دلیری سے مقابلہ
کیا اور گرانڈ ماسٹر اوف سیرمینیز کو یہ جواب دیا کہ فرانس کے نمایندے صرف
جبر و تعدی کے ساتھ نکالے جا سکتے ہیں۔ اور مجلس قومی کو یہ اعلان کرنیکی
ترغیب دی کہ اون کے اراکین کی ذات ناقابل انتشار ہے سیئیز نے
الفاظ ذیل میں نمایندوں کو مخاطب کیا۔ "دوستو۔ تم جو کل تھے وہی آج ہو"
لیکن اس زبردست مخالفت سے بیشتر ہی بادشاہ نرم ہو گیا۔ اور ۲۵ / جون
کو طبقۂ امرا کی ایک قلیل جماعت جو شمار میں ۴۷ نمایندے تھے لیفٹی کی رہنمائی
میں مجلس قومی کے شریک ہو گئی۔ اور دو دن بعد باقی لوگوں نے طبقۂ امرا کے
جو تعداد میں بہت تھے مجبوراً بادشاہ کے حکم کی مطابقت میں اول الذکر کی
تقلید کی ٹیرس اٹیا کے نمایندوں نے نہایت عجلت کے ساتھ مجلس قومی قائم
کرکے شاہی اختیارات پر حملے کئے اور فرانس کے لئے ایک جدید دستور
کے مرتب کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ ان کارروائیوں نے درباریوں کو بہت
آزردہ کر دیا وہ حکومت قدیم میں اصلاحات کی کوششوں کو سخت نفرت
سے دیکھتے تھے مگر بادشاہ اُن سے متفق نہ تھا۔ اوس کی یہ دلی خواہش تھی
کہ اپنی رعایا کے ساتھ حق دوستی ادا کرے۔ اوس نے یہ پسند نہ کیا کہ اپنی
رعایا سے دست و گریبان ہو کر خانہ جنگی کی ابتدا کرے اوسے نیکر پر اعتماد تھا
اور اسی کی صلاح و رائے پر کاربند ہوتا تھا۔ لیکن نتیجہ ہمت افزا نہ تھا۔ وزیر نے
بادشاہ کی طرف سے بدگمانی پیدا ہونے کا بار بار موقع دیا کبھی تو اوس کے وزیر
اوسے یہ صلاح دیتے کہ وہ ۲۳ / جون کو شاہی دربار کے موقع پر ٹیرس اٹیاٹ
کے نمایندوں سے وہ نہایت تحکمانہ لہجہ میں خطاب کرے اور کبھی وہ اس
امر پر مجبور کرتے کہ وہ اپنے گزشتہ اقوال کی تردید کرکے امرا کے نمایندوں
کو خود ساختہ مجلس قومی میں شریک ہو سکنے کی ترغیب دے بظاہر یہ رعایت اُس سے
زبردستی حاصل کی گئی تھی۔ اور واقعی ٹیرس اٹیا کو فتح عظیم حاصل ہوئی تھی مگر
درحقیقت بادشاہ نے اپنی خوش باطنی کی وجہ سے اون کی استدعا کو منظور

کرلیا اور ان کی مخالفت کے آگے سر جھکا دیا۔ چونکہ بادشاہ کو معلوم تھا کہ نیکر کی صلاح پر کاربند ہونے کا بجز اسکے کچھ نتیجہ نہ نکلا کہ وہ اپنے اقتدار کو بھی کھو بیٹھا۔ بلکہ شہرت بھی خاک میں مل گئی۔ اور اس پر طرہ یہ ہوا کہ مالی حالت مطلق درست نہ ہوئی اس لئے اُسکو اپنے وزیر کے دشمنوں اور مخالفین کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ ملکہ انیٹونیٹی اور بادشاہ کا چھوٹا بھائی کومٹی دی آرتواس جو شاہی مطلق العنانی اور حکومت قدیم کا زبردست حامی تھا دونوں اُسکے دشمنوں کے رہنما تھے۔ ملکہ نیکر کی اون کوششوں سے سخت ناراض تھی جو اوس نے درباری فضول خرچیوں کے انسداد میں کی تھیں اور اوسکے غصہ کی انتہا نہ رہی جب اوس نے دیکھا کہ نیکر نے بادشاہ کو رعیت کے ساتھ رعایت کرنے کی صلاح دی۔ نیکر کے دشمنوں اور مجلس قومی کے دلائل سے وہ طوعاً وکرہاً سخت برتاؤ پر مجبور ہوگیا اور اوس نے پیرس اور ورسیلز کے قرب وجوار میں فوجیں جمع کرنا شروع کردیں۔ مجلس قومی کچھ طے نہ کرسکی کہ کیا کرے۔ موتیر اور دوسرے رہنماؤں نے ایک انجمن اس غرض سے بنائی تھی کہ وہ جدید دستور کا خاکہ تیار کریں لیکن اُن کے پاس کوئی فوج ایسی نہ تھی جس پر اُن کو اعتماد ہوتا اور اون کا گمان غالب تھا کہ وہ ضرور گرفتار کرلئے جائیں گے اور قبل اس کے کہ کوئی دستور وضع ہو جماعت قومی منتشر کردی جائے گی۔ اس موقع پر میرابو نے قدم بڑھایا۔

میرابو کا خطاب بادشاہ سے ۹۔ جولائی۔

نہایت دلیری کے ساتھ اوس نے ۸ رجولائی کو بادشاہ کے مصالح اور طرز عمل پر حملہ کرکے اوس کے اصل مدعا کو ظاہر کیا۔ اور ۹۔ جولائی کو مجلس کی طرف سے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ قرب وجوار میں جو افواج جمع ہیں وہ فوراً واپس بلالی جائیں اور بادشاہ کی ذات کے ساتھ جو مجلس کو وفاداری تھی اوس کا یقین دلایا لیکن بادشاہ اب مجلس کے بدخواہوں کے اثر میں تھا میرابو کے معروضہ کے جواب میں ۱۲۔ جولائی کو اوس نے نیکر کو اور اوسکے ہمراہیوں کو برخاست کردیا۔ نیکر کو جلاوطن کیا۔ اور

نیکر کی برخاستگی ۱۲ جولائی

مارشل ڈی بروگلی کو جو ایک تجربہ کار جنرل تھا اور جسکو تبادلہ کے نام سے سخت نفرت تھی وزیر جنگ اور پیرس کے قرب و جوار کی افواج کا مارشل جنرل مقرر کیا اب تک ارکان دولت اور ٹیرس اٹیا کے درمیان کشمکش تھی۔ اب رعایا کی طرف سے پیش قدمی شروع ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پیرس کے باشندوں نے اپنا اثر دکھایا۔ نیکر کی برخاستگی کی خبر کو پیرس میں غم و غصہ کے ساتھ سنا گیا ایک نوجوان وکیل مسمی کامل ڈسمولنس نے پیلیس رویل (محل شاہی) میں مجمع کے سامنے اس واقعہ کے بیان کرنے میں سامعین کو مزاحمت پر آمادہ کیا۔ اوس کی تقریر پر لوگوں نے نہایت شوق سے مرحبا کہا۔ پیرس کی آبادی میں متوسطین اور ادنیٰ طبقہ کے لوگوں نے ورسیلز کے واقعات کو گہری دلچسپی سے دیکھا۔ اور قرب و جوار میں افواج کے اجتماع سے خوفزدہ ہوئے۔ مزدور پیشہ لوگ جن کو فاقہ کرنے کی نوبت آگئی تھی۔ یہ امید لگائے ہوئے تھے کہ مجلس قومی بہت جلد نرخ اجرت بڑھاوے گی اور ضروریات کی قیمت میں ارزانی کردے گی لیکن جب اونھوں نے اپنی امیدوں کو پورا ہوتے نہ دیکھا تو اون کی پریشانی کی انتہا نہ رہی۔ ۲۸ - اپریل کو اونھوں نے ریویلین کے ایک کارخانہ دار کے گھر کو اس وجہ سے لوٹ لیا اوس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ اوس نے مزدوروں کی مفلسی کی نسبت نفرت انگیز الفاظ کا استعمال کیا تھا اور مزید نقصان رسانی کے لئے بھی آمادہ تھے کامل ڈیسمولنس کے الفاظ اور دیگر افواہوں نے اون کو بہت برافروختہ کر دیا تھا چنانچہ اونھوں نے شاہی محل سے ایک باغیانہ جلوس نکالا جس میں نیکر اور شاہزادہ اورلینس کے نصف حصہ کی مورت تھی۔ پرنس آف اورلینس کو بادشاہ نے اس بنا پر جلاوطن کیا تھا کہ وہ عوام الناس کے حقوق کا حامی تھا ایک جرمنی رسالہ نے جو فرانسیسی ملازمت میں تھا اور پرنس ڈی لیمب کی سرکردگی میں جو ملکہ کا رشتہ دار بھی تھا اوس کے جلوس کو منتشر کر دیا۔ یہ مجمع اب بلوہ اور لوٹ پر آمادہ ہو گیا۔ منچلے اور جوشیلے بلوائیوں نے ہتھیار حاصل کرنے کی غرض سے اسلحہ سازوں کی دکانوں کو توڑ ڈالا۔ باقی لوگوں نے قصابوں اور نان بائیوں

کی دو کانوں کو لوٹ لیا اور اُس مقام پر آگ لگا دی جہاں چنگی وصول کیجاتی تھی - اس بلوہ نے اپنا علاج آپ ہی کر لیا ادنےٰ طبقہ کے لوگوں نے جو اپنی دو کانوں کی عدم محافظت سے پریشان تھے ہتیار باندھ لئے اور امن قائم کرنے کے لئے اپنی جماعت کو دوسرے ہی دن قومی محافظت کیلئے چھوٹے چھوٹے دستوں میں منقسم کر لیا اس جد و جہد کی رہنمائی پیرس کے باشندوں نے اپنے ہاتھ میں لی جو پیرس کے نمایندوں کے انتخاب کرنے کے بعد بھی ہوٹل ڈی ولی میں باہم ملتے رہے -

قومی محافظ کی ترتیب

۱۴ / جولائی کو دار السلطنت فرانس باقاعدہ مزاحمت کے لئے تیار ہو گیا - گارڈس فرنیکس جو پیرس کی محافظت کے لئے مقرر کئے گئے تھے مجلس قومی کے حقوق کی حمایت پر آمادہ ہو گئے اور رعایا کی حمایت میں جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے یہ تحقیق تھا کہ سپاہی اپنے افسروں کے طرفدار رہیں گے اور اس کا امکان تھا کہ وہ شہریوں پر حملہ کرنے سے قطعی انکار کر دیں گے ایسی حالت میں اس خیال کی تقویت ہوئی کہ اہل پیرس اگر ورسیلز پر مسلح مظاہرہ کریں تو اس سے بادشاہ کو اس امر میں بہت مدد ملے گی کہ وہ درباری جماعت کی استقلال کے ساتھ مزاحمت کرے - اور نیکر کو بحال کر دے - اس خیال کی بنا پر ایک جم غفیر ہوٹل ڈیس انویلڈس اور بیسٹائل (جو پیرس کے اسلحہ خانہ تھے) جمع ہو گئی - جو مجمع کہ ہوٹل دی انویلڈس کی طرف گیا اوس نے نہایت آسانی کے ساتھ وہاں کے اسلحہ پر قبضہ کر لیا حالانکہ حاکم نے سخت مقابلہ کیا تھا -

بیسٹائل کی تسخیر
۱۴ - جولائی

دوسرا مجمع جو بیسٹائل میں صوبہ دار کے ایوان میں تھا اسلحہ کے لئے شور مچاتا تھا - بیرونی آہنی پل اوٹھائے جانے کے باعث محصور ہو گیا اور قلعہ کی کمزور فوج نے کئی بندوقیں سر کیں - اس آواز کو سنکر شہر کے مختلف حصوں میں جو مسلح آدمی تھے وہ اسطرف رجوع ہو گئے اور دوسرا بیرونی پل کاٹ ڈالا اور قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس موقع پر محصور فوج نے ہتیار ڈالدیئے

اور گولہ باری سے رعایا میں ۸۳ نفر کام آئے۔ اور بہت لوگ زخمی ہوئے۔ زخمیوں کی چیخ پکار اور لاشوں کے نظارہ نے قلعہ کے فاتحین کے غصہ کو اور بھڑکا دیا۔ ایک ہلچل ہوگئی اور محصور فوج کے تین افسر اور چار سپاہی موت کے گھاٹ اوتار دئے گئے۔ فاتحین کے بقیہ کارآزمودہ اشخاص محافظین بیسٹائل کو ہوٹل ڈی ولی میں پہنچانے کے لئے روانہ کئے گئے۔ راستہ میں صوبہ دار اور قلعہ کے میجر کو مجمع عام نے تہ تیغ کر ڈالا۔ اور ایم۔ ڈی فلیسیل جو پیرس کا عمدۃ التجار تھا اور جس پر صوبہ دار کے بھکانے کا الزام لگایا گیا خود بھی جاں بر نہ ہوسکا ان واقعات سے عوام الناس نے یہ سمجھ کر کہ بادشاہ کی مخالفت میں لڑائی ہوئی ہے خندقیں کھودلیں اور محلوں میں سپاہیوں کی قیامگاہیں بنا دیں شہر کی دوکانیں بند ہوگئیں رستے مسدود کردئے گئے اور کٹہرے لگا دئے گئے کسی کو اجازت نہ تھی کہ شہر سے باہر جائے اور اس طرح محاصرہ کے قایم رکھنے کی تیاریاں ہونے لگیں۔

لیکن اگرچہ اہل پیرس جنگ پر آمادہ تھے تاہم بادشاہ ہرگز تیار نہ تھا کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے اوسکو خانہ جنگی سے سخت نفرت تھی بیسٹائل کے سر ہونے اور پیرس کی فوجی نقل وحرکت کے واقعات سن کر انقلابی تحریک کی بالجبر فرو کرنے کا خیال اوسنے اپنے دماغ سے بالکل نکال ڈالا۔ اور مخالفت پسند وزرا کو یک قلم برخاست کرکے بنکر کو واپس بلالیا اور امن قائم کرانے میں مجلس قومی کے ساتھ اتحاد عمل کا اعلان کیا۔

بنکر کی واپسی ۱۵۔ جولائی۔

مجلس کو اول فتح اسکی ۱۷ جون کی مدبرانہ خاموشی اور ۲۳ جون کی بہادری سے نصیب ہوئی۔ ۱۴۔ جولائی کو پیرس نے اوس جماعت پر فتح حاصل کی جو حامی تشدد تھی اپنی اس تازہ کامیابی سے مجلس نے پورا فائدہ اٹھانا چاہا۔ ۱۶۔ جولائی کو اوس نے قومی محافظ کے تقرر کو جائز قرار دیتے ہوئے فرانس میں منتخب کرنے والے بلدیئے قائم کئے اور اس امر کو طے کیا کہ پیرس والوں کو اس امر کے یقین دلانے کا کہ بادشاہ نے اس نئی صورت حال کو منظور کرلیا ہے اور تشدد و سختی کا ارادہ ترک کردیا ہے

یہی ایک طریقہ ہو سکتا تھا کہ بادشاہ کو بہ نفس نفیس پیرس میں آنیکی ترغیب دیجائے۔ لوئی سولھواں جوانمرد تھا فوراً تیار ہوگیا۔ اور ۱۷۔ جولائی کو سو نمایندوں کو لیکر پیرس میں داخل ہوا۔ گو بجتے ہوئے نعروں کے موقعے پر اوس نے وہ سہ رنگی بیرق اوڑائی جسکو پیرس والوں نے اپنا نشان قومی بنایا تھا اور اس امر پر رضامند ہوگیا کہ بیلی جو مجلس قومی کا صدر تھا پیرس کا میئر (حاکم) بنا دیا جائے اور لیفیٹی قومی محافظ پیرس کا کمانیر مقرر کیا جائے۔ ان رعایتوں اور مجلس قومی اور پیرس والوں کی فتح سے دربار کی مخالفت پسند جماعت تھرا اٹھی کونٹ ڈی آرٹواس اور اوس کے ساتھی جو ممتاز اور مخالفت پسند ہونے کی وجہ سے سخت بری نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے اور جنھوں نے جبر و تعدی کی رائے دی تھی اس موقع پر ملکہ کو تنہا چھوڑ کر ملک سے فرار ہوگئے۔

بادشاہ کا ورود پیرس میں ۱۷۔ جولائی۔

فرانس کے صوبجات میں تسخیر بیسٹائل کے فوری نتیجوں کی اہمیت کم نہ تھی۔ ہر شہر یہاں تک کہ چھوٹے قصبوں میں بھی عہدہ میئر (حاکم شہر) اور بلدوں کا انتخاب کیا گیا اور قومی محافظ بنائے گئے اکثر مقامات پر مقامی قلعوں کو جمہور نے اپنے قبضہ میں لے لیا اور سب مقامات پر عوام الناس نے افواج کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھائے۔ بعض مقامات پر کشت و خون کی بھی نوبت آئی۔ یہ تحریک خالصتہً ادنی طبقہ کے لوگوں کی تھی جہاں مزدور پیشہ جماعت نے قتل و خون روا رکھا وہاں قومی محافظوں نے فوراً امن قایم کرا دیا۔ فی الحقیقت یہ عجیب بات ہے کہ ہنگامے کے اس قدر طول پکڑ لینے پر بھی خونریزی نہ ہوئی اور امن اس قدر سرعت اور خوبی کے ساتھ قایم ہوگیا۔ اس فساد میں جو واقعہ بہت بڑا ہے وہ خاص پیرس میں واقع ہوا۔ یعنی ۲۲۔ جولائی کو فوسن ڈی ڈو جو نیکر کی جگہ پر نامزد کیا گیا تھا اور اوس کا خویش برتھیر ڈی ساوگن پیرس کے جدید میئر (حاکم شہر) بیلی کے سامنے قتل کئے گئے۔ لیکن مسلح غربا نے ان مقامی بلووں کو بہت جلد فرو کر دیا فرانس کے مزروعہ اضلاع میں شورش بہت زیادہ اور عالمگیر تھی کسانوں کا

فوسن کا قتل ۲۲۔ جولائی

خیال تھا کہ وہ وقت آگیا ہے کہ انکی اراضی کی ملکیت حقوق نقلداری سے آزاد ہو جائے گی۔
اور جاگیری نظام کا طوق غلامی اون کی گردنوں سے اوتر جائے گا۔ ان سے
بہتر تعلیم یافتہ کسانوں نے بھی اپنے خاص فائدہ کی خاطر اس خیال کو پسند کیا اور
اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ فرانس کے بہت سے حصوں میں ایک باضابطہ شورش
شروع ہو گئی۔ زمینداروں کے مکانوں میں آگ لگا دی گئی اور بعض موقعوں
پر اون عہدناموں کو خاکستر کر دیا جن سے اون کے حقوق قائم ہوئے تھے۔
زمینداروں کے چڑیا خانے عام طور سے تباہ کئے گئے بعض صوبوں میں
قومی محافظوں نے قریب کے مقامات کے بلووں کو جو وقتاً فوقتاً مزروعہ
اراضی میں بپا ہوتے تھے فرو کیا۔ اور بعض اوقات سختی بھی برتی لیکن
اونکا راستہ بالکل صاف تھا اور کوئی خاص رکاوٹ درپیش نہ ہوئی تھی۔

اجتماع ۴ اگست۔

چوتھی اگست کو ایک نمایندہ مسمی سلیمان نے مجلس قومی کے
روبرو ان واقعات کی ایک تحریری تحقیقات پیش کی
اُس کے پڑھے جانے کے بعد چند عجیب واقعات ظہور پذیر ہوئے جن سے
نیم غلام فرانس کی بجائے جدید فرانس کی ابتدا ہوئی۔ چند آزاد خیال امرا نے
اپنے جاگیری حقوق سے دست برداری دے کر ایثار کی مثال قائم کی۔ ہر
قسم کے امتیازات اور ہر فرقہ شہر و صوبہ کے خاص خاص حقوق نہایت سنجیدگی
کے ساتھ نیست و نابود کر دئے گئے جاگیری رسوم و تمام باقیماندہ جاگیری
نقش کو یکقلم متروک کرنے کا اعلان کیا گیا اور رعایا کا محصول حتی کہ
عشر بھی منسوخ کر دیا گیا۔ اگرچہ سئیز نے اس امر کی مخالفت کی تھی اور
یہ کارروائی جلسہ اس اعلان پر ختم ہوئی کہ لوئی سولہویں کی یادگار قائم
کی جائے کیونکہ اُس نے فرانس کی آزادی کو بحال کیا ہے۔

لیکن نیم غلامی بقیہ رسومات کے ترک کرنے سے فرانس میں امن
اور خوشحالی پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ مقامی اور مرکزی نظام حکومت
کی بنیاد ڈالے بغیر نظام جاگیری کی قدیم بے ضابطگیوں کو رفع کرنے
اور موجودہ نظام سلطنت کی متزلزل بنیادوں کے گرانے کا لابدی یہ نتیجہ

تھا کہ بے نظمی پھیلجائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دستور وضع کرنے والی منتخب مجلس سے سخت فروگزاشت ہوئی بجائے اس کے کہ وکلا ایک جدید دستور کو فوری ترتیب دیتے اُنھوں نے دو مہینے ضائع کردئے۔

حقوق انسانی کا اعلان

اول تو انسانی حقوق کے اعلان کے الفاظ پر تنازعات رہے اس اعلان میں وہ جمہوری امریکہ کے بانیوں کا تتبع کرنا چاہتے تھے اس کے بعد وہ اس طولانی مباحثہ میں پھنس گئے کہ آیا فرانس کی آیندہ نمایندہ مجلس ایک یا دو اطاق پر منقسم ہونی چاہیئے یا بادشاہ کو مجلس کی کارروائی کے مسترد کرنے کا اختیار ہوگا پہلے مسئلہ میں یہ طے ہوا کہ صرف ایک اطاق ہونا چاہیئے محض اس بنا پر کہ اگر دو اطاق رکھے جائیں گے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ انھوں نے انگریزوں کا تتبع کیا۔ دوسرے مسئلہ کے متعلق مرابو کی فصاحت کچھ کام نہ آئی اور بادشاہ کو چھ ماہ کے لئے مجلس کے معطل کرنے کا اختیار دیدیا گیا۔ مرابو نے اس امر کی مخالفت اس بنا پر کی تھی کہ ایسا دستور جس میں شاہی اقتدار موجود ہو اور جس سے بادشاہ کے

معطل کرنے والا استرداد

اختیارات جمہور امریکہ کے صدر سے زیادہ ہوں ناقابل عمل ہے کیونکہ اس کی رو سے اصلی اقتدار کو ذمہ داری سے بالکل سبکدوشی حاصل ہوجاتی ہے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ اقتدار صرف بادشاہ کو حاصل رہے گا اور ذمہ داری مجلس شوریٰ کو۔ یہ مباحثے دو ماہ تک ہوتے رہے اور صورت حال پیچیدگیاں اختیار کرتی گئی۔ مالی حکومت کی درستی کی غرض سے نکر کی رائے میں صرف قرضہ کی تجویز ممکن تھی اور مجلس شوریٰ نے اس امر کو منظور بھی کرلیا مگر نکر کو قرضہ حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی بادشاہ پھر درباری پارٹی کے مشورہ پر عمل کرنے پر مجبور ہوا جس نے مجلس شوریٰ کو توڑنے کی رائے دی اور جبر و تشدد کی ترغیب دی ملکہ اور بادشاہ کی بہن میڈم ایلزبتھ اس پارٹی کی ہمت افزا اراکین تھیں بادشاہ کو یہ بھی صلاح دی گئی کہ پیرس کے قرب و جوار سے منتقل ہوکر صوبہ کے کسی شہر میں

اقامت گزیں ہو کیونکہ ایسے مقام سے باقاعدہ فوج عوام الناس کا مقابلہ خوب کرسکتی ہے اوس نے بہ طیب خاطر ان دونوں تجویزوں سے اتفاق نہیں کیا لیکن پھر اس تجویز کو کہ اپنی ذات خاص کے حفاظت کے لئے اپنی گرد و پیش فوج کا کافی اجتماع مجبوراً منظور کرنا پڑا ورسیلز میں جو رائیں دیگئی تھیں وہ سب طشت از بام ہوگئیں۔ تسخیر بیسٹائل کے بعد ہی اخبار نویس دارالسلطنت میں عوام الناس کے خیالات کے اظہار کے لئے پیدا ہوگئے جن میں سب سے زیادہ قابل لوسیٹیٹ "انقلاب پیرس" کا مدیر اور موریٹ "امیی ڈی پیوپل" کا مدیر تھا یہ مدیر بادشاہ کی فریبانہ کارروائیوں سے لوگوں کو متواتر آگاہ کرتے رہے اور پیشین گوئی کرتے رہے اگر بادشاہ نے قرب وجوار پیرس کو چھوڑا اور فوجوں کا اجتماع کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔ یہ الفاظ رائیگاں نہیں گئے۔ مزدور پیشہ جماعت کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ۷۔ جولائی کی طرح محاصرہ پیرس کی پھر نوبت نہ آجائے اون کو یقین تھا کہ بادشاہ اگر پیرس میں موجود رہا۔ تو مایحتاج کی قیمت میں ضرور کمی رہے گی۔ ادنی طبقہ کے بیدار دماغوں کو خواہ وہ مجلس شوریٰ کے آزاد خیال جماعت کے نمایندہ ہوں یا پیرس کے قومی محافظوں سے تعلق رکھتے ہوں اس امر کا احتمال تھا کہ کہیں مجلس شوریٰ یکایک و بالجبر منتشر ہونے پر مجبور نہ کی جائے اور صرف یہی نہیں کہ اُن کو اون فواید سے جو اونھوں نے حاصل کئے تھے ہاتھ دھونا پڑے بلکہ کسی عذاب میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ اس وقت کی تحریکات میں ان خیالات کی جھلک موجود تھی۔ اخبارات نے ورسیلز کی شاہی دعوت کا بیان کیا جسکو بادشاہ نے اپنی شوکت سے عزت بخشی تھی اور جہاں قومی نشان پامال کیا گیا تھا۔ اس واقعہ سے اہل پیرس کے غم و غصہ کی انتہا نہ تھی

ورسیلز کی طرف عورتوں کی روانگی ۵۔ اکتوبر

اکتوبر کی پانچویں کو پیرس میں عورتوں کے ایک مجمع نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ فاقہ کی مصیبتیں جھیل رہی ہیں اور میلرڈ جو فاتحین بیسٹائل میں سے تھا اون کو ایک جم غفیر کے ساتھ ورسیلز لیگیا عورتوں کے نمایندہ نے

بادشاہ سے ملاقات کی اور جم غفیر نے زیر محل شب بسر کرنے کی آمادگی ظاہر کی ان کے بعد پیرس کے قومی محافظوں کا ایک مضبوط دستہ پہنچا جو لافیٹی کی زیر کمان تھا جس نے بادشاہ کی محافظت کا خیال ظاہر کیا۔ بدنظمی کی وجہ سے اوس مجمع میں سے چند لوگ صبح ہونے سے قبل ۶ اکتوبر کو محل شاہی کے اندر داخل ہو گئے اور بادشاہ کی محافظ فوج کے دو سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ لافیٹی نے اعانت کی غرض سے پیش قدمی کی اور مطالبہ کیا کہ بادشاہ معہ خاندان شاہی کے پیرس چلا جائے اور ٹوئیلیرس میں سکونت اختیار کرے بادشاہ نے جو صبح کے واقعات سے ڈر گیا تھا لافیٹی کی درخواست کو قبول کر لیا اور خاندان شاہی مجمع عام کی معیت اور قومی محافظوں کی حفاظت میں فوراً دارالسلطنت کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ دوسری فتح پیرس کے لوگوں کے نزدیک وہی شان رکھتی تھی جیسا کہ پہلی فتح رکھتی تھی۔

بادشاہ کا پیرس آنا ۶۔ اکتوبر

۱۴۔ جولائی کو اہل پیرس نے بادشاہ کو خوف دلا کر مجلس شوریٰ بالجبر منتشر کرنے کی کوشش سے باز رکھا تھا۔ ۶۔ اکتوبر کو اونھوں نے اوس کو اپنے قابو میں اس غرض سے کر لیا کہ اگر وہ پھر گزشتہ خیال کو دل میں لائے تو اوس کی تکمیل سے بالکل عاجز رہے

اس کا اثر یورپ میں

تسخیر بیسٹائل نے یورپ کو سخت حیرت میں ڈالدیا جن مقامات کے لوگوں کو سیاسی آزادی حاصل تھی۔ مثلاً امریکہ اور انگلستان وہاں پر ان واقعات کا گہرا اثر پڑا اور فرانسیسیوں کی نسبت یہ حسن ظن قائم ہوا کہ وہ اپنی آزادی کے فاتح ہیں فرانس کے قرب رئیس کی بلدون بلجیم اور سب سے زیادہ لیج میں اس کے اثر سے عام بے اطمینانی پیدا ہو گئی اور بسا اوقات بلوہ کی نوبت تک آ گئی۔ خود مختار شاہان یورپ اور اون کے وزرا نے تسخیر بیسٹائل پر اتنی توجہ نہیں کی جتنی کہ آزاد ممالک کے باشندوں نے کی وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر کے یقین کرنیکے لئے تیار نہ تھے کہ مجلس قومی کو فرانس کے قدیم دستور کو تبدیل کی اجازت دیجائیگی اور اس جمہوری تحریک کو وہ خوش آیند نگاہوں سے اس وجہ سے دیکھتے

تھے کہ ان کو امید تھی کہ فرانس بہت کچھ کمزور ہوجائیگا۔ اور پھر آیندہ یورپ
کے معاملات میں دخل دینے سے باز رہیگا چنانچہ اونھوں نے اپنے
ممالک میں اس قسم کی شورش کے فرو کرنے کی تمام تدبیریں اختیار کیں۔
شاہ سارڈینیا اور مکسٹمن کے حاکم نے اس بارہ خاص میں زیادہ سخت گیری
کی۔ امپیر کے جنرل ڈی الٹن نے بلجیم میں بہت زیادہ سختیاں کیں اور
شاہ پرشیا نے جنرل شلیفن کو ایک مضبوط دستہ فوج کے ساتھ
اسقف کے اقتدار کو بحال کرنے کے لئے بھیجا۔ اور مہاجرین فرانس
نے شاہان یورپ کے اس طرز عمل کی بہت تعریف کی اور علانیہ اس امر
کا اظہار کیا کہ لوئی ۱۶ کی کمزوری سے مجلس قومی اسیمبلی کو کامیابی حاصل
ہوئی۔ ۵۔ اور ۶ تاریخ کے اختیارات سے مہاجرین فرانس اور شاہان یورپ
پر یہ واضح ہوگیا کہ اُن کا اندازہ متعلق انقلاب فرانس صحیح نہ تھا۔ شاہی خاندان
کی نہایت کامیابی کے ساتھ پیرس میں مراجعت تو ایلیرس میں اون کی
نظربندی جمہور کی طاقت کا بیّن ثبوت تھی اس واقعہ نے سرحد فرانس
میں جمہوری تحریکوں کے حامیوں کی بہت ہمت بڑھائی۔ اون میں زیادہ
شاندار تحریک وہ تھی جس نے بلجیم میں دو برس پیشتر نہایت درجہ ترقی
حاصل کرلی تھی۔

انقلاب بلجیم
اکتوبر ۱۷۸۹ء
جنوری ۱۷۹۰ء

بادشاہ فرانس کے پیرس جانے کا پہلا نتیجہ بلجیم کا انقلاب
(۱۷۸۹ء) تھا جو معاصرین کی نظروں میں ایسا ہی اہم
بالشان تھا جیسا کہ انقلاب فرانس۔ وان ڈر نوٹ کے
معاون یعنی قدیم دستور کے مؤید اور ونڈک کے پیرو کار
یعنی انتہا پسند کہ ان دونوں مہاجر گروہوں نے اتحاد ثلاثہ اور بالخصوص
فریڈرک ولیم ثانی بادشاہ پرشیا کی امداد سے بریڈا میں اپنے کو ایک وطن
پرست فوج کی صورت میں ترتیب دیا اکتوبر کی پانچویں اور چھٹی کے واقعات
سے متاثر ہوکر اونھوں نے مزاحمت کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ ۲۴ اکتوبر
کو وانڈر میرش کی سرکردگی میں اس فوج نے سرحد کو پار کیا۔ ۲۴۔ اکتوبر

کو ونڈرنوٹ نے اعلان کیا کہ چونکہ شاہنشاہ جوزف نے ڈچی آف بارابانٹ کے معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے وہ حکومت سے محروم کیا جاتا ہے۔ وطن پرست فوج کا اقدام بہت عجلت وکامیابی سے ہوا بروجیس اور آسٹینڈ نے مہاجرین کا خیر مقدم کیا جھینٹ میں سینٹ پیٹر کے قلعہ پر حملہ ہوا۔ مجلس اسٹیٹس آف فلانڈرس نے فوراً مجتمع ہوکر کامل آزادی کا اعلان کیا اور دوسرے صوبوں کو اس جدوجہد میں شریک ہونیکی دعوت دی بیرابنٹ میں جوش انتہا درجہ کا تھا۔ ٹروٹ مینس ڈارف نے براسیلز میں مجلس شاہی کے منسوخ کرنے کی غرض سے جوائیس اینٹری کے بحال کرنیکا اور امن عامہ کے اعلان کا جو وعدہ کیا تھا وہ بیکار ثابت ہوا۔ وطن پرستوں کو اوس پر اعتماد نہ تھا۔ ونڈرمارس نے ڈچی میں پیش قدمی کی اور ٹراپل مانٹ پر قبضہ کر لیا۔ اہل براسیلز نے علم بغاوت بلند کیا۔ ۷ سے ۱۲ تک شارع عام پر برابر بلوہ وفساد ہوتا رہا بہت سے آسٹروی سپاہی جمہور سے مل گئے اور باقی ماندہ وفادار سپاہیوں پر غرفوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ لیکن اونھوں نے حملہ کرنے سے انکار کر دیا ونڈر مارش کی پیش قدمی نے ڈی اپلٹس کی بے اطمینانی پر مہر لگادی۔ اوس نے ۱۲ دسمبر کو ہتیار ڈالدیئے اور براسیلز خالی کر دیا اور بہت زیادہ سامان حرب اور توپیں اور تین لاکھ فلورنس سکہ پیچھے چھوڑ گیا وہ لکسمبرگ کی طرف پسپا ہوا اور یہی ایک صوبہ تھا جو آسٹریا کی وفاداری کا دم بھرتا تھا۔ اس کے بعد میلانس انٹورپ اور لوین کے شاہی رسالوں نے اوس کی تقلید کی۔ اور خود کو وطن پرستوں کے حوالے کر دیا ڈیلپٹن نے فوجی عدالت کے روبرو بلائے جانے پر زہر کھا کر ٹریوس میں جان دی اور اوس کی جگہ جنرل ونڈر لکسمبرگ کی افواج کا حاکم ہوا۔ ۱۸ دسمبر کو وطن پرستوں کی منتخب جماعت براسلس میں داخل ہوئی ونڈرنوٹ جس کو بلجیم کے فرنکلین کے لقب سے لوگ موسوم کرتے تھے اون کا رہنما تھا۔ ۷ جنوری ۱۷۹۰ء کو کارڈینل فرینکسوگ اسقف اعظم میلانس کی صدارت میں قدیم آسٹروی نیدرلینڈس کے تمام

صوبہ جات کے نمایندے براسلس میں مجتمع ہوئے اور ۱۰ار جنوری کو اونھوں نے قانون اساسی ریاست ہائے متحدہ بلجیم کے واسطے ہالینڈ کے قانون سے ملتا جلتا ایک اشتراکیہ دستور وضع کیا جس کی رو سے ہر صوبہ کو بیرونی آزادی حاصل تھی اور صرف خارجی تعلقات اور قومی تحفظ کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا۔ ونڈر نوٹ ملکی وزیر مقرر ہوا اور اوس نے فوراً اتحاد ثلاثہ کے وزرا مقیم ہیگ یعنی لارڈ آکلینڈ کاونٹ کیلر اور ونڈی اسپیگل

جمہوریہ بلجیم کا افتتاح ۱۰ جون سنہ ۱۷۹۰ء

سے خواہش کی کہ وہ حسب وعدہ جدید آئین بلجیم کو سرکاری طور پر تسلیم کریں کیونکہ اونھوں نے جدید متحدہ ریاست ہائے بلجیم کی آزادی کی تحفظ کا وعدہ کیا تھا پروشیا کے ولیم فریڈرک ثانی نے اس وعدہ کے ایفا کی کوشش کی اوس نے اپنے افسر جنرل شان فیلڈ کو بلجیم فوج کی ترتیب دینے کا اختیار دیا اور جنرل شلیفن مقیم ہیگ کو حکم دیا کہ وہ جدید حکومت سے خط و کتابت کرے۔ حالانکہ انگلستان اور ہالینڈ نے بلجیم کی بغاوتوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا تھا کیونکہ اوس سے شاہنشاہ کی مشرقی سیاسیات کو سخت صدمہ پہنچنے کا یقین تھا لیکن اونھوں نے اس جدید جمہور کو تسلیم کرنے میں عجلت نہیں کی ونڈر نوٹ نے انتہا پسند یعنی ڈنکسٹ کے زیر اثر اس بات کا ارادہ کرلیا کہ فرانس سے مدد مانگی جائے۔ چنانچہ اُس نے لوئی شانزدہم اور مجلس قومی کے صدر کو بلجیم کے جدید دستور کی اطلاع معنی خیز پیرایہ میں دی بلجیم کے صوبہ جات کی آزادی کے اعلان اور انقلاب کے اخبار امپراطور جوزف کے حق میں پیغام مرگ ثابت ہوئے۔ مرنے سے پیشتر اوس نے شہزادہ ڈی لین سے جو بلجیم کا بادشاہ تھا کہا تمھاری ملکہ نے میری جان لے لی جنٹ کی تسخیر میرے لئے جان کنی سے کم نہیں ہے اور براسلس سے مراجعت میری موت ہے میرے لئے کس قدر ذلت کا باعث ہے! میں مر رہا ہوں۔ اور اگر نہ مروں تو میں یقینی چوبی مجسمہ ہوں۔ تم نیدرلینڈس کو واپس جاؤ اور اون لوگوں کو اطاعت کی تلقین کرو۔ اگر یہ کوششیں کامیاب نہوں

تو وہیں رہ جانا میری خاطر اپنی زندگی کو خراب نہ کرنا کیونکہ تم صاحب اولاد ہو
ایمپیراطور نے عالم نزع میں بہت سے مراعات جائز رکھے۔ اوس نے
یہ کسر شان بھی برداشت کی کہ پوپ سے استدعا کی کہ وہ بلجیم کے اہل کلیسا
پر اپنا اثر ڈالے اوس نے ہنگری کے عمائدین کے آگے بھی سر تسلیم
خم کرلیا جو بغاوت و فساد کی دھمکیاں دیکر اوس کی مہتم بالشان اصلاحات
کی منسوخی کے متعلق مظاہرہ کررہے تھے اور ۲۸ جنوری ۱۷۹۰ء کو ان تمام
اصلاحات کو جو اُس نے ملک ہنگری پر عاید کی تھیں مسترد کردیا لیکن
زرعی غلامی کے خلاف احکامات اور رواداری کے احکام کو قایم رکھا
اور ۱۸ فروری کو سینٹ اسٹیفن کے تاجدار کو پیش واپس ہونے کا حکم دیا۔
بوہیمیا اور ٹائیرول میں بھی جہاں بلوہ ہونے کا اندیشہ تھا اصلاحات کی
منسوخی کے لیئے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ اپنی زندگی کو ناکامیاب
دیکھ کر زندگی سے قطعی بیزار ہوگیا۔ اوس نے توبہ کی اور کلیسا کے احکامات کو
جو آخری وقت سُنائے جاتے ہیں پڑھوا کر سُنا آخری الفاظ جو اُس کی
زبان سے نکلے یہ تھے میں یقین کرتا ہوں میں نے بحیثیت ایک شاہزادہ
اور انسان کے اپنے فرایض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے اور ۲۰ فروری
کو وہ فوت ہوگیا۔ قبر پر جن الفاظ کے کندہ ہونے کی اوس نے خواہش
کی تھی وہ یہ تھے "یہ آرامگاہ ہے اُس شہزادے کی جس کے ارادے
پاک تھے لیکن جس نے بدقسمتی سے اپنی کل تدابیر کو برباد ہوتے دیکھا"
"مگر اہل وائنا نے اس زبردست حکمران کی خوبیوں کا اعتراف کر کے
اوس کی قبر پر جو عبارت کندہ کرائی وہ ہر طرح اوس کی شایان شان تھی۔
جوزف کے عہد کی ناکامیابی جو کہ اُٹھارھویں صدی کا سب سے زیادہ
شریف طینت بادشاہ تھا بلکہ جس کو ہر صدی کے شریف طینت
بادشاہوں کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں اٹھارھویں صدی کے متعلق
تمام غلط ہونے کا پورا ثبوت تھا اوس نے کوشش کی تھی کہ اپنی مملکت
میں اُن اصلاحات کی ترویج کرے جو فرانس میں منتخب مجلس شوریٰ

نے تجویز کی تھی جاگیردارانہ حکومت کے باقیات کو منسوخ کرنا قومیت کا جذبہ پیدا کرنا جو استوار قوانین پر مبنی ہوں۔ تعلیم اور کلیسا کو قومی بنانا محصولات کی ادائی یا سرکاری ملازمت کی اہلیت کی غرض سے فرقوں کی امتیازی حیثیت کی منسوخی اور ملکی امن وسکون کا قایم رکھنا انقلاب فرانس کے مقاصد اولین اور فتوحات عظیم ہیں۔ اور جوزف کی اصلاحات کا مدعا بھی یہی تھا۔ رعایا کے لئے سب کچھ ہوا لیکن رعایا نے خود کچھ نہ کیا۔ اس میں شک ہے کہ اگر جوزف لوئی شانزدہم کی جگہ ہوتا تو اہل فرانس ایسے مراعات سے خوش ہوتے یا نہیں اگر وہ اُن کو عطا کرتا۔ مقامی تعلق کا احساس غالباً فرانس میں اس قدر زبردست نہیں ہے جیسا کہ شاہی خاندان آسٹریا کی موروثی مقبوضات میں ہے۔ ڈوفائن اور برگنڈی میں بریٹنی اور نورمنڈی میں اس قدر اختلاف نہیں ہے جسقدر کہ باہمی طور پر بوہیمیا اور ہنگری بلجیم اور ملانیز میں ہے۔ اگر فرانس کے منتخب نمایندوں کی بجائے بادشاہ نے اس مقامی امتیاز کا خاتمہ کیا ہوتا تو فرانس میں بھی ضرور ناراضی کا اظہار ہوتا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مقامی حالت کے وہی اصلاحات جن کی خاطر تمام فرانس انقلاب پسند ہوگیا جوزف کے عہد حکومت کا انجام خراب کرنے کا باعث ہوئیں۔ اور ہم اس نتیجے پر پہنچنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس واقعہ سے اٹھارھویں اور انیسویں صدی کا فرق صاف ہے نیز بادشاہ اور رعایا کی قایم کردہ سلطنتوں کی سیاسی اور تمدنی تبدیلیوں اور اقتصادی حالتوں میں کس قدر نمایاں امتیاز ہے

حقیقتاً لوئی شانزدہم جوزف کا سا بادشاہ نہ تھا اپنے برادر نسبتی کی طرح وہ بھی رعایا کے مفاد کا خواہاں تھا لیکن اوائل عہد میں بجائے اس کے کہ وہ ہمت اور استقلال سے اصلاحات خود پیش کرتا وہ محض اصلاح کی خواہش ظاہر کرکے خاموش ہوگیا بلکہ ٹیرس اٹیا کے نمایندوں کے طرز عمل اور بیسٹائل کی تسخیر اور بادشاہ کے پیرس واپس ہونے سے انقلاب

کی پوری کامیابی کے بعد بھی اوس نے کبھی حامی اصلاح سے جماعت کی رہنمائی کا خیال اپنے دماغ میں نہ آنے دیا اوس نے علانیہ طور پر مجلس ٹیرس اٹیا سے اتحاد کا اظہار نہیں کیا تاکہ امرا کی مخالفت سرد ہو جاتی چنانچہ سویڈن میں گسٹاوس سوم کی مثال موجود تھی نہ اوس نے اس امر پہ توجہ کی کہ وہ خوش آیند وعدے کر کے شہرت اور ناموری میں مجلس قومی سے بازی لیجائے جیسا کہ زمانہ ماضی و مابعد کے بادشاہوں نے کیا ہے اور نہ اُس نے اُسکی ذرا کوشش کی کہ اصلاحات کے متعلق جوش و خروش کا اظہار کر کے نمایندوں کی طرح اعتبار حاصل کرتا اسکو جو خوف اور نفرت خانہ جنگی سے تھی اُس کا کسی کو علم بھی نہ تھا۔ اُس پر یہ جرم عاید کیا گیا کہ اوس نے جولائی اور اکتوبر میں رجعت پسند ارکان دولت کی فی الجملہ متابعت کی اور وہ بھی اس قدر تاخیر کے ساتھ کہ اسکی تمام خوبیاں زائل ہوگئیں اس کی ان دشواریوں کا عوام کو مطلق احساس نہیں تھا جو اس کو اپنی عزیز ترین ملکہ میری ڈیوانیٹی اور اپنی بہن میڈم ایلزبتھ کی مخالف اصلاح ہونے سے پیدا ہوگئیں تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عوام الناس کی خوشنودی اور خونریزی سے تنفر کی خواہشات بادشاہ کے حقیقی جذبات نہیں سمجھے گئے بلکہ مجلس قومی کے اراکین کی ترغیب و تحریک کا نتیجہ خیال کئے گئے اور لوئی شانزدہم کی ذات ہی نہیں بلکہ فرانس کی بادشاہت منتخب مجلسوں کے منافی سمجھی جانے لگی۔ جوزف دوم جسقدر مستعد بادشاہ تھا اوسی قدر لوئی شانزدہم کمزور تھا لیکن دونوں نیک باطن تھے مگر فرانس اور بادشاہ دونوں کی نمایاں بدقسمتی تھی کہ اوس کی اوس خاموشی کی کافی داد نہیں دیگئی جس کے ذریعے سے اوس نے اپنے کنبہ کی کہنہ تجاویز اور قدیم حکومت کے حامیوں کی ہمیشہ مخالفت کی۔

فرانس کے لئے جدید دستور ۱۷۸۹ء تا ۱۷۹۱ء

بادشاہ کے ساتھ جو برتاؤ روا رکھا گیا اوس سے اوس دستور پر بہت برا اثر پڑا جیسے ۱۷۹۱ء کے دوران میں منتخب مجلس شوریٰ تیار کرنے میں منہمک تھی اس جگہ دستوری ارتقار کے صرف ان خاص مقامات کا ذکر ہوگا جنکے وضع کرنے میں

سنہ ۱۷۸۹ء سے سنہ ۱۷۹۱ء تک مجلس شوریٰ کا بہت زیادہ وقت صرف ہوا ایک خاص بات یہاں قابل غور ہے کہ یہ دستور جزوی صورت میں وضع ہوئے۔ زمانہ انقلاب کے بعد کے دساتیر کی طرح وہ مکمل حیثیت میں پیش نہ ہوئے۔ اور پہلا اہم اصول ۱۲ نومبر سنہ ۱۷۸۹ء کو قرار دیا گیا جب یہ طے ہوا کہ فرانس کی قدیم مقامی تقسیم جو صوبہ جات فرانس کی تدریجی ترقی کی یادگار ہے ناقص قرار دیجائے اور ملک ۸۰ حصوں میں منقسم ہو جو رقبہ میں باہم برابر ہوں۔ چند ماہ پیشتر یہ جدید تقسیم طے ہو گئی تھی اور اس سے قبل ہر حصہ شہروں اور ہر شہر قریوں میں منقسم ہو گیا تھا کوئی اور دانشمندانہ طریقہ ممکن نہ تھا جس سے قدیم صوبجات کو ایک قوم کی صورت میں تبدیل کر سکتے۔ اس جدید تقسیم کی بنا پر ایک جدید مقامی حکومت قایم ہوئی ہر قصبے اور شہر کا نظم و نسق منتخب حکام کے سپرد تھا جو دو طور انتخاب سے اس عہدہ کو حاصل کر سکتے تھے۔ اس کے بعد عدالتیں درست کیگئیں تمام مجالس وضع قوانین منسوخ کر دی گئیں اور اون کی بجاے مقامی عدالتیں قایم ہوئیں جن میں قصبوں اور شہروں کی فوجداری عدالتوں کے منتخب جج اور منتخب شدہ ناظم فوجداری شامل تھے۔ مستقل قانون وضع کیا گیا اور فوجداری کے مقدمات کے لئے جوری کا قیام ضروری سمجھا گیا لیکن دیوانی کے معاملات میں یہ قاعدہ نہیں رکھا گیا مگر ان انقلابی اصلاحات میں ایک نمایاں عیب ہے وہ یہ کہ انتخاب کا سودا اس درجہ ترقی پذیر ہوا کہ فرانس کے کلیسا کے اصلاحات بھی اس سے متاثر ہوے بغیر نہ رہے اور اس کی وجہ سے باہمی اختلاف پڑ گیا اور اس نے زمانہ انقلاب میں فرانس کی مصیبتوں میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ مالی حالت ابتر تھی لیکن ۲۔ نومبر سنہ ۱۷۸۹ء کو یہ طے ہوا کہ مخالف کلیساؤں کا اسباب ضبط کر لیا جاے۔ اور اسقف اور پادریوں کو وظیفہ دینا طے پایا۔ اس کے یہ معنی تھے کہ ایک قومی کلیسا قایم ہو جاے۔ اس بارہ میں پھونک پھونک کر قدم رکھتا تھا۔ ۱۳ فروری سنہ ۱۷۹۰ء کو تمام خانقاہیں اور مذہبی قیام گاہیں بند کر دی گئیں۔ چونکہ ایسا پیشتر بھی ہو چکا تھا۔ گو جزوی طور پر اس لئے اس سے بالذات کوئی تفرقہ

پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن کلیسا کے ملکی قضیہ کا دستور بالکل مختلف تھا۔

کلیسا کا ملکی دستور

اس کی رو سے یہ طے ہوا کہ ہر حصۂ ملک کے لئے ایک اسقف مقرر کیا جائے اور اسقف سے لے کر ادنٰی پادری تک جو وظیفہ خوار ہیں سب منتخب کئے جایا کریں۔ یہ ممکن نہ تھا کہ کتھولک فرقے کے اصول اولیں کی توہین بغیر کسی ناراضی کے برداشت کر لی جاتی اور جب مجلس وضع قوانین نے دیکھا کہ مخالفت شروع ہو گئی ہے اوس نے حکم جاری کیا کہ ہر تنخواہ پانے والا پادری اس امر کا حلف اٹھائے کہ کلیسا کے ملکی دستور کی خلاف ورزی نہیں کریگا۔ اس حکم نے معاملات کو بہت نازک کر دیا اسقف اور اعلیٰ درجہ کے پادریوں نے مخصوص پیروجل پادریوں کی ایک بڑی تعداد نے اس قسم کے حلف کرنے سے قطعی انکار کر دیا اسلئے ۲۷۔ نومبر ۱۷۹۰ء کو مجلس قومی نے یہ طے کیا کہ جن جن اہل کلیسا نے انکار کیا ہے وہ ایک ہفتہ کے اندر اپنے اپنے عہدوں سے برطرف سمجھے جائینگے ۲۶۔ دسمبر ۱۷۹۰ء کو بادشاہ نے اس حکم کا نفاذ کیا اور اس طرح فرانس میں ایک عظیم الشان تفرقہ کی بنیاد پڑ گئی۔ شروع ہی میں اس میں کلام تھا کہ اس جدید کلیسا میں پوپ کی جانشینی کی رسم جاری رکھی جائیگی۔ ۱۳۵ اساقفہ میں سے صرف چار اسقف نے حلف اٹھایا جن کے نام یہ ہیں۔ لومین ڈی برین۔ کارڈنل آرچ بشپ آف سینس اور ٹیلی رینڈ۔ بشپ آف آٹن اور تین نائب اساقفہ نے مع گوبل بشپ آف لیڈیا کے اون کی تقلید کی۔ اور یہی پہلے منتخب ہونے والے اسقف تھے جنھوں نے اپنے اپنے عہدے قبول کئے صوبجات کی قدیم تقسیم کا ناقص قرار دینا اور عدالتوں کی معزولی اور اس کی بجائے جدید ملکی انتظامات کا قایم کرنا واقعی مجلس وضع قوانین کے مہتم بالشان اصلاحات تھے اگرچہ انتخاب کا جنون ان کی ترقی میں حائل تھا۔ ایک نیشنل کلیسا کا قایم کرنا جو کیتھولک کلیسا کے صریحًا مخالف تھا دانشمندانہ فعل نہ تھا لیکن حب الوطنی کے جذبہ سے معمور تھا مرکزی حکومت کا انتظام بالکل مہمل

عہد ماضی سے سخت نفرت ہونیکی وجہ سے اور زبردست عمالوں کے خوف سے مجلس وضع قوانین کا خیال تھا کہ مرکزی عملداری اور شاہی طاقت کے کمزور کرنے کے لئے اس سے زیادہ کر سکتی تھی اس جدید دستور کے تحت میں بادشاہ کی طاقت کچھ نہ تھی وہ ملک میں صرف اعلیٰ عہدہ دار کی حیثیت رکھتا تھا۔ مجلس وضع قوانین کے مجوزات کو صرف چھ ماہ تک ملتوی کر دینے کی قدرت اوس کو حاصل تھی اوس کی محافظ فوج برخاست کر دیگئی تھی ایک زبردست بادشاہ کے لئے یہ حالت ناقابل قبول تھی اور ایک کمزور حکمراں کے حق میں ناقابل برداشت تھی وزرا کے ہاتھ میں اعلیٰ عملی طاقت تھی اور زیادہ تعداد میں ضوابط اس بارہ میں تھے کہ ان کی ذمہ داریاں مضبوط کیجائیں اور اُن کی اصلی طاقت کو محدود کیا جائے لیکن ان کے کاموں کی تفصیل میں زیادہ وضاحت سے کام نہیں لیا گیا۔ وہ مجلس واضع قانون کے جوابدہ تھے جس میں شریک ہونیکا اُن کو حق نہ تھا اور ایک غیر ذمہ دار نمایندہ جماعت کو حق حاصل تھا کہ اون کی تجاویز پر تنقید کرے۔ ان قاعدوں کی رو سے بادشاہ اور اوس کے وزرا یعنی عمال کا درجہ حقیر تر تھا۔ اور ایسی حقارت کے برداشت کرنے کے لئے کوئی جفاکش آدمی تیار نہیں ہو سکتا اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ نظام حکومت کا شیرازہ بکھر جائے اس دستور کے علاوہ مجلس وضع قوانین نے بہت سی ایسی تجاویز کیں جو ایک آزاد مملکت کے لئے نہایت ہی ضروری تھیں مثلاً تمام اہل شہر (سٹیزن) خواہ وہ کسی مذہب یا طبقہ کے ہوں سرکاری ملازمت کے لئے اہل سمجھے جائیں گے اور ۱۳ / اپریل ۱۷۹۰ء کو ایک جلیل القدر اعلان کے ذریعہ سے ہر مذہب کو قطعی و کامل آزادی دیگئی۔ بہرحال ۱۷۹۰ء کا دستور ایک قابل تعریف کوشش کا نتیجہ تھا جسکی رو سے ناتجربہ کار واضعان قوانین نے اپنے ملک کے لئے ایک ایسا آئین وضع کیا جو اصول نمایندگی پر مبنی تھا انتخاب کا جنون اور عمال کو واجبی طاقت دینے کا مہلک حسد اس کا سدباب ہوا لیکن یہ کسی نوع جمہوری اصول پر مبنی نہ تھا۔ کیونکہ تمام عہدوں کا انتخاب

کم از کم دو احکام سے ہوتا تھا اور عامل شہری (Active citizen)
کے علاوہ کسی کو حق رائے دینے کا نہ تھا عامل شہری وہی شخص ہو سکتا تھا جو ملک
کے محصول میں اتنی رقم دیتا ہو جو اوس کی تین روز کی مقامی اجرت کے برابر
ہو اسکے علاوہ کسی عہدہ کا اہل وہ شخص ہو سکتا تھا جو ایک چاندی کے سکہ کے
برابر محصول ادا کرتا ہو پس ان قیود کی بنا پر صرف متوسطین اور نہایت خوشحال
مزدور عہدے حاصل کر سکتے تھے گو کہ مجلس وضع قوانین کو صرف ۱۷۹۱ء کے
دستور کے وضع کرنے میں خاص طور پر انہماک تھا اوس نے

مجلس وضع قوانین

موجودہ نظم و نسق میں ضرورت سے زیادہ مداخلت کی اور یہ
بہت جلد روشن ہو گیا کہ اوس کی طاقت بادشاہ کی طاقت سے کہیں زیادہ ہے
یہ بیان تو ہو چکا ہے کہ وان ڈرنوٹ نے بلجیم کے دستور کا اعلان بادشاہ
میر مجلس اور دیگر مقتدر لوگوں تک پہونچا دیا تھا گورنمنٹ کے ہر شعبہ میں
متواتر مداخلت سے جو بد نظمی و نقص پیدا ہو اوہ بہت نمایاں تھا۔ مرابو نے
اپنی بالغ نظری سے دریافت کرلیا کہ عمال اور واضعان قانون کی طاقتوں
کے علیحدہ کرنے میں کس قدر غلط فہمیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ نیز اوس نے
یہ معلوم کیا کہ مجلس واضع قانون کو فوقیت دینا جبکہ اوس میں وزرا شریک نہ
ہو سکیں یہ معنی رکھتا ہے کہ ذمہ داری کو طاقت سے بالکل جدا کر دیا جائے
اوس نے انگریزی نظام کو بغور سمجھا اور پسند کیا۔ اور اکتوبر ۱۷۸۹ء میں
جس وقت مجلس وضع قوانین پیرس واپس آگئی بادشاہ ٹوائیلیرس میں مقیم
تھا۔ مرابو نے اپنے دوست لی مارک کے توسط سے اہل دربار کے خیالات
معلوم کر کے فوراً ہی انگریزوں کی تقلید میں اراکین کے سر برآوردہ ممبروں
کے ایک آئینی وزارت کے قایم کرنے کی صلاح دی۔ اوس کی تجویز پر
چہ میگوئیاں ہونے لگیں مجلس وضع قوانین عاملوں کی طاقت سے خود بھی خائف
تھی مگر لافیلیٹی نے جو زبردست وزارت کے اثر سے خوف کھاتا تھا اس
خوف کو اور تقویت دی۔ پس ۷۔ نومبر کو یہ تجویز منظور ہوئی کہ مجلس شوریٰ
کا کوئی رکن جب تک وہ مجلس شوریٰ میں حق نیابت ادا کر رہا ہے یا اپنے

مستعفی ہونے کے تین سال بعد تک وزیر مقرر نہیں ہو سکتا ہے۔ جو خیال کہ اس تجویز میں پنہاں تھا وہ دوسرے طریقوں سے ظاہر ہوا۔ شاہی اثر کے خوف نے اس قدر ترقی کی کہ یہ سمجھا جانے لگا کہ فوج اور بحری طاقت کے ذریعہ سے بادشاہ اپنے قدیم اقتدار کو دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

بہت سے افسروں کی کنارہ کشی سے فوج میں بہت بدنظمی پھیلی ہوئی تھی اور چونکہ سپاہیوں میں فوجی احکامات کی پابندی کی عادت بہت کچھ ضائع ہو گئی تھی اس وجہ سے جنگی نقطۂ خیال سے وہ بالکل بیکار تھی اس کا ملزم مجلس وضع قوانین کو قرار نہیں دے سکتے بلکہ بغاوت اور ترک ملازمت پر چشم پوشی اس کا باعث ہوئی۔ مارکوئس ڈی برٹلی نے جو میٹز میں کمانیر تھا ۳۔ اگست ۱۷۹۰ء کو نینسی کی فوجی بغاوت کو فرو کیا لیکن باوجود اس کے کہ مجلس شوریٰ نے اس حسن خدمت کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور علانیہ طور پر اوس نے بغاوت کے لئے کبھی تحریک نہ کی تاہم جنرل مذکور کے اس فعل کی تقلید کہیں نہیں کی گئی۔ بحری فوج کی حالت اور بھی بدتر تھی کیونکہ زیادہ تعداد میں افسروں نے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ استعفے دیئے یا مہاجرت اختیار کی۔ بری فوج کے مقابلہ میں بحری افواج میں حکم کی غیر پابندی زیادہ مہلک ہے۔ قومی محافظوں کی آراستگی سے افواج کی کمزوری کی تلافی مقصود تھی لیکن ان شہری سپاہیوں سے اوس سختی سے برتاؤ نہیں کیا جا سکتا جیسا ایک باقاعدہ فوج سے کیا جا سکتا ہے وہ ادنیٰ طبقہ کے لوگ تھے اور اوسی طبقہ کے طرفدار تھے فوجی قواعد کی پابندی سے زیادہ ضروری اپنے مال و اسباب کی حفاظت سمجھتے تھے اُن کی تعداد کی وجہ سے پیرس میں اون کا بہت اثر تھا اور لافیٹی اوس کا کمانیر تھا جو ۱۷۹۰ء میں فرانس میں سب سے زیادہ زبردست آدمی تھا۔ جدید دستور کا وضع کرنا اور مرکزی طاقت اور اوس کے وسائل کو منتشر کرنا ۱۷۹۰ء میں مجلس وضع قوانین کی محنتوں کے خاص نتائج تھے لیکن اوس کی ادنیٰ خدمات میں امراء کے خطاب کی رسم منسوخ کرنا اور خلعتوں اور دیگر معاشرتی اعزازات کا نیست و نابود کرنا اس امر کے شاہد ہیں کہ قدیم

حکومت کے خارجی علامات کے غارت کرنے کی اوس کی کس قدر خواہش تھی۔

مرابو

یہ صرف مرابو ہی تھا جس نے دریافت کر لیا کہ مجلس وضع قوانین کی حکمت عملی سے فرانس کس مصیبت میں گرفتار ہونے کو تھا۔ جون ۱۷۸۹ء میں ٹیرس اٹیا کی فتح حاصل کرنے میں اوس نے سب سے زیادہ مدد دی تھی زمانہ انقلاب کا وہ بزرگ ترین فصیح البیان اور مدبر تھا۔ مرابو کو فوضوئیت (عدم حکومت) سے اسی قدر نفرت تھی جس قدر شخصی سلطنت سے تھی اوس نے زبردست عمال کے قیام کی سخت ضرورت محسوس کی بشرطیکہ ۱۷۸۹ء کے پرآشوب زمانہ اور قدیم اختیارات کے قلع و قمع اور دیہاتی شورشوں سے فوضوئیت (عدم حکومت) کا امکان نہ ہو۔

۷۔ نومبر ۱۷۸۹ء کو مجلس وضع قوانین میں ایک زبردست وزارت کے انتخاب کرنے کی کوششیں بالکل بیکار ثابت ہوئیں اور مرابو پر یہ امر واضح ہو گیا کہ یہ مجلس شورے کو جو عمال کی طرف سے سوء ظنی اور اندیشہ ہے اسکا رفع کرنا ناممکن ہے پس وہ دربار کی طرف رجوع ہوا اور مئی ۱۷۹۰ء میں اپنے دوست لی مارک کے توسط سے خفیہ طور پر بادشاہ کا صلاح کار ہو گیا۔ جو عرضداشت و معروضے اوس نے بادشاہ کی خدمت میں بھیجے وہ حیرت انگیز سیاسی دانشمندی کی مثال ہیں جن میں اوس نے واقعات حاضرہ پر نہایت قابلیت کے ساتھ روشنی ڈالی تھی اور ساتھ ہی اس کا علاج بھی تجویز کر دیا تھا۔ اُس وقت دو اہم خطرات موجود تھے ایک تو مالی حالت کی خرابی دوسرے خارجی مداخلت کا اندیشہ قومی تہیدستی کی وجہ سے مرابو اتنا ہی خائف و ترساں تھا جتنا اپنی ذاتی فضول خرچیوں سے۔

ستمبر ۱۷۸۶ء میں اوس نے نیکر کی عام طور پر چندہ حاصل کرنے کی تجویز کی تائید کی لیکن چونکہ اس تجویز کے ساتھ اس قسم کے وعدے وعید شامل تھے کہ یہ تحریک بطور خود غیر مفید ہو گئی تھی۔ مرابو نے ذاتی طور پر اس تحریک کو ناپسند کیا تھا۔ ۱۷۸۹ء میں اول مرتبہ نوٹ چلائے گئے جن کی قیمت کلیسا کے اوس سامان کی قیمت کے برابر تھی جو مجلس شوریٰ نے ضبط کر لیا تھا اور اس

سامان کے فروخت ہونے پر یہ نوٹ خارج سمجھے جاتے تھے۔ اسپر مرابو نے سکوت اختیار کیا۔ سنہ ۱۷۹۰ء میں اوس نے اور پیشقدمی کی یہ خیال کرکے کہ انسان اپنے مالی فائدہ سے خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں اوس نے ایسے نوٹ کے اجرا کی تائید کی جو نہایت کم قیمت کے ہوں۔ اس نے یہ دلیل پیش کی کہ اس میں یہ فائدہ ہے کہ ایسے نوٹ ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کے ہاتھ میں جائیں گے اور چونکہ ان کی ذاتی غرض شامل ہوگی اس لئے اوس کی اصلی قیمت کے قائم رکھنے میں وہ کوشاں ہونگے اور اس طریقہ پر اُن لوگوں کی کوششیں بیکار ثابت ہونگی جو روپیہ کو روک کر نوٹ کی قیمت گرانا چاہتے تھے سامان کلیسا کے فروخت ہونے پر ان نوٹوں کو خارج سمجھا جائیگا اور اس امر کے متعلق سخت سخت قاعدے اور پابندیاں تجویز کیں۔ اس کے بعد ہی بینکر نے کنارہ کشی اختیار کی اور رائے عامہ کی تبدیلی کا یہ بیّن ثبوت ہے کہ جس وزیر کی معزولی پر ۱۷۸۹ء میں بیسٹائل تسخیر کیا گیا اوسی وزیر کی علیحدگی پر مطلق جوش و خروش پیدا نہ ہوا۔ دوسرا بڑا خطرہ جو درپیش تھا وہ خارجی طاقتوں کی مسلح مداخلت کا تھا۔ مجلس وضع قوانین نے فوج کو منتشر کرکے اس خطرہ کا موقع پیدا کر دیا تھا۔ مرابو کا خیال تھا کہ قومی ناداری و بیرونی مداخلت سے محفوظ رہنے کی صورت میں بدامنی (انارکی) جو اب رونما ہو رہی تھی فوراً ہی فرو ہو جائے گی۔ اوس کو خانہ جنگی کی پروا نہ تھی بلکہ اوس کا خیال تھا کہ ممکن ہے کہ بجائے نقصان کے اوس سے ملک کو فائدہ پہونچے۔ اوس کی رائے تھی کہ جب تک بادشاہ ان رعایتوں کو واپس نہیں لیگا جو کہ اوس نے انتخابی دستور اساسی کی شکل میں رعایا کو عطا کی ہیں اوس وقت تک رعایا کی ایک کثیر تعداد بادشاہ کو عاملانہ جائز اقتدارات کے حاصل کرنے میں مدد دے گی لیکن بیرونی مداخلت سے اوتنا ہی خطرہ تھا جتنا کہ قومی ناداری سے۔ وہ اپنے ہم وطنوں کے خیالات سے خوب واقف تھا وہ جانتا تھا کہ بیرونی مداخلت کی موجودگی میں وہ شخصی استبداد کو ترجیح دینگے۔ اور اپنے ملکی معاملات میں غیر کی مداخلت کو ہرگز روا نہ رکھیں گے۔ فوج کی حالت

پر غور کرتے ہوئے جنگ میں فتح یابی ایک خواب و خیال تھا۔ بفرض محال اگر فتح یابی ممکن بھی تھی تو اس امر کا یقین تھا کہ فتح کا یہ نتیجہ ہوگا کہ شخصی استبداد ضرور دوبارہ طاقت پکڑ جائے گا خواہ وہ موجودہ بادشاہ یا اوس کے جانشین یا کسی فتحمند جرنیل کی شکل میں نمایاں ہو۔ بیرونی مداخلت سے بچنے کے لئے یہی مناسب تھا کہ خارجی تعلقات بادشاہ ہی کے ہاتھ میں رکھے جائیں صلح و جنگ کے اعلان کے اختیار پر جب مباحثے ہو رہے تھے تو مرابو نے مئی ۱۷۹۰ء میں اپنے اوس خیال کو ظاہر کیا۔ اور اوس نے مجلس شورائے کو اس امر پر راضی کر لیا کہ صلح و جنگ کے اعلان کا کلی اختیار بادشاہ کو حاصل ہوگا۔ لیکن لوئی شانزدہم نے اس موقع پر امن عامہ کے قائم رکھنے کی اشد ضرورت کو ذرا نہ سمجھا۔ اس لئے مرابو نے مجلس وضع قوانین کی ایک خاص سیاسی کمیٹی میں اپنا انتخاب کرایا اور اوس کے کاتب خصوصی کی حیثیت سے وہ ۱۷۹۰ء کے تمام سال انھی کوششوں میں مصروف رہا کہ کسی طرح فرانس کو بین الاقوامی پیچیدگیوں سے علیحدہ رکھے۔

بدقسمتی سے نہ لوئی شانزدہم نے اور نہ وزرا نے اور سب سے کم میری انٹوانیٹ نے مرابو کی عرضداشتوں کی حقیقت پر غور کیا بر خلاف اس کے ملکہ خواہشمند تھی کہ اوس کا بھائی ایمپراطور لیوپولڈ خارجی مداخلت کرے۔ اور اگر ضرورت ہو تو بادشاہ فرانس کی طاقت کو جبریہ بحال کرائے مرابو کے خیالات سے بادشاہ بھی چونک پڑا وہ جنگ سے خائف نہ تھا اور خانہ جنگی کے علاوہ ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار تھا۔ لیکن اس زبردست مدبر کی صلاح پر ذرا توجہ نہیں کی گئی۔

مرابو اور اہل دربار۔ بادشاہ اور ملکہ نے اوسکو ایک خطرناک انقلابی لیڈر سمجھ کر یہ مناسب سمجھا کہ اپنے میل جول سے اس کو خاموش رکھا جائے وہ نہیں سمجھے کہ ایک زبردست مجلس عملی کے قیام سے مرابو کا کیا مطلب ہے اون کی رائے میں اس تجویز میں کوئی ذاتی ہوس شامل تھی۔ بادشاہ مطلق دور اندیش نہ تھا اور نہ ملکہ ایسی وطن پرست تھی کہ مرابو کے خیالات سے اتفاق کرتی۔ اگر مجلس وضع قوانین اہل دربار کو حقارت سے دیکھتی تھی تو بادشاہ اور ملکہ

کو بھی مرابو سے سخت نفرت تھی۔

سیاسی کمیٹی کے نائب خصوصی ہونے کی حیثیت سے مرابو نے بہت سے مسائل کو طے کیا جن میں مجلس کی حکمت عملی کو بیرونی طاقت سے سابقہ پڑا اول یوگنون کا مسئلہ دوم ہسپانیہ کے قبضہ میں پیکٹی ڈی فیمیلی کے قائم رکھنے کا سوال سوم اون شاہزادگان کے معاملات میں جو آلکاسا میں مملکت کی طرف سے جاگیریں رکھتے تھے مجلس شوریٰ کی مداخلت کا مسئلہ۔ اوگنون کا شہر اور وینس کا قریہ جس میں اگرچہ فرانسیسی آباد تھے اور فرانسیسی مقبوضات سے محدود تھا تاہم پوپ حکمران تھا۔ ۴۔ اگست ۱۷۸۹ء کو مجلس وضع قوانین نے قصبہ اور قریہ دونوں کے فرانس میں شامل کر دینے کی مصلحت کا اعلان کیا۔

اوگنون اور وینس

اوگنون میں ایک فرانسیسی جماعت قائم ہوئی اور فرانس کی قائم شدہ مجالس کے طرز کا ایک آزاد بلدی دستور وضع کیا گیا جسکو اپریل ۱۷۹۰ء میں کارڈنل والئی لیگیٹ نے منظور کیا پوپ نے اپنے نائب کی پسندیدگی کو ناقص قرار دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت زور سے بازاروں میں جنگ ہونے لگی۔ لیکن فرانس کے شہر آرہیج کے اطراف میں جو قومی محافظ تھے اونھوں نے آکر اسکو روکا۔ ان واقعات کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر اوگنون یا کم از کم وہاں کی فرانسیسی جماعت نے اعلان کیا کہ ۱۲۔ جون ۱۷۹۰ء کو اوگنون فرانس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اہل وینس نے برخلاف اس کے پاپا کے ماتحت رہنے کا اعلان کیا۔ جب یہ واقعات پیرس میں معلوم ہوئے تو مجلس شوریٰ میں ایک زبردست پارٹی نے خواہ پاپا راضی ہو یا نہ ہو اوگنون کی شمولیت کو تسلیم کر لینے کی تجویز کی موافقت کی مرابو نے ایک اوگنون کمیٹی کا تقرر کیا جس سے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا خطرہ رفع ہو گیا اور شہر میں امن قائم کرانیکا سوال جب درپیش ہوا تو بغیر اختیارات شاہی حاصل کئے ہوئے اوس نے افواج روانہ کر دیں۔

ابنائے نوٹ کا واقعہ مئی ۱۷۹۰ء۔

مئی ۱۷۹۰ء میں ایک بہت ہی نازک سوال درپیش تھا۔ مجلس وضع قوانین میں اس امر پر مباحثہ ہو رہے تھے کہ

صلح وجنگ کے اعلان کا اختیار کس کو حاصل ہے اور یہ سوال اس وجہ سے پیش
ہوا کہ یہ امر بہت مشکوک تھا کہ فرانس کا بادشاہ جو عہدنامہ کریگا اوسکو مجلس شورے
بھی جائز تسلیم کریگی یا نہیں۔ ان صلحناموں میں سب سے اوّل اور زیادہ
مشہور صلحنامہ معاہدۂ فیمیلی تھا جو چوآیزل کے توسط سے ہسپانیہ اور فرانس
کے درمیان سنہ ۱۷۶۱ء میں ہوا تھا۔ چارلس چہارم ۱۲۔ دسمبر ۱۷۸۸ء کو
اپنے قابل وہوشیار باپ چارلس سوم کے تخت پر بیٹھا نیا شہنشاہ پورے
طور پر اپنی بیوی میری لوایزا کے جو پرما کی شہزادی تھی زیر اثر تھا۔ اور میری لوایزا
خود اپنے عاشق گوڈوے کے اثر میں تھی۔ چارلس چہارم کا گوڈوے
کے ساتھ رسم دوستی قائم کرنا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ کس قدر کمزور طبیعت
کا شخص تھا وہ اور اوس کی ملکہ دونوں کم از کم ظاہری طور پر مذہبی رنگ
میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس امر کا یقین کامل تھا کہ بہت جلد ہسپانیہ
میں اس آزادی پسند عہد کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی جس نے
گزشتہ عہد حکومت میں آرنیڈا اور فلوریڈا۔ بلینکا کیمومینس اور جوویلنوس
کے نظام سلطنت میں ہسپانیہ کے لئے بہت کچھ کیا۔ ملکہ کی رضامندی سے
چارلس چہارم نے تین سال تک اپنے باپ کے تجربہ کار وزرا کو برقرار رکھا۔
کیونکہ ملکہ کو اتنی جرات نہیں ہوئی کہ فوراً اپنے عاشق کو وزارت میں
داخل کرائے اور اختیارات اوس کے سپرد کرے۔ فلوریڈا بلینکا وزیر
ہسپانیہ کو ہسپانی نخوت نے اس امر کی اجازت نہیں دی کہ ہسپانیہ
کی اصلی کمزوری کو تسلیم کرے اور ایسا کرنے سے اوس نے انکار کردیا
اور امریکہ میں ہسپانیہ کی افضلیت قائم کرانے میں اوس نے خاص طور
پر حصہ لیا۔ اس لئے کہ جب یہ تحقیق ہوا کہ جزیرۂ وینکوبار جزیرہ نما نہیں ہے
بلکہ ایک جزیرہ ہے اوس نے دعویٰ کیا کہ ہسپانیہ کو اوس کی ملکیت حاصل
ہے اور نیز یہ کہ وہ پیشتر ہی سے ہسپانیہ کی نوآبادی تھا۔ اوس نے
اور پیش قدمی کی چنانچہ ہسپانی افسروں نے آبنائے نوٹکا میں جس کو
اب آبنائے سینٹ جورج کہتے ہیں اور جو جزیرۂ وینکوبار میں ہے ایک

انگریزی جہاز پکڑ لیا تھا۔ اور انگریزی آبادی کو برباد کر دیا تھا۔ اور انگریزی بحری کپتان کی ہتک و توہین بھی کی تھی جب پٹ نے تلافی چاہی تو فلوریڈا بلانکا نے نہایت ترش لہجہ میں جواب دیا اور متذکرۂ بالا وجوہ کی بنا پر اوس جزیرہ کی ملکیت کا دعوی کیا۔ پٹ نے فوراً ایک ہوشیار مدبر الیین فٹز ہربٹ کو جو بعد کو لارڈ سینٹ ہیلنس کے نام سے مشہور ہوا اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ جنگ کے شروع ہو جانے کی دھمکی دے اور فوراً ہی ایک بیڑا تیار کرایا جو انگریزی بحری تاریخ میں ہسپانوی اجتماع آلات حربی (Spanish Armament) کے نام سے مشہور ہے۔

لیکن پٹ اور فلوریڈا اس امر سے آگاہ تھے کہ جنگ کا امکان اوسی صورت میں ہے جبکہ فرانس اس معاملہ میں دخل دینا قبول کرے۔ فلوریڈا بلانکا نے پیکیٹی ڈی فیملی کے شرائط کی بنا پر فرانس سے مدد چاہی اور پٹ نے جو اس امر سے آگاہ تھا کہ اصلی طاقت لوئی شانزدہم کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے اور مجلس شوریٰ کو اختیار کلی حاصل ہے دو خفیہ ایلچی اس غرض سے پیرس بھیجے کہ وہ معلوم کریں کہ آیا مجلس وضع قوانین عہد ماضی کی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ ان ایلچیوں میں ایک ہوج الیٹ تھے جو سر گلبرٹ الیٹ کے بھائی تھے اور بعد میں لارڈ منٹو ہوئے یہ مرابو کے پرانے ہم مکتب تھے اور اس فصیح البیان پر اثر ڈالنے کی غرض سے ان کو بھیجا گیا تھا۔ اور دوسرے ولیم آگسٹس مائلیس تھے جن کے سپرد یہ خدمت تھی کہ وہ ممتاز جمہوری نمایندوں سے ربط و ضبط بڑھائیں کونی ڈی مونٹی مورن وزیر خارجہ کے خط پر مجلس وضع قوانین میں یہ سوال پیش ہوا کہ ہسپانیہ کے ساتھ اتحاد قائم رکھنے کا جوش مجلس وضع قوانین میں بہت تھا انگلستان کی مخالفت کی گئی ہفت سالہ لڑائی اور آزادی امریکہ کی جنگ کے زمانہ میں اسپین کی فیملی کے معاہدہ کے شرائط پر وفاداری سے قائم رہنے کی یاد دلائی گئی اور برمیسٹ پر ایک

بیڑا تیار کرنے کا حکم جاری کردیا گیا اور ۱۶ نئے جہاز تیار کرائے گئے لیکن پہلے جوش کا شعلہ جلد سرد ہوگیا بعض نمایندوں کا خیال تھا کہ جنگ سے شاہی اقتدار کو تقویت ہوگی بعضوں کی رائے میں عہد ماضی کے صلحناموں کے وہ پابند نہ تھے خصوصاً عہد ماضی کے خاندانی صلحناموں کے۔ اور بعضے روبسپیر اور پیٹیٹ کی رہنمائی میں خود حملہ آور ہونے کے سخت مخالف تھے یہ سوال سیاسی کمیٹی کے روبرو پیش کیا گیا۔ مرابو نے جو اس امر سے خوب واقف تھا کہ بغیر فرانس کی مدد کے ہسپانیہ جنگ نہیں کر سکتا ایک قابل تعریف رپورٹ تیار کی جس میں اوس نے سفارش کی کہ معاہدہ فیملی کو ایسے صلحنامہ سے بدلدیا جاوے جس میں مدافعانہ جنگ کی شرط ہو اور یہ تجویز منظور کرلیگئی۔ ہسپانیہ نے جب یہ دیکھا کہ فرانس سے مدد کی امید نہیں تو وہ جزیرۂ ونکو بار سے فوراً دست بردار ہوگیا۔ اور انگریزوں کو مطلوبہ تاوان ادا کیا۔ اہل ہسپانیہ انگریزوں کی اس سیاسی کامیابی پر حیرت میں رہ گئے چارلس کو سخت تعجب ہوا اور لوئی شانزدہم نے جو مراعات کی تھیں اون کو وہ حقارت سے دیکھتا تھا اور اعلان کیا کہ اس سے معاہدۂ فیملی کی خلاف ورزی کی گئی اور اس اپنے طرز عمل سے فرانس کو اٹھارھویں صدی کے عزیز ترین حلیف کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑا۔

شاہزادوں کے حقوق آلسیس میں۔

تیسرا مسئلہ جس میں جدید واقعات کو قدیم یورپ کے سیاسی نظام سے تعلق پیدا ہونیکا اتفاق ہوا وہ صوبہ السیس میں فرانسیسی جاگیرداروں کے متعلق تھا۔ اور بین الاقوامی پیچیدگیوں کے پیدا ہونے اور جنگ شروع ہونے کا اندیشہ تھا صلح ویسٹ فیلیا کی رو سے اوس صوبہ کو فرانس کی بادشاہی کے متعلق کردیا تھا۔ لیکن مملکت کے حقوق محفوظ رکھے گئے تھے اس مبہم انتظام نے پیچیدگیاں پیدا کردیں اور لوئی شانزدہم کے عہد حکومت میں اس وجہ سے بہت سی دقتیں پیش آتی رہیں۔ اور شاہزادوں سے فرداً فرداً بہت سے صلح نامہ ہوئے جس کی رو سے اونھوں نے آلسیس میں فرانس کی حکومت کو تسلیم

کیا لیکن ساتھ ہی اسکے اپنے قدیم حقوق کو بھی اوںھوں نے تسلیم کرایا۔
اس واقعہ سے ایک اہم مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ السیس کے شاہزادے جو
بڑے بڑے زمینداروں کی حیثیت رکھتے تھے وہ بیرون فرانس آزاد حکمراں
تھے قطع نظر اس کے کہ ایمپراطور جرمنی کے برائے نام اطاعت گزار تھے اور
بوجہ السیس کے بادشاہ فرانس کی رعایا ہونے کے درجۂ فضیلت رکھتے
تھے۔ ان حکمرانوں میں جو ممتاز حیثیت رکھتے تھے وہ تین کلیسائی الیکٹر تھے۔
بشپس آف مینس۔ ٹریویس اور کولون اور بشپس آف سٹراسبرگ۔ سپایرس
ورمس۔ اور بیسل کے اسقف ایبٹ آف مربیح، ڈیوک آف ورٹم برگ کے رئیس
رہبان اور ڈیوک آف ڈو پونٹس۔ پانز بیرو کن۔ الیکٹر پلیٹائن۔ مارگریو آف
بیڈن۔ لینڈگریو آف ہیسی۔ ڈارمسٹیٹ اور شاہزادۂ ناسو۔ لنیننجن۔ سام سام
موہن لوبر یسٹن۔ اسیمبلی نے چونکہ نظام جاگیری کو یکقلم متروک کر دیا تھا
اسلیئے اُن کے معاملات میں بہت پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی اور وہ سخت پریشان
تھے۔ اون کے جذبات جرمنی شاہزادوں کے سے تھے اوںھوں نے اسیمبلی
کی تجاویز کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور اسمبلی کی تجاویز کو صلح ویسٹ فیلیا
اور بہت سے اور صلحناموں کے منافی قرار دیا۔ ۱۱۔ فروری سنہ ۱۷۹۰ع کو اسیمبلی
نے اون کی ناراضی کو سنا اور ۲۸۔ اپریل کو یہ مسئلہ جاگیری مجلس کے غور کے لیئے
بھیجا گیا اس بارہ میں خاص اس کمیٹی کا کاتب خصوصی مرلن آف ڈوئی تھا جس کا
شمار زمانۂ انقلاب کے سب سے بڑے فقیہوں اور مدبروں میں تھا۔ ۲۸۔ اکتوبر
کو اوس نے اپنی رپورٹ پڑھکر سنائی جس میں اوس نے جمہور کی حکومت کے
جدید اصول پر زور دیا۔ اوس نے بیان کیا کہ السیس کا فرانس سے اتحاد قدیم
صلحناموں کی رو سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ اہل آلسس نے بالاتفاق
فرانسیسی ہونا طے کر لیا تھا لیکن اوس نے یہ دلیل بھی پیش کی تھی کہ قدیم حقوق کو
قائم رکھنا چاہیئے۔ مرابو کی رائے یہ تھی کہ اگر بین الاقوامی پیچیدگیوں سے
کسی طرح گریز ممکن نہ ہو سکے تو اس موقع پر کم از کم اون کو ملتوی ہی کر دیا جائے
اور اس تجویز پر اسیمبلی نے تجویز کیا کہ السیس میں فرانس کی حکومت کا

تحفظ کیا جاوے اور وہاں فرانس کے تمام احکامات کا نفاذ باقاعدہ کیا جاوے لیکن ساتھ ہی اس کے بادشاہ سے بھی درخواست کی کہ ملکت آلسیس کے شہزادوں کو اون کے اون حقوق کے عوض جن سے وہ محروم کئے گئے تھے ایک رقم بطور تاوان ادا کردی جائے۔ باستثنا دو چار کے سب شہزادوں نے ایسے معاوضہ کے لینے سے قطعی انکار کردیا۔ اور ڈائٹ آف دی ایمپائر سے اس بارہ میں مرافعہ کیا اس سوال پر ۱۷۹۰ء میں فرانس کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی اور بیرونی مداخلت کا اندیشہ تھا۔ باوجود اس کے کہ اوس کے دو ممتاز مدبروں مرابو اور مرلین آف ڈوئی نے اپنی سیاسی قابلیتیں صرف کردی تھیں جبکہ مرابو حتی الامکان اس امر کی کوشش کررہا تھا کہ فرانس نئی ترقیوں کے موقع پر شورش اور مصیبتوں سے جو خارجی جنگ کا لازمی نتیجہ تھیں محفوظ دامون رہے بلکہ غیر سلطنتوں کی مسلح امداد سے فرانس کے شاہی اقتدار کی بحالی ممکن سمجھتی تھی لوئی شانزدہم بادل ناخواستہ بیرونی مداخلت کے خلاف رہا لیکن اوس کے چھوٹے بھائی کومتی ڈی آرٹواس اور فرانسیسی مہاجرین نے جو سرحد فرانس پر اقامت گزین تھے اس امر کا اعلان کردیا کہ بادشاہ کا دماغ خراب ہوگیا ہے اور اپنی مرضی کے خلاف وہ منتخب مجلس شورائے کی تجاویز سے اتفاق کرنے پر مجبور کیا گیا ہے ان لوگوں کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش نہ تھا اسلئے اونھوں نے نظام جاگیری (نیم غلامی) اور شاہی کی حمایت میں تمام تاجداران یورپ سے مدد چاہی وہ حکمراں جسپر ملکہ کو خاص طور پر اعتماد تھا اور جس سے وہ نہایت جوش وخروش سے طالب مدد ہوئی اور وہ حکمراں جسپر مہاجرین کو نہایت اعتماد تھا لیپولڈ تھا جو جوزف ثانی کا بھائی اور جانشین تھا۔ قسمت کا فیصلہ اوس کے ہاتھ میں تھا یہی حکمراں ایسا تھا جس سے مجلس وضع قوانین بالخصوص مخالف تھی بہ حیثیت ایمپراطور کے اور نیز میری انٹوانیٹی کے بھائی ہونے کی وجہ سے شاہ پسندوں کو یقین تھا کہ وہ فرانس کے معاملات میں ضرور مداخلت کریگا۔

باب سوم

سنہ ۱۷۹۰ لغایۃ سنہ ۱۷۹۲

ایمپراطور لیپولڈ

ایمپراطور لیپولڈ جانشین جوزف ثانی کا شاید روسی قطرین کے علاوہ اپنے زمانہ کا سب سے زیادہ قابل و ہوشیار بادشاہ تھا حکمرانی کے فن میں وہ مدت سے تجربہ حاصل کر رہا تھا کیونکہ اپنے باپ ایمپراطور فرانس آف لورین کی وفات کے بعد سنہ ۱۷۶۵ء میں وہ گرانڈ ڈچی آف ٹسکنی کے تخت پر بیٹھا تھا۔ سنہ ۱۷۸۰ء تک ملکۂ میریا تھریسا کے ہاتھوں میں عنان حکومت رہی اور شہنشاہ جوزف نے بہ حیثیت ایمپراطور تھوڑی بہت حکومت کر لی تھی لیپولڈ اپنے بھائی جوزف کے برخلاف ایام طفولیت سے ہی ایک خود مختار اور غیر ذمہ دار بادشاہ رہا تھا اور اپنی تعلیم سے اوس نے حکمرانی میں اطالوی طرز حکومت میں کمال حاصل کیا تھا۔ ٹسکنی کے طولانی عہد حکومت سے اُس میں وہ خوبیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ جو ایک خیر خواہ خود سر بادشاہ میں ہوتی ہیں کیونکہ اوس نے نہایت خوبی اور سیاسی قابلیت کے ساتھ اپنی رعایا کے مفاد اور مادی آرام و آسائش کی ترقی میں سرگرم کوشش کی تھی اور اوسکے اصلاحات جوزف کے اصلاحات کی طرح قطعی انقلابی تھے لیکن ایسے نہ تھے کہ جس سے تمام ملک میں بددلی پھیل جائے۔ سپی و ڈی ریسی کی مدد سے جو پسٹوریا کا اسقف تھا اوس نے عوام کو لاتعداد پادریوں کی زیرباری سے آزاد کیا اندرونی انتظامات میں بہت سی اصلاحیں کیں خاصکر عدالت میں اوس نے اقتصادی جدید اصولوں کے سمجھنے اور استعمال کرنے میں ایسی ذہانت کا ثبوت دیا کہ اگر اوس کو (کلیسائی شہزادہ Physiocratic Prince کہیں تو بیجا نہو گا۔ گرانڈ ڈیوک ٹسکنی کے عہدہ پر بیس سال رہا اور جب اپنے بڑے بھائی جوزف کے جانشین کی حیثیت سے

فروری ۱۷۹۰ء میں ہنگری اور بوہیمیا کے تخت پر بیٹھا تو اوس کو ایک عجیب عالی دماغ مدبر ہونے کی شہرت حاصل تھی۔ نیز اوس سے توقع تھی کہ وہی خاندان آسٹریا کی طاقت کو بحال کریگا۔ اوس نے گرانڈ ڈچی آف ٹسکنی اپنے دوسرے بیٹے فرڈینینڈ کو دی اور جو مشکل کام جوزف ثانی نے اوس کے انجام دینے کے لئے چھوڑا تھا اوس کے پورا کرنے میں وہ ہمہ تن مشغول ہوگیا۔

لیپولڈ کی حکمت عملی

لیپولڈ کو معلوم ہوا کہ آسٹریا کی طاقت اندرونی و بیرونی خطرات کے باعث بہت زیادہ نازک ہوگئی تھی اوس نے جوزف ثانی کی بہت سی اصلاحوں کو منسوخ کیا اور اوس امر کو محسوس کیا کہ کسی قوم کے یکجا کرنے اور متحد کرنے کے ایک معنی نہیں ہیں۔ ایسی قوموں کے مجموعوں کو یکجا کرنے اور متحد کرنے میں جو مختلف زبانیں بولتے ہوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہوں اور مقامی لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت دور آباد ہوں بہت فرق ہے۔ ٹسکنی میں اوس نے شہروں کی مقامی نیابت کو منسوخ کرکے ٹسکنی کی ایک ریاست قائم کی لیکن وہ جانتا تھا کہ خاندان ہیپس برگ کے موروثی اور منقسم ملک میں ایسی اصلاح ناممکن تھی اور جوزف ایک سعی لاحاصل کر رہا تھا۔ لیپولڈ کا پہلا کام یہ تھا کہ اپنی مملکت کے اون حصوں میں جہاں بے چینی و بلوہ موجود تھا وہاں اوس نے قدیم حالت کو بحال کیا۔ آسٹریا خاص بوہیمیا۔ طاینز۔ اور ٹائیرول میں لیپولڈ کی مراعات نظر استحسان سے دیکھی گئیں اوس نے جدید محاصلات کو منسوخ کردیا اور جملہ بدنام طریقوں کو بھی ترک کرایا۔ صوبوں کے جداگانہ انصرام کی ضرورت کو اوس نے تسلیم کیا اور متحد کرنے کی بے سود کوشش کا خیال دماغ سے نکال دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مذہبی رواداری کا حکم قائم رکھا جو جوزف کی اصلاحوں میں سب سے مقبول اصلاح تھی اور جن مقامی مجلسوں اور انجمنوں کو اوس نے بحال کیا اوس میں بہت خفیف لیکن قابل قدر اصلاحیں کیں اپنی رعایا کے ایک مشہور گروہ کی وفاداری اور اخلاص کو اپنے لئے مخصوص کرکے اوس نے بلجیم کے باغیوں اور ہنگری کی علانیہ مخالفت پر اپنی توجہ مبذول کی

یہاں پر لیوپولڈ کو زیادہ تر میریا تھریسا اور جوزف کی خارجی حکمت عملی سے زک اُٹھانا پڑی کیونکہ یہ مسلمہ تھا کہ بلجیم اور ہنگری کی موجودہ بے چینی اور بلوہ کے باعث اتحاد ثلاثہ اور خصوصاً پروشیا تھے۔ ترکوں سے سخت جنگ ہونے کا خطرہ تھا۔ اوس کی حلیف روسی قطرین ال سویڈن اور ترکوں سے جنگ میں منہمک ہونے کے علاوہ پولینڈ کے واقعات میں از سرتا پا غرق تھی اور اوسکی مدد کرنے سے بالکل مجبور تھی۔ فرانس بھی دشمن سمجھا جاسکتا تھا کیونکہ وہاں بد دلی پھیلی ہوئی تھی۔ اور مجلس شورائے ۱۷۵۶ء کے صلحنامہ کے برقرار رکھنے کے لئے تیار نہ تھی۔ جوزف کی حکمت عملی سے مملکت میں غیر وفاداری کے خیالات پھیلے ہوئے تھے اور اتحاد ثلاثہ علانیہ طور پر مخالف تھا ان واقعات کی بنا پر پروشیا یورپ کی خاص قوت تھی اور آسٹریا کی جانی دشمن تھی لہذا لیوپولڈ نے مناسب سمجھا کہ پہلے پروشیا سے سمجھوتہ ۔

۱۷۸۹ء کے واقعات نے پروشیا کی حالت کو بہت بہتر بنا دیا تھا۔ تخت بویریا کے بارے میں جوزف کے مطالبہ نے فریڈرک ولیم کو مثل فریڈرک اعظم کی مملکت کے شاہزادگان کا اصلی رہنما بنا دیا۔ اتحاد ثلاثہ نے یورپ میں اوسکے امتیاز کو زیادہ نمایاں کر دیا پروشیا کی قدیم حکمت عملی یہ تھی کہ آسٹریا کی دائمی مخالفت قائم رکھے۔ پروشیا کے وزیر ہرٹز برگ نے جوزف کی اُن غلطیوں سے

پروشیا کی حکمت عملی

جو خاندان ہیپس برگ کی طاقت کے کمزور کرنے میں اوس سے سرزد ہوئیں پورا فائدہ اُٹھایا۔ اوس نے یہ ضروری سمجھا کہ اوس ترکی صلح سے جسپر وہ جوشیلے پروشین ایلچیوں نے ۱۷۹۰ء میں دستخط کئے تھے قطعی منکر ہو جائے لیکن جنگ ترکی کی وجہ سے جو روس اور آسٹریا میں دقتیں پیدا ہوئی تھیں اوس سے وہ خوب فائدہ اُٹھانا چاہتا تھا تاکہ پولینڈ میں پروشیا کی تدابیر کارگر ہوں اوس کا مدعا یہ تھا کہ تھورن اور ڈینزگ جو پولینڈ کے دو مشہور شہر ہیں پروشیا کو ملجاویں تاکہ پروشیا کا دریائے وسچولا پر پورا قبضہ ہو جائے مشہور مدبر لکیزنی کو وارسا بھیجا گیا اور ۲۹۔ مارچ ۱۷۹۰ء کو اوس نے ایک صلحنامہ پر دستخط کئے جو مواثقت و اتحاد پر مبنی تھا جسکی رو سے آسٹرین گلیشیا کے عوض میں تھورن اور ڈینزگ پروشیا کو

دیا جانا منظور کیا - اور پروشیا نے پولینڈ کے ممالک اور دستور کی حفاظت کی ضمانت کی اور وعدہ کیا کہ اگر پولینڈ پر حملہ کیا گیا تو وہ ۱۸۰۰۰ آدمیوں کی جمعیت سے پولینڈ کی مدد کرے گا گو اس صلح میں یہ ذم کا پہلو تھا کہ اتحادیوں سے کنارہ کشی کیگئی - نیز اس سے بدعہدی اور عدم اخلاص ظاہر تھا لیکن فریڈرک ولیم ثانی اور ہرٹز برگ نے اس کو بہت ہی پسند کیا - اون کو اس صلح کی ہرگز جراءت نہوتی لیکن تقسیم ماقبل کے شرکا روس اور آسٹریا کی کمزوری اسکی محرک ہوئی - پولینڈ کے حاصل کردہ صوبہ جات کی بدامنی اور ترکی اور سویڈن کی لڑائیوں نے روسیوں کو خستہ کردیا تھا - آسٹریا کی حالت اس سے بھی زیادہ ردی تھی - ترکوں سے لڑائی جاری تھی - بلجیم میں شورش پھیلی ہوئی تھی ہنگری میں بھی بے چینی کے آثار تھے - مملکت میں اچھی طرح بدنامی ہوچکی تھی - اور مجلس شورے کی اوس جبلی نفرت کی وجہ سے جسکا اظہار اوس نے صلحنامہ ۱۷۵۶ء کے ضمن میں کیا ہے فرانس کی اعانت قطعی اُمید موہوم تھی - یہ سب باتیں اس امر کا پیش خیمہ تھیں کہ جلد خاندان ہیپس برگ کو زوال ہوکر خاندان ہوہنزولن کا عروج ہو ترکوں اور اہل بلجیم اور مملکت کے ماتحت حکمرانوں اور اہل ہنگری کی جو حوصلہ افزائیاں پروشیا نے آسٹریا کے خلاف کی ہیں اون کا ذکر ہوچکا ہے - گولٹز پروشین سفیر متعینۂ پیرس کی دانائی قابل تعریف ہے اوس نے مجلس شورے کے انتہا پسند رہنماؤں خصوصاً میرابیو سے آسٹریا کے خلاف سازش کی اور میری اینٹوانیٹی کے بدنام کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی - اور اس امر کی کوشش بلیغ کی کہ وہ فرانس کے نقطۂ خیال سے غدار عورت سمجھی جائے -

لیپولڈ کی حکمت عملی اگر جوزف کا جانشین لیپولڈ سے کم قابلیت کا شخص ہوتا تو ضرور پروشیا کی تدابیر کارگر ہوجاتیں لیکن میکاویلی کے وطن میں اوس نے ایک چہارم صدی بھر آنکھیں بند کرکے حکومت نہیں کی تھی وہ فوراً فریڈرک اور ہرٹز برگ کی تدابیر کو شکست دینے میں مصروف ہوگیا مصالحت کی دانشمندانہ تدابیر سے اوس نے موروثی ممالک کے

قلوب کو اپنے ہاتھ میں لیلیا اور قبل اس کے کہ وہ بلجیم اور ہنگری کی طرف متوجہ ہوا اوس نے تہیہ کر لیا تھا کہ اعلے سیاست سے یورپ میں وہ اپنا اقتدار قائم کرے گا اوس نے فوراً تاڑ لیا کہ پروشیا کی طاقت کا راز اس امر میں پوشیدہ تھا کہ اتحاد ثلاثہ کی حمایت اوس کو حاصل تھی اوس کی مالی حالت ایسی تھی کہ بغیر انگلستان اور ہولینڈ کی عملی اعانت کے وہ جنگ کرنے کی جراءت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ فرانس سے مدد کی توقع کرنا بیکار ہے اس لئے وہ فوراً انگریزوں سے اعانت کا طالب ہوا اُس نے صاف کہدیا کہ وہ اپنے بھائی کی طرح روسیوں کا طرفدار نہیں ہے اور نہ وہ حکومت عثمانیہ کی تقسیم کی تدابیر کا موئید ہے اوس نے اس امر کا بھی اشارہ کیا کہ وہ بلجیم کے دوبارہ فتح کرنے کے ارادہ سے باز رہیگا۔ مزید براں اگر اوس کو مدد نہ ملی تو وہ بلجیم کو فرانس کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ پٹ نے ان امور کے ہتم بالشان ہونے پر غور کیا پولینڈ کے واقعات سے وہ متاثر نہ ہوا لیکن اوسکو اس امر پر خاص توجہ تھی کہ فرانس کے قبضے میں بلجیم نہ آنے پائے اس لئے جب پروشیا نے سلیشیا میں ایک زبردست فوج کو تیاری کا حکم دیدیا اور ہرٹزبرگ کے توسط سے آسٹریا سے مطالبہ کیا کہ وہ ترکوں سے التوائے جنگ کرلے اور گلیشیا پولینڈ کے حوالے کردے تو لیوپولڈ کو یقین ہوگیا کہ پروشیا نے اتحاد ثلاثہ کی ہم آہنگی کو قطع کر دیا ہے پس بجائے اس کے کہ وہ اعلے پیمانے پر فوجی تیاریاں کرتا اوس نے ایک کانفرنس منعقد کی جانے کی درخواست کی۔

کانفرنس گریشنبک جون ۱۷۹۰ء	شاہ بوہیمیا اور ہنگری شاہ پروشیا کی عادت سے خوب واقف تھا نیز اوس کو پروشیا کے امرا و وزرا کی شازشوں سے بھی کماحقہ آگاہی تھی اوس کو علم تھا کہ ہرٹزبرگ ہی

آسٹریا کا اصلی دشمن تھا اور ولیم متلون مزاج تھا وہ اپنے متعلق جانتا تھا کہ اوس کی طاقت کا راز سیاسی چالیں تھیں نہ کہ جنگ ۲۶ جون کو دو آسٹریائی سفیر روئس اور سپلیمین گریشنبگ میں جو پروشیا کی فوج کے مرکز میں تھا۔

پہنچے اور اونھوں نے ایک کانفرنس منعقد ہونے کی درخواست کی۔ گو پروشیا اس تحریک سے ناخوش تھا لیکن اتحاد ثلاثہ نے تائید کی اور ایک باضابطہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہرٹز برگ اور لکیزنی سفیر پروشیا روئٹس اور سپلیمین سفیر آسٹریا آیورٹ سفیر انگلستان ریڈن سفیر ہولینڈ اور جبیلونوسکی سفیر پولینڈ شریک ہوئے اس اجتماع کے انجام کار سے لیپولڈ کی سیاسی قابلیت کا اندازہ ہوسکتا ہے جبکہ ہرٹزبرگ نے جملہ سفیروں کے سامنے پروشیا کے مطالبات مکمل طور پر پیش کئے تو جبیلونوسکی نے اپنے اس اعلان سے پروشیا کے سفیر کو حیرت میں ڈالدیا کہ تھورن اور ڈینزبرگ دینے کے لئے پولینڈ ہرگز تیار نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی انگلینڈ اور ہولینڈ کے سفیروں نے توازن طاقت کے قائم رکھنے کا مسئلہ پیش کر کے بیان کیا کہ پروشیا کی ملک گیری کی تجاویز سے اون کو ہرگز اتفاق نہیں۔ ہرٹزبرگ اور کانٹز کی حکمت عملی کو جس سے وہ پروشیا اور آسٹریا کی رقابت کو دائمی بنانے کی کوشش کر رہے تھے شکست فاحش ہوئی۔ لیپولڈ بہت ہوشیار تھا اوس نے یہ خدمت وزرا کے سپرد نہیں کی بلکہ شاہ پروشیا اور اس کے خاص وزرا لیکینوبی اور بشچوورڈر سے براہ راست خط و کتابت کی اوس نے بحث کی کہ دو بڑی جرمن ریاستوں کے حقوق بلحاظ پولینڈ اور فرانس ایک ہی ہیں اور ۲۷۔ جولائی سنہ ۱۷۹۰ء کو معاہدات ریچینبیگ پر دستخط ہوئے جسکی رو سے آسٹریا نے وعدہ کیا کہ ترکوں سے جنگ ملتوی ہوجائیگی اور اتحاد ثلاثہ کے توسط سے جلد صلح ہوجائے گی اور اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں نے ضمانت کی کہ وہ بلجیم میں آسٹری اقتدار کو بحال کرائینگی یہ پوشیدہ طور پر معاہدہ ہوا کہ پروشیا ہنگری اور بلجیم میں بدلی نہیں پھیلائیگا اور نیز شاہی تخت کے لئے لیپولڈ کی تائید کریگا اس سیاسی فتح نے صرف پروشیا کی عملی مخالفت کا انسداد نہیں کیا بلکہ لیپولڈ کی فضیلت فریڈرک ولیم کے کمزور دماغ میں قائم ہوگئی اور انجام کار سنہ ۱۷۹۱ء میں اوس کو عہدہ سے مستعفی ہونا پڑا اور ہرٹزبرگ بھی جو آسٹریا کا جانی دشمن تھا پروشیا کی وزارت خارجہ سے برطرف کردیا گیا۔

لیپولڈ اور ترکی | معاہدات ریچینبیگ سے یہ نتیجہ مترتب ہوا کہ آسٹریا اور ترکوں

کے درمیان اعلان ہوگیا۔ لیپولڈ جنگ کے ہرگز موافق نہ تھا اور جوزف کی
طرح روسی قطرین کی ملک گیری کی تائید کرنا اوس نے حماقت سمجھا۔ نیز ترکوں
کے ملک کا حصہ بجزہ ناممکن تھا اور اوس موقع پر یہ کسی طرح مناسب بھی
نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اوس نے ترکوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی اور
لوڈن کی ماتحتی میں بوہیمیا سے بڑی تعداد میں افواج واپس بلالیں تاکہ پرچیبابگ
میں اوس کو تقویت ہو۔ لوڈن کی روانگی کے بعد پرنس کوبرگ کا تقرر اسکی جگہ
پر ہوا۔ اس کے بعد اوس نے آرسوڈا پر جس میں ایک بھی اس کا مدد ہوا قبضہ کرلیا۔
گرگیوا کا محاصرہ کرلیا لیکن ۸۔ جولائی ۱۷۹۰ء کو اوس کو اپنے خاص کیمپ میں
بعد جنگ عظیم شکست فاحش ہوئی۔ کلرفیٹ کی ظفریابی اور جنرل ڈی ونس
کی تسخیر الزبتھ سے اس شکست کی البتہ کچھ تلافی ہوئی ان واقعات کی بناء
پر لیپولڈ نے گرگیوا پر ۱۹ ستمبر کو ۹ ماہ کے لئے التوائے جنگ منظور کرنا بہت غنیمت سمجھا
تھوڑے عرصہ میں سسٹووا میں آسٹریا اور ترکی کے سفیروں کی ایک کانگریس منعقد
ہوئی جس میں مصالحت کرانے والی طاقتوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے
جیسا کہ کنونشن آف ریچنبیگ میں طے ہوا تھا کئی ماہ تک اجلاس ہوتے رہے
لیپولڈ اس امر پر مصر تھا کہ ترکی اسودا قدیم اور کروشیا کا ایک ضلع آسٹریا کے حوالہ کرے

صلحنامۂ سسٹووا
۴۔ اگست ۱۷۹۱ء

تاکہ ان سے دریائے ڈینیوب اور دریائے انا آسٹریا کی حد فاصل
بن جائیں شروع میں پروشیا نے آسٹریا کے حق میں کسی قسم کی
حوالگی کی مخالفت کی اور کانگریس ایک موقع پر منتشر بھی
ہوگئی لیکن لیپولڈ نے نہایت ہوشیاری سے پروشیا کے سفیر لیکینونی کو اپنی
طرف ملالیا اور ۴۔ اگست ۱۷۹۱ء کو صلحنامۂ سسٹووا پر حسب خواہش لیپولڈ
دستخط کردئے گئے۔ اس صلحنامہ کی رو سے خاندان ہیپس برگ خارجی جنگ
کے خطرہ سے بالکل مطمئن ہوگیا۔ دوسرا فائدہ جو لیپولڈ نے اس صلح سے حاصل
کیا وہ یہ تھا کہ جرمنی میں آسٹریا کی بزرگی پھر قائم ہوگئی۔ پروشیا کی حمایت کا
اب اوس کو یقین تھا چنانچہ لیپولڈ نے رائن تک سفر کیا۔ ۳۰ ستمبر ۱۷۹۰ء
کو وہ بالاتفاق اہل روما کا بادشاہ منتخب کیا گیا اور ۴۔ اکتوبر کو وہ فرنکفرٹ

میں داخل ہوا اور ۹ اکتوبر کو ایمپراطور کی حیثیت سے رسم تاجپوشی ادا کیگئی

لیپولڈ ایمپراطور بنایا گیا

لیکن ایمپراطور ہو جانا ہی اوس کے لئے کافی نہ تھا۔ اوس ملک کو اون برے اثرات سے پاک کرنا تھا جو جوزف کے طرز عمل سے پیدا ہو گئے تھے اوس کا مقصد تھا کہ ظاہر و باطن شاہزادگان جرمنی کا رہنما بنے اور اون بزرگیوں کو پھر حاصل کرے جو پروشیا نے انجمن والیان ملک کے ذریعہ سے حاصل کی تھیں۔ جرمن شاہزادے جو الاسا اور لورین اور فرینکونی میں حکمران تھے فرانس کی مجلس وضع قوانین کے پیش کردہ معاوضات پر راضی نہ تھے پس لیپولڈ نے اس موقع سے کام نکالنا چاہا۔ لیپولڈ نے ان جرمنی حکمرانوں کے حقوق کی حمایت کا وعدہ کرکے بیان کیا کہ صلحنامۂ ویسٹ فیلیا کی رو سے وہ اون کی جانب سے مداخلت کرنے پر تیار ہے۔ پس ۱۴ دسمبر سنہ ۱۷۹۰ء کو لیپولڈ نے جرمن سلطنت کے سرخیل کی حیثیت سے لوئی شانزدہم کو تحریر کیا کہ وہ مقامات متنازعہ فیہ فرانس کو منتقل نہیں کئے گئے وہ ایمپراطور اور اوس کی مملکت کے ماتحت ہیں۔ مملکت کے کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ اون کو کسی غیر سلطنت میں منتقل کرے پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مجلس شوریٰ کے وہ تمام احکام جن کا تعلق مملکت (اسپائر) اور اس کے اراکین سے تھا ناقص العمل اور مسترد ہو گئے اور یہ کہ ہر چیز کو قدیم صورت میں لے آنا چاہیئے۔

لیپولڈ اور ہنگری

بحیثیت ایمپراطور جب فرینکفرٹ میں اوس کی رسم تاجپوشی ادا ہو چکی تو لیپولڈ ڈائنا واپس ہوا اور ہنگری میں اپنی طاقت کو مستحکم کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ شہنشاہ جوزف کی تجاویز نے مملکت میں اسقدر بددلی پھیلا دی تھی کہ گو اوس نے اون تجاویز سے کلی انحراف کیا اور سینٹ اسٹیفن کو دوبارہ تخت و تاج عطا کیا لیکن مملکت کے دور دراز اقطاع میں شورش فرو نہیں ہوئی امرائے ہنگری نے جوزف کے اس انحراف کلی کو اوس کی کمزوری پر محمول کیا اور اون دقتوں سے جو پروشیا کی سازشوں اور نیز جنگ ٹرکی سے درپیش تھیں فائدہ اٹھانے کی غرض سے اونھوں نے مزید مراعات کا مطالبہ کیا۔ اہل ہنگری فرانس کے

واقعات سے بہت متاثر تھے اور بہت ممکن ہے کہ جو عرضداشت کہ اونھوں نے لیپولڈ کی خدمت میں پیش کی اُس کے مندرجۂ ذیل جملے پیرس کی جمہوری جماعت نے تیار کئے ہوں انسان اور قوموں کے حقوق کی بنا اور نیز اوس تمدنی معاہدہ کی رو سے جس سے ریاستیں قائم ہوئیں یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ عوام الناس شاہنشاہی اور حکومت کے مصدر ہیں یہ مسئلہ قلم قدرت نے ہمارے دلوں پر نقش کر دیا ہے اور یہ امر ایسا ہے کہ جسکے تسلیم کرانے میں ایک ایسے منصف مزاج بادشاہ کو جیسے کہ حضور خود بدولت ہیں کبھی عذر نہ ہوگا یہ عوام الناس کے ایسے مسلم اور لاینفک حقوق ہیں جنکو کہنگی اور بے توجہی کبھی زائل نہیں کر سکتی ہمارے دستور کی بنا پر رعایا اور بادشاہ دونوں کی ذات میں بادشاہی مضمر ہے اور اس اسلوب سے کہ عوام الناس کو ہر اوس ضروری تدبیر کے اختیار کرنے کا حق ہوگا جس سے حسن معاشرت کی تکمیل اور رعایا کے جان و مال کی حفاظت ہو۔ اسلئے ہم کو یقین ہے کہ بادشاہ ڈائٹ اجلاس کے موقع پر صرف اونھیں مطالبات کو پورا نہیں کریگا جن کا ذکر شاہی فرمان میں ہے بلکہ ہم کو آزادی بخشیگا جسکو اہل بلجیم نے بزور شمشیر حاصل کیا ہے۔ یہ ایک ایسی خطرناک مثال ہوگی جس سے دنیا سبق حاصل کرے گی۔ کہ ایک قوم صرف تلوار ہی کے ذریعہ سے اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتی ہے نہ کہ تابعداری کے ذریعہ سے اور اوس ہنگری کے ڈائٹ جسکو لیپولڈ نے اپنی رسم تاجپوشی کے موقع پر طلب کیا اور جسکا حوالہ اہل پسٹ نے اپنے مشہور خطبہ میں دیا تھا۔ لوگ بکثرت شریک ہوئے چونکہ میریا تھریسا کی تخت نشینی کے بعد پھر کبھی اس ڈائٹ کا انعقاد نہ ہوا تھا۔ اس لئے یہ اجلاس امراے ہنگری کے خیال میں کمزوری کی مزید علامت تھی۔ پس اونھوں نے ایک معاہدہ تیار کیا جس کی رو سے بادشاہ ہنگری کی وہی حیثیت ہو جاتی جو پولینڈ کے بادشاہوں کی تھی۔ اپنے اوپر اس قدر اعتماد تھا کہ اونھوں نے یہانتک پیشقدمی کی کہ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے ریچنبیگ کی کونشن میں سفیر تک بھیجے تھے لیپولڈ کا ان مطالبات کے پورا کرنے کا ذرا بھی ارادہ نہ تھا۔

اوس کا مقصد یہ تھا کہ اوس کو وقت مل جائے تاکہ حکمت عملی کے ذریعہ سے وہ اپنی جگہ پر مستحکم ہو جائے اس درمیان میں اوس نے خود ہنگری میں مخالفت پیدا کرنے کی کوشش کی اور اس ضمن میں اوس نے ملک کے دیگر قوم پرستوں کو ہمت دلائی جن میں اہل کروشیا و اہل نباٹ شامل تھے لیکن جب ریچنباک کی کانگریس ختم ہوگئی اور گرگیوا کے التوائے جنگ کی مدت تمام ہوگئی اور اوسکی رسم تاجپوشی بھی ادا ہو چکی اوسوقت لیپولڈ نے ہنگری کی خبر لینی شروع کی۔ اُسنے ۶۰۰۰۰ (ساٹھ ہزار) سپاہیوں کو جو بوہیمیا میں پروشیا کو ڈرانے دھمکانے کے لئے جمع کئے تھے۔ پیسٹ روانہ ہونے کا حکم دیا۔ اور ڈائٹ کو ہدایت کی کہ اُس کی بحیثیت بادشاہ ہنگری کی تاجپوشی کی رسم ادا کرنے کے لئے پریسبرگ روانہ ہو۔ یہ بھی اعلان کیا کہ وہ کسی طرح مجوزہ جدید دستور کو منظور کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ حکم رواداری کے فرمان کے خلاف عمل کرنے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کر سکتا ہے۔ اور نیز یہ کہ وہ اپنے جد چارلس ششم اور اپنی ماں ماریا تھریسا کے قدم بقدم چلے گا۔

لیپولڈ بحیثیت بادشاہ ہنگری ۔ ۱۵۔ نومبر ۱۷۹۰ء

ہنگری کے امرا لیپولڈ کے استقلال اور فوج کشی سے مرعوب ہوگئے اور امیر اطوز نے پرنس الیسٹر ہنری متوفی کی جگہ اپنے چوتھے بیٹے آرچ ڈیوک لیپولڈ کو ہنگری کا پلیٹائن بنایا اور اس کے ذریعہ سے ۱۵۔ نومبر کو اوس نے موعودہ شرائط پر سینٹ اسٹیفن کے تخت کو حاصل کیا اپنی مستقل مزاجی سے لیپولڈ نے یہ فتح بھی حاصل کی اور اب اوس نے ایک باموقع رعایت کے ذریعہ سے شہرت دنا مودری حاصل کرنے کی کوشش کی اور ایک اصول پیش کیا کہ آیندہ سے ہر بادشاہ کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ تخت نشینی کے چھ ماہ کے اندر رسم تاجپوشی ادا کرے اس رعایت کا نہایت جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ کیونکہ اس سے جوزف دوم کے طرز عمل کی تجدید نا ممکن ہوگئی تھی۔ ڈائٹ نے شہنشاہ کی خدمت میں حسب معمول ایک لاکھ فلورنس کے بجائے دو لاکھ پچیس ہزار فلورنس پیش کئے اور امرا کی بے تعلقی شکریہ و پر جوش تعریف

کی صورت میں تبدیل ہوگئی۔ پلسیٹ کے ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کے مطالبات نامنظور کئے گئے اور انقلاب فرانس کی ہم آہنگی کا دور ختم ہوا اور ہنگری کے امرا جو لیپولڈ سے بہت خوش ہوگئے تھے جمہور کے جذبات کی حمایت سے قطعی علیحدہ ہوگئے۔ ہنگری میں لیپولڈ کو جو دقتیں پیش آئیں وہ اُن دقتوں کے مقابلہ میں جو بلجیم میں پیدا ہوگئی تھیں کچھ حقیقت نہیں رکھتی تھیں۔ لیکن اس قطعہ ملک میں زمانہ ہی نے خاندان ہیپس برگ کے حق میں بہت کارسازی کی تھی اور جیسا کہ کانگرس ریخنبیک نے طے کیا تھا اکتوبر میں نمایندوں کی مجلس ہیگ میں منعقد ہوئی اور اس وقت واقعات نے کچھ اور ہی صورت اختیار کر لی تھی۔ ۱۷۸۹ء میں بلجیم کے باغیوں کی فتح کے بعد ہی اندرونی بے چینی شروع ہوگئی جس کا جدید دستور کے اعلان کے ساتھ آغاز ہوا اور وان ڈر نوٹ اسٹینیس اور وان نس بلجیم میں فرقہ بندیاں میں پہلے پہل باہمی اختلاف پیدا ہوا۔ موخر الذکر کے انقلاب فرانس کی کامیابی سے خیالات بہت بلند ہوگئے تھے وہ ایک جمہوری دستور کی حمایت کرتا تھا۔ اور مقامی مجلسوں کے لئے طریقۂ انتخاب کو پسند کرتا تھا لیکن اسٹیٹس اس کے سخت خلاف تھا وہ صرف یہ چاہتا تھا کہ قدیم طریقے دوبارہ جاری کئے جائیں اور بجائے اس کے کہ مرکزی گورنمنٹ خاندان ہیپس برگ کے ہاتھ میں رہے وہ منتخب شدہ مجلس شوریٰ کے اثر میں رہے تعجب ہے کہ جمہوری جذبات بالکل اوس کے منافی تھے جو فرانس میں ظاہر ہوئے پادریوں کے اثر سے اہل بلجیم اور خصوصاً اہل برسلز کو یقین دلایا گیا کہ فرقہ وان کسٹ مرتد ہے۔ جمہور پسندوں پر کوچہ و بازار میں حملے کئے گئے اور اُن کے ساتھ برا برتاؤ کیا گیا۔ نیز اُن کو مقید کیا گیا۔ وان ڈر نوٹ اور اس کے پیروکاروں نے اونکو جملہ حقوق سے محروم کر دیا اور متعدد بغاوت و بلووں کے بعد وونک اپریل ۱۷۹۰ء میں فرانس کو بھاگ گیا۔ انھی واقعات کے سبب بلجیم کی سلطنت جمہوریہ نہایت کمزور ہوگئی

کیونکہ ملک کے اکثر لائق افراد اوس جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔ جس نے انقلاب سلطنت کے زمانہ میں بڑا جوش وخروش دکھایا تھا۔ (یعنی انقلاب سلطنت کے واقعات میں بڑی سرگرمی سے کام کیا تھا) لیکن ان واقعات کا اثر اس سے بدرجہا زیادہ دیگر ممالک پر پڑا چنانچہ ملک فرانس کی مجلس قومی بھی خواہان جمہوریہ یہ ظلم وجفا دیکھ کر نہایت متاثر اور متحیر ہوئی اور اس کا نامی کارکن لیفٹ (یہ حال دیکھکر) سخت پریشان اور متردد ہو گیا اور اسی وجہ سے اصل سربرآوردہ لوگ ملک بلجیم سے کنارہ کش ہو گئے مگر اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز ایک شخص مسمی وین درلوٹ کی حرکت تھی جس نے بلجیم کے بہادر افسر وین ڈرش کے ساتھ برا سلوک کیا یہی وین درش اکتوبر ۱۸۹۰ء کے حملہ میں سپاہ بلجیم کا سردار تھا۔ وین درلوٹ نے اس (غریب) کو برطرف کرکے اس کی جگہ پرشیا کے ایک جرنیل سینفیلڈ کو دیدی اور اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اس پر لشکر بلجیم کی بے ترتیبی اور بدنظمی کا الزام لگا کر اور گرفتار کرکے اینٹورپ میں قید کردیا۔ اس پر اہل فلینڈر جو اس کے اہل وطن تھے نہایت چیں بجبیں ہوئے فتحمند فریق میں اور بھی زیادہ تفرقہ پیدا ہو گیا اصل دو دل یعنی امرا و پادری ڈیلوک ڈی ازمبرگ کی اشتعالک سے ادھر تو وین درلوٹ کی نئی کامیابی سے اور ادھر اسمبلی (Assemlly) مجلس شوریٰ کے ہمہ گیر اقتدار کے حسد سے برانگیختہ خاطر تھے بات تو یہ ہے کہ ایسی حالت میں آسٹریا کی فوج نے زیر احکام مارشل بندر کے خود عوام ہی کی مدد سے یہ فائدہ اوٹھایا کہ باآسانی صوبۂ لیمبرگ پر اپنا تسلط کرلیا تھا

کانفرنس بمقام ہیگ اکتوبر ۱۷۹۰ء

کانگرس کے اجلاس کی بابت رائشن بیک میں فیصلہ ہوچکا تھا چنانچہ اکتوبر ۱۷۹۰ء میں بمقام ہیگ اسکا اجلاس ہوا اسمیں آسٹریا کی طرف سے وکیل مطلق ملک کا گرامی قدر اور ماہر بدل کومٹی ڈی میرس ارجنٹو تھا اور یہی شخص شہر پیرس (Paris) میں بھی وکیل رہچکا تھا علاوہ اس کے انگلستان کیطرف سے لارڈ آکلینڈ اور پروشیا کی جانب سے کاؤنٹ کیلر اور ہالینڈ کی طرف سے وین ڈرسپی جیل نمایندے تھے ایسے موقع پر لیوپولڈ نے اب

رائے شن باخ میں اپنی دانشمندانہ سیاسی تدابیر سے فائدے اُٹھائے اس سے
انگلستان اور ہالینڈ کے سفیروں کو ماننا پڑا کہ نیا بادشاہ شہنشاہ سابق سے
بالکل مغائر ہے سفیر پروشیا (Prussia) کو بدوں ہالینڈ و انگلستان
کام کرنے کی جرأت نہ ہوئی حسب وعدہ لیوپولڈ نے اعلان کیا کہ میں اُن
سب قواعد انتظامی اور اسناد عہدنامجات کو جو میری والدۂ گرامی اعلیحضرت
میریا تھریسیا کے عہد میں ملک بلجیم کے اندر بہ ضمانت انگلستان و ہالینڈ و پروشیا
جاری تھی و ساری تھی پھر بدستور قائم کردونگا اور اگر ۲۱ نومبر تک میرے اختیارات
کو مان لیا گیا تو میں (ایک سرے سے) سب کو امان دونگا۔ لیکن اراکین بلجیم
نے بادشاہ کے اس وعدہ کا کوئی جواب نہ دیا اس پر بادشاہ بھی فوج کشی
پر آمادہ ہوگیا اور ۴۵۰۰۰ سپاہی بندر کے ماتحت بمقام لکزمبرگ جمع کرلئے
یہ دیکھکر بلجیم نے ہیگ کانفرنس سے التماس کی کہ مدت کو اور بڑھا دیا جائے
اور میریا تھریسیا کے زمانہ کے نہیں بلکہ چارلس ششم کے عہد کا نظام حکومت
پھر جاری کردیا جائے اس تحریک کی اتحاد ثلاثہ کے نمایندوں نے تائید کی
لیکن آسٹریا کے ایلچی نے نامنظور کردیا۔ آخرکار ۲۱۔ نومبر کو امرائے بلجیم نے
شہنشاہ کے فرزند سوم آرچ ڈیوک چارلس کو گرانڈ ڈیوک کے تخت کا وارث

لیوپولڈ کی فتح بلجیم

قرار دیا لیکن وقت گزرچکا تھا۔ صلح بالرضا کی امید محض
بیکار تھی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن بندر سپاہ عظیم کے ساتھ
بلجیم میں داخل ہوا اہل بلجیم سال بھر کی مصیبت سے انقلاب سلطنت کے
ہاتھوں اس قدر افسردہ خاطر تھے کہ دوبارہ آسٹریا کے زیر حکومت آجانے
پر اونھوں نے چون وچرا تک نہ کی شہر کے بعد شہر بدون مقاومت مطیع
ہوتا چلا گیا اور دسمبر ۱۷۹۰ء کی دوسری تاریخ بروسیلز بھی تسخیر ہوگیا۔ (بروسیلز
کے فتح ہوتے ہی) ون در نوٹ جو اپنے خاص دوستوں کو لیکر بھاگ نکلا
اور بلجیم کا تمام ملک نہایت آسانی سے شاہ لیوپولڈ کے ہاتھ آگیا بالفاظ دیگر
اس بادشاہ نے بلجیم کو اسی قدر آسانی سے دوبارہ حاصل کرلیا جسقدر آسانی
سے جوزف نے اسکو اپنے ہاتھوں سے نکل جانے دیا تھا۔ شاہ لیوپولڈ کے

تخت نشینی کے بعد رعایا کو اوس جشن کی خوشی میں کچھ آزادیاں بادشاہ کی طرف سے عطا کی گئی تھیں۔ چنانچہ شاہی سفیر دی ہرسٹی نے ۸- دسمبر کو ان سب آزادیوں کی تصدیق کر کے اپنی رضا مندی کا بھی اظہار کیا لیکن شہنشاہ لیوپولڈ نے اس سفیر کی اس تصدیق کو نہ مانا بلکہ اس کے شاہی سفیر ہونے ہی سے انکار کیا (کیونکہ بادشاہ کی نیت میں فرق آ گیا تھا)۔ وہ اپنے لئے ان تمام اختیارات کو حاصل کرنا چاہتا تھا جو اس کی والدہ میریا تھریسیا کو آخر عہد حکومت میں حاصل تھے یہ حالت دیکھ کر ان طاقتوں نے (جو بادشاہ اور رعیت کے درمیان مصالحت کرانے میں کوشاں تھیں) اپنی ذمہ داری سے بچنا چاہا بلکہ اونھوں نے رعیت کے لئے مطلوبہ آزادیاں حاصل کرانے سے بھی قطعی انکار کر دیا اس انکار پر بادشاہ (دل میں) خوش ہوا کیونکہ اس صورت میں بیرونی مداخلت کا بھی کھٹکا جاتا رہا تھا اور اس طرح بلجیم ہی میں نہیں بلکہ لیج کے حلقۂ مذہبی میں بھی اپنا تسلط کر لیا۔ (اپنے علاقہ میں تو بادشاہت سے مطمئن ہو گیا لیکن غیر ممالک میں بھی اپنا اقتدار ظاہر کرنیکا موقع جلد ہاتھ آ گیا) سلطنت کے قرب و جوار کے مقامات نے پروشیا اور جرنیل شلفن کی حرکتوں سے

آسٹریا بمقام لیج

تنگ آ کر شہنشاہ لیوپولڈ سے فریاد کی یہ موقع اوسکو اپنے اختیارات کے دکھانے کا اچھا ہاتھ آیا مجبوراً شلفن کو اپنا علاقہ خالی کرنا پڑا اور آسٹریا کی فوج نے ۱۲- جنوری ۱۷۹۱ء کو اوس پر قبضہ کر لیا۔ اور اسقفی کے سب حقوق اس علاقہ پر دوبارہ مستحکم ہو گئے۔

روس اور سویڈن

اس زمانہ میں زارینۂ روس کے دو بڑے دشمن تھے ایک سویڈن اور دوسری ترکی۔ ان دونوں دشمنوں سے ملکہ کو ایک ہی وقت میں مقابلہ کرنا پڑا اور لطف یہ کہ آسٹریا ہی ایک ساتھی باقی رہگیا تھا لیکن وہ بھی لیوپولڈ کی حرکتوں سے دشمن ہو چکا تھا۔ لیوپولڈ جوزف کے طرز عمل کو بالکل چھوڑ چکا تھا۔ رائے شٹنبک میں اُس نے عجیب انتظامات کئے اور اتحاد ثلاثہ کے ساتھ دوستانہ برتاؤ روا رکھا سویڈن کے ساتھ جنگ کرنا آسان نہ تھا کیونکہ شاہ سویڈن اہل ڈنمارک کے حملوں کے خطرہ سے مطمئن ہو کر اور

اپنی دانشمندی کے سبب اپنے امرا کی خطرناک سازشوں کا انتظام کرکے فنلینڈ میں اپنی فوج سے پھر جا ملا اور نہایت سرگرمی سے بحری و بری جنگ کی تیاری کرنے لگا اور بالآخر روس پر حملہ آور ہوا اگرچہ (اپنی ذاتی بہادری سے) وہ خاص سینٹ پیٹرسبرگ کے قریب تک پہنچ گیا لیکن سپاہ کی کمی کے سبب وہ کچھ نہ کرسکا اس کو پورا بھروسا صرف اپنے بیڑے پر تھا لیکن روس کے امیر البحر شہزادہ ناسو سیگن نے جو اٹھارھویں صدی کا نہایت خوش نصیب سپاہی گزرا ہے اس بیڑے کا محاصرہ کرلیا۔ سویڈن کے بیڑے نے ۲۴۔ جون سنہ ۱۷۹۰ء کو اس محاصرہ سے نکل جانے کی کوشش کی لیکن وہ بیکار ثابت ہوئی۔ روسیوں کے دل بڑھ گئے۔ سمجھے کہ دشمن مغلوب ہوگیا ہے جبراً و قہراً اس بیڑے کو ہتھیار ڈال دینے پڑینگے۔ لیکن کچھ ایسا رنگ بدلا کہ ۳۔ جولائی کو اہل سویڈن نے محاصرہ توڑ ڈالا اگرچہ اس کوشش میں ان کی بھی پانچ ہزار جانیں تلف ہوئیں اور چھ روز بعد شاہ سویڈن نے بحری فتح بھی حاصل کی آبنائے سونسکا پر روسیوں کو شکست ہوئی اور تیس جہاز اور چھ سو بندوقیں ضائع ہوئیں اور ۹۰۰۰ آدمی کام آئے۔ مگر باوجود اس فتحیابی کے جو سویڈن کو نصیب ہوئی روس پسپا نہیں ہوا اور نہ سیاسی واقعات میں کوئی فرق آیا زارینہ کیتھرائن نے بغیر کسی طرح کی لجاجت کے یا کسی قسم کے عجز و انکسار کے شاہ سویڈن سے یہ کہلا بھیجا کہ بجائے اس کے کہ تم اپنے ہمسایہ اور پڑوسیوں سے لڑو بہتر یہ ہے کہ فرانس کی طرف متوجہ ہو فرانس کی بابت تو ملکہ انیٹی او نیلیٹی نے بہت کچھ کہا سنا تھا جس سے اس بہادر بادشاہ پر گہرا اثر ہوا تھا فرانس کے شاہی خاندان پر بہت کچھ تاسف کرتا تھا اور انقلاب سلطنت کے ظلم شدید سے بے حد نفرت کرتا تھا چنانچہ کیتھرائن نے جو کچھ کہلا بھیجا اس نے اس کو غور سے سنا اور جانتا

ویریلا کی صلح ۱۴۔ اگست سنہ ۱۷۹۰ء

تھا کہ رعایا کو روس سے جنگ کرنا پسند بھی نہیں ہے اسلئے ۱۴ اگست سنہ ۱۷۹۰ء کو بمقام ویریلا اوس نے روس کے ساتھ صلح کرلی اور عہدنامہ پر اپنے دستخط کردیے جسکی رو سے دونوں ملکوں میں وہی ارتباط اور وہی تعلقات پھر بدستور قائم ہو گئے جو جنگ

سے پہلے تھے فریقین کو کوئی ملکی یا مالی فائدہ نہیں ہوا۔
جبکہ کیتھرائن اہل سویڈن کا مقابلہ کر رہی تھی ترکوں کے برخلاف بھی اوس نے خاص قوت سے کوشش کی لیکن ترکوں کے مقابلہ میں لیوپولڈ کے انحراف اور گرگیو کے التوائے جنگ نے کیتھرائن کی اس کوشش میں بہت کچھ ضعف پیدا کر دیا اب لڑائی کی

مقام اسمٰعیل کی تسخیر ۲۰- دسمبر ۱۷۹۰ء

صورت صرف شہر اسمٰعیل کا محاصرہ رہگیا جہاں ترکوں نے نہایت جدوجہد سے اس شہر کو دشمن سے بچانا چاہا۔ روسی حملہ آوروں کو بار بار شکست ہوئی اور آخر میں پوٹمکن نے مایوس ہو کر محاصرہ چھوڑ دیا لیکن ایک دوسرا شخص سوداروف نامی اس کی جگہ آگیا یہ وہی شخص تھا جس نے ۱۷۸۹ء میں ریمنک کی عظیم الشان فتح یابی سے نام پیدا کیا تھا اور اسی باعث سے اپنے زمانہ کا سب سے بڑا روسی جرنیل مانا جاتا تھا اس شخص میں مردانگی اور جوانمردی ایسی ہی تھی جیسی کہ ترکوں میں پائی جاتی ہے۔ الغرض ۲۰- دسمبر ۱۷۹۰ء کو بعد حرب وضرب شدید اور کشت وخون کثیر کے جن میں دس ہزار روسی اور تیس ہزار ترکی مارے گئے شہر اسمٰعیل پر سخت حملہ کیا گیا۔ دوسرے سال روسی قسطنطنیہ کی طرف بڑھے اور روسی جرنیل نریپ نن نے بتاریخ ۹ رجولائی ۱۷۹۱ء وزیر اعظم ترکی کو بمقام مشن شکست دی اس جرنیل کے ماتحت دو نامی افسر سرود اور کٹوزو تھے مگر کیتھرائن کو اس غلبہ کو طول دینے سے فائدہ اٹھانیکی تمنا تھی لیپولڈ کی حکمت عملی کے سبب سب ممالک یورپ سے علیحدہ ہو گئی تھی اور عہدنامہ سسٹوا کی رو سے وہ فوج جو اسنے ترکوں سے لڑنے کے لئے تیار کی تھی وہ بھی اوس کے ہاتھ سے جاتی رہی اس کے علاوہ پولینڈ میں کیتھرائن کی توجہ کی سخت ضرورت تھی چنانچہ ملکہ نے اس بات پر غور کیا کہ فرانسیسی انقلاب سلطنت کے ہنگامہ کا یورپ پر کیا اثر ہوا وہ یہ چاہتی تھی کہ شاید ان باہمی پیچیدگیوں سے روس کا کوئی فائدہ نکل آئے اسی خیال سے

صلحنامہ جاسی ۹- جنوری ۱۷۹۲ء

مقام جاسی پر اوس نے ۹- جنوری ۱۷۹۲ء کو ایک عہدنامہ ترکوں کے ساتھ کیا جس کی رو سے روس کے پاس صرف اوزیکوف اور دریائے بگ اور نیسٹر کا درمیانی حصہ رہگیا اس کا

نتیجہ یہ ہوا کہ روس نے جو سلطنت عثمانیہ سے جنگ کی تدابیر سوچ رکھی تھیں وہ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گئیں اور چند ضلعے علاقہ دریائے ڈینوب کے متعلق ہوشیاری سے عہد نامہ جاسی میں شامل کئے گئے اور یہ نئے جھگڑے آئندہ کی لڑائیوں کا بہانہ ہو گئے۔ شہنشاہ لیپولڈ کی حکمت عملی کو ایسی کامیابی ہوئی کہ اسکے سبب یورپ کی سلطنتوں کی حالت بدل گئی اور ان کا آپس میں برتاؤ بھی کچھ اور ہو گیا۔

لیپولڈ کی حالت

۱۷۹۱ء میں لیپولڈ نہ صرف اپنے علاقہ میں بادشاہ تھا بلکہ وہ ایک بڑی سلطنت کا اصلی اور مستند نمائندہ بن چکا تھا۔ آسٹریا کے خلاف جو مجموعی سازش تھی اس کا قلع و قمع کر دیا اور اتحاد ثلاثہ کے استحکام کو خاک میں ملا دیا۔ انگلستان جورج ثانی کی نسبت لیپولڈ کی طرف بدرجہا زیادہ مائل تھا اور شاہ پروشیا فریڈرک ولیم ثانی بھی اس کا دوست تھا دشمن نہ تھا۔ ۱۷۹۱ء میں شاہ لیپولڈ موقع پا کر فرانس کی طرف جھک پڑا تاکہ وہاں سے جو کچھ ہو سکے آسٹریا کے لئے حاصل کرے جب سے مجلس وضع قوانین نے عنان سلطنت کو ہاتھ میں لیا تھا فرانس کا اقتدار ملکی امور خارجہ میں بالکل جاتا رہا تھا لیکن اس کا الزام فرانس کے وزیروں کے سر رکھا گیا۔ لیپولڈ جانتا تھا کہ اگر عوام کو فتح ہو گئی تو پھر پہلے کی طرح آسٹریا کی مخالفت کیجائے گی۔ اور ۱۷۵۶ء کا عہد نامہ غتر بود ہو جائیگا وہ خود یہ چاہتا تھا کہ شاہ فرانس کی طرفداری کرے کیونکہ اس میں اس کا ملکی فائدہ بھی تھا اور ذاتی بھی لیکن دو بڑے واقعے فرانس میں ایسے ہوئے جن سے شاہ لیپولڈ کے نزدیک لوئی شانزدہم اور میری اینٹوانیٹ کے اختیارات کم ہو گئے ایک تو بیسٹائل کی تسخیر تھی اور دوسرے شاہی خاندان کا پیرس میں چلا جانا تھا مجلس وضع قوانین کے طرز عمل سے باوجود مرابو کی تدبیر کے فرانس میں مداخلت کرنیکا موقع اس کے ہاتھ آ گیا۔ مخالفین انقلاب جنہوں نے بادشاہ کے چھوٹے بھائی کامٹی ڈی ارٹواس کے ساتھ جلاوطنی اختیار کر لی تھی لیپولڈ سے التجا کی کہ وہ شاہ فرانس کے معاملات میں مدد دے مجلس وضع قوانین کے ہاتھوں فرانس کے ہر محکمۂ حکومت کے لیے ترتیب کئے جانے کا جو نتیجہ ہونا تھا وہی ہوا اور ۱۷۹۱ء کے ابتدا ہی میں اس کا اثر ظاہر ہونے لگا

ہرچند بوئلے نے اہل سویڈن کے چند باغیوں کو بمقام نین سی ۱۷۹۰ء میں عبرت انگیز سزا دیکر لشکر میں انتظام جاری کرنا چاہا لیکن اس کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں سبب یہ تھا کہ سپاہی بددل ہو گئے تھے اور اکثر فوجی افسر بھی شدت سے بادشاہ کی خیرخواہی کا دم بھرتے تھے بیڑے کی حالت زیادہ خراب تھی اِدھر کلیسا کے ملکی نظام اساسی نے مخالفت پیدا کرادی تھی اور عوام الناس میں کارکنان ملکی کے درمیان رخنہ ڈالدیا تھا۔ فرانس کے ہر حصہ میں لوگوں کو عجیب بے چینی ہوگئی تھی اور اسی سبب سے ایک جماعت ایسی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جو منتخب مجلس شوری کے کاموں پر اعتراض کیا کرتی تھی اس جماعت کے دیہات کے لوگوں پر خاص اثر حاصل تھا۔ مسیحی مذہب کی املاک جو ضبط ہوگئی تھی اور اس کی ضمانت کے لئے جو (نوٹ) جاری کئے گئے تھے اُن سے کثرت بظاہر دولت کی معلوم ہوتی تھی لیکن دراصل تمام کاروبار تجارت غیر محفوظ ہوگیا تھا زمانۂ قدیم میں حکومت ملکی کا یہ انتظام تھا کہ ملک کو صوبوں میں تقسیم کیا جاتا تھا لیکن بجائے صوبوں کے اب محکمے وضع کئے گئے تھے اور ان محکموں میں ایسے نابلد اور ناتجربہ کار آدمی رکھدیے تھے کہ اُن کو بے امنی اور ہل چل کے زمانہ میں مشکلوں کا سامنا کرنیکا شعور تک نہ تھا۔ بادشاہ کے اقتدار بڑھ جانیکا خوف ہر منتخب مجلس شوری کو کھائے جاتا تھا اور اسی سبب سے اونھوں نے دستور حکومت میں بڑی کارستانیاں کیں لیکن انتظام ایسا بگڑا کہ عاملانہ طاقت کو اس قدر جکڑ دیا کہ عمدہ حکومت کی بیخ کنی ہوگئی۔ گورنمنٹ کی بیخ کنی ہوتے ہی اراکین مجلس وضع قوانین اپنے مشنوی حقوق انسان اور اصول انتخاب حاصل کرنے کے اشتیاق میں ایسے مشغول ہوئے کہ قانون اور ضابطہ کو جاری اور برقرار رکھنے کی شدید ضرورت تک کو بھول گئے۔ مرابو نے اپنی دانشمندی سے یہ معلوم کرلیا تھا کہ بغاوتوں کی شدت سے اور فتنہ و فساد کے زور شور سے فرانس بربادی کے کنارہ آلگا ہے چنانچہ بادشاہ سے جو اُسنے خود مراسلت کی تھی اس میں اسنے صاف الفاظ میں کہدیا تھا کہ بادشاہ کو فوری طاقت کا استعمال نہایت ضروری ہے اور نیز یہ بھی صلاح دی کہ آپ پیرس کو خیرباد کہکر صلح پسند لوگوں

کو جمع کیجیے، کیونکہ ایسی عدم حکومت سے خانہ جنگی کہیں بہتر ہے انجام کار رعیت کے وہی حقوق قائم رہیں گے جن کو بادشاہ منظور کر لیگا۔ البتہ بادشاہ کو اتنا ماننا پڑے گا کہ رعیت کو بھی قانون بنانے اور اپنے نمایندوں کے ذریعہ سے محصولوں کے لگانے کا اختیار رہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتلا دینا چاہیئے کہ رعیت کی خوشنودی انتظام حکومت کے استحکام اور استقرار پر منحصر ہے میرابو نے پھر یہ عرض کیا کہ دیگر ممالک کو جنگ و جدال کرنے یا امداد کرنے کے لئے بادشاہ ہرگز نہ بلائے اس میں سراسر نقصان ہے بیرونی مداخلت سے قومی جذبات کو اشتعال ہوگی اور اگر یہ شبہ ہو جائے کہ بادشاہ غیر ملکیوں کا طرفدار ہے تو یاد رکھیے گا کہ اس تخت سلطانی کی شامت آجائے گی اور نیا آئین حکومت قائم ہونے تک ملک میں بڑی کشمکش ہو جائے گی۔ میرابو نے یہ گراں بہا نصیحتیں تو کیں مگر قضا سے بس نہ چل سکا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں

میرابو کی موت

اُس کا انتقال ہو گیا اور وہ کیا مرا گویا سرزمین فرانس سے نہایت عقلمند اور بے مثل مدبر سلطنت جاتا رہا لیکن حق یہ ہے کہ بادشاہ اور ملکہ انٹوئنٹ کو اس غریب کی صلاح پر عمل کرنا منظور نہ تھا بادشاہ کے نزدیک خانہ جنگی نہایت شدید مصیبت تھی اور وہ چاہتا تھا کہ ملک میں کچھ بھی ہو لیکن عذر نہ ہو ملکہ کا یہ حال تھا کہ دل سے یہی چاہتی تھی کہ میرا بھائی شہنشاہ آسٹریا اس وقت میری اور میرے شوہر کی مدد کرے اور اپنے بھائی سے اس بات کی درخواست بھی کر چکی تھی کلیسا کے ملکی نظام اساسی نے شاہ فرانس کے مذہبی جذبات کو بہت صدمہ پہنچایا ملکہ کو بھی شاہی اقتدار کے گھٹ جانے اور روزانہ اخباروں کی زبان درازی سے یہ معلوم ہو گیا کہ بادشاہت قید خانہ ہے چنانچہ ۱۸۔ اپریل ۱۷۹۱ء کو جو یہ بدنصیب بادشاہ و ملکہ قیدیوں کی طرح ایسٹر منانے کے لیے سینٹ کلاؤڈ جانے لگے تو اہل پیرس نے اونھیں روک لیا۔ اور ۱۸۔ مئی کو شاہ لیوپولڈ نے جملہ تاجداران یورپ کے نام ایک پیغام بھیجا اور فرانس کے بادشاہ و نیز ملکہ کے تحفظ کی طرف توجہ دلائی اور وہ ہی دن میں وہ خود ٹوٹیلرز کے ایک خفیہ جاسوس کامٹی ڈی ڈیو فورٹ

Comte-de-Durfore نامی سے ملا اور اُس کے ذریعہ سے شاہ فرانس اور ان کی ملکہ کے پاس اس مضمون کا پیغام بھیجا کہ اب میں آپ کی مدد لفظی بحث کو چھوڑ کر عملی طور پر کروں گا۔ غرض جب ۱۸۔ اپریل کو اہل پیرس نے بادشاہ اور ملکہ کو روک لیا تو اُن کو یہ سوجھی کہ ہم قید ہو چکے لیکن چونکہ قیدی دن میں فرار نہیں ہوتے ہیں اس لئے اگر ہم دن کو بھاگ نکلیں تو کسی کو پتا بھی نہ چلے گا۔ شامت اعمال سمجھو کہ "میرابو" Mirabeau کی متواتر نصیحتوں سے روگردانی کی اور شہنشاہ آسٹریا اور کامٹی ڈی مرسی Comte-de-Mercy کے نقشا اور ایما کے خلاف دونوں نے سرحد کی طرف نکل جانے کی ٹھان لی۔ کامٹی ڈی مرسی Comte-de-Mercy شہنشاہ آسٹریا کی طرف سے ہیگ میں نمایندہ تھا اور اسی سبب سے اہل فرانس کے رگ و ریشہ سے اتنا واقف تھا کہ باید و شاید۔ اب بادشاہ کو پناہ و مدد دینے کی تیاری ہونے لگی۔ شاہ لیوپولڈ نے اسی بہانے سے کہ بلجیم اور لکزمبرگ میں اپنا اور اتحادیوں کا اسقف اعظم اور اسقف آف لیگ کا تسلط جمائے سرحد پر اپنی فوج جمع کی لیکن غرض اس اجتماع سے یہ تھی کہ شاہ فرانس کسی موقع پر مدد کرے اور اسی طرح بے لومیز کے افواج کے افسر اعلےٰ نے بھی اپنے ان سواروں کو شاہ فرانس کے استقبال کے لئے تیار کیا جن پر اس کو بھروسا تھا۔ ۲۰۔ جولائی ۱۷۹۱ء کو بادشاہ نے اپنے قلم سے تحریر لکھی۔ اس میں مجلس توضیع کی تمام کارروائیوں سے اپنی سخت نفرت اور علیحدگی ظاہر کی اور شب کی تاریکی میں مع اپنے اہل و عیال کے پیرس سے روانہ ہوگیا۔ لیکن یہ لوگ بھاگ کر جاتے کہاں بمقام وارنز پکڑے گئے اور زیر حراست پیرس میں لائے گئے۔

ناظرین یہ واقعہ تاریخ فرانس میں نہایت دردناک ہے اور اس سے بہت بڑے نتیجے پیدا ہوئے لیکن ان کی طرفہ کیفیتیں بعض اوقات ان نتائج کو ذہن سے دور کر دیتی ہیں۔ بادشاہ کی اس دوڑ دھوپ کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل فرانس کو بخوبی معلوم ہوگیا کہ بادشاہ فرانس کی نئی آئینی حکومت کا دل سے موید اور مددگار نہیں ہے اب تک تو بات بنی ہوئی تھی عوام کو ہی نہیں

بلکہ سربرآوردگان مجلس دستور کو یہ یقین تھا کہ اگر بادشاہ آئینی حکومت کی پرداخت میں مدد نہیں دیتا ہے نہ سہی لیکن راضی ضرور ہے مگر پیرس سے روانگی کے وقت جو تحریر بادشاہ نے چھوڑی تھی اس سے بادشاہ کے دل کی اصلی کیفیت ثابت ہوگئی اور بنی ہوئی بات بگڑ گئی - خیر نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ مدبر مجلس دستور اور واضعان دستور جدید مثلاً لاشیپلیر - تھورے اور ڈیوپورٹ - بارنیو - لیمتھ کو یہ معلوم ہوگیا کہ معاملہ حد سے گزر گیا - مطلب تو بادشاہ کی طاقت کے کم کرنے سے تھا لیکن اس مطلب کی پیروی سے اونھوں نے عاملانہ اقتدار کو سخت کمزور کر ڈالا جس سے بادشاہ کی حالت ناقابل برداشت ہوگئی - موخرالذکر اشخاص جو میرابو کی وفات کے بعد عوام کے سرگروہ بنے تھے اس بات کو خوب جانتے تھے - چنانچہ اونھوں نے بادشاہ کی تحریر کو تو نظرانداز کیا اور پیرس سے بھاگ جانے کا الزام صلاح کاروں پر رکھدیا اس خیال سے کہ بادشاہ کو (اونھوں نے) صلاح بد سے دھوکے میں ڈالا - جیکوبن کلب (Jacolim club) ملک میں نہایت ہی زبردست انجمن تھی اور اس کے ماتحت اور اس کے متعلق اور صوبوں میں دیگر کلب تھے جن کے ذریعے جیکوبن کلب کو عوام کے خیالات پر بڑا تسلط تھا غرض اس کلب نے اس شاہی حمایت کو پسند نہیں کیا - چنانچہ جو لوگ شاہی بہی خواہ تھے اور بادشاہ کے اقتدار کے معتقد تھے وہ سب اس کلب سے علیحدہ ہوگئے - اور انھوں نے اس کے مقابلہ پر ایک اور کلب بنایا جس کا نام "انجمن آئینی" رکھا اور جو "کلب ۱۷۸۹ء" کے نام سے بھی مشہور ہے اس نئے کلب کے سبب جیکوبن کا زور کچھ عرصہ کے لیئے پیرس میں بہت کم ہوگیا - لیکن یہ بات پیرس میں کیا بلکہ تمام فرانس میں طبقہ سوداگران کو پسند آئی اور اونھوں نے اپنی وفاداری کی بہت سی تحریریں بادشاہ کی خدمت میں بھیجیں اور انکے فوجی نمایندے اور پیرس کے (قومی محافظ) کو زیر کمان لیفیٹ اس وفاداری کے ثبوت دینے کا موقع بھی ملگیا - کارڈے لیر نامی کلب پیرس کے ایک مفتنن مسمی ڈانٹن کے زیر اثر تھا - یہ شخص میرابو کی طرح حقیقت حال کو تاڑ لینے میں خاص مہارت رکھتا تھا چنانچہ اس کلب کا خیال تھا کہ ایسے معاملہ

پیرس میں قتل عام ۱۷ - جولائی -

میں چشم پوشی ناممکن ہے۔ اونھوں نے یہ خیال کیا کہ بادشاہ کی یہ تحریر گویا صاف صاف نئے دستور کے خلاف اعلان جنگ ہے اور پیرس سے (Karnnes) وزیر بھاگ جانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اپنا تخت و تاج پھر حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک سے مدد مانگنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اونھوں نے بادشاہ کو تخت سے اوتار لینے کے لئے ایک باقاعدہ عرضداشت تیار کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور اس تجویز کے بڑے محرک دو شخص تھے۔ ایک تو ڈانٹن اور دوسرے بیری سو جو ایک رسالہ نویس اور اخبار کا اڈیٹر تھا۔ یہ شخص بیسٹیلز میں قید ہو چکا تھا اور امریکہ کے جمہوری خیالات اس کے دماغ میں سمائے ہوئے تھے لیکن ان دونوں کے علاوہ شیمڈی عارس کے مقام پر ایک جم غفیر نے اس تحریک کی تائید کی اور اس عرضی پر دستخط کئے لیکن لیفیٹ نے مخالفین کے اس گروہ کثیر کو پریشان کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور قومی محافظ نے اس کے حکم سے گولیاں بھی چلائیں۔ کئی آدمی مارے گئے اس سختی سے مطلب یہ تھا کہ صلح جو اور امن پسند جماعت کو تنبیہ کردیا جائے اسکے بعد تخت سے اتارنے والی جماعت کے خلاف بھی ایسی ہی سختی کیگئی۔

کارڈیلیر انجمن کے سرگردہ ملکی حقوق سے خارج کئے گئے۔ ڈانٹن اور مارات انگلستان کو بھاگ نکلے۔ امن پسند اور صلح جو فریق کامیاب ہوئے۔

حکومت آئینی پر نظر ثانی

دستور کی نظر ثانی ہوئی اور اڈیٹروں کے خلاف اور عوام کی مجلسوں اور کلبوں کے خلاف مجلس قانونی کے حفظ حقوق وغیرہ میں بہت سے حملے بڑھائے گئے لیکن مجلس قانونی کے اس نئے سلوک سے فرانس پر یوں ہی سا اثر ہوا کیونکہ بادشاہ کے بھاگ جانے سے لوگوں کو علی العموم یہ یقین ہوگیا تھا کہ بادشاہ ہماری آزادیوں کا دشمن ہے اور ایسا دغاباز ہے کہ دوسرے ملکوں سے ملکر ہمیں پامال کرنا چاہتا ہے۔ پیرس سے بادشاہ کے بھاگ جانے

دارنس کو فرار ہونے کے نتائج۔

سے اہل فرانس کو اور یورپ کے بادشاہوں اور مدبروں کو یہ ثابت ہوگیا کہ لوئی شانزدہم پیرس میں ایک قیدی محض ہے اور اس آئین حکومت کا دشمن ہے جو زیر اہتمام ہے۔ پس

شہنشاہ لیوپولڈ نے بوجہ ماری انٹوئنٹ (Mare-Autoinette) کا بھائی ہونے کے اور مقدس روما کے شہنشاہ ہونے کے اور اصالت خاندان کا حامی سلاطین یورپ میں سربرآوردہ ہونے کے سبب مداخلت کرنے کا عزم بالجزم کرلیا۔ چنانچہ ۶۔ جولائی سنہ ۱۷۹۱ء کو ان سے پیوڈا سے اس مضمون کا اظہار نامہ جاری کیا کہ تمام سلاطین یورپ کو چاہیئے کہ شاہ فرانس سے نہایت دلی ہمدردی کریں اور اس کے رنج و بلا میں شریک ہوں اور اس کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھیں۔ اس کو رعیت کے تعرض اور نظربندی سے بچائیں اور فرانس کے کسی قاعدہ اور آئین سلطنت کو مستند نہ سمجھیں سوائے اسکے جسکو بادشاہ نے خود بخوشی منظور کرلیا ہو۔ لیکن شاہ لیوپولڈ کی اس عرض معروض پر انگلینڈ نے کچھ توجہ نہ کی کیتھرائن یعنی روس کی ملکہ اور شاہ ہسپانیہ اور سویڈن کے بادشاہوں میں سے کسی نہ کسی سبب سے اور کسی نہ کسی حد تک دل سے لیوپولڈ کے خیالات سے اتفاق کیا اور اس کی رایوں کی تائید کی اور ان پر عمل کرنے کے لئے جبراً مداخلت کی صورتیں سوچی گئیں لیکن لیوپولڈ کو جنگ و جدال منظور نہ تھا۔ تخت نشینی کے دن سے اسکا طریقہ صلح جو اور امن پسند تھا وہ کسی حکمت عملی کا آدمی نہ تھا اور نہ سپاہی تھا۔ لوئی شانزدہم اور اس کے خاندان کی آزادی کے لئے وہ اہل فرانس کو دھمکیوں سے ڈرانا چاہتا تھا اس کو تیغ زنی سے کوئی سروکار نہ تھا پیڈوا کے اظہار کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگست سنہ ۱۷۹۱ء میں بمقام ملٹیز شہنشاہ لیوپولڈ اور فریڈرک ولیم ثانی پرشیا کے درمیان ملاقات ہوئی جس میں فریقین کے وزرا بھی شریک تھے ان کے علاوہ بادشاہ کا بھائی کامٹ ڈی پراونس جو بعد میں لوئی ہشتدہم کے لقب سے مشہور ہوا اور جو بادشاہ کے پیرس سے بھاگنے کے وقت فرانس سے چلا گیا تھا اور کامٹ ڈی آرٹوئس جو بعد میں چارلس دہم کے نام سے مخاطب ہوا اور جو جولائی سنہ ۱۷۸۹ء میں بیسٹل کی تسخیر کے وقت جلا وطن کیا گیا تھا موجود تھے یہ خود اپنا مطلب بتانے آئے تھے اور لوئی شانزدہم پر نفرین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بادشاہ فرانس نے محض اپنی کمزوری

سے عوام الناس کی خواہشوں کو منظور کر لیا - یہ لوگ انقلاب سلطنت کے نتائج کو یک قلم دگرگوں کرنا چاہتے تھے اور سلاطین یورپ کے زور شمشیر کے ذریعہ سے بادشاہان بوربون کو دوبارہ اسی شان وشوکت واختیار کے ساتھ وارث تخت وتاج کرنا چاہتے تھے لیکن شاہ لیوپولڈ کو بذات خود فرانسیسی شاہزادوں یا بادشاہان بوربن کی کچھ پروا نہ تھی وہ پہلے اپنی بہن ماری انٹونٹی کی سلامتی چاہتا تھا اور بہن ہی کے ذریعہ سے اتحاد فرانس اور آسٹریا کی بقا کا متمنی تھا ۲۷ - اگست ۱۷۹۱ء کو بلین ٹیز کے اظہار نامہ میں جس پر شہنشاہ آسٹریا اور شاہ فرانس کے دستخط تھے ان دونوں نے ظاہر کیا کہ سلاطین یورپ کو چاہئیے کہ شاہ فرانس کی حالت پر توجہ کریں امید ہے کہ دیگر شاہان یورپ بہ حسن وجوہ لوئی شانزدہم کی مدد کریں گے تاکہ وہ نہایت آزادی سے پھر سرزمین فرانس میں ایسی بادشاہت کی بنیاد ڈالے جس میں بادشاہوں کی حکومت کی بخوبی نگہداشت ہو اور فرانسیسی قوم کی بہبودی بھی شامل ہو - اسی لیئے ہم نے اپنی فوجیں تیار کرلی ہیں۔" ان باتوں سے اہل فرانس بہت دق ہوئے - مگر بالکل ہراساں نہ ہوئے لیوپولڈ کا ارادہ کھلم کھلا مخالفت کرنے کا نہ تھا اور جب ۱۴ ستمبر ۱۷۹۱ء کو لوئی شانزدہم نے نئے دستور کو من وعن منظور کر لیا تو لیوپولڈ کو بھی جنگ سے بچ جانے کا موقع ملگیا اور فرانس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے سے بہ کمال سنجیدگی مستعفی ہو گیا جس زمانہ میں کہ اس فتنہ وفساد کی ہلچل میں فرانس کے پہلے دستور کی حقوق عامہ اور نمایندگی عامہ کی بنا پر تیاری کی جا رہی تھی پولینڈ میں بھی ایسا ہی ایک یادگار دستور کا چرچا ہو رہا تھا ۱۷۷۲ء میں پولینڈ کی تقسیم کا مسئلہ درپیش ہوا تو اس سے اہل پولینڈ کو یہ ظاہر ہو گیا کہ اب ان کی آزادی کی خیریت نہیں چنانچہ انھوں نے اپنے ملک کی اصلاح میں بڑی کوشش کی - اور استحکام سلطنت کے لیئے انھوں نے فوجی قواعد میں بھی اصلاح کی - اب تک فوج کاشتکاروں اور ٹھیکہ داروں (یعنی لگان پر زمین کے جوتنے والوں میں سے بنائی جاتی تھی

دستور حکومت کی تکمیل

پولینڈ کا دستور حکومت ۱۰ مئی ۱۷۹۲ء

لیکن یہ طریقہ یک قلم متروک کر دیا گیا اور بجائے اسکے قومی فوج تیار کی گئی
اسی طرح ملک کی آمدنی کا بھی انتظام کیا گیا اور تعلیم کا بھی انتظام فوج ہی
کی طرف سے ہوا اور ایک نیا دستور سلطنت بنانے کی کوشش کی گئی چنانچہ
۱۷۸۸ء میں پولینڈ کی مجلس حکومت یعنی ڈائٹ نے اراکین منتخب کئے۔
اس غرض سے کہ ایک نیا دستور بنایا جائے۔ فوج کی تعداد اس قدر بڑھائی گئی
کہ ساٹھ ہزار سپاہی فوج میں موجود تھے اور اسی طرح پولینڈ کے خزانوں کو بھی
محصولات کے ذریعہ سے مالا مال کر دیا گیا۔ پونی آئی ٹاوسکی، پولینڈ کے بادشاہ
کو ۱۷۸۹ء میں احساس قومی نے یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا کہ "میں ایک آزاد قوم
کا سردار اور طاقتور بادشاہ ہوں" چنانچہ وہ اسی سبب پروشیا کے بادشاہ
سے بطور خود اپنی بادشاہی کے متعلق گفت و شنید کرنے لگا۔ ۱۷۹۰ء میں
شاہ پولینڈ نے اپنے ایلچی رائے شن بک میں بھیجے تاکہ معاملہ کو مستحکم کریں۔
پولینڈ کے دستور وضع کرنے والی انجمن کا سر برآوردہ کارکن اور رکن رکین کولونتائی
تھا۔ یہ شخص نہایت مشہور کیتھلاک پادری تھا اس نے کراکو کی جامعہ میں
بحیثیت منتظم ہونے کے اچھے اچھے کام کئے تھے۔ اس یونیورسٹی کو اس نے
دوبارہ ترتیب دیا تھا۔ پولینڈ کا بحیثیت نائب وزیر اعظم ہونے کے بھی کارہائے نمایاں
انجام دیئے تھے اس نے پولینڈ کے لیئے وہ دستور ترتیب دیا تھا جس کو ۳ مئی
۱۷۹۱ء میں وارسا کی ڈائٹ نے منظور کر لیا تھا۔ اس آئین کی شہرت اس
وجہ سے ہے کہ اس نے خاص خاص مروجہ قوانین کو منسوخ کیا اور بعض کو قائم رکھا اور بعض
نہایت ضروری اور اہم قوانین نافذ کئے۔ مثلاً اس رواج کو ترک کر دیا جسکی
رو سے بادشاہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ اس انتخاب کے طریقہ
میں بہت فساد اور سخت شورش ہوتی تھی اس کے علاوہ سیکسنی کے شاہی
خاندان میں بادشاہت منتقل کر دی۔ حق انکار کو بھی منسوخ کر دیا جسکی وجہ سے
ایک ممبر کو یہ اختیار حاصل تھا کہ خاص صورتوں میں جماعت کثیر کی رائے پر
غالب آسکتا تھا۔ علاوہ ازیں اس نے ایک مستقل نظام حکومت کی بنا ڈالی
جس کی رو سے قانون سازی کا اختیار بادشاہ کو اور سینیٹ (Senate)

کو اور ایک منتخب شدہ جماعت کو دیا گیا اور عنان حکومت بادشاہ کو اور اسکے چھ وزیروں کے سپرد کی گئی - یہ سب وزیر مجلس قانون سازی کے تابع اور اس کے ماتحت رہے - ہر شہر کے باشندوں کو یہ اجازت دی گئی کہ اپنے نمایندے انتخاب کرکے "ڈائٹ" میں بھیجیں - لیکن زرعی غلامی Seridom کا طریقہ بدستور رہا - یہ مرض اس قدر خطرناک نظر آیا کہ اس سیاسی حکیم نے اس طرف توجہ نہ کی - صرف یہ کیا کہ اُن قوانین کو منظور کرلیا جن کی رو سے ایک آقا اپنے غلام کی فلاح و بہبود کی غرض سے انتظامات کرسکے - اس زمانہ میں فرانس میں جو دستور تیار کیا گیا تھا اُس سے چند حالتوں میں یہ دستور بہتر تھا کیونکہ اگر اس دستور سے انسان کی آزادی مستحکم نہیں تھی - تاہم فرانس میں جدید دستور نے قانون ساز جماعت کے ہاتھوں مصلحان ملک کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا تھا فرانس اور پولینڈ کے دستور میں یہ فرق ہے کہ فرانس میں عرصہ دراز سے بادشاہ خود مختار تھا اور اس کو ہر طرح کا اختیار حاصل تھا - ہر قسم کی طاقت تھی اس دستور کے جاری ہونے کے بعد ہی اہل فرانس کو اپنے بادشاہ کے اختیارات کے بڑھ جانے کا خوف پیدا ہو گیا - لیکن اِسکے برخلاف پولینڈ میں چونکہ عرصہ سے ہلچل مچ رہی تھی اس لئے وہاں ایک طاقتور اور قومی حاکم کی ضرورت ہوئی طرفہ یہ ہے کہ دونوں ملک آزادی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہے اور غیر ممالک کی مداخلت سے دونوں پر جدا جدا اور بالکل مختلف اثر ہوا - غرض یہ کہ دستور فرانس مکمل ہوکر مجلس حکام میں پیش ہوا اور فوراً ہی منظور بھی ہو گیا - منظور ہوتے ہی مجلس حکام برخاست ہو گئی

قانون ساز مجلس

اور نئے قواعد کے مطابق مجلس حکام کے بجائے قانون سازی کی ایک مجلس قایم ہوئی - رابس پیری کی یہ رائے ہوئی کہ مجلس حکام میں جو نمایندے شریک ہوگئے ہیں وہ دوسری مجلس میں شریک نہ ہوں مئی ۱۷۹۱ء میں بھی ایسی ہی ایک رائے قایم کی گئی تھی - چنانچہ نئی مجلس قانون سازی میں بالکل نئے آدمی شریک ہوئے - جنھوں نے اپنی ملکی مجلسوں میں باتیں بنانا سیکھ لیا تھا - یہ لوگ پیرس کے جیکوبن کلب میں

داخل ہو گئے جس کو ام المجالس کہا جائے تو بجا ہے۔ دستور میں مداخلت سے ان لوگوں کو ۱۷۹۱ء میں منع کر دیا گیا تھا اور ان معاملات کو ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ بادشاہ اور وزیر صرف موجودہ اور مروجہ انتظام ملکی میں دخل دے سکتے تھے۔ لیکن ان کی مداخلت سے کوئی ہرج ہی نہ تھا کیونکہ خود بادشاہ اور اس کے وزیروں کی طاقت برائے نام رہ گئی تھی۔ ان لوگوں کو دو بڑے امور کا سب سے پہلے سامنا کرنا پڑا اور دو مشکل سوال ان کو حل کرنے پڑے ایک تو یہ کہ اون ناستکون کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے جنھوں نے اپنے ہی دستور حکومت پر کاربند ہونے کی قسم نہ کھائی ہو اور دوسرے یہ کہ امرا کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ ان دونوں باتوں پر خوب بحث ہوئی اور فصاحت و بلاغت دکھائی گئی۔ کیونکہ ایسے زہاد جنھوں نے قسم کھانے سے انکار کیا تھا وہ مختلف صوبوں کے باشندوں کے سینوں میں مخالفت کی آگ بھڑکا رہے تھے اور انقلاب سلطنت کی تحریک سے انحراف پر آمادہ کر رہے تھے امرا الگ فرانس کی سرحد پر فوج جمع کر رہے تھے اس فصاحت و بلاغت کا اثر مجلس قانون پر مجلس حکام یا کنونیشن کی نسبت بدرجہا زیادہ ہوا اس مجلس قانون میں جتنے نمایندے حاضر تھے وہ سب حب الوطنی کی شیریں کلامی دل سے پسند کرتے تھے اور یہ لوگ زیادہ تر تین بڑے شیریں کلام فصحا ورگنیاڈ وگینس، اگوڈائٹ، کی تقریروں سے موثر تھے یہ تینوں گرونڈے کے محکمہ کے دارالخلافہ بورڈو کے رہنے والے تھے چنانچہ بعد کو ان کے پیرو، گرونڈین کے نام سے مشہور ہوئے لیکن یہ خوش بیان مقرر خود بھی ایک نورمن نائب برلیسو نامی کی تقریر سے متاثر ہوتے تھے۔ برلیسو ایک جانبازاہل قلم تھا اور سلطنت جمہوریہ کا سچا دوست تھا چونکہ وہ اخبار نویس رہ چکا تھا اس لئے خود کو ممالک کے امور سیاسی کا ماہر سمجھتا تھا وہ چاہتا تھا کہ فرانس اور آسٹریا کے درمیان لڑائی کرا دے۔ اس کو اس بات کا یقین تھا کہ اگر لڑائی ہوئی تو یا تو بادشاہ دل سے انقلاب سلطنت کا مؤید اور مددگار ہو جائیگا یا کھُلم کھُلا اس کا مخالف ہو جائیگا۔ اگر اس نے مخالفت کی تو سلطنت جمہوریہ کے طرفدار

اوسے دغاباز اور دشمن کہیں گے۔ اور اس طرح تمام فرانس اس کا مخالف ہوجائیگا اور ایک نہ ایک دن بادشاہ کو نیست ونابود کردیں گے۔ اور سلطنت جمہوریہ خود بخود قائم ہوجائے گی چنانچہ پہلی بات جو لوئی شانزدہم کو انقلاب سلطنت کا دشمن ٹھیرانے کے لئے کی گئی وہ یہ تھی کہ ایک حکم ان ناسکوں کے خلاف جاری کیا گیا۔ جنھوں نے قسم نہیں کھائی تھی۔ چونکہ حکم بادشاہ کی دستخط سے جاری ہوتا ہے اس لئے یہ حکم لوئی کے سامنے پیش کیا گیا لوئی کو ذرا تامل ہوا یا یوں کہیئے کہ اس کے ضمیر نے اس کو اس امر کی اجازت نہ دی لیکن اپنی کمزوری سے اوس نے آخر کار دستخط کر دیئے دوسرا حکم ان امرا کے خلاف جاری کیا گیا جن کے سرگروہ خود بادشاہ کے بھائی تھے۔ بادشاہ کو اس بات کی ہدایت کی گئی کہ شہنشاہ کو اور دریائے رائن کے جرمن سرداروں کو اطلاع دے کہ امرائے مہاجرین کو فوجیں ترتیب دینے سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں

فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کی قربت

تو انھیں اپنے علاقہ سے نکالدیں۔ اس کے بعد ہی فرانس میں آسٹریا سے جنگ ہونے یا نہ ہونے پر بحث چھڑ گئی اور نہ صرف مجلس قانون میں بلکہ عام محفلوں میں بھی لوگ اسی جنگ کے نشیب و فراز پر گفتگو کرنے لگے پلنیز کے اظہارنامہ سے تمام فوج نے فرانس کے اندرونی معاملات میں مداخلت بیجا محسوس کی اسی پر تمام فوج ناراض ہوگئی اور مہاجرین کی افواج کی پیش قدمیوں سے اور بھی ان کا غصہ بھڑک اٹھا۔ اس فوج کو پرنس ڈی کونڈی نے سرحد فرانس پر بمقام ورنز جمع کیا تھا لوئی شانزدہم کے وزیر مجلس توسیع کے زمانہ میں کمزور ہورہے تھے۔ لوئی نے ایک لائق وفائق نوجوان کاؤنٹ ڈی نربون کو

وزیر جنگ مقرر کیا ناربون طلب اور تحمل تو سمجھ لیا اوس نے دیکھا کہ رعایا

جنگ کی خواہشمند ہے چنانچہ اس نے اعلان کردیا کہ الحمدللہ رعایا کی طرح بادشاہ بھی محب وطن ہے اور اگر مذکورۂ بالا معاملات میں بادشاہ کو مطمئن نہیں کیا گیا تو بادشاہ اور اس کی رعایا جنگ پر آمادہ اور تیار ہیں اس اعلان کے بعد اُس نے جنگ کی تیاری شروع کردی سرحد پر تین بڑی فوجیں

جمع کی گئیں - جو بالترتیب جنرل روشامبو لکنر اور لیفیٹ کے ماتحت تھیں روشامبو اور لکنر فرانس کے مارشل بنادئیے گئے - اس حکمت عملی سے اس شیردل وزیر نے برلیسو اور گری انڈیس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا - اس کو یہ امید تھی کہ اگر جنگ آسٹریا میں کامیابی ہوگئی تو بادشاہ پسند خلائق ہو جائیگا اور اس کا اقتدار حکومت پھر بڑھ جائیگا اور اگر اس لڑائی میں شکست ہوئی تو قوم ناچار اپنے اصلی بادشاہ کی طرف رجوع ہوگی اور اسی کو جابرانہ طاقت اور اقتدار دیدیگی پیرس کے جمہوری فریق کے سرداروں اور رہناؤں کو ۱۷۹۱ء میں لیفیٹ نے پریشان کردیا تھا انھوں نے نارلبون کی طرح اس معاملہ کی اصلیت کو صاف دیکھا - اسی لئے پوری طاقت سے جنگ کی مخالفت کی - نامن وملجا اب ان کا جیکوبن کلب ہوگیا تھا - بہت سے نمایندے جو اور صوبوں سے آئے تھے وہ پیرس کی انجمنوں اہم المجالس میں شریک ہو گئے - اس طرح عوام کی رائے میں بڑی حد تک ترقی ہوئی - جیکوبن کلب میں جبکہ جنگ پر بحثیں ہو رہی تھیں تو اس وقت کلب میں دو فریق زیروندن اور ماؤنٹن کے نام سے بن گئے - برلیسو اور گروندٹین جو دو شیریں کلام فصحا میں تھے انھوں نے جنگ کی طرفداری میں اپنی اپنی دلیلیں پیش کیں - ان کے برخلاف کئی شخصوں نے شدومد کے ساتھ مخالفت کی منجملہ ان کے مارٹ نے اور ڈوٹن نے اور ان سب سے زیادہ رابس پیر نے جو مجلس احکام میں اپنی حسن لیاقت سے نہایت ہردلعزیز بن گیا تھا - اس کی مخالفت کی - موخرالذکر درحقیقت جنگ کا سخت مخالف تھا وہ نارلبون کی تجویزوں اور ترکیبوں کو سمجھتا تھا اور اس نے اشارے سے بتا دیا تھا کہ یہ جنگ بادشاہ کی طاقت بڑھانے کے لئے محض دربار کی سازش سے پیدا ہوئی ہے - یہ لطیفہ ہے کہ ملکی فساد ذاتی مناقشہ کی صورت میں منتقل ہوگیا اور رابس پیر اور مارات اور ڈانٹن برلیسو و گرینڈ ونس کے سخت دشمن ہوگئے - اس جنگ کے خاص وجوہات یہ ہیں کہ المسامس ہیا

سلطنت کے شہزادوں اور امرا کے درمیان باہمی حقوق کی بابت جھگڑے پیدا ہو گئے تھے - شاہ لیوپولڈ کے	فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کے اسباب

انتخاب کے زمانہ میں سلطنت کے شہزادوں کے حقوق کو اچھی طرح بتلا دیا گیا تھا اور ۲۶ اپریل ۱۷۹۱ء کو شہزادہ تھرن اور ٹیکس نے بحیثیت شاہی نائب ہونے کے ڈائٹ کا اجلاس منتخب کیا۔ وہاں ایک طویل بحث ہو کر آخرکار یہ ٹھیرا کہ سلطنت نے ویسٹ فیلیا کے عہدنامہ کو اور اٹھارھویں صدی کے عہدنامہ کو برقرار رکھا جسکو کہ اب فرانس نے توڑ ڈالا تھا۔ اور شہنشاہ سے یہ درخواست کی کہ اس ہل چل کا جلد انسداد کر دیا جاسے۔ شہنشاہ لیوپولڈ چونکہ آسٹریا کا بادشاہ تھا اس نے اس صورت کو جو پانیز میں اختیار کی تھی علیحدہ ہو گیا لیکن بحیثیت شہنشاہ ہونے کے اسے مجبوراً ڈائٹ کا کچا چٹھا شاہ فرانس کو بھیجنا پڑا اور اس نے ایک تحریر جو چانسلر کانٹز نے نہایت پرزور الفاظ میں لکھی تھی مجلس قانون کے سامنے ۳ دسمبر ۱۷۹۱ء کو پیش کی لیوپولڈ نے بحیثیت شہنشاہ ہونے کے سلطنت کی سرحد کے اُن شہزادوں کی حمایت کی جنھوں نے فرانسیسی امراسے مہاجرین کو پناہ دی تھی منجملہ اُن کے ایلیکٹر آرچ بشپ۔ ٹریس کولون اور مینس کے تھے اور پادری اسپاٹریس۔ اور ورمس کے تھے۔ یہ ایک نازیبا حرکت تھی۔

۲۹۔ نومبر کو مجلس قانون نے بادشاہ سے یہ خواہش کی کہ شہنشاہ اور اُن سرداروں کو یہ لکھا جائے کہ امراسے مہاجرین افواج نہ جمع کرنے پائیں۔ بادشاہ نے اپنے جواب میں سرداروں کی طرف سے بات بنائی اور یہ جواب مجلس قانون کے سامنے ۱۴ دسمبر کو پڑھا گیا۔ لیوپولڈ کے جوابات کو سیاسی کمیٹی کے حوالہ کیا گیا کمیٹی نے ایک رپورٹ لکھی اور اس پر مجلس قانون نے ۲۵۔ جنوری ۱۷۹۲ء کو یہ ارادہ کیا کہ شہنشاہ سے درخواست کی جائے کہ جو کچھ اس کا خیال فرانس کی بابت ہے اوسے ظاہر کرے اور یہ وعدہ کرے کہ اگر فرانس یکم مارچ ۱۷۹۲ء سے پہلے پہلے اپنا دستور درست کرلے تو اس کی خودمختاری پر کسی قسم کا تعرض نہ کرے گا۔ اگر فرانس اس کے جواب میں بے پروائی کرے یا ناقابل اطمینان جواب دے تو ۱۷۵۶ء کے عہدنامہ کو منسوخ قرار دیدیا جائے اور اس حرکت کو حرکت مخالفانہ تصور کیا جائے

اس مطالبہ کا جواب جسکو کوینز نے لکھا تھا مجلس قانون کے سامنے یکم مارچ کو پڑھا گیا۔ چنانچہ اس میں فرانس کی روش پر اظہار ملامت تھا۔ انقلاب سلطنت پر سخت اعتراض تھا اور جیکوبن پر طوفان بے تمیزی برپا کرنے کی تہمت لگائی گئی تھی نتیجہ اس کا پہلے یہ ہوا کہ ناربون برخاست کیا گیا۔ دی لاسارٹ وزیر خارجہ سرکار کی طرف سے ماخوذ ہوا اور گرونڈین نے وزارت شروع کی۔
شاہ لیوپولڈ نے جو صورت اختیار کی تھی اس کی زیادہ تر حمایت کیگئی مگر جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ڈائٹ میں سلطنت کے سرداروں نے فرانس کی اس حرکت سے بہت برا مانا کہ اہل فرانس نے الساس کے قدیمی اختیارات میں بیجا مداخلت کی اور اس حرکت کو بھی بہت برا جانا کہ انھوں نے پناہ دینے کے معاملہ میں ان پر تحکمانہ طریقہ پر مشورہ دیا۔ اس کے علاوہ انھیں یہ خوف ہوا کہ مبادا فرانس کی سی شورش ان کے ملک میں پھیل جائے اور فتنہ و فساد کے خیالات یعنی انسانی حقوق اور ملکی آزادی کے مطالبہ کا برا اثر سلطنت (آسٹریا) میں نہ پہنچ جائے۔ ان تمام صوبجات میں جو دریائے رائن پر واقع ہیں کسان اور مزدور اپنے مالکوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور جنوبی جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں دولت مند سوداگروں نے ملکی معاملات سے علیحدہ ہو جانے کے خلاف سخت اعتراض کیا شروع میں اس کا نتیجہ بہت برا ہوا لیکن اس کا اثر بد دور تک نہ پہنچا۔ شاہ پرشیا اور شاہ سویڈن کے ذاتی مطالب تھے اور ملکہ کیتھرائن بھی اپنی فکر سے خالی نہ تھی ان سب نے لیوپولڈ کو یہ بتا دیا تھا کہ مجلس قانون کی مخالفت بہادری سے نہ کرنی چاہیئے اس میں ان کے مطالب پوشیدہ تھے کیتھرائن یہ چاہتی تھی کہ آسٹریا اور پروشیا دونوں فرانس سے لڑیں تاکہ اسے پولینڈ والوں کی گوشمالی کا پورا موقع ملے۔ کیونکہ جدید دستور نے پولینڈ میں قوت مدافعت پیدا کرنی شروع کردی تھی فریڈرک ولیم ثانی کو اس بات پر غصہ تھا کہ اہل پیرس نے لوئی شانزدہم کے ساتھ بدسلوکی کر کے اصول سلطنت کی بے حرمتی کی تھی شاہ فرانس کی ملکہ میری انٹونٹی کا گسٹاؤس سوم بہت مداح تھا اور جواں مردوں کی

طرح اس کا بھی ملکہ کی تعریف میں منہ خشک ہوتا تھا۔ یہ ملکہ کو عجز و انکسار کی حالت سے بچانا چاہتا تھا۔ اصل یہ ہے کہ بادشاہ نے اس طرف اپنا خاص رجحان ظاہر کیا کیونکہ اس نے چند ایسے فرانسیسی امرائے مہاجرین کو جو اس کے دربار تک دور سے آتے تھے نہایت مہربانی اور کرم سے جگہ دی اور فرانسیسی سفیر کو علیحدہ کر دیا۔ انھیں فرانسیسی امرائے مہاجرین سے کچھ مشورہ کرنے کے لئے گسٹاوس فوراً آسیا پہنچا۔ اور فرانسیسی بادشاہ اور اس کے دربار کو لے آنے کے لئے فوراً ایک بڑی یورش کی تیاری کی ۱۲۔ فروری ۱۷۹۲ء کو فریڈرک ولیم ثانی نے شہنشاہ کے ساتھ ایک عہدنامہ کی تکمیل کی جس میں (اوس نے) حملہ اور مدافعت غرض دونوں حالتوں میں مدد چاہی۔ اس عہدنامہ کی بدولت فریڈرک کو خود کسی یورش کی بابت فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور لڑائی کے تمام کاروبار انتظام شہنشاہ کے سپرد کر دیئے۔ اس کے علاوہ وہ تمام ضروری انتظامات بھی جو لڑائی سے قبل ہوتے ہیں شہنشاہ کے ذمہ رہے۔ تاکہ وہ اس طرح سے جملہ سیاسی مراحل طے کرے کہ دوسرے ملکوں کی اس مداخلت پر اعتراض کا موقع نہ رہے لیکن یہ تیاریاں ہو رہی تھیں کہ یکم مارچ ۱۷۹۲ء کو اچانک لیوپولڈ کو قضا نے آگھیرا اور اسی دن اس کا آخری اظہارنامہ مجلس دستور کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کی موت کا صدمہ عالمگیر سانحہ تھا۔ جس سے جرمنی اور فرانس کو سخت صدمہ پہنچا اور ناقابل تلافی نقصان ہو گیا۔ لیوپولڈ نے تھوڑے عرصہ تک حکومت کی لیکن اس تھوڑے ہی عرصہ میں اس نے اپنے تئیں نہایت قابل اور متبحر بادشاہ ثابت کر دیا۔ جو فی الواقع نہایت ہی خردمند اور ہوشیار تھا۔ اعلیٰ درجے کا خوش انتظام ہونے کے علاوہ وہ پاک طینت اور مستقل مزاج بادشاہ تھا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا جانشین اور خاندان سیبرگ کے مقبوضات کا مالک شاہ لیوپولڈ کا فرزند اکبر فرانسیس ثانی ہوا۔ یہ ایک ناتجربہ کار نوجوان تھا جو اس فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہرگز اس قابل نہ تھا کہ لیوپولڈ کی حکمت عملی کو جاری رکھ سکے۔ شہنشاہ لیوپولڈ کی اچانک موت کے صدمہ سے اہل یورپ ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ گسٹاوس سوم

گسٹاؤس ثالث کا قتل
۲۹ - مارچ ۱۷۹۲ء

شاہ سویڈن کے قتل کی خبر آئی - بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۷۹۲ء اسٹاکھام سے جب وہ واپس ہو رہا تھا راستہ میں ایک افسر انارکسٹرم نامی نے اوسے گولی ماردی تیرہ دن تک یہ غریب بستر مرگ پر تڑپتا رہا اور آخر کار ۲۹ - مارچ کو دنیا دی سلطنت سے دامن جھاڑ کر اوٹھ کھڑا ہوا اور اس کا جانشین اس کا شیر خوار بیٹا گسٹاؤس چہارم ہوا اور سدرمینیا ڈیوک چارلس اس کا ولی مقرر ہوا - اس نے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی گسٹاؤس سوم کی حکمت عملی کو دگرگوں کردیا شاہ فرانس کی ملکہ کے لیے گسٹاؤس سوم سوجان سے تیار تھا لیکن اسکو ملکہ سے مطلق ہمدردی نہ تھی اور اس نے اس پختہ عہدنامہ پر جو روس کے ساتھ ڈیریلا کے عہدنامہ کے بعد ہوا تھا کچھ توجہ نہ کی اس کا پہلا کام یہ تھا کہ اس نے سویڈن کو بالکل علیحدہ کردیا اور وہ اس کے اقتدار کے زمانہ میں بالکل الگ رہا - مارچ ۱۷۹۲ء

ڈیموریز کی حکمت عملی

میں فرانس کے جو وزیر مجلس دستور میں ژرونڈنیز کے اثر سے برسر وزارت پہنچے تھے ان میں رولینڈ بہت مشہور تھے - رولینڈ جمہور کا سچا دوست تھا سبب یہ تھا کہ اس معاملہ میں وہ اپنی بیوی کا پیرو تھا - یعنی بادشاہ کی مخالفت پر اس کی بیوی نے اوسے آمادہ کردیا تھا - ڈیموریز ایک تجربہ کار سپاہی اور منتظم شخص تھا - اور امور خارجہ کی وزارت کے لئے ہر طرح موزوں تھا ڈیموریز نے آسٹریا کے ساتھ لڑائی کو فوراً قبول کرلیا اور اس کو کل موجودہ دولتوں سے جدا کرانے میں اپنی پوری طاقت کا اظہار کیا جو اتحاد آسٹریا کے ساتھ ۱۷۵۶ء کے عہدنامہ کے ذریعہ سے ہوا تھا اور جو میری انٹونٹی کی شادی کے سبب خود بخود پختہ ہوگیا تھا - اس کا یہ شخص سخت دشمن تھا اور اس کا پہلا کام یہ تھا کہ اس اتحاد کو درہم برہم کردے - اس کو پورا یقین تھا کہ پروشیا کو اتحاد سے علیحدہ کرانا کچھ مشکل نہیں لیکن وہ فریڈرک ولیم ثانی کی حالت اور اس کے رنگ ڈھنگ کو نہ سمجھا اس بادشاہ کو کسی کام پر آمادہ کرنا مشکل نہ تھا - لیکن آمادہ ہونے کے بعد اوس کو باز رکھنا ایک امر محال تھا - اس کے دربار میں فرانسیسی جماعت جسکا سرگروہ

اوسکا چچا شہزادہ ہنری تھا نہایت مستحکم تھی۔ ہنری کی وزارت میں بھی فرانسیسی
جماعت کا نمایندہ ہاگٹز موجود تھا لیکن برخلاف اس کے لیوپولڈ نے اس کو یہ
یقین دلایا تھا کہ لوئی شانزدہم کی حمایت بادشاہی کی حمایت ہے اور برلن کی
جرمن جماعت نے یہ ظاہر کیا کہ اگر اس نے آسٹریا کو سلطنت کے حقوق
کے تحفظ خود اختیاری کی اجازت دی تو فریڈرک اعظم کی یہ تدبیر کہ پروشیا
کو سرآمد جرمنی بنائے خاک میں ملجائے گی۔ چنانچہ فریڈرک ولیم ثانی نے ڈیوموریز
کی تجاویز پر بے توجہی برتی اور میدان میں اپنے دوست کی کمک کی تیاریاں
کرنے لگا بادشاہ کی یہ تجویز تھی کہ فرانسیس ثانی شاہ ہنگری اور بوہیمیا کے
خلاف جنگ کرے۔ چنانچہ یہ تجویز ڈیوموریز نے ۲۰/ اپریل
۱۷۹۲ء کو مجلس قانون کے اراکین کے سامنے پیش کی اور
باتفاق آراء منظور ہوئی یہ پیش خیمہ تھا اس جنگ عظیم کا

آسٹریا کے خلاف فرانس کا اعلان جنگ

جو غیر مسلسل طریقہ پر بائیس برس تک جاری رہی ۱۷۹۲ء میں افواج کا پہلا
مقابلہ ہوا۔ پہلی ہی ڈبھیڑ سے ظاہر ہوگیا کہ فرانسیسی سپاہ کس درجہ بے ترتیب
ہے اور مجلس حکام کی تدبیروں سے اور انقلاب سلطنت کی الٹ پھیر سے کیا
کیا بدانتظامیاں فوج میں پیدا ہوگئی ہیں یا بلجیم پر حملہ کرنے کے لئے چار فوجیں
تیار کی گئیں لیکن فوج کے ایک دستہ پر ایسی دہشت سوار ہوئی کہ اوس نے
اپنے ہی جرنیل ڈی دلن کو مار ڈالا اور خود لیلی کی طرف بھاگ نکلا۔ دیگر جرنلوں نے
بھی یہ محسوس کیا کہ یہاں کا ڈھنگ نرالا ہے اور سپاہی اپنے افسروں سے بدظن
اور باغی ہیں اور فوجی سختیوں کی پابندی ان سے نہیں ہو سکتی چنانچہ فوج کی
کمزوری کے سبب غنیم پر حملہ کرنا درکنار فرانس کو اپنی جان بچانی پڑی۔ اس
واقعہ نے علی الخصوص پیرس کے باشندوں پر گہرا اثر کیا بادشاہ اور ملکہ اور درباریوں
پر دغابازی کا ہمیشہ شبہہ کیا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ غریب ملکہ پر یہ الزام لگایا گیا
کہ وہ آسٹریا سے ملگئی تھی اور ان کو لڑائی کے تمام و کمال بھیدوں سے آگاہ کردیا
تھا یہ سچ ہے کہ میری انٹونٹی ہمیشہ مصیبت کے وقت آسٹریا کی مدد کی
خواہاں رہتی تھی۔ اور لوئی شانزدہم پر بیوی کا پورا پورا قابو تھا۔ اسی موقع پر

اس (لوئی شانزدہم) نے اُن وزراء کو جنھوں نے ناسکوں کی جلاوطنی کی سفارش کے مطابق جو مجلس دستور نے کی تھی قطعی حکم لینے پر اصرار کیا تھا یکقلم موقوف کردیا اور اس وزارت کے نہایت قابل وزیر ڈیموریز کا استعفا منظور کرلیا۔ کیونکہ اس نے ایک نئی وزارت قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی بلجیم کے حملہ کی ناکامیابی سرحد پر پروشیا کی فوجوں کے اجتماع اور ہر دلعزیز وزیروں کی علیحدگی کیوجہ سے عوام الناس کو

ٹوئیلریز پر حملہ ۲۰ جون ۱۷۹۲ء

بہت رنج پہونچا چنانچہ ان میں سے کچھ لوگ ایک عرضداشت لیکر جمع ہوئے اور مجلس حکام کے کمرہ میں سے یکے بعد دیگرے نکل کر دفعۃً شاہی محل (ٹوئیلرائز) میں گھس گئے اور کئی گھنٹہ تک بادشاہ اور ملکہ دونوں کو نہایت سخت و سست کہتے رہے اور بادشاہ کے سر پر آزادی کے نشان کی لال ٹوپی رکھ دی۔ محل پر حملے کے بعد بادشاہ اور رعایا کے درمیان انتہا درجہ کی ناچاقی ہوگئی۔ لوئی شانزدہم کو اس واقعہ کے بعد سخت فکر ہوگئی کہ کسی طرح غیر ممالک کے بادشاہ اس کی امداد کریں۔ جیکوبن کے ذی اثر اراکین نے یہ دیکھکر کہ بادشاہ کی کمزوری کے باعث فرانس کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا اُن کو بادشاہ کے تخت سے اتارنے کی فکر دامنگیر ہوئی یہ دیکھکر لیفیٹ بلا اجازت فوج سے علیحدہ ہوگیا اور پیرس کی فوج کا ایک دستہ موسومہ نیشنل گارڈ (قومی محافظ) کی امداد چاہی۔ لیکن بادشاہ نے لیفیٹ کی شنوائی نہ کی اس کی امداد کو منظور نہ کیا۔ اب وہ بالکل بے یار و مددگار تھا اور کوئی شخص اُسکی امداد کے لئے آمادہ نہ تھا۔ شاہی محل کے اس حملہ کی خبر جو ۲۰ جون کو ہوا تھا۔ اتحادی ممالک میں بھی پہونچ گئی اور اوسنے وہاں کے بادشاہوں کو فوری امداد پر آمادہ کردیا۔

شہنشاہ فرانسس دوم ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء

فرانسیس ثانی جسکی تاجپوشی بمقام فرینکفرٹ ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء کو ہوئی تھی۔ اپنی پھوپی کی امداد کو آنا چاہتا تھا۔ لیکن اتحادی طاقتوں کی حالت اب بدل چکی تھی بجائے اس کے کہ آسٹریا کا تجربہ کار بادشاہ لیوپولڈ پروشیا کی رہنمائی کرے۔ اب عنان راہ ہدایت فریڈرک ولیم ثانی شاہ پروشیا کے ہاتھ میں تھی جو آسٹریا کے نو عمر

بادشاہ فرانسیس کا ہادی اور رہنما تھا چنانچہ انتظام کیا گیا کہ اہل پروشیا آسٹریا کی فوج کے ایک دستہ کی امداد سے ملک شیم پن پر حملہ کریں۔ اور اس لشکر کے یسار پر آسٹروی افواج ہوں اور یمین پر مہاجرین کی افواج ہوں اور نصف راہ طے کرنے کے بعد آسٹریا کا ایک دستہ یسار میں شامل ہو جائے اور اسی وقت آسٹریا کا ایک لشکر زیر کمان البوٹ، نیدرلینڈ سے لیلی کے حملہ کے لئے روانہ ہو۔ پروشیا کی مرکزی فوج کا کمانڈر ڈیوک آف برنزوک مقرر ہوا جس نے ایک مہاجر ایم ڈی لیمن کا لکھا ہوا اعلان شایع کیا۔ جس میں کاؤنٹ فرسن نے جابجا درشت الفاظ بھر دیے تھے اور جسکا مطلب یہ تھا کہ اہل پیرس بادشاہ کی سلامتی کے ذمہ دار ہیں اور شرطیہ فرانسیسیوں سے ان کی بغاوت کا خوب بدلا لیا جائے گا۔

نیدرلینڈ پر فوج کشی ۱۰ اگست ۱۷۹۲ء

برنزوک کے اس اعلان نے اہل فرانس کو غم و غصہ سے نہایت بے چین کر دیا حب الوطنی کا جوش انتہا کو پہنچ گیا۔ ملک فرانس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور ہزاروں آدمی خوشی خوشی فوج میں داخل ہونے لگے۔ اہل پروشیا کی سختیوں نے مقاومت کا قومی جوش بڑھا دیا۔ لیکن موجودہ حکمراں کئے ہوتے ہوئے کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ اس لئے بادشاہ کے وہ اختیارات جن کی مدد سے وہ قوت مقاومت کو کمزور کر سکتا تھا سلب کر دئے گئے۔ اس بات کو جمہور کے اہل الرائے اشخاص پہلے سے سمجھ چکے تھے اور ۲۰ / جون ۱۷۹۲ء ہی سے وہ پوری تیاری کے ساتھ بغاوت کا جھنڈا بلند کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ انھوں نے مارسیلز مجاہدین کی آمد کا انتظار کیا۔ یہ مجاہد گاتے بجاتے شہر میں داخل ہوئے۔ اور ان کے داخلے پر یہ لوگ بھی انہیں جا ملے۔ بادشاہ نے اپنے محل کی حفاظت کے لئے جو کچھ تیاریاں اور تدبیریں کی تھیں وہ خاک میں مل گئیں۔ جمہور کے نہایت سرگرم لوگوں نے پیرس کمیٹی کے افسر اعلےٰ کو نکالدیا اور باغیوں کی کمیٹی قایم کر لی اور پیرس فوبرگز وسینٹ انٹوئن اور سینٹ مارکو کے غربا مارسیلز کے مجاہدین کے ہمراہ شاہی محل پر حملہ کے لئے روانہ ہوئے حملہ ابھی ہوا بھی نہ تھا کہ لوئی شانزدہم مع اپنے

اہل و عیال اور وزرا کے مجلس دستور کے کمرے میں جا چھپا سوئٹزرلینڈ کے سپاہیوں
نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ انھوں نے چاروں طرف سے محل کو گھیر لیا۔
لیکن آخر میں رعایا فتحمند ہوئی اور شاہی محل تسخیر ہو گیا مجلس دستور نے فوراً بادشاہ کو
مسند سے علیحدہ کر دیا۔ اور عنان حکومت اس کے ہاتھوں سے
چھین لی اور ایک گرجا میں بادشاہ کو مع اہل و عیال کے قید
کر دیا گیا۔ وزارت کا انتخاب ہوا جس میں تین سابق گرونڈن

لوئی شانزدہم کی معزولی
۱۰۔ اگست ۱۷۹۲ء

وزیر تھے۔ ان میں سے رولینڈ وزیر داخلہ مقرر کیا گیا۔ کلیویر وزیر مال یعنی دیوان اور
سروان کا بطور وزیر جنگ تقرر ہوا ان کے علاوہ تین نئے وزرا مقرر کئے گئے۔ یعنی ڈینٹن
وزیر عدالت مقرر کیا گیا۔ لونگے امیر البحر اور لیبرن وزیر خارجہ بنایا گیا۔ اس
وزارت نے مجلس دستور کے انتخاب کردہ اکیس آدمیوں کی مدد سے غیر معمولی
جوش کا اظہار کیا گھروں کی جبراً تلاشی لی گئی اور جن جن پر ۱۰۔ اگست کے ہنگامہ
کی مخالفت کا شبہ ہوا ان کو گرفتار کر کے قید کر دیا گیا۔ پیرس کی حفاظت کیلیے
ایک فوجی خیمہ قائم کیا گیا اور ہر جگہ سپاہیوں کی بھرتی کی گئی اور ان کو ساز و سامان
جنگ سے آراستہ کر کے سرحد پہ بھیجنا شروع کر دیا گیا۔ فرانس اور بالخصوص لشکر کی حدود
اور چھاؤنیوں میں آدمی بھیجے گئے تاکہ اس فتنہ و فساد کے حالات بیان کر کے لوگوں
کی تالیف قلوب کریں اور ان میں یگانگی و اتفاق اور التفات پیدا کر کے غنیم
کے مقابلہ کے لئے آمادہ کریں۔ مدافعت تحریک کا بانی مبانی اور اس وزارت
کی روح رواں ڈینٹن تھا اور اس نے کم ہمت لوگوں کو اطمینان دیکر ان کی
ہمت بڑھائی۔ اور حب الوطنی کی ترغیب اور تحریص کی اور اکیس آدمیوں
کی جماعت نے جس کا کمیل ورگنارڈ مقرر تھا ڈینٹن کو بہت مدد دی مجلس دستور
نے ابتدائی کمیٹیوں کو جمع کر کے بلا لحاظ اس کے کہ ان میں مفید اور غیر مفید
افراد موجود تھے۔ ان کو ایک قومی کمیٹی کے انتخاب کی ہدایت کی اور پیرس کی
کمیٹی نے انقلاب سلطنت کے خلاف ہنگامہ ہو جانے اور معاملہ دگرگوں
ہو جانے کے اندیشہ سے مزاحمت کی تیاریاں شروع کر دیں۔ لیکن کتنی ہی
حب الوطنی کی کوشش کیوں نہ صرف کیجائے چشم زدن میں سیکھی سکھائی فوج

لیفیٹ کی فراری۔

کا تیار کر لینا امر محال تھا اور فرانس کی طرح اس قابل نہ تھا کہ یورپ کی مشہور و معروف افواج کو پسپا کر سکے۔ خوش قسمتی سے ایسے نازک وقت میں فرانس کے ناواقف سپاہیوں نے بڑا قابل تعریف کام کیا۔ لیفیٹ نے جب ۱۰۔ اگست کے ہنگامہ کی خبر سنی تو اس نے ان کارکنوں کو گرفتار کر لیا جن کو مجلس آئین نے اس کے پاس بھیجا تھا اور اپنی فوج کو بادشاہ کی امداد کی ترغیب دینے لگا۔ لیکن اس کی فوج نے ایک نہ مانی۔ پیرس کے فوجی دستہ کا سابق کمانیر بھاگ گیا۔ اور اب ڈومینر فوج کا اعلیٰ افسر مقرر ہوا لیلی نے آسٹروی افواج کا نہایت بہادری سے محاصرہ کیا۔ لیکن اہل پروشیا کو کوئی ایسا سخت مقابلہ پیش نہ آیا۔ ۲۷۔ اگست کو لونگ وائی مطیع ہو گیا اور ۲۔ ستمبر کو ورڈن نے اطاعت قبول کر لی۔ اور حملہ آور پیرس کی طرف برابر آگے بڑھتے چلے گئے ارگون کے پہاڑیوں کی حفاظت کے لئے ڈومینر اپنی چیدہ فوج لیکر پیچھے رہ گیا۔ اس کی مدد کو کئی ہزار سپاہی جو فن حرب سے بے بہرہ ہونے کے سبب کسی مصرف کے نہ تھے جمع ہو گئے تھے اور قلعہ کے اندر رہنے والے سپاہیوں میں سے بھی کار آزمودہ اور قدیمی سپاہیوں کا ایک دستہ آگیا تھا۔ ان کے علاوہ اس نے بلجیم کی سرحد پر آلہ تحفر ڈن کے زیر کمان فوج کا ایک بڑا اطلاب کر لیا تھا اور نیز رائن کی فوج سے بھی ایک دستہ لے لیا تھا پیرس میں پروشیا کی یورش کی خبر نے ہل چل پیدا کر دی اور یہ بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا کہ ڈیومورینر کی فوری جمع کردہ فوج کچھ مدافعت کر سکے گی۔ اور وہ جوش و خروش جو ڈینٹن اور درگنیاڈ نے اول اول دکھایا تھا فرو ہو گیا۔ ایسے موقع پر پیرس کے جانباز بھی سرحد پر جانے سے ڈرتے تھے اس خیال سے کہ یہ بے شمار قیدی جو گھروں میں زبردستی گھس گھس کر گرفتار کئے گئے ہیں ایکدم اٹھ کھڑے ہونگے۔ اور ہم جانبازوں پر اور ہمارے اہل و عیال پر ہاتھ صاف کرینگے۔ اس خیال سے انھوں نے قیدخانہ میں تلوار کھینچکر خون بہانا شروع

ستمبر ۱۷۹۲ء کا قتل عام

کر دیا۔ اور اس قدر خونریزی کی کہ یہ واقعہ قتل ستمبر کے نام سے مشہور ہو گیا اور یہ قتل عام فوراً شروع ہو گیا تھا

اور وہ لوگ جو قتل میں مصروف تھے شاید دو سو سے زیادہ قاتل بھی نہ تھے لیکن مقتولین کی مدد کے لئے تماشائیوں کے جمگھٹوں میں سے بلکہ پیرس کے قومی محافظ سپاہیوں میں سے بھی کسی شخص نے مظلوموں کو بچانیکے لئے ہاتھ تک نہ اٹھایا اس خون کی ذمہ داری جملہ اہل پیرس کی گردن پر رہی۔ کیونکہ ذرا سے اشارہ سے قتل عام بند ہو سکتا تھا لیکن سب کا دل کشت و خون کے نظارے سے پسند کرتا تھا ڈینٹن نے کچھ اعتراض کیا نہ رولینڈ نے اور نہ پیرس کے کمیٹیوں نے اور نہ مجلس آئین نے اصل میں یہ قتل عام پروشیا کی یورش اور لونگ وے کی تسخیر کا جواب تھا جس طرح کہ ۱۰۔ اگست کی ہل چل برنزوک کے اظہارنامہ کا جواب تھی۔ خاص پروشیا کی فوج نے جوار گون پہنچ گئی تھی۔ ۲۰۔ ستمبر ۱۷۹۲ء کو بمقام والمی حملہ کیا لیکن ہٹنا پڑا۔ کامیابی ہوئی لیکن یہ کچھ بڑی کامیابی نہ تھی نہ یہ لڑائی کچھ زور و شور کی تھی۔ فریقین کو معمولی نقصان پہنچا۔ لیکن اس چھوٹی سی لڑائی کے فوجی اور ملکی نتائج بہت زبردست تھے۔ شاہ پروشیا اہل آسٹریا کی عہد شکنی کا بڑا شاکی تھا۔ اس کی یہ شکایت تھی کہ اس عہد شکنی کے سبب تمام بار اسی پر آپڑا ہے۔ چنانچہ اسکو ڈیوک آف برنزوک نے آسانی سے اپنی فوجیں واپس کرنے پر راضی کر لیا۔ اور ڈیوک نے بھی واپس افواج کی تحریص و ترغیب جلد فوجی اور ملکی مصلحتوں سے کی۔ فوجی مصلحت تو یہ تھی کہ اسنے یہ دیکھ لیا تھا کہ اس کی فوج موسم کی ناموافقت اور مرض کی شدت کے ہاتھوں ہلاک ہوئی جاتی ہے۔ اور ملکی حکمت یہ تھی کہ وہ اہل پروشیا کا آسٹریا والوں کے ساتھ دوش بدوش لڑنا بالکل غیر طبعی سمجھتا تھا۔ یہ صرف اسی کا خیال نہ تھا بلکہ پروشیا کے بہت سے افسر بھی اس کے ہم خیال تھے۔ فوج کو واپس ہونے میں زیادہ پریشان نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ڈیوموریز کو ابتک یہ امید تھی کہ پروشیا کو فرانس کے مخالفانہ اتحاد سے جدا کر دے گا یہی وجہ تھی کہ اس کی فوج کا تعاقب سختی سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ نہایت نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیا گیا۔ یہاں تک کہ برنزوک کی فوج فرانس کے

والمی کی لڑائی
۲۰ ستمبر ۱۷۹۲ء

علاقہ سے نکل گئی - جنگ والمی کے دن قومی مجلس پیرس میں منعقد ہوئی - اور اس نے کل امور کی نگہداشت اپنے ذمہ لے لی - اس مجلس میں وہ سب ممتاز اشخاص موجود تھے جو پہلی مجلسوں میں جمہور کی طرف سے شریک ہو چکے تھے چنانچہ سب سے

کانونیشن یعنی مجلس میں تفریق.

پہلے اس قومی مجلس نے یہ کام کیا کہ فرانس کی حکومت کو جمہوریہ بنا دیا اور اس پر سب کو اتفاق تھا مگر اس کے بعد بہت جھگڑے اٹھے اور دو مخالف فریق پیدا ہو گئے جن کی گہری مخالفت میں کسی نہ کسی فریق کی بربادی یقینی اور لازمی تھی۔ ایک طرف تو چند گرونڈے کے فصحا تھے جن کے سبب سے یہ جماعت اسی نام سے مشہور ہو گئی اور ان میں علاوہ چند نئے اور نا تجربہ کار آدمیوں کی مجلس احکام کے کئی پرانے اراکین بھی موجود تھے - اور انھی کے سبب اس فریق کو بہت تقویت ہو گئی تھی - اس جماعت کے دو حصے تھے ایک کا نام برو ٹینز اور دوسرے کا نام برلیسو ٹینز تھا - برو ٹینز ایک مدبر اور آئین دان بوزٹ نامی کے پیرو تھے اور برلیسو ٹینز ایک شخص بروسو نامی کے پیرو تھے جو اس جنگ کا بانی مبانی تھا۔ لیکن ان میں چند بڑے آدمیوں نے (مثلاً ورگینی آڈلنے) کسی کی رہنمائی کو منظور نہ کیا اور خود کو دونوں سے علیحدہ رکھا - برو ٹینز کا خاص مقام مشورت میڈم رولینڈ کا کمرہ تھا جہاں پر بہت سے نوجوان جمع ہوتے تھے - ان دونوں فریقوں کے علاوہ ایک اور جماعت بھی تھی جو کوہستانی وکلاء کے نام سے مشہور تھی یہ نام اس وجہ سے تھا کہ وہ لوگ اونچی اونچی بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے اور اس جماعت میں بھی تقریباً تمام فرانس کے نمایندے شریک تھے اور نیز وہ سب متین اور پر جوش جمہوریت پرست لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے ۱۰ - اگست کو فتنہ و فساد برپا کیا تھا - اس جماعت میں روبس پیر ڈینٹن میرٹ - کونٹ ڈی ہیر بلوا اور بلاڈورنے اور یہ سب پیرس کے نمایندے تھے - ان میں سے سوائے روبس پیر کے کوئی شخص بھی مجلس قانون کے انتہائی فریق کے رہبروں یعنی مرلن تھیول ولی شابو اور بیا سیری کے ساتھ مسبوق الذکر مجلسوں میں سے کسی مجلس میں شریک نہ ہوا تھا - کچھ بہت عرصہ نہ گزرا تھا کہ دونوں جماعتوں میں جھگڑے پیدا ہو گئے

گیرونڈان کی جماعت نے کوہستانی وکلا کے نمایندوں پر تہمت لگائی کہ قیدخانہ میں ان ہی لوگوں نے ستمبر کا قتل عام کرایا تھا اور یہ بڑے خونخوار اور ظالم باغی تھے اور اس الزام کو لویٹ نے (جو گیرونڈان جماعت میں رولینڈ کا پیرو تھا) ۲۹ اکتوبر کو روبیس پیر کی مخالفت میں مفصل طور پر پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی کوہستانی وکلاء نے گیرونڈان فریق پر یہ اعتراض کیا کہ تم اشتراکیے ہو یعنی ایسا اتحاد چاہتے ہو کہ جس سے سلطنت جمہور کا اصلی اتحاد برباد ہو جائے۔ اس الزام پر بعد کو اور بھی زور دیا گیا اور اس کا نتیجہ گیرونڈان فرقہ کے حق میں بہت مضر ہوا۔ گیرونڈان اور کوہستانی وکلاء حقیقت میں دو فریق نہ تھے بلکہ دو گروہ تھے اور گروہ ہی کے نام سے موسوم ہونے چاہئیے تھے کیونکہ ان میں نہ ایک فریق کے سے تعلقات تھے نہ اس کی ذمہ داریاں تھیں۔ غرض ان دونوں گروہوں نے کمیٹی کی جماعت کثیر یعنی امنا سے مرکزی (Deputies of the centre) سے اس معاملہ میں چارہ جوئی کی۔ ان امنا سے مرکزی کی نشستگاہ پلین یا مارش میں تھی۔ اور ان کا نائب ایک شخص باریر نامی تھا جو پہلے مجلس احکام کا رکن رہ چکا تھا۔ اس نے دونوں مخالف گروہوں کے درمیان نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے کارروائی کی کنوینشن کا انتخاب ایسے مایوسی کے زمانہ میں ہوا تھا کہ ادھر پروشیا کی فوج پیرس پر چڑھائی کر رہی تھی اور ادھر اہل آسٹریا لیلی کا محاصرہ کر رہے تھے۔

سواسے اور نیس کی فتح

لیکن اس مصیبت کے دفع ہونے کے بعد فتوحات کا جو سلسلہ بندھا تو حب الوطنی کے جوش و خروش میں کنوینشن کا نہایت پرجوش خیر مقدم ہوا۔ جنگ والمی کے بعد ستمبر کے مہینہ میں مونٹیسک اور انسلیم نے شاہ سارڈینیا کے علاقے یعنی سوائے اور نیس کو بغیر حرب ضرب کے اپنے قبضہ میں کر لیا۔[۱] اس کے بعد اور بھی ملکی فتوحات ہوئیں۔ اس جنگ میں سلطنت جرمنی کے بہت سے شہزادوں نے آسٹریا اور پروشیا کی مدد کے لئے فوجیں بھیجیں۔ اگرچہ یہ

---

[۱] یہ دونوں مقامات کے نام ہیں۔

شہزادے مجموعی حیثیت سے فرانس کے خلاف نہیں لڑے اور نہ اونھوں نے جنگ میں شرکت ظاہر کی۔ اس کا جواب فرانس نے ترکی بترکی دیا اور سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کئے بغیر اُنھی شہزادوں پر جن کا علاقہ دریاے رائن پر واقع تھا حملہ کر دیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسی جرنیل کسٹین نے پہلی اکتوبر کو سپائرز (Spires) فتح کر لیا اور ۴۔ اکتوبر کو ورمز لے لیا اور اسی مہینہ کی ۲۱ تاریخ کو سلطنت کے ایک نہایت مستحکم مقام مینس (Mayence) یعنی دارالخلافہ

مینس کی تسخیر
۲۱ اکتوبر سنہ ۱۷۹۲ء

ایلیکٹر اسقف اعظم پر قبضہ کر لیا۔ مینس سے کسٹاین نے مختلف جوانب کو فوجیں بھیجنی شروع کیں اور زرفدیہ حاصل کرنے کے لئے فرینکفرٹ سے مالدار شہر پر اپنا تسلط کر لیا۔ اسیطرح بسرعت تمام شمالی مشرقی سرحد پر ڈومیز نے کئی مقام فتح کئے۔ پروشیا کی فوج کو پسپا کر کے وہ شمال کی طرف مڑا اور آسٹریا کے مقابل ہو۔ للی کا تحفظ باوجود محاصرہ کے نہایت بہادری سے کیا جارہا تھا۔ اس نے

جیماپیز کی لڑائی
۶ نومبر سنہ ۱۷۹۲ء

اس محاصرہ کو توڑ دیا۔ اور ۶ ر نومبر کو آسٹریا کی فوج کو مونز کے قریب جیماپیز کے مقام پر ایک گھمسان لڑائی کے بعد شکست فاحش دی۔ اس فتح کی بدولت ڈومیز کے لئے بلجیم پر قبضہ کر لینا نہایت آسان ہوگیا۔ چنانچہ تمام ملک پر قبضہ کر کے بروسلز میں فاتحانہ داخل ہوا۔ اور بمقام لیج مقیم ہوا۔ بلجیم کی فتح نے اہل کنونیشن کو مدہوش کر رکھا تھا ان کو ناز تھا کہ ہماری فوج کو کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی ہے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ فرانسیسی انقلاب سلطنت کے اصول یعنی انسان کے حقوق اور عوام الناس کی حکومت کے ضروری مسائل کا دیگر ممالک میں پھیلانا اُن کا عین فرض تھا۔ چنانچہ اونھوں نے ۱۹۔ نومبر کو دنیا کے بادشاہوں کے خلاف رعایا کی جانب سے جنگ کرنے پر اپنی آمادگی کا اعلان کر دیا۔ اور بین الاقوامی فرایض سے قطع نظر کر کے دریاے شپالٹ (Scheldt) کو جس کے ذریعہ سے ازروے عہدنامہ کئی سال سے تجارت بند تھی کل اقوام اور ممالک کے لئے آزادانہ طور پر استعمال کی اجازت دیدی کیونکہ اس کا سرچشمہ

ایک آزاد اور خود مختار ملک کے اندر واقع تھا۔ لیکن ان متواتر اور نادر فتوحات کے سلسلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ کامیابی کے نشہ نے اہل کنونشن کو بالکل اندھا کر دیا تھا۔ چنانچہ اُن کو اپنی فوج کے درست کرنے اور قواعد سکھانے کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوئی فرانسیسی جمہوری سلطنت کے دوست اتنا بھی نہ سمجھے کہ ہماری فوجوں کو جو متواتر فتوحات باآسانی نصیب ہوئیں اس کی خاص وجہ صرف یہ تھی کہ مفتوح افواج کی ہمدردی ان کے شامل حال تھی۔ چنانچہ شمالی ممالک مفتوحہ مثلاً بلجیم صوبہ جات دریائے رائن سیوائے اور نیس سب کے سب انقلاب سلطنت کے جوش و خروش سے سرشار تھے اور ایسی حالت میں فرانسیسیوں کے حملہ سے اُنھیں اس مصیبت سے رہائی کی امید نظر آئی اور فرانسیسی حملہ آوروں کو رہائی دینے والا سمجھ کر غنیمت جانا اور جب فرانسیسی کمشنروں نے ابتدائی مجالس قائم کیں تو وکیلوں نے درخواست کی کہ ہمارے علاقوں کو بھی فرانس میں شامل کر لیا جائے چنانچہ ۹۔ نومبر کو سیوائے اور نیس اور ۱۳۔ دسمبر کو بلجیم (آسٹرین نیدرلینڈ) فرانس کا ایک جزو قرار دے دیے گئے لیکن باوجود شاندار کامیابیوں اور فتحمندیوں کے جمہوری سپاہ کی ترتیب ایک دن میں ہو نہیں سکتی تھی۔ مجلس احکام نے جو فتنہ و فساد کے بیج بو دیے تھے۔ انھوں نے فرانس کی سرزمین میں خوب جڑ پکڑ لی تھی اور اب سوائے سختی کے فوج میں انتظام نہیں پھیل سکتا تھا۔ فوج کا انتظام اور اس کی رسد کا محکمہ ابتر حالت میں تھا اور فوج کے تمام سپاہی خواہ وہ سوار ہوں یا پیادے اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ سب کے سب پیرس کی سیاست میں ایسے محو ہو رہے تھے کہ ان کو سرحد پر اپنی فوجی خدمتوں کو انجام دینے کا مطلق ہوش نہ تھا وہ آتشی اور قابل بحث سوال جس نے ۱۷۹۲ء کے آخر میں کنونشن کے اراکین میں تفرقہ ڈال دیا تھا یہ تھا کہ لوئی شانزدہم سے کس طرح کا سلوک روا رکھا جائے روبیس پیر اس بات پر زور دیتا تھا کہ علم سیاست کی رو سے لوئی کا قتل لازم ہے لیکن اس کے برخلاف گیرونڈین فرقے کے لوگوں نے جو سترھویں صدی کی انگریزی جمہوریت کے نقش قدم پر چلنا چاہتے تھے بادشاہ پر مقدمہ چلانے کا سوال طے کر لیا جب مقدمہ کی کارروائی ختم ہوئی تو گیرونڈسٹوں نے یا تو

اپنی ذمہ داری سے بچنے کے لئے یا اس خیال سے کہ شاید بادشاہ کی اسی بہانہ سے جان بچ جائے یہ تجویز کی کہ بادشاہ پر قتل کا جو حکم لگایا گیا ہے اسکو عوام الناس کی ابتدائی مجلس میں پیش کیا جاوے لیکن پہاڑی امناء کو کسی ذمہ داری کا خوف نہ تھا چنانچہ انھوں نے گیرونڈین پر جی کھول کر طعن و تشنیع کی کہ تم در پردہ بادشاہ کے دوست اور اوس کے ہوا خواہ ہو۔ اس مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ گیرونڈین کی تحریک ناکام رہی اور صرف معمولی کثرت آرا سے بادشاہ پر سزائے موت کا حکم لگا دیا گیا اور ۲۱ - جنوری ۱۷۹۳ء کو بمقام پیرس گیلوٹین مشین کے ذریعہ سے شاہ لوئی شانزدہم کا سر اوڑا دیا گیا۔

لوئی شانزدہم کا قتل ۲۱ - جنوری ۱۷۹۳ء

اس قتل کا ہونا تھا کہ یورپ کے ان بقیہ ممالک نے بھی جو ہنوز خاموش تھے فرانس پر یورش کر دی۔ شاہ ہسپانیہ یعنی چارلس چہارم نے اس خیال سے کہ شاید خاندان بوربن کے سردار لوئی شانزدہم کی جان بچ جائے اپنے وزیر کو آخر دم تک پیرس میں ہی مقیم رکھا لیکن جب انجام کار بادشاہ کے قتل کی اطلاع ہو گئی تو مجبوراً اپنی سپاہ کو (قاتلوں سے) مقابلہ کے لئے آمادہ کر کے اعلان جنگ کر دیا فرانسیسی جمہور نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور مارچ کے شروع ہی میں ہسپانیہ سے جنگ چھڑ گئی۔ مگر جنگ ہالینڈ کا معاملہ دوسرا تھا۔ بلجیم کی فتح کے بعد ڈومیز ہالینڈ کو ایک سونے کی چڑیا جانتا تھا اور چڑیا کیطرح اس کا مغلوب کرنا بھی معمولی کام سمجھتا تھا۔ اسکو یہ یقین تھا کہ اگر ہالینڈ کو فتح کر لیا تو پھر فرانس کو یہ قوت ہو جائے گی کہ انگلستان کو چارنا چار صلح قائم رکھنے پر مجبور کر سکے۔ ڈینٹن (اسی زمانہ میں) کسی خاص مطلب سے ڈومیز کے پاس گیا تھا اس نے اس کے اس خیال کی تائید کی۔ لیکن جو کچھ در اصل پیش آیا اس کے بالکل برعکس تھا۔ پٹ انگلستان کا وزیر اعظم ایک صلح پسند وزیر تھا لیکن اس کا ہر گز یہ خیال نہ تھا اور نہ وہ یہ گوارا کر سکتا تھا کہ انگلستان اپنے وفادار جانب دار ملک ہالینڈ کو فرانسیسیوں کے ہاتھ پامال کرا دے یا زر کے لالچ میں اس کو ان کے پنجہ میں پھنسا دے۔ فرانسیسیوں کے

اسپین - ہالینڈ - انگلستان اور سلطنت جرمنی سے جنگ -

بین الاقوامی قوانین کی متواتر شکستگی کے علاوہ دریائے شیلیٹ میں عام تجارت
کی اجازت دینے سے ان کے ارتکاب حماقت کی انتہا ہو گئی اور پٹ کو یہ
بھی بہت ناگوار گزرا کہ فرانسیسی کنونیشن (کمیٹی) نے قانون اقوام کو
درہم برہم کر کے اس کی بجائے اپنی منشا اور مطلب کے مطابق قانون فطرت
نافذ کر لیا۔ پٹ کا دھیان دو طرف اور بھی بٹا ہوا تھا ادھر تو برک کی پر جوش
فصاحت سے انگریزی زمینداروں کے کان کھڑے ہو رہے تھے کہ کہیں ایسا
نہ ہو کہ فرانسیسی ہل چل کی ہوا انگلستان میں بھی پہنچ جائے اور ادھر جارج
سوم بادشاہوں کی عزت اور وقار شاہی قائم رکھنے پر یورپ کے بادشاہوں
کی طرح تلا ہوا تھا پٹ اور اس کے وزیر خارجہ گرینول کو رفتہ رفتہ اس بات کا
یقین ہو گیا کہ فرانسیسی انگلستان سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور جنگ
ضرور ہو گی۔ اسی بناء پر فرانسیسی سفیر شاوولن نامی کو لندن سے نکال دیا گیا۔
فرانسیسی سرداروں نے انگلستان میں اپنے ملک کے خیالات کی اشاعت
کا غلط اندازہ کیا۔ وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ تعلیم یافتہ انگریزوں کا بڑا گروہ
فرانسیسیوں کے ساتھ ہے اور ان کو یہ امید تھی کہ فرانسیسیوں کے خیالات
کا انگلستان پر اس قدر اثر ہو گا کہ تمام فوج باغی ہو جائیگی اور پٹ کی وزارت
اور انگریزی شاہی حکومت کا یک قلم خاتمہ ہو جائے گا وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ
انگریزی پارلیمنٹ میں حکومت کا مخالف فریق باوجود اپنے مخالفانہ الفاظ کے ملک کا ویسا ہی خیر خواہ
ہوتا ہے جیسے کہ وزراء اور یہ کہ یہ حکومت وقت کا مخالف فریق کبھی خود کسی بغاوت
کا باعث یا بغاوت کا ترغیب دینے والا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ایسے غلط قیاسوں سے دھوکے میں آکر فرانس نے انگلستان اور ہالینڈ
کے خلاف یکم فروری سنہ ۱۷۹۳ء کو جنگ کا اعلان کر دیا۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی
اور قومیں بھی لڑائی میں شریک ہو گئیں۔ سویڈن کے دور اندیش حاکم
ڈیوک سرمنیا نے جنگ سے علیحدگی ظاہر کی اور اس طرح سے ڈنمارک کے
بادشاہ کرسچین ہفتم اور سوئیزرلینڈ کے بادشاہ برنزیف نے بھی غیر جانبداری
کا اعلان کر دیا۔ لیکن پرتگال اور ٹسکنی اور نیپلز نے فرانسیسی جمہوری سلطنت

سے لڑائی چھیڑ دی - اور پرتگال میں میریا فرانسس (مادر ولیعہد) کے خود خلل دماغ کے باعث (ولیعہد جو بعد میں شاہ جان ششم کہلایا) اپنی ماں کی طرف سے فرمانروا تھا - ٹسکنی کا حاکم فرڈ یننڈ برادر شہنشاہ آسٹریا تھا اور اس کا لقب گرانڈ ڈیوک تھا - نیپلز (Two Sicilies) کو سقالین بھی کہتے ہیں یہاں کا بادشاہ خاندان بوربون میں سے تھا اور اس کی ملکہ میری اینٹوانیٹی کی بہن تھی غرض ان سب نے فرانس سے جنگ شروع کردی - روس کی ملکہ کیتھرائن (ابھی تک) شاہ لوئی شانزدہم کے سوگ میں بیٹھی تھی اور فرانسیسی جمہوریوں کی شرارت پر اور ان کی بد اخلاقی اور کمینہ پن پر لعنت ملامت کر رہی تھی - چنانچہ جب اس نے دیکھا کہ کل یورپ فرانس کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہے تو اس نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر پولینڈ پر ہاتھ صاف کرنے کی تیاریاں شروع کردیں ان سب کے علاوہ ہولی رومن ایمپائر (روما کی سلطنت مقدس) نے بھی ۲۳ نومبر ۱۷۹۲ء کو گرد و نواح کی فوج کی تیاری کا حکم دیدیا تھا اور جب مینس کی تسخیر کی خبر پہونچی تو اس نے نہایت سنجیدگی سے ۲۲ - مارچ ۱۷۹۳ء کو فرانس کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا - لیکن یہ حکم جنگ اس کی بڑی سلطنت میں ایک بڑی اور بھدی مشین کی حرکت کی طرح بہت آہستہ آہستہ صادر ہوا -

پولینڈ میں ملکہ کیتھرائن کا حملہ

بہر حال ایسے وقت میں جبکہ فرانس کی نئی سلطنت تقریباً تمام ممالک یورپ سے جنگ و جدال میں الجھی ہوئی تھی - پولینڈ کی نئی حکومت بھی ایک ہی طاقت سے تنہا مغلوب کی جا رہی تھی یعنی جس وقت یورپ کی افواج بادشاہ کی حمایت و نصرت کے بہانہ سے فرانس سے برسر پیکار تھیں عین اس وقت کیتھرائن نے بھی پولینڈ پر حملہ کردیا - وجہ یہ تھی کہ تیسری مئی ۱۷۹۱ء کے وضع کردہ دستور کے ذریعہ سے اس نے اپنی شاہی حکومت کو نہایت مضبوط اور ذی اقتدار کرلیا تھا فرانس پر تو اس لئے حملہ ہوا کہ وہاں ایک روایت کے بموجب سخت فتنہ و فساد برپا تھا - لیکن پولینڈ پر اس وجہ سے چڑھائی کی گئی کہ وہاں کے عقلمند

مدبرون نے اصلاح کرکے قدیم بدانتظامی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ غرض جوں ہی
آسٹریا اور پروشیا کی فوجیں باہمی جدال و قتال میں سرگرم ہوگئیں اور کیتھرائین
ترکوں سے جاسی کا عہدنامہ کرکے فارغ ہوئی تو وہ پولینڈ کے نئے آئین حکومت کے قلع وقمع کرنے کی
غرض سے چڑھ آئی۔ اس کے آتے ہی بہت سے ایسے امرا جنکو پرانے طریقہ
حکومت کا بدلنا ناگوار گذرا تھا اُٹھ کھڑے ہوئے اور کیتھرائین کی تحریک و ترغیب
کے بھروسہ پر نکلی۔ فیلیکس پوٹو کی[1] اور چند دیگر امراء نے ملکر ایک اتحاد قائم
کیا جو اتحاد ٹرگوٹیس (Targovites) کے نام سے مشہور ہوا۔ انھوں نے
حق معطلی قوانین (Literum vets) کے منسوخ ہوجانے اور
تیسری مئی ۱۷۹۱ء کی اصلاحوں پر اعتراض کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے
کیتھرائین سے فوج طلب کی جو ملکہ نے فوراً بھیجدی اور ۱۸ مئی ۱۷۹۲ء کو ملکہ نے
ایک اظہارنامہ بھی شائع کیا جسکا ماحصل یہ تھا کہ وہ پولینڈ کے قدیم آئین سلطنت
کی ضامن تھی۔ اس کے علاوہ جیکوبنیز ۱۷۹۱ء کی اصلاحات پر سخت نکتہ چینیاں کرتے
تھیں۔ غرض ملکہ کے حکم سے روسی جرنیل سوورو ۸۰۰۰۰ روسی اور ۲۰۰۰۰ ہزار
کاساک سپاہیوں کے ساتھ پولینڈ کے علاقہ میں داخل ہوا اور کثرت فوج کی بدولت
پولینڈ کے جرنیل جوزف نامی کو بمقام زی لینس شکست دی۔ یہ واقعہ ۱۸۔ جون
۱۷۹۲ء کو ہوا لیکن بتاریخ ۱۷ جولائی پھر ایک اور مقام (ڈوبنیکا) پر دوسرے
جرنیل کو (کوسی ازکو) کے تحت میں شکست دی ان شکستوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۹۱ء
کے تمام مصلح مع (کولون ٹائی) اور (کوسی ازکو) کو جلاوطن ہونا پڑا۔ ڈایٹ میں
ان کی جگہ پر اتحاد ٹرگوسٹا کے موید مقرر کئے گئے اور ۳ مئی ۱۷۹۱ء کا آئین حکومت
منسوخ و مسترد کر دیا گیا۔ روس کے پولینڈ کے محبان وطن پر فتح مندی نے شاہ
پروشیا اور شہنشاہ آسٹریا کو اشتعال ک دیدی۔ اور یہ بھی ایک وجہ تھی جس کے
باعث فریڈرک ولیم نے برنزوک کو واپسی پر فدا رک جانے کی وجہ سے واپسی کا

۱؎ Librum vets جس کے ذریعے سے ہر شخص کو یہ طاقت ہوتی ہے کہ آئین سلطنت
کے کسی قاعدہ کو منسوخ کر دے۔

حکم دیدیا۔ پولینڈ کے محبانِ وطن نے شاہ پروشیا سے ۱۷۹۰ء کے عہدنامہ کی رو سے مدد چاہی لیکن بادشاہ نے صرف یہ جواب دیا کہ چونکہ اُس نے ۱۷۹۱ء کے دستور کو تسلیم نہیں کیا تھا اور چونکہ پولینڈ کے سرگروہ جیکوبین فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور فرانسیسی جمہوری سرداروں کے پیرو کار اور شریک ہیں۔ اس لئے وہ امداد دینے سے معذور تھا۔

پولینڈ کی دوسری تقسیم ۲۴ ستمبر ۱۷۹۳ء

اس کے بعد پروشیا کی ایک فوج بھی روسیوں کے ساتھ ملکر ملک کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے پولینڈ میں گھس آئی۔ روس اور پروشیا کے دونوں حاکموں نے ملکر آخر ۴ جنوری ۱۷۹۳ء کو پولینڈ کی باہمی تقسیم کا ایک عہدنامہ کیا جسکی رو سے روس کو مشرقی پولینڈ مع منسک پوڈولیا و لیتھونیا وغیرہ ملا اور پروشیا کے قبضہ میں پوسن۔ نیزن۔ کالش۔ ڈینزگ اور تھورن آئے۔ شہنشاہ آسٹریا اس تقسیم کے وقت فرانسیسی جنگ میں منہمک تھا۔ اسی سبب سے اس کو اتنی مہلت نہ ملی کہ پولینڈ کے کسی حصہ پر وہ بھی دعویٰ کرے۔ لیکن وہ شاہ پروشیا کی اس حرکت کو کبھی نہ بھولا کہ اُسنے نہایت چالاکی سے شہنشاہ آسٹریا کو پولینڈ کی تقسیم سے محروم کردیا اور نہ اس حرکت کو اس نے کبھی دل سے محو کیا۔ بلکہ اس باعث ان دونوں بادشاہوں میں باہمی ناچاقی اور بے اعتباری بہت زیادہ بڑھ گئی۔ جسکا اثر پشت در پشت تک باقی رہا۔ شہنشاہ فرانسس نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ مجھے شاہ پروشیا نے پورا دھوکا دیا اور شاہ پروشیا نے اس خود غرضانہ کارروائی سے لیوپولڈ کے اور اپنے مستحکم عہد و پیماں کو توڑ ڈالا اور اس حکمت عملی کو اختیار کیا جس کے سبب سے آخر میں اس نے فرانسیسی سلطنت جمہور سے ایک عہدنامہ کیا جو بالی (Baslo) کے نام سے مشہور ہے۔ اگرچہ ۱۷۹۳ء ہی میں پولینڈ کے دوبارہ تقسیم کئے جانے کی بابت فیصلہ ہوگیا تھا لیکن ۱۷۹۳ء کے آخر تک اس تقسیم کی تکمیل نہیں ہوئی ۲۴ ستمبر ۱۷۹۳ء کو بمقام گروڈنو ڈایٹ کا اجلاس ہوا اور وہاں روسی سپاہیوں کے سامنے ڈایٹ نے بلا تامل منظور کرلیا کہ جو باہمی تقسیم روس اور پروشیا کے درمیان ہوگئی ہے وہ برقرار رہے۔ چند دنوں کے بعد ۱۶ اکتوبر کو کیتھراین نے خود ایک عہدنامہ لکھکر

اس پر اپنے دستخط کئے جسکا مطلب یہ تھا کہ پولینڈ کو آزادی عطا کی جاتی ہے یعنی پرانے دستور میں جو غلطیاں تھیں اُن کو جاری اور برقرار رکھا جاتا ہے۔ جن کے باعث یقین تھا کہ روس کو پولینڈ کی قومی آزادی اور پولینڈ کے خود مختار ملک کو یورپ کے نقشہ سے مٹا دینے کا پورا پورا موقع مل جائیگا۔

غرض ۱۷۹۳ء کے آخر تک دو مہتم بالشان واقعے ہوئے یعنی یہ کہ پولینڈ برباد ہوگیا اور فرانس جو ممالک غیر کے حملوں کے خلاف آمادۂ پیکار رہتا تھا خاک میں مل گیا۔ ان دونوں ملکوں کی آزادی نیست و نابود ہوگئی اور از سر نو آزادی حاصل کرنے کے لئے دونوں کو سخت جد و جہد لازم تھی۔ اس جد و جہد میں فرانس کامیاب ہوگیا کیونکہ ذاتی اور ملکی آزادی کا ہر فرانسیسی پوری طرح پر اثر رکھتا تھا اور فرانس کے ہر کس و ناکس نے غیر ممالک کی مقاومت کو اپنا فرض سمجھا لیکن پولینڈ کو کامیابی نصیب نہ ہوئی کیونکہ وہاں کی رعایا عامہ نے اس مصیبت کو محسوس نہ کیا بلکہ صرف تربیت یافتہ شرفا اور امرا اصلی حالت سے واقف تھے۔

باب چہارم

۱۷۹۳ء سے ۱۷۹۵ء تک

فرانس اور یورپ کی باہمی جنگ

۱۷۹۳ء کے ابتدائی مہینوں میں فرانس ودل یورپ سے جنگ وجدال میں مصروف تھا۔ اگرچہ ڈنمارک وینس اور سوئڈن جیسی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں نے جنگ فرانس سے اپنی غیر جانبداری کا اظہار کردیا تھا لیکن انھوں نے فرانسیسی جمہوری سلطنت کی نصرت کرنے کی بھی کوئی خواہش ظاہر نہیں کی تھی اور اس سبب ان کی غیر جانب داری سے فرانس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا لیکن سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری اس قدر غیر مفید نہ تھی۔ جنیوا کے جمہوریہ میں فرانسیسی وزارت نے انقلاب پسند فریق کو امداد پہنچائی تھی اور اس وزارت میں جنیوا کا ایک جلاوطن مسمی کلیویہ بھی شریک تھا۔ اس سبب سے سوئٹزرلینڈ کے اضلاع اس عالمگیر جنگ میں تقریبًا شریک ہو گئے تھے اہل برن نے شہر جنیوا پر قبضہ کرلیا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر نہایت ہشیاری سے کام لیا گیا کہ علاوہ جنگ نہ چھڑنے پائے سوئٹزرلینڈ کے جاسوسوں کے ذریعہ سلاح جنگ اور رسد وغیرہ کا سامان جنوبی جرمنی سے فرانس میں آتا تھا اور انھیں کے توسط ان جمہوری سلطنت کے دوستوں سے جو دشمن کے ملک میں مقیم تھے سیاسی تعلقات کا سلسلہ جاری تھا۔ فرانس کے خلاف روم کی مقدس حکومت کے اعلان جنگ نے یورپ کے کل بڑے بڑے ممالک کو فرانس سے جنگ آزمائی کے لئے آمادہ کردیا۔ صرف روس ایک ایسا ملک تھا جس نے فرانسیسی جمہوریت کے خلاف کوئی فوجی اجنگی بیڑہ نہ بھیجا تھا اور کیتھرائن نے اس عذر پر اکتفا کیا کہ وہ پولینڈ میں جیکوبنز کو مغلوب کرنے میں مصروف تھی (یہ واضح رہے کہ ۱۷۹۳ء کی جنگ کی کیفیت ۱۷۹۲ء کی جنگ سے مغائر تھی۔ ۱۷۹۲ء میں فرانس

پر لوئی شانز دہم کی طرف سے حملہ ہوا اور جنگ ان اصولوں پر ہوئی جو اٹھارھویں صدی میں رائج تھے اس کے برخلاف ۱۷۹۳ء میں دول یورپ فرانس سے ایک اور ہی گہری غرض سے برسرپیکار تھے۔ انقلاب سلطنت کے دستور العمل کا وہ جزو جو ۱۹ نومبر ۱۷۹۲ء کو کنوینشن (مجلس) کا نصب العین قرار پایا تھا کہ اہل فرانس تمام ملکوں میں حریت۔ اخوت اور مساوات کے اصول کی اشاعت کریں گے یورپ کی ہر سلطنت کو نہایت ہی پریشان اور متفکر بنا سے ہوئے تھا۔ بالخصوص انگلستان جو اس زمانہ میں جبکہ فرانس میں انقلاب کی سخت ہل چل مچ رہی تھی۔ خاموش رہا سخت پریشان تھا۔ انگلستان کے مدبر اسوقت مداخلت پر مجبور ہوئے جبکہ فرانس کے نئے حکم انوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ بین الاقوامی قوانین کے اصول کو تہہ و بالا کرکے یورپ کی کل اقوام کو وہ اپنا ہم خیال بنالیں گے۔ انقلاب سلطنت کے دستور العمل سے اس بات پر عام طور پر دلی مخالفت تھی اور اس وجہ سے یورپ کی تمام طاقتیں یکجہت ہوکر فرانس کی مخالفت پر آمادہ ہوگئیں۔ انگلستان نے اپنے کو اس اتحادیہ کا میر بخشی بنالیا۔ اس معاملہ میں انگریزوں نے پروشیا اور آسٹریا کو نہایت فیاضی کے ساتھ مالی امداد دی اور صرف انھی کو نہیں بلکہ ہسپانیہ اور سارڈینیا جیسے چھوٹے چھوٹے ملکوں کی بھی ایسی ہی مدد کی اور اس طریقہ پر اتحاد مقصد کے ساتھ اتحاد عمل کی دولت ہاتھ آئی۔ فرانس کے خلاف یہ جنگ اصولی جنگ تھی۔ یعنی کسی خاص سازش یا بیش بندیوں کا نتیجہ نہ تھی۔ یورپ کے اس جدید طرز عمل کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ پروشیا اور آسٹریا کی سلطنتوں کی وزارتیں بدل گئیں۔ ۱۷۹۲ء کے حملہ کی ناکامی سے فریڈرک ولیم ثانی اپنے مشیروں اور صلاح کاروں سے بددل ہوگیا تھا۔ اسی سبب سے ڈیوک آف برنزوک کو علی رؤس الاشہاد ذلیل کیا گیا اور شلیم برگ نامی وزیر خارجہ کے مستعفی ہونے پر ہاگ وٹز اس کی جگہ مقرر ہوا۔ اسی طرح آسٹریا کے دار السلطنت وائنا میں کاونٹ فلپ نائب مدار المہام جو کانٹز کی ضعیفی کے سبب امور خارجہ کا انتظام کرتا تھا۔ برخاست کردیا گیا۔ اور اس کی جگہ ایک ادنیٰ حیثیت کا شخص تھوگٹ نامی مقرر ہوا جسکا

جنگ کی بدلی ہوئی حالت

اصل اصول ملکی معاملات میں فرانس کو عاجز اور ذلیل کرنا تھا اور جسکا نصب العین فرانسیسی اصول سے مخالفت اور نفرت تھی- دوسرے درجہ کی غیر معروف سلطنتوں میں بھی اسی طرح وزارت کی تبدیلیاں ہوئیں۔ سب میں زیادہ قابل ذکر ہسپانیہ میں وزیر ارنڈا کی موقوفی ہے جس کے بجائے ملکہ کا منظور نظر گوڈوے نامی مقرر ہوا- اس اتحادی طاقت کے قیام کا پہلا نتیجہ یہ ہوا- فرانسیسی بلجیم میں جرنیل ڈومیرز پر سخت حملہ کیا گیا- اب تک یہ جرنیل پروشیا کو آسٹریا سے علیحدہ کرنے کی فکر سے عاجز نہیں ہوا تھا- لیکن لوی شانزدہم کے قتل کے بعد وہ قطعی ناامید ہو گیا پروشیا اور انگلستان دونوں اسکے وعدہ وعید سننے کے بھی روادار نہ تھے ادھر موسم سرما کی شدت سے اسکی فوج تباہ ہونے لگی اور جب فرانس کی سرزمین حملہ آوروں سے خالی ہو گئی تو پہلے اس کی فوج کے رضاکار ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں کو واپس ہونے لگے- نیز وہ سپاہ جو ابھی تک اسکے پاس تھی انکو فرانسیسی دفتر جنگ کی بے ترتیبی کے سبب رسد بھی نہیں پہنچ سکتی تھی- مزید براں جب اہل بلجیم کو یہ معلوم ہوا کہ ان کا ملک ان کی مرضی کے خلاف فرانسیسی جمہوریہ میں شامل ہو گیا ہے تو وہ خود مختاری کے گرویدہ اور حب الوطنی کے شیدا تھے۔ ہر طرح مخالف ہو گئے اور اونھوں نے فرانسیسی فوج کو بجائے امداد دینے کے نہایت تنگ کیا- ڈومیرز کا وہ حملہ جو اوس نے ایسی حالت میں ہالینڈ پر کیا تھا ناکام رہا اور اوس کو ناکام ہونا بھی چاہیئے تھا- آسٹریا کی فوج نے اس کے لشکر کے اوس دستہ کو جو زیر کمان جرنیل مرنڈا- میسٹرچٹ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا شکست دی اسوقت آسٹریا کی فوج کا سپہ سالار شہزادہ کوبرگ تھا ڈومیرز کو ناچار اپنی آگے بڑھتی ہوئی فوج پیچھے ہٹانی پڑی اور اس خیال سے کہ کہیں فرانس تک آمد و رفت کا راستہ بند نہ ہو جائے اس کا نہایت عجلت سے تعاقب کیا گیا ایک انگریزی فوج زیر کمان ڈیوک آف یارک شاہ کوبرگ کی آسٹرین فوج سے جا ملی- اور بتاریخ ۱۸- مارچ ۱۷۹۳ء اتحادی طاقتوں نے ڈومیرز کو نیرونڈن پر شکست فاش دی- فرانسیسی لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی اور

۱۷۹۳ء کا پہلا حملہ

جنگ نیرونڈن ۱۸ مارچ ۱۷۹۳ء

چشم زدن میں فرانسیسی بلجیم سے نکال دئے گئے۔ ڈومیزر نے کنونیشن پر دھاوا مارنے کی کوشش کی لیکن یہ بھی بے سود رہی اُسنے چار گماشتوں اور وزیر خارجہ کو جو اسکو معطل کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے گرفتار کر لیا۔ لیکن جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ اُس کی فوج بیکار ہو چکی تھی۔ تو وہ ۵ - اپریل کو فرانس چھوڑ کر آسٹریا چلا گیا -

کونوینشن پر اثر -

ڈومیزر کی ان بد نصیبوں کا اور آخر میں اس کے اس طرح آسٹریا سے جا ملنے کا - کنونیشن پر بڑا اثر ہوا - یعنی کنونیشن کے سرگرم اور پرجوش اراکین کو جنکو نئی حکومت کے دور جدید کی کامیابی کا کامل یقین تھا اور جن کو یہ گھمنڈ تھا کہ آزاد فرانسیسی بدون سلاح حرب اور بدوں ترتیب و تعلیم جنگ غیر ممالک کی فوجوں کو شکست دیدینگے اور جو اس خیال میں تھے کہ جمہوریہ ہمیشہ فتحیاب اور کامگار رہیگی سخت حیرت کا سامنا پڑا اور کنونیشن کو ماننا پڑا کہ فرانس میں زبردست اور طاقتور حکومت کی ضرورت ہے میرابو کے خیالات سے اتفاق کرکے ڈینٹن نے تجویز کی کہ مجلس آئین سازی کے اراکین میں سے جدید وزارت کا انتخاب کیا جائے۔ لیکن جمہوریوں کو حکومت عاملانہ کے اقتدار سے وہی نفرت تھی جو دستوری حکومت کے طرفداروں کو تھی چنانچہ ڈینٹن کی تحریک ناکام رہی - تاہم یہ بالکل ناممکن تھا کہ ایک ناہموار جماعت اور بدنام وزارت فرانس کی محافظت کر سکے۔ جنوری سنہ ۱۷۹۳ء میں کنونیشن کی خاص کمیٹیوں نے تحفظ عامہ کی مجلس کا انتخاب کیا لیکن شکست نیرونڈن کی خبر پہنچنے پر کنونیشن کے انتخاب کردہ پچیس ممبروں کی کمیٹی اس کے بجائے قایم کی - اور اس کو اسی نام سے موسوم کیا لیکن یہ کمیٹی بھی ناہموار اور غیر موزوں تھی اور جب ڈومیرز کے فرار ہونے کی خبر پہنچی تو ۹ اراکین کی ایک کمیٹی قایم کی گئی جسکو وسیع عاملانہ اختیارات دئے گئے۔ یہ کمیٹی

مجلس تحفظ عامہ

(کمیٹی آف پبلک سیفٹی) یعنی مجلس تحفظ عامہ کے نام سے مشہور ہے لیکن اب سوال پیدا ہوا کہ یہ کمیٹی کسطرح حکمرانی کے قابل بنائی جائے اس کا پہلا فرض یہ تھا کہ ہر سرحد پر دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج تیار کرے چنانچہ اس کام کے لئے کنونیشن کے ۸۲ نائب دو دو

کرکے فرانس میں ہر سمت بھیجے گئے تاکہ تحریص و ترغیب سے اور اگر ممکن نہ ہو تو زبردستی تین لاکھ جوان فوج میں داخل کریں اس زیادتی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے اکثر علاقوں میں فتنہ و فساد برپا ہونے لگا چنانچہ جبراً و قہراً بھرتی کرنے کے سبب اور اسی طرزِ عمل کی مزاحمت کے باعث لاونڈی میں باہمی جدال و قتال کی نوبت پہنچ گئی یہ جنگ امرا یا کلیسا کی حفاظت کے لئے نہیں چھڑی بلکہ محض جبریہ فوجی داخلہ کی مخالفت میں تھی۔ اول اول تو اس مزاحمت کے سرگروہ اور جنگ کے بانی کاشتکار کے محافظ اور چوکیدار تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں فرانسیسی پادری اور امرا اسکے سرگروہ بن گئے۔ اس طرح مخالفین متحد ہو گئے اور مغربی فرانس کے ایک صوبہ میں کنونیشن کے احکام کی مخالفت نہایت شدومد کے ساتھ کی گئی ڈومیرز کی علیحدگی اور اس کی ناکامی کا یہ نتیجہ ہوا کہ زمانۂ انقلاب میں پہلی مرتبہ حکومت علانیہ کی ابتدا ہوئی لیکن ساتھ ہی ایسے اسباب پیدا ہو گئے جو آنے والی خونخوار حکومت (Reign of Terror) کا پیش خیمہ تھے۔ ۹۔ مارچ کو پیرس میں انقلابی عدالت قایم ہوئی جسکی اصلی تحریک انقلاب کے دشمنوں کو چن چن کر سزا دینے کی تھی چوتھی اپریل کو کنونیشن نے یہ حکم لگایا کہ غذا کی انتہائی قیمت بڑھا دیجائے اور اُن نائبوں کو جو کسی خاص غرض سے فوجوں یا دیگر محکموں میں بھیجے گئے تھے زیادہ اختیارات دئے گئے اور ایک ایسی فوج تیار ہوئی جسمیں مفلوک الحال یا حکومت جمہوری کے شیدا شریک تھے۔ یہ تجویزیں ہوتی رہیں جن پر مہینوں تک عمل نہ ہوا لیکن اس زمانہ میں پہاڑی نمایندگان اور گروندڈین کے درمیان مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی جمعیت میں یہ دو مخالف فریق تھے اور ان کی سخت مخالفت کے باعث کنونیشن کا خاتمہ ہو گیا اس موقع پر باہمی مخالفت کے اسباب اور انکی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں ہے لیکن گروندڈین کا مقولہ تھا کہ جبلیخانوں میں ستمبر کے قتل عام کے ذمہ دار صرف پہاڑی وکلا تھے اور انھیں نے کمیون آف پیرس کی حمایت میں فتنہ و فساد کو روا رکھا تھا۔ برخلاف اس کے پہاڑی وکلا ان پر (گروندڈین) یہ الزام لگاتے تھے کہ تم در پردہ بادشاہ کے ہوا خواہ ہو

لاونڈی میں فتنہ و فساد ۱۷۹۳ء

تم ہی نے بادشاہ کے قتل کی مخالفت کرکے اس کی جان بخشی کی رائے دی تھی ۔ تم ہی ایسے اتحاد کے محرک ہو جس سے جمہوریہ کا اتفاق واتحاد برباد ہو جائے اور تم ہی بجائے ایک زبردست اور قوی سلطنت کے ایک کمزور سلطنت پسند کرتے ہو کنونشن کی عدالت میں یہ سب جھگڑے قضیے پیش ہوئے ۔ روبسپیر نے برسٹ ۔ ورگنیاڈ اور گارڈیٹ پر الزاموں کی بوچھار کردی انھوں نے بھی روبسپیر اور ڈینٹن پر تہمتوں کا انبار لگادیا ۔ ڈینٹن نے کچھ عرصہ تک جو گرونڈین کی مخالفت سے بچنا چاہا لیکن مثل مشہور ہے تنگ آمد بجنگ آمد بلجیم میں اس کی کارگزاری کے زمانے کے الزامات لگائے گئے اور ڈومیزر کے ساتھ شریک جرم ہونے کے طعنے دیئے گئے ناچار اسکو مقابلہ پر آنا پڑا مجلس حفظ عامہ کی پہلی کمیٹی میں اس کا انتخاب ہوا تھا اور اگرچہ اس نے اپنی کاہلی سے وہاں کوئی کار نمایاں نہ کیا ۔ تاہم کیمبین ، عامل بیتیہ کی طرح وہ بھی نئے آئین حکومت کا مخترع وموجد تھا ۔ اسی اثناء میں ہر سرحد سے وحشتناک خبروں کا سلسلہ جاری رہا ۔ کنونشن کے لئے نہایت نامناسب تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ فرانس کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا وہ اپنے ہی اراکین کے ذاتی جھگڑوں میں مبتلا رہتی ۔ چنانچہ کمیون آف پیرس نے مصالحت کرانے کا تہیہ کیا کنونشن کے نائب جو سینٹر (Center) یا پلین (Plain) میں بیٹھتے تھے ان پر نسبت پہاڑی وکلاء کی سرگرمی کے انکے مخالف گرونڈین کی شیریں کلامی سے زیادہ موثر تھے اور کمیون آف پیرس کے فیصلہ کو ماننے کے لئے بمشکل تمام راضی ہوئے ۔

۱۰ ۔ مئی ۱۷۹۳ء سے کنونشن کا مقام ٹولی ڈیریز کے محل میں تھا چند دنوں بعد ۳۱ ۔ مئی کو مسلح سپاہیوں نے پیرس کے نیشنل گارڈ اعلیٰ افسر ہنریٹ کے زیر کمان

گرونڈین کا اندفاع ۲ جون ۱۷۹۳ء

اس محل کا محاصرہ کمیون (کمیٹی) آف پیرس کے حکم سے کرلیا ان کو یہ بھی حکم تھا کہ ذی اثر گرونڈین کنونشن سے نکال دیئے جائیں ۔ اور انقلابی عدالت کے روبرو پیش کئے جائیں

۲ ۔ جون کو اس حکم کی خاطر خواہ تعمیل کی گئی اور اسی دن سے کنونشن میں گرونڈین کا وجود قومی فریق کی حیثیت سے ختم ہو گیا ڈومیزر (عرصہ سے) فرانس کے حملہ

دوسری مہم ۱۷۹۳ء

آوروں کے لئے سدراہ تھا لیکن اس کے ہٹ جانے کے بعد آسٹریا اور انگلستان کی فوجوں کے لئے راستہ صاف ہو گیا۔ چنانچہ دونوں ملکوں کی فوجیں آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئیں اور ڈیوک آف برنزوک کی سال گذشتہ کی ترکیب یعنی سرحد کے قلعوں کو پشت کی طرف چھوڑ کر سیدھا پیرس میں داخل ہو جانے کی تائید نہ کی بلکہ ۲۴ / مئی کو فرانسیسی کیمپ کا بمقام فامرز نہایت استحکام کے ساتھ محاصرہ کیا گیا اور نہایت سخت مقابلہ کے بعد ۱۲۔ جولائی کو کونڈے اور ۲۸ / جولائی کو والنسینیز پر تسلط حاصل کر لیا۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ فرانس میں اتحادی طاقتوں کے قدم جم گئے۔ لیکن کنونیشن کی خوش قسمتی سے آسٹریا اور انگلستان کے کمانڈروں میں پھوٹ پڑ گئی بندرگاہ ڈینکرک کو ڈیوک یارک اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا تھا کیونکہ جہازوں سے مال اتارنے کے لئے یہ بندرگاہ نہایت کارآمد تھا۔ چنانچہ اس نے وزارت انگریزی کے علم سے ڈنکرک کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن آسٹریا کے کمانڈر شہزادہ کوبرگ نے انگریزوں کی امداد کرنے سے انکار کر کے بندرگاہ لی کوسنوے پر فوجیں ڈالدیں اور ۲۲ جولائی کو پروشیا کی فوج نے لی کوسنوے سے جنوب کی طرف مینس کو تسخیر کر لیا اور استرذی افواج سلطنت جرمنی کی فوجوں کے ساتھ ورمرز کے زیر کمان الساس میں داخل ہو گئیں۔ ادھر ہسپانیہ کی فوجوں نے فرانسیسی جمہوریہ پر کوہ پیرنیز کے دونوں جانب سے حملہ کر دیا۔ چنانچہ مشرقی اسلین کو فتح کر لیا اور جانب مغرب بداسوا کا راستہ ہاتھ آیا۔ متواتر زکوں کے بعد نہ تو کنونیشن کا جی چھوٹا اور نہ اہل فرانس نے ہمت چھوڑی لیکن ان پر اس قدر ضرور ثابت ہو گیا کہ بے ترتیب اور اپنی تیار کی ہوئی فوج اور باترتیب فوج کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ فی الحقیقت ڈومیرز اور گستائن کی شاندار فتوحات کچھ ان کی ذاتی جوانمردی اور لیاقت ہی کے سبب سے نہیں ہوئیں بلکہ حسن اتفاق اور مفتوح مقامات کے باشندگان کے پرجوش استقبال کی بھی برکت شامل تھی ابتدائی شکستوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ مجلس حکام نے فرانسیسی فوج کی طاقت کو کس درجہ سلب کر دیا تھا۔

فرانس میں خانہ جنگی

۱۷۹۳ء کے موسم گرما میں فرانس پر کئی جانب سے حملے ہو گئے تھے لیکن ان
بیرونی خطرات کو جگہ جگہ کی خانہ جنگیوں نے بہت اہم کر دیا تھا۔ لاونڈی
کی جنگ بسرعت بڑھتی جاتی تھی سلطنت جمہوریہ کے
سپاہیوں کو وہاں کے جفاکش کسانوں نے جنگلوں اور
دلدلوں میں رہ کر بے ترتیب لڑائی لڑ لڑ کے متواتر شکستیں دیں۔ برٹنی اور
ارن کے پہاڑوں میں بھی پادریوں اور دیہات کے رئیسوں کی رہنمائی سے ایسی
ہی لڑائیاں ہوئیں لیکن سوائے لاونڈی کے کسی اور جگہ بادشاہ کی طرفداری
کا اظہار نہیں کیا گیا۔ کنونیشن سے گرونڈن کے اخراج کے سبب ایک اور
زبردست تحریک کی ابتدا ہوئی یعنی لاونڈی اور دیگر دیہاتی اور پہاڑی اضلاع
میں بغاوتیں زیادہ محض جاہل کسانوں کے کوششوں کا نتیجہ تھیں لیکن
گرونڈینز کی حمایت کی تحریک میں شہر کے مالدار اور عقلمند لوگ
شامل تھے۔ چنانچہ فرانس کے اکثر شہروں کے باشندے ۲؍ جون کی زبردست
کارروائی کی خبر سے پریشان ہو گئے گرونڈینز اخبار (Girondin
Journals) عرصہ سے کمیون پیرس کی برائیاں کرتے تھے اور کہا کرتے
تھے کہ پہاڑی وکلاء خود طاقت کے خواہاں اور باغی ہیں ان الفاظ نے آخر کار
اپنا اثر دکھایا۔ اکثر نائب جنکو بتاریخ دوسری جون ملکی حقوق سے محروم کیا
گیا تھا۔ مختلف صوبوں میں بھاگ گئے اور ان میں سے بعض نے جو نارمنڈی
میں بمقام قاین موجود تھے کنونیشن کے خلاف ایک فوج تیار کرنا شروع کر دی
اور دوسرے شہروں نے بھی تقلید کی۔ مارسیلز میں چند نائبوں کو گرفتار کر لیا
گیا۔ بورڈو نے نائبوں کو شہر تک میں نہ آنے دیا۔ لائنز نے مخالفت میں
انقلاب شروع کر دیا۔ اور شالیر کو قتل کر ڈالا۔ یہ شخص آزاد پارٹی کا سرگروہ
تھا۔ اور کئی شہر کنونیشن کے خلاف مرکزی فوج تیار کرنے کے لئے مقامی
فوجوں کے دستے بورڈ بھیجنے پر راضی ہو گئے چنانچہ کئی دن تک فتحمند کوہستانی
وکلاء کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان کے نائب بہت کام آئے
نارمن کی فوج کو بتاریخ ۱۳؍ جولائی بمقام پلیسی آسانی سے شکست دی گئی

بورڈ و اور مارسیلز فوراً مطیع ہو گئے اور لاینز کا محاصرہ کر لیا گیا۔ کوہستانی وکلا کو یہ فتوحات صرف ان کے نائبوں کی بدولت نصیب نہیں ہوئیں بلکہ فرانس میں عام طور سے یہ خیال تھا کہ گرونڈین کی خانہ جنگی سے ظاہر ہو گیا کہ ان میں حب الوطنی کی مطلق بو نہیں ہے اور اگر بفرض محال کمیون پیرس نے کنونیشن میں مداخلت کے باعث غلطی کی تھی تو بھی گیرونڈیز مختلف صوبجات کے باشندوں کو کنونیشن کے خلاف بھڑکا کر زیادہ سنگین غلطی کے مرتکب ہوئے تھے۔ اسی خیال سے متاثر ہو کر بہت سے شہروں کے باشندوں اور بہت سے محکموں نے گرونڈین کی تجویزوں اور تدبیروں میں معاون رہنے پر افسوس کیا اور بمقام بورزس مرکزی لشکر جمع کرنے کی تحریک کے خلاف مقامی سپاہ کے اجتماع سے انکار کر دیا کوہستانی گماشتوں نے بیرونی جنگ اور خانہ جنگی کے خطروں کا نہایت مردانگی سے محاصرہ کیا ان کا پہلا کام یہ تھا کہ انھوں نے نہایت پھرتی سے دستور جمہوریہ کا دستور تیار کیا اور یہ دستور ۱۷۹۳ء کے نام سے مشہور ہوا لیکن چونکہ اس آئین پر کبھی عمل نہ ہوا اس سبب اس کو بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہاں اسکے تیار ہو کر مشہور ہو جانے اور مجلس عوام میں پہنچتے ہی گرونڈینز کے دل چھوٹ گئے۔ کیونکہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ کوہستانی وکلا فتنہ وفساد کے طرفدار ہیں اور ملکی اختیارات کو اپنے اور کنونیشن کے واسطے مخصوص کرنا چاہتے ہیں لیکن ۱۷۹۳ء کا دستور ان اعتراضات کا خود ہی جواب تھا کوہستانی پیشواؤں کا مقولہ تھا کہ کنونیشن کے اراکین ہرگز عنان اختیارات کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے اور اگر ایسی حالت میں عوام الناس کو انتخاب عامہ کا موقع دیا گیا تو معاملات اور زیادہ اُلجھ جائیں گے بہر حال کنونیشن نے اس نئے آئین کے وضع ہونے کو تو قبول کر لیا لیکن اسپر عمل نہ کیا اور اپنے نئے حکمراں

پہلی مجلس تحفظ عامہ کی کارروائی

یعنی (کمیٹی تحفظ عامہ) کے اقتدار کو ترقی دیکر اور مستحکم کر دیا گرونڈینز کے اخراج کے بعد کنونیشن پر ظاہر ہو گیا کہ اختیارات کو چند آدمیوں ہی کے سپرد کرنے سے بےشمار فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن اسمیں کلام ہے کہ ان نامور اور شیریں کلام متکلموں نے

بھی جن کے زیر اثر گیرونڈ نیز تھے ان فواید کو تسلیم کیا جو طاقت ور انتظامی اور حکومت کو شخصی آزادی کے مخالف تصور کرتے تھے۔ اس کمیٹی کے وجود سے گورنمنٹ کے کارکن اور نائبوں کے ہاتھ ایک ایسی مرکزی طاقت آگئی جسپر وہ اعتبار اور بھروسہ کر سکتے تھے اس کمیٹی نے نارمنڈی میں مختصر سی جنگ کا انتظام کیا جس نے فراری گرونڈ نیز وکلا کی اس تحریک کا قلع قمع کر دیا جو روز بروز بڑھتی اور زور پکڑتی جاتی تھی۔ اسی کمیٹی کے ایک رکن رابرٹ لینڈیٹ کی دور اندیشی کا نتیجہ تھا کہ بعد فتح باغیوں کے سرگروہوں کا پتہ لگا لگا کر اور ان لوگوں کے قصوروں کو جو دام تزویر میں گرفتار ہو گئے تھے معاف کر کر کے نارمنڈی کے جوش کو ٹھنڈا کر دیا اسی کمیٹی نے فوج میں پہلے پہل ترتیب قایم کی اور اسی نے ان کو سامان رسد پہونچایا اور آلات حرب سے مسلح کر دیا اور پہلی ہی کمیٹی کے مشہور رکن ڈینٹن کی تحریک سے ۱۹۔ نومبر کا مصیبت انگیز فتوے منسوخ ہو گیا اسی فتوے کے سبب انقلاب سلطنت کی تحریک نے زور پکڑا اور اسی کے سبب غیر ممالک نے زور شور سے مخالفت کی بہر حال ہر طرف اطمینان تھا۔ کنوینشن کے اراکین کو بھی احساس تھا کہ وہ راستی سے کام کر رہے تھے۔ کیمبل ڈیسمولنز کی تحریک سے ۱۰۔ جولائی ۱۷۹۳ء کو پہلی مجلس برخاست ہوئی لیکن فوراً ہی دوسری مجلس کا انتخاب عمل میں آیا اور اُس کو نئے اختیارات دے گئے۔

انجمن اعظم تحفظ عامہ

اس کمیٹی کو تحفظ عامہ کی انجمن اعظم کہتے ہیں یہ کمیٹی ایک سال سے زیادہ با اختیار و اقتدار رہی۔ ڈینٹن اس میں شریک نہ ہوا شاید اس خیال سے کہ وہ اس انجمن کی امداد کے بغیر بھی بہت کچھ کر سکتا تھا اور شاید اس وجہ سے بھی کہ اسکو انجمن میں لگاتار کام کرنے سے بھی نفرت تھی کیمبن کا بھی دوبارہ اس کمیٹی میں انتخاب نہ ہوا کیونکہ اس نے انتظامی کمیٹی کا خاص رکن ہونیکی حیثیت سے جمہور کے خزانہ کے انتظام کو پسند کیا تھا۔ وہ نو اراکین جن کا جولائی میں انتخاب ہوا تھا اُن کے نام حسب ذیل تھے۔

(۱) باریرجس نے اپنی تمام زمانہ کارکردگی میں بحیثیت رپورٹر کے کام کیا تھا اور

اسی وجہ سے وہ دیگر اراکین پر فوق رکھتا تھا۔
(۲) جین بون سینٹ اینڈر جو بحری معاملات کا منتظم تھا۔ (۳) پیریر ڈی اف
مارن اور (۴) رابرٹ لینڈیٹ جو فوجوں کی رسد رسانی کے انتظام پر متعین
تھے۔ (۵) کاتھن (۶) سینٹ جسٹ (۷) گیسپرین اور (۸) تھوریو
(۹) ہرانیس پیر جو اس کمیٹی میں بجائے گیسپرین کے ۲۷ جولائی کو داخل ہوا تھا۔
سرحد پر فوجی انتظام کے لئے کاڈی اور پیریر مقرر ہوئے (Reign of Torror
یعنی خوفناک حکومت قائم کرنیکے لئے بلا وارن اور کولٹ ہربوئے ۶ ستمبر
کو متعین ہوئے۔ اور ۲۰ ستمبر کو تھوریو علیحدہ ہوگیا۔ اس دوسری انجمن
تحفظ عامہ کی درجہ بدرجہ ترقی قابل غور ہے۔ یکم اگست ۱۷۹۳ء کو بار برنے کنونشن
کے روبرو اپنی پہلی رپورٹ پیش کی جس میں نہایت پرجوش تحریکیں شامل
تھیں۔ چنانچہ ایک تجویز یہ بھی تھی کہ جنگ نہایت سرگرمی سے شروع کرکے
لاونڈی کو برباد کردینا چاہیئے اور میری اینٹوانیٹ کا انقلاب سلطنت کی
عدالت میں پیش ہونا چاہیئے اسی دن ڈینٹن نے یہ تجویز پیش کی کہ موجودہ
کمیٹی کو فی الحال گورنمنٹ مان لیا جاوے یعنی عنان حکومت اراکین کمیٹی ہی
کے ہاتھ میں رہے اور وزراء کو ان کی ماتحتی میں کام کرنے کی ہدایت کیجائے
یہ تحریک کامیاب نہ ہوئی۔ لیکن ڈینٹن کے حسب منشا فرانسیسیوں کے
جان و مال پر بغیر تجویز مذکور کے قبضہ حاصل ہوگیا۔ انتظامی امور سے سبکدوش
ہوجانے پر کنونشن کو بظاہر خوشی ہوئی چنانچہ اس نے جملہ امور کو جو انجمن
تحفظ عامہ نے تجویز کئے تھے بے چون وچرا منظور کرلیئے اور اراکین کا
انتخاب ماہ بماہ ہونے لگا اس طرح پر تمام ذمہ داری اُن پر رکھدی اور
اُن کے جملہ احکامات کو باقاعدہ قلمبند کرنا شروع کردیا۔ کاڈی اور پیریر
انتخاب کنونشن نے فوجی امور کا انتظام ان کے سپرد کردیا اور بلا ورن
اور کالو ہربوا کے انتخاب کے باعث اندرونی انتظام
رابس پیر کی مخالفت | میں اتحاد پیدا ہوگیا۔ تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کی حکومت
کو یعنی خوف وخطر کی ہولناک حکومت کا زمانہ کہا جاتا ہے

کمیٹی نے خود گورنمنٹ کے خاص خاص محکموں کا انتظام اپنے ممبروں میں تقسیم کر کے ان کے متعلق کر دیا تھا۔ سوائے رابسپیئر۔ گوتھن اور سینٹ جسٹ کے اور ممبروں کی خاص ذمہ داریوں کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ رابسپیئر ہی کو کنونشن کی چار دیواری کے اندر اور باہر کچھ شہرت حاصل تھی اور بعض وجوہ سے وہ کمیٹی میں بھی نہایت ممتاز تھا۔ وہ اسباب یہ تھے (۱) مجلس احکام میں حسن کارکردگی (۲) آسٹریا سے اس کی عقلمندانہ مخالفت (۳) بادشاہ کے ساتھ سلوک کرنے کی بابت اس کے عاقلانہ خیالات (۴) گرونڈن کے اتحاد پسند فرقہ کی مخالفت (۵) مزید براں اوسکی سچائی اور دیانت داری کی شہرت ان اوصاف کی بدولت وہ کمیٹی کا نہایت نامور ممبر مشہور تھا اور وہ اپنے اعلیٰ مرتبہ کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اپنا مطلب نکالنے کے لیئے بڑے بڑے موقعوں پر اس کے نام سے فائدے بھی اٹھائے لیتے تھے۔ اور انقلاب سلطنت کے اصول کو بنانا اور ان کو واضع کرنا اُس کا کام تھا اگرچہ کنونشن کے لئے اور فرانس کے نزدیک رابسپیئر کمیٹی تحفظ عامہ کا نہایت ممتاز ممبر تھا لیکن انتظام سلطنت کے امور میں اس کو بہت کم دخل حاصل تھا۔ اسی لئے کوئی خاص محکمہ سلطنت اس کے سپرد نہیں کیا گیا تھا اُس میں (بریر) کی سی فصاحت اور روانی نہیں تھی اس لئے وہ بریر کی جگہ مجلس کی واقعہ نویسی کی خدمت انجام نہیں دیسکتا تھا۔ اور نہ وہ اپنے اکثر ہم عصروں سے محبت اور ملاپ کے تعلقات رکھ سکتا تھا۔ اگرچہ اس کے نام سے حکام فائدہ اُٹھاتے تھے لیکن دراصل نہ تو اصلی حکام اسکو پسند کرتے تھے اور نہ اس پر اعتبار کرتے تھے بلکہ یہ انہی کے فائدہ کی بات تھی کہ کمیٹی مستقل طور پر مقرر ہوگئی تھی اور اس کے ذریعہ سے ان کی کارروائیوں پر روبسپیئر کے سے مشہور ایماندار اور محب وطن کی تصدیق ہوتی تھی کمیٹی کے ممبروں کی بڑی جماعت گورنمنٹ کے متعلق مستقل رائے نہیں رکھتی تھی وہ محض اُسی کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ کرنا چاہتے تھے جو ان کے سپرد تھا۔ صرف رابسپیئر ہی کو یہ امید تھی کہ اس خوفناک حکومت کے ذریعے سے سلطنت جمہوریہ

کا نیا آئین پیدا ہوگا کمیٹی میں اس کے دو سچے دوست تھے لیکن اُنکی مدد کرنے کی مطلق قابلیت نہ رکھتے تھے۔ ان میں سے کوتھن نامی لنگڑا تھا اور اس وجہ سے زیادہ محنت اور مشقت سے کام نہ کرسکتا تھا۔ دوسرا سینٹ جسٹ تھا جو کمیٹی کے ممبروں میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا اور صرف پچیس برس کی عمر کا نوجوان تھا یہ شخص کسی نہ کسی بہانہ سے اکثر پیرس سے باہر رہتا تھا۔

انجمن تحفظ عامہ نے جو اس ظلم وستم کی حکومت کو برقرار رکھا اُس کی بنیاد دو نظاموں پر تھی یعنی (کمیٹی آف جنرل سکیورٹی) مجلس سلامتی عامہ جو پیرس میں تھی اور جسکے ممبر کنونشن سے منتخب کئے جاتے تھے اور جو تمام فرانس پر پولس کا اثر رکھتے تھے اور بڑے موقعوں پر اس کمیٹی کے ممبر گورنمنٹ کی ایک کمیٹی کی حیثیت سے (مجلس تحفظ عامہ) کے جلسہ میں شریک ہوتے تھے لیکن

مجلس سلامتی عامہ

ان کا کام صرف یہ ہوتا تھا کہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوں اور داد فریاد سنیں اس کے برخلاف مجلس تحفظ عامہ تحریکوں اور تجویزوں پر غور کرتی اور ان کو عمل میں لاتی تھی۔ ڈینٹن تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کا بانی تھا۔ اس نے بذاتہ اس میں شریک ہونے سے انکار کیا۔ لیکن اوس کو معلوم تھا کہ سلامتی عامہ کی کمیٹی کو انجمن تحفظ عامہ کی کمیٹی کے ماتحت رہنے کی سخت ضرورت ہے اور یہ ماتحتی اگرچہ بظاہر نہ ہو لیکن حقیقی معنوں میں لازمی ہے ۱۱ ستمبر ۱۷۹۳ء کو تحفظ عامہ کی ایک کمیٹی کا انتخاب ہوا جس میں چند خودرائے گماشتے بھی شریک تھے ڈینٹن نے اس خوف سے کہ دونوں کمیٹیوں کے درمیان جھگڑا پیدا نہ ہو اس کمیٹی کو برخاست کردیا اور ۱۴ ستمبر کو سلامتی عامہ کی ایک کمیٹی کا انتخاب کیا گیا تاکہ یہ کمیٹی کمیٹی اعظم (یا گریٹ کمیٹی) کے ساتھ بالاتفاق کام کرے۔ اور جن ممبروں کا اس وقت انتخاب ہوا تھا ان میں سے اکثر کا انتخاب ہر مہینہ ہوتا تھا کمیٹی اعظم کی حکومت کا دوسرا ذریعہ وہ نائب اور صوبہ دار تھے جو انتظام حکومت کی غرض سے صوبوں

نائب یا گورنر

میں بھیجے گئے تھے نائبوں کو بھیجنے کی ابتدا اگست ۱۷۹۲ء میں ہوئی یہ رسم مقبول ہوئی اور اپنے نائبوں کی بدولت ۱۷۹۳ء

کے موسم گرما میں گرونڈ ہیز کے فتنہ وفساد کا بہت جلد انسداد ہو گیا۔ ان کے اختیارات
کی بابت کئی دفعہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ محدود نہیں ہیں عوام کی عافیت کے لحاظ
سے ان کو اس بات کی اجازت بھی تھی بلکہ حکم تھا کہ مقامی حاکموں کا (خواہ وہ شہر
میں انتظام کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی دیگر محکمہ سے) تبادلہ کر دیا کریں
اور ان کو گرفتاریاں عمل میں لانے اور دشمنوں سے سامان خوراک کا مطالبہ کرنے کا
پورا اختیار تھا پیرس میں (مجلس تحفظ عامہ) ان کی پوری امداد کرتی تھی مقامی
گورنمنٹ کے انتظام میں ان کو پوری آزادی تھی۔ جب تک انھوں نے
امن قایم رکھا روپیہ فراہم کرتے رہے اور عندالضرورت سپاہی بھی بھرتی کر کے پیرس
بھیجتے رہے ان کے انتظام میں کوئی چھان بین نہیں کی گئی۔ علاوہ ان نائبوں کے
جن سے اندرونی انتظام ملکی میں خدمت لی جاتی تھی فوجوں کی چھاؤنیوں میں
بھی ایسے ہی نائبوں کی جماعت رہتی تھی اس جماعت کے لوگوں کو بھی بے شمار اختیارات حاصل تھے
یہاں تک کہ وہ اپنی مرضی سے جنرل چیف (فوج کے اعلیٰ افسر) کو بھی گرفتار کر سکتے
تھے اور اس کے درجہ کو توڑ بھی سکتے تھے فوجی محاصروں اور جنگی معاملات میں
دخل دے سکتے تھے اور میدان جنگ میں جرنیل کے فوجی احکام کی مخالفت
بھی کر سکتے تھے۔ کمیٹی سلامتی عامہ نے اور نائبوں نے ظلم وستم کا خوف دلا دلا کر
حکومت قائم کی اور یہ خوف اس بنا پر دلایا جاتا تھا کہ پیرس میں انقلاب
سلطنت کی عدالت موجود تھی اور اس کے نمونہ کی بہت سی عدالتیں قایم تھیں
جو صوبوں میں "انقلابی" یا "فوجی کمیشن" کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے علاوہ
افواج بھی تھیں۔ انقلاب سلطنت کی عدالت میں سب طرح کے مقدمات فیصل
ہوتے تھے اور ہمیشہ سزائے موت ملا کرتی تھی تقریباً ہر فرانسیسی مرد اور عورت

قانون اشتباہ

قانون اشتباہ کے ذریعے سے عدالت کے پنجہ میں آسکتا
تھا یہ قانون مرلن ڈوی نے نہایت ہوشیاری سے بنایا تھا اس کی
رو سے ہر وہ شخص گرفتار کیا جا سکتا تھا جو ہر نئے آئین حکومت سے نفرت
کرنے کے جرم کا مرتکب ہو اس قانون کی زد میں امراء پناہ گیر لوگوں کے رشتہ دار
اور جملہ اقسام کے حکام و ملازمین بھی آسکتے تھے۔ لیکن چونکہ اس قانون اشتباہ

کی اتنی وسعت نہ تھی کہ سوداگروں اور خصوصاً چھوٹے چھوٹے سوداگروں کو خوف دلا سکے اس لئے ان کی خبر لینے کے لئے ایک نیا آلہ بنایا گیا۔ یعنی "انتہائی قانون" بنایا گیا جسکا ستمبر ۱۷۹۳ء سے نفاذ ہوا اس قانون کے ذریعہ سے تمام ضروری اشیا کی انتہائی قیمت مقرر ہوگئی لیکن اس سے

انتہائی قانون

ملکی انتظام کے قانون پر کوئی اثر نہیں پڑا اور اس سبب سے اس کا نظرانداز ہوجانا یقینی تھا مگر ایسے قانون کا محض وجود اور اس کی پابندی نہ کرنے والے کا بطور ملزم کے انقلابی عدالت میں پیش کیا جانا ہی چھوٹے چھوٹے سوداگروں کے ڈرانے کے لئے کافی تھا اس کے علاوہ اور بھی ذرائع تھے جن کی یہاں بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں وہ یہ کہ اس بات کی تاکید تھی کہ ہر شخص اپنے ہاتھ میں ایک کارڈ رکھے جس پر زمانہ انقلاب میں اس نے جو کچھ کارروائی کی ہو وہ سب درج ہو انعام و اکرام کے ذریعہ سے تہدید و ملامت کی ترغیب اور ایسی اور بھی احتیاطیں تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجلس سلامتی عامہ نے عدالت میں دھڑا دھڑ ملزم بھیجنے شروع کردیئے اور ایسی کمیٹیاں پیرس کے ہر حصے میں بلکہ فرانس کے ہر شہر ہر ضلع اور ہر گاؤں میں بن گئیں۔ انقلابی کمیٹیوں میں تجربہ کار جیکوبین شامل تھے مشنری گماشتے ان جیکوبین اراکین کا صوبوں میں تقرر کرتے تھے۔ ان کمیٹیوں میں جو رکن معتدل رائے ظاہر کرتا تھا نکال دیا جاتا تھا چنانچہ ایسی کمیٹیوں نے قیدخانوں کو بھر دیا لیکن عدالت نے ملزموں کو چھوڑ چھوڑ کر قیدخانوں کو خالی کردیا اور وہ بھی نہایت سرعت کے ساتھ۔ اپریل ۱۷۹۳ء سے ستمبر ۱۷۹۳ء تک اس عدالت نے جو موت کی سزائیں دیں ان کا اوسط ایک ہفتہ میں صرف تین تھا لیکن ستمبر ۱۷۹۳ء سے جون ۱۷۹۴ء تک جو سزائیں دیں ان کا اوسط ۳۲ فی ہفتہ تھا اور جون ۹۴ء سے جولائی ۱۷۹۴ء تک سزاؤں کا اوسط ۱۹۶ فی ہفتہ تھا مجرموں کی تعداد میں رفتہ رفتہ زیادتی ہوتی گئی اور پھر تو یہ دستور ہوگیا کہ مجرموں کی ٹولیوں کی ٹولیاں پھانسی پر چڑھائی جاتی تھیں اور ہر ٹولی کی تعداد روز بروز بڑھتی گئی۔ کمیٹی تحفظ عامہ کو اپنی ماتحت کمیٹی یعنی مجلس سلامتی عامہ کے ذریعے سے اتنی بھی پرواہ

تھی کہ کون اور کس مرتبہ کے آدمی قتل کئے جارہے ہیں۔ دن بھر میں معتدبہ تعداد مجرموں کی تہ تیغ ہوجاتی تھی جن میں بعض مشہور نام حسب ذیل ہیں۔ مثلاً ۱۶/ اکتوبر ۱۷۹۳ء کو میری اینٹو اینٹی کا قتل ۲۱/ اکتوبر کو اکیس گرونڈسٹ کا قتل اور ایسے ہی فوج کے جرنلوں اور مثلاً کسٹاین۔ ہجرڈ اور برن اور ڈیوک آرلینز اور بیلی کا قتل جس کے سبب سے درباری نائبین۔ جرنیل اور سابق اراکین مجلس تک خائف ہو گئے تھے۔ یہ خوف پیدا کرنے والا انتظام رفتہ رفتہ ترقی پاتا گیا۔ وہ دو شخص جنھوں نے اس انتظام کی بنا ڈالی اور پھر اس پر عمل کیا بلاوارن اور کلیٹ ڈی ہربوس تھے یہ دونوں شخص خاص طور سے کمیٹی تحفظ امن میں اس غرض سے داخل کئے گئے کہ فرانس کی اندرونی انتظامی حکومت کو قایم کریں۔ ۱۰/ اکتوبر ۱۷۹۳ء کو سینٹ جسٹ کی تحریک سے ۱۷۹۳ء کا دستور معطل کیا گیا اور بجائے اس کے انقلابی حکومت یعنی ہولناک حکومت کے جاری رہنے کا حکم اس وقت تک کے لئے جب تک کہ ملک میں امن و امان قایم ہو دیا گیا۔ ۱۰/ دسمبر کو بلاڈوارن نے ایک رپورٹ پڑھی جس سے انتظام کی تصریح ہوگئی اس رپورٹ کا سب سے ضروری جملہ یہ تھا کہ منتری نائب سرکار کے نامزد کئے ہوئے قومی کارکنوں ضلعوں کے منتخب شدہ افسروں (Procureurs-syndics) کی جگہ مقرر کئے جائیں۔ ملک کے مختلف صوبوں میں (Reign of Terror) ظلم و جور کی حکومت بھی مختلف تھی۔ چند صوبہ داروں نے نہایت سختی و ظلم کے ساتھ حکومت کی مثلاً کیریر نے بمقام نینٹس اور لی بون نے اراس میں ان ہی مظالم میں "نواڈیس" (یعنی بمقام نینٹس ملزموں کو ڈبو دیا جانا) بھی شامل ہے مگر اس کو دیگر صوبہ جات کے مظالم کا معیار نہ سمجھنا چاہیئے بعض صوبہ داروں نے یعنی مثلاً آنڈرڈومو نے صرف دھمکیاں دینے پر اکتفا کی اور اگرچہ مشتبہ لوگوں سے اس نے قیدخانوں کو بھر دیا لیکن ان قیدیوں کو موت کی سزا دینے اور ان کے سر قلم کرکے بھرے ہوئے قیدخانوں کو خالی کرنے سے انکار کر دیا تھا اسی طرح سینٹنر کا برنارڈ

نے بجائے انقلاب سلطنت کی عدالت قایم کرنے کے وقتاً فوقتاً پیرس میں قیدیوں کو بھیجدینا بہتر سمجھا تاہم مجلس تحفظ عامہ نے اپنے کارکنوں کو صوبجات میں بالکل آزادی دے رکھی تھی بشرطیکہ ملک میں اندرونی امن وامان قایم رہے اور انقلاب سلطنت کی حکومت کے حکم احکام کی بے چون وچرا تعمیل ہوتی رہے اس آزادی سے شرمناک فائدہ اُٹھانے میں کیریر اور جے وگر کے سے سخت ظالم اشخاص بھی شامل تھے ان کی سختی اور بے رحمی کسی طرح دلوں سے محو نہیں ہوسکتی ہے۔ پیرس اور صوبجات میں مجلس تحفظ عامہ کی گورنمنٹ کی ترتیب ہو رہی تھی لیکن فرانس کی سرحد پر اور ملک کے اندر بھی مصیبتوں کے پے درپے حملے ہو رہے تھے۔ مینس کی تسخیر کے بعد پرشیا کی فوج فرانس میں تھوڑی ہی دور بڑھی لیکن انگریزوں کے ساتھ آسٹریا کی فوج شمال مشرق کی طرف برابر بڑھتی رہی اور ورمسر کے زیر کمان الساس میں داخل ہوگئی اور ویسیم برگ کے راستوں کا سختی سے محاصرہ کرلیا۔ کومتی ڈی آرتوے نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ لاینز کے مقام پر اور کوہستان ارن میں لاونڈھی کے باغیوں کا سرگروہ بن جائے انگریزوں نے ابھی ہر طرف کمک کے لئے سپاہ بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن لوئی شانزدہم کے چھوٹے بھائی نے صرف وعدے ہی وعدے کئے انگریزوں نے تو ایک طرف ہی امداد کی یعنی لڑائی کے شروع ہوتے ہی انھوں نے ایک جنگی بیڑا زیر کمان لارڈ ہڈ بحیرۂ روم کو بھیجدیا تھا۔ چنانچہ ۲۸ اگست ۱۷۹۳ء کو طولون کے باغیوں نے سخت مخالفت کے بعد انگریزی اور ہسپانوی متحدہ جنگی بیڑوں سے زیر ہوکر اطاعت قبول کی۔ لاینز میں بھی مخالفت کا دریا ایسی طرح چڑھتا گیا۔ وہاں کے اصلی باغی (Federalist) یعنی اتحادی ہوگئے۔ لیکن جب کنونشن نے ان کے خلاف ایک فوج بھیجی تو بجائے فیڈرلسٹ کے وہ بادشاہ کے ہوا خواہ بن گئے نئی گورنمنٹ کی اس سختی کی وجہ سے فرانسیسی جمہوت بہت جلد بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے آزاد ہوگیا فوجی معاملات کا ذمہ دار ہونے کے وقت کارنو نے دیکھا کہ حملہ آوروں وشکست دینے کا

خوفناک حکومت کا نتیجہ

صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ فوج کی کثرت سے فائدہ اٹھا کر بڑی جماعت کے ساتھ کام کیا جاوے چنانچہ جنرل ہشرڈ نے ڈنکرک کا محاصرہ کیا اور انگریزوں اور ہنوریوں کو جنگ ہونڈشوٹن میں ۸ ستمبر کو شکست دی لیکن باوجود اس فتح کے ہشرڈ کو یہ ذلت نصیب ہوئی کہ وہ جوانمردی سے اس کی پیروی نہ کر سکا اس کے جانشین جارڈن نے بھی اسی کے اصول پر عمل کیا

ہونڈشوٹن اور واٹگنیز کی جنگ ۱۷۹۳ء

اپنی فوج کو آسٹریا کی فوج کے مقابل جمایا اور مابیوج کا محاصرہ کر دیا آسٹریا کی فوج کو واٹگنیز کے مقام پر بتاریخ ۱۶۔ اکتوبر شکست ہوئی لیکن باوجود ان فتوحات کے انگریزوں اور آسٹریا کی فوجیں فرانس کے علاقہ سے باہر نہ نکلیں اگرچہ ان دونوں طاقتوں کی فرانس میں جو ترقی ہو رہی تھی وہ مسدود ہو گئی اور بجائے حملہ کرنے کے ان حملہ آوروں کو اپنے بچاؤ کی فکر لاحق ہو گئی۔ جنوبی فرانس کی طرف بھی ایسی ہی بہادری اور جوانمردی سے کام لیا گیا سینٹ جسٹ نے رائن کی اور موسل کی فوجوں کی ترتیب دی موسل کی فوج کی مدد سے ہوشی نے بتاریخ ۲۵ ستمبر آسٹریا اور پروشیا کی متعدد فوجوں کو شکست دیکر جسبرگ فتح کیا اور رائن کی فوج کو لبسکر پیسگرو نے لانڈو کی کمک کی اور ورمزر کو دریائے رائن کے پار بھگا دیا۔ انہی دنوں میں ایک زبردست فوج نے (جسکے چیدہ دستے پہلے قلعہ ولینینیر میں رہا کرتے تھے) لائینز کو بتاریخ ۹ ر اکتوبر تسخیر کیا اور بتاریخ ۱۸۔ دسمبر جنرل ڈگمیر کی فوج نے ٹولون پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اسی ٹولون کے محاصرہ میں نپولین نے پہلے پہل (اپنی جرائت اور شجاعت سے) نام پیدا کیا اور فوج کا جرنیل ہو گیا۔ جمہوری فوج نے اسی طرح ہسپانیہ کو زیر کر کے فتوحات حاصل کیں۔ مشرقی پیرنیز کی فوج نے زیر کمان ڈاوسٹ اروِلن پر پھر تسلط کر لیا اور مغربی پیرنیز کی فوج نے زیر کمان ملر ہسپانیہ کی فوج کو بدوسا سے نکال دیا۔ لاوینڈی میں بھی ایسی ہی فتح حاصل ہوئی قلعہ مینس کی افواج نے جس میں نہایت ہوشیار سپاہی تھے اور جنہوں نے پرشیا کی فوج سے زمانۂ دراز تک مقابلہ کر کے تجربہ بھی حاصل کیا تھا اور اصول قواعد سے بھی واقف تھے ویندن کی فوجوں کو تہ و بالا کر ڈالا اور اس صوبہ کے باغیوں کو بھی پوری سزا ملی۔ ایک طرف تو کلیبر نے بمقام نینٹز ان کی خوب خبر لی اور دوسری جانب سے جرنیل ٹرو کے شیطانی لشکر نے ان کو تہ و بالا کر ڈالا۔

غرض ہر طرف کی فتوحات نے فرانسیسیوں کو اس خوفناک ظلم وستم کی حکومت کے سامنے رام کر دیا کیونکہ انہی کامیابیوں کی خاطر ظلم وستم کئے گئے تھے اور اس حکومت کے اختیارات کلی کو بلائے بے درماں سمجھکر طوعاً وکرہاً تسلیم کرنا پڑا۔ پیرس میں مجلس

ہابرٹ اور ڈانٹن کے ہیرڈن کا زوال

تحفظ عامہ کے اقتدار اور خوفناک حکومت ظلم وستم کو دو جانب سے مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا ایک طرف تو کمیون پیرس کو جو پروکیورر سنڈک۔ شومٹ اور اس کے نائب ہابرٹ کے زیر اثر تھی اپنے سابق اختیارات کے فوت ہو جانے پر ملال ہوا۔ کمیون ہی نے فی الحقیقت وہ کارروائی کی تھی جس کی بدولت گرونڈینز تہ وبالا ہو گئے تھے اور یہ کارروائی محض اپنے فائدہ کی غرض سے کی تھی چنانچہ کمیون نے ایک پارٹی قائم کرنی چاہی اور اس لئے یہ کوشش کی کہ انقلاب انگیز سلطنت کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے اور ۱۷۹۳ء کے دستور پر از سر نو عمل شروع کیا جائے لیکن اس کی اس تحریک کو کافی مدد نہ پہنچی۔ چنانچہ کمیون کے سرگروہوں نے جمہوریوں سے اتحاد کر لیا یہ جمہوری عموماً کارڈلیرز کلب میں جمع ہوا کرتے تھے اور انکے خیالات بالکل دہریوں اور ملحدوں کے سے تھے چنانچہ انھوں نے عقل کی پرستش کا اعلان کر دیا اور اس کی یادگار میں نوٹرڈیم کے گرجا میں شرابیں پی کر شور وغل مچایا۔ اس پر گوبل پیرس کے اسقف کو اپنے مقدس فرائض سے مستعفی ہونا پڑا۔ مسیحی مذہب کی انھوں نے دل کھولکر مخالفت کی اور اس کے معتقدوں پر ظلم وستم کرنیکا نیا رنگ اختیار کیا۔ اپنے وطن کی ملکی سیاست میں انھوں نے اشتراکیت کی طرفداری کی۔ حالانکہ اشتراکیت نے پیرس میں قدم جمانا شروع کر دیا تھا لیکن انھوں نے اپنے کو جمہوریوں کا ساتھی ظاہر کیا اور دولتمندوں اور تاجروں کو خوب برا بھلا کہا اور ان پر خود غرضی اور خود نمائی کا عیب لگا کر عوام کا دشمن ہونا ظاہر کیا۔ بیرونی معاملات میں وہ تحریک انقلاب کے اصول پر کاربند تھے ان کا مقولہ تھا کہ فرانس کے لئے مقدر تھا کہ تمام ظالموں کا قلع قمع کرے مجلس تحفظ عوام کی طاقت مستحکم ہوتے ہی اراکین نے اس فریق مخالف کے سرگروہوں پر حملہ کرکے اس کو برباد کرنا چاہا چنانچہ روبسپیر نے اس فریق پر جیکوبن کلب میں

حملہ کیا اور انھیں دھریہ دشمن سلطنت بناکر کلب سے نکلوادیا۔ ڈینٹن نے زیر تفتیش عقل) کو نقاب پوشوں کے ناچ سے تشبیہہ دی۔ اور کیمبل ڈیسمولن نے ایک اخبار ویو کور ڈیلیر میں ان کا خوب مضحکہ کیا مخالف جماعت اپنے ممتاز رہنما ہیبرٹ کے نام سے مشہور تھی یہ شخص اخبار ہیری ڈوچین کا ایڈیٹر تھا اس جماعت کی تذلیل پر مجلس تحفظ عامہ نے استعفا دیدیا۔ دین ٹوس کی جوبسویں یعنی ۱۴ مارچ ۱۷۹۴ء کو ہیبرٹ اور اس کے خاص خاص ساتھی سینٹ جسٹ کی رپورٹ پر گرفتار کرلیئے گئے انقلابی عدالت کے سامنے ان کو حکم آخر کے لئے بھیجا گیا اور چوتھی جرمینل یعنی ۲۴ مارچ کو وہ پھانسی پر چڑھائے گئے، ہیبرٹسٹ کو شکست ہوئی کیونکہ وہ نئی حکومت کے ظلم وستم کے مخالف تھے۔ ڈینٹونسٹ کو بھی شکست ہوئی کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ ظلم وستم حد سے بڑھ گیا ہے۔ ڈینٹونسٹ (یعنی ڈینٹن کا پیرو) کو ہبرٹسٹ (یعنی ھیرٹ کے پیرو) کے بعد ہی پھانسی ہوئی سب سے زیادہ ڈینٹن نے مجلس تحفظ عامہ کو مشہور کرنے کی کوشش کی تھی اس کو یہ یقین تھا کہ فرانس سخت مصیبتوں میں مبتلا ہے اور یہ بھی جانتا تھا کہ ان مصائب سے نجات دینے کے لئے اور آیندہ خطروں سے محفوظ رکھنے کے لئے نہایت زبردست حکومت کی ضرورت ہے چنانچہ وہ ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ عاقم ہو تو زبردست حکومت ہو تو مضبوط سلطنت ہو تو مستحکم اور سخت گیر اگرچہ وہ مجلس، عظم کا رکن نہ تھا لیکن اس کے اختیارات کو بڑھانے کے لئے وہ ہر وقت طیار رہتا تھا اور اس کی حمایت کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔ چنانچہ ڈینٹن کی بدولت اس مجلس (مجلس تحفظ عامہ) کو نہ صرف اقتدار نصیب ہوا بلکہ اس کے سبب وہ نظام حکومت بنا جس کے ذریعہ سے اس مجلس اعظم کے اراکین حکومت کرتے تھے ۱۷۹۴ء کے شروع میں ڈینٹن نے محسوس کیا کہ اس ہولناک اور خوفناک حکومت Reign of Terron میں شدید مظالم کئے جاتے ہیں اور غضب کا ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ ڈینٹن۔ بلاڈ وارن اور کلوٹ ہربوے کا ہمخیال تھا اور وہ بھی چاہتا تھا کہ فرانسیسیوں کو خوف دلاکر نئی حکومت کی اطاعت پر آمادہ کرے لیکن محض خوف پیدا کرنے کے لئے کشت وخون کو جائز نہیں

سمجھتا تھا اس کے دوست کیمل ڈیسمولن نے اخبار "ویو کارڈبر" (Visux cordibir) میں صرف ہیبرٹسٹ پر نفرین کی تھی بلکہ نرمی برتنے کی ضرورت کو بھی ظاہر کیا تھا اور ایک "مجلس رحم" کے قایم کرنے کے فوائد پر بھی زور دیا تھا لیکن مجلس تحفظ عامہ کی مجلس اعظم نہ صرف اپنے اختیارات خودسرانہ کے برقرار رکھنے پر تلی ہوئی تھی بلکہ اپنے نظام حکومت کے تحفظ پر بھی آمادہ تھی کنونیشن میں ڈینٹن کا اثر اب بھی بہت تھا اور اراکین مجلس کو اس کی اس ترقی کے باعث سے جلن تھی چنانچہ اس ہولناک حکومت کے خلاف تمام ہل چل بند کرنے کے لئے خود کنونیشن پر ہولناک حکومت قایم کرنے کی ٹھانی گئی اور جرمینل یعنی ۳۰ مارچ سنہ ۱۷۹۴ء کو ڈینٹن کیمل ڈیسمولن اور اونکے دیگر ہوا خواہ سب گرفتار کر لئے گئے اور ۱۶ جرمینل یعنی ۵ - اپریل سنہ ۱۷۹۴ء کو ڈینٹونسٹ بھی ہیبرٹسٹ کی طرح پھانسی پر چڑھا دیئے گئے یہ دونوں واقعے دل کو ہلا دینے والے تھے اور اس قدر خوفناک تھے کہ مجلس تحفظ عامہ کا اقتدار اس کے بعد یقیناً قایم اور مستحکم ہو گیا اور اس ہولناک حکومت کو چار و ناچار قبول کرنا پڑا تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کے اراکین نے دیکھا کہ انکا اقتدار جنگ خارجہ کی کامیابی

سنہ ۱۷۹۴ء کا محاربہ

یا ناکامیابی پر منحصر ہے ملک کے اندر سوائے لاونڈی کے امن و امان تھا لاونڈی میں ابھی ظلم و ستم اور کشت و خون کی بدولت طوفان بے تمیزی مچا ہوا تھا سنہ ۱۷۹۴ء میں فرانسیسیوں کی حالت بہ نسبت سنہ ۱۷۹۳ء کے بالکل متغائر تھی انہی خوفناک تحریکوں سے جن کے باعث فرانس کو امن و اطمینان حاصل ہوا فوج میں بھی قواعد کی پابندی ہونے لگی اور آئے دن کی جنگ و جدال سے معمولی آدمی بھی ہوشیار سپاہی بن گئے اس جنگ کے اثنا میں نہایت عمدہ عمدہ افسر پیدا ہوئے اور جلد جلد ترقیاں حاصل کر کے اکثر ذہین اور ہوشیار نوجوان جرنیل کے عہدوں تک پہونچ گئے فرانس کے تجربہ کار اور لایق فوجی افسر اور سپاہی میدان جنگ میں تھے۔ وہاں رہکر وہ لوگ جو گھر پر خفیہ پولس کے خوفناک قانون کی زد سے بمشکل بچتے نہ صرف

خود تو صحیح وسلامت رہے بلکہ جمہوری فوج میں رہنے کے سبب وہ اپنے
اعزا اور اقربا کی بھی حفاظت کا باعث ہوئے فرانس کی کل آمدنی فوج کی
نذر ہوتی تھی اور جنگی سامان اس کثرت سے مہیا ہوا تھا کہ تمام ملک ایک زبردست
اسلحہ خانہ بن گیا تھا۔ سپاہیوں کی خوراک ۔ اُن کے لباس اور اسلحہ کا معقول
انتظام تھا اور اُن کی غور پرداخت نہایت ہوشیار منتظموں کے سپرد تھی
غرض فرانس ہر طرح جنگ کے لیئے تیار اور ہر عنوان سے آمادہ پیکار تھا
چنانچہ جب یکسوئی سے جنگ خارجہ پر فرانس کی توجہ مبذول ہوگئی تو نتیجہ
یہ ہوا کہ ہر طرف فتحمندی کے پھریرے لہرانے لگے مارچ ۱۷۹۴ء میں کئی
فرانسیسی فوجیں حملے کے لئے تیار ہوئیں ۔ شمالی فوج، پیسگرو (Pichegru)
کے زیر کمان شمال کی طرف سے بلجیم میں داخل ہوی اس کے علاوہ ایک
نئی فوج جو بعد میں سیمبر اور میو (Samber and meuse) کے نام سے مشہور ہوئی
اور جو لشکر آرڈینز سے انتخاب کر کے بنائی گئی تھی موسل کے ایک فوجی
دستہ کے ساتھ بلجیم میں جنوب کی راہ سے داخل ہوئی ان دونوں فوجوں
کے سامنے نہ تو انگریزوں کی فوجیں ٹھہر سکیں اور نہ آسٹریا کا لشکر قدم جما سکا

فلیورس کی جنگ
۲۶ - جون ۱۷۹۴ء

چنانچہ انکا تیزی کے ساتھ تعاقب کیا گیا اور ۲۶ - جون
۱۷۹۴ء کو جارڈان نے فلیرس (Fleurus) کی لڑائی
فتح کی اور ۱۷۹۳ء میں فرانس کو جماپیز (Temmappes)
کی کامیابی نصیب ہوئی - ان دونوں نتیجوں سے بلجیم کا راستہ فرانسیسی
فوجوں کے لئے صاف ہو گیا - برسیلز پر دوبارہ قبضہ ہوا - انگریز اور ڈچ
ہالینڈ کو واپس ہوئے اور آسٹریا کی فوجیں دریائے میوز کے پیچھے ہٹ گئیں
اسی اثنا میں موسل کی فوج نے زیر کمان رانی موری (Rem moreaux)
پرشیا کی فوج کا کیرس لوٹرن (Kaiserslanstern) پر محاصرہ کر لیا
اور راین کی فوج کے ساتھ ساتھ آسٹریا کی فوج کو بھی دریائے راین کے
پار بھگا دیا اطالوی فوج نے بھی ٹولن پر قبضہ کر کے حملے شروع کر دیئے
اور سارگیر پہ پائڈ منٹ (Pied montess) کی فوج کو شکست دی شرقی

پیرینیز کی فوج کی مدد سے ڈگیو میر نے اہل ہسپانیہ کی خبر لی اور پہاڑوں پر سے گذر کر کیٹلونیا میں جا پہونچا۔ مغربی پیرینیز کی فوج نے اس موقع پر ہسپانیہ پر حملہ کیا اور سن سیباسٹین پر حملہ کرنے کی بھی دھمکی دی۔ غرضکہ مجلس عظیم کو صرف سمندر پر دقتیں اور رکاوٹیں پیش آئیں۔ یہ فیصلہ دشوار ہے کہ آیا بحری بیڑہ کی طیاری ہی دشوار ہے یا اس کی جانب سے غفلت برتی گئی بہرکیف یہ ظاہر ہے کہ سلطنت جمہوریہ کے بحری سپاہیوں کو وہ کامیابی نصیب نہوئی جو بری افواج کے حصہ میں آئی اگرچہ شجاعت اور جوانمردی میں اُن کے خلاف ایک حرف نہیں کہا جاسکتا ہے اس کا ایک سبب یہ تھا کہ اچھے بحری سپاہی چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے ذریعے سے دنیا کی تجارت کو لوٹکر زیادہ فائدہ اُٹھاتے تھے اور اس سے بدرجہا بہتر سمجھتے تھے کہ جنگی بیڑوں میں باقاعدہ ملازمت کریں جہاں پیشگی انعام واکرام کی کوئی توقع نہ تھی دو بڑے بڑے فرانسیسی بیڑے ٹولن اور برسٹ پر موجود تھے اور جب انگریزوں نے اور اہل ہسپانیہ نے ٹولن کو خالی کردیا تو سر سڈنی اسمتھ نے ٹولن کے جہازوں کو آگ لگانے کی بے سود کوشش کی اس پر بھی ایک نیا بحری بیڑہ تیار کرلیا گیا لیکن انگریزوں اور ہسپانیوں نے ساحل کو اس طرح گھیر لیا تھا کہ اس کا نتیجہ کچھ نہ نکلا اور یہ بیڑا ابھی کچھ نہ کرسکا۔ ٹولن کو چھوڑکر انگریز کارسیکا پہنچ گئے تھے وہاں کے ایک باشندے پاؤلی نامی نے کنوینشن کے خلاف اس جزیرے کے باشندوں کو بھڑکایا اور انگریزوں کو اس کے اندر آنے اور اسپر جارج سوم کے نام سے قبضہ کرلینے پر آمادہ کیا۔ فرانسیسیوں کے قلزمی بیڑہ کی کمزوری کے سبب سے

یکم جون کی لڑائی

انگریز ایک سال تک بآسانی کارسیکا میں رہے۔ لیکن بالآخر برسٹ کے بحری بیڑے اور چینل کے بیڑے سے لارڈ ہو کے زیرکمان مڈبھیڑ ہوگئی ریاستہائے متحدہ امریکہ اس بات پر رضامند ہوگئی تھیں کہ اس قرضہ کو جو ان کے ذمہ فرانس کا بزمانہ جنگ آزادی امریکہ چلا آتا تھا غلہ کی صورت میں ادا کردیں۔ چنانچہ ایک بحری دستہ اُس کی حفاظت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ لارڈ ہو کو ہدایت تھی کہ وہ اس بحری دستہ کو غارت کردیں ادھر

بریسٹ کا فرانسیسی بیڑہ اس بحری دستہ کی حمایت کیلئے روانہ کیا گیا ایک طرح سے تو فرانسیسی بیڑے کو کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ بحری دستہ صحیح سلامت آ پہنچا لیکن لارڈ ہونے یکم جون ۱۷۹۴ء کو اس بیڑہ کو شکست فاحش دی - چونکہ مطلب حاصل ہو چکا تھا اس لیئے تحفظ عامہ کی کمیٹی نے فرانسیسی کامیابی کا اعلان کیا کنونیشن کے جلسوں میں برابر جو خبریں بھیجتا تھا اس لیئے روزمرہ کی فتح ونصرت کی اطلاعیں ہوتی تھیں ان درخشان کامیابیوں کی بدولت جو کمیٹی اعظم کی طاقت اور اقتدار قایم اور مستحکم ہو جانے کے بعد حاصل ہوئیں - اہل فرانس کے نزدیک اُس کے ظلم وتعدی کی معقول تلافی تھی - لیکن فرانس کو اطمینان حاصل ہوتے ہی اہل فرانس کو حکومت موجودہ ناقابل برداشت محسوس ہونے لگی - اسی زمانیکی

رابس پیئر کا زوال
۲۷ - جولائی ۱۷۹۴ء

نہایت ممتاز فوجی کامیابیوں کے دوران میں پیرس میں غضبناک حکومت کا تشدد انتہا پر پہنچ گیا تھا ۲۲ پریریل یعنی ۱۰ - جون ۱۷۹۴ء کو ایک قانون انقلاب زدہ عدالت کی کارروائیوں کو تیز و موثر بنائے گے لیئے وضع کیا گیا سزائے موت کی تعداد کا اوسط ۱۹۶۰ فی ہفتہ تک جا پہنچی رابس پیر مجلس تحفظ عامہ کے اراکین میں سب سے زیادہ مدبّر تھا وہ فرانس کے اس احساس کو سمجھ گیا اور اس کو یقین ہو گیا کہ اس غضبناک حکومت کے خاتمہ کا وقت قریب آ رہا ہے اور ایک نیا دور حکومت شروع ہونیوالا ہے جس میں روسیو کے اقوال اور ضرب الامثال پر عمل ہو گا اور عنان حکومت رحمدل متحمل مزاج اشخاص کے ہاتھ میں ہو گی - کمیٹی کے کارکنوں (Rahes Pierre) نے اپنی دلی خواہش کے موافق اپنے اصول اور خیال کی جی کھول کر تلقین کی اور کمیٹی نے بھی اس خیال سے مخالفت نہ کی کیونکہ وہ اُن کے کام میں مخل نہ تھا - چنانچہ رب الاعلےٰ کی عبادت کی بنیاد ڈالی - وہ ایک نہایت نیک نفس مذہبی آدمی تھا اور ہبرٹ اور ڈینٹن سے اسکو جو نفرت پیدا ہو گئی تھی اس کی اصلی وجہ یہ تھی کہ اسکو یقین تھا کہ یہ دونوں دہریئے اور لامذہب تھے - ۱۸ فلوریل یعنی ۷ - مئی ۱۷۹۴ء کو رابس پیر نے کنونیشن میں معرکۃ الآرا تقریر کی

جس کے ذریعہ سے اوس نے کنونیشن کو اس بات کی ترغیب دلائی کہ حکومت کے ذریعہ سے اعلان کرا کر خدائے واحد و یکتا کے وجود کا اور روح کے غیر فانی ہونے کو تسلیم کر لیا جاوے۔ ۲۰ - پریریل کو خدا کی یاد میں بڑا جشن ہوا جسکا رابیس پیر صدر تھا اوس دن اس کی طاقت ترقی کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئی تھی لیکن اُس کے بہت سے ساتھی اُس کی خوش اعتقادی پر اور پادریوں کے طریقہ اختیار کرنے پر ہنستے مگر اُس کو صاف نظر آتا تھا کہ جب تک ان ہنسی اڑانے والوں کا جو اسکے اصولوں پر یقین کرنے اور ایمان لانے سے منکر ہیں قلع قمع نہ ہوگا نیکی کا خیالی عہد کبھی قایم نہیں ہو سکے گا چنانچہ چھ ہفتے تک وہ کمیٹی کے جلسہ سے غائب رہا۔ اور اس اثنا میں ایک تقریر تیار کی جس کے ذریعہ سے اس کو یہ امید تھی کہ کنونیشن کو ترغیب دلا کر اپنے دشمنوں کو قتل کرائے یا انکے حقوق سے محروم کرنے کی سزا دلائے۔ ۸ - تھرمیڈر یعنی ۲۶ - جولائی ۱۷۹۴ء کو اس نے کنونیشن کے سامنے تقریر کی اور بہت سے ناموں کو ظاہر کئے بغیر پہلے سے نہ صرف مجلس تحفظ عامہ کے اراکین پر حملہ کیا بلکہ مجلس انتظامیہ اور مجلس سلامتی عامہ کے چند ممبران پر بھی حملہ کیا یہ اشخاص جو فرانس پر اس زمانہ میں حکومت کر رہے تھے جبکہ رابیس پیر صرف زبانی جمع خرچ کر رہا تھا آسانی سے قابو میں آکر اختیار کی باگ چھوڑنے والے نہ تھے اور موت کا شکار ہو سکتے تھے اس دن کی شام کو رابیس پیر نے اپنی تقریر جیکوبن کلب کے سامنے کی یہ کلب پیورٹینی (Puritans) کا تھا اور وہ یہاں جمع ہوا کرتے تھے ان کے خیال میں طرز حکومت بدل کر عہد نیکی شروع ہو جانا قطعی ممکن الوقوع امر تھا۔ لیکن ۹ تھرمیڈر کو ملزم گماشتوں نے فوری کام کرنے کا ارادہ کر لیا نہ صرف کارکنان کمیٹی کو بلکہ ڈینٹن کے ساتھیوں اور کوہستانیوں کے خود مختار سرداروں اور مرکزی کمیٹی کے ممبروں کو بھی خوف پیدا ہوا چنانچہ انھوں نے خود بخود اپنی رائے کا فوراً اظہار کر دیا سینٹ جسٹ نے ایک رپورٹ پڑھنی شروع کی جس میں بلاڈ وارن اور کلٹ ہربو سے پر نام لے لیکر الزام لگائے - لیکن اثنائے تقریر میں روک دیا گیا اور سخت ہنگامہ کے بعد رابیس پیر خود مع کوتھیں سینٹ جسٹ اور دو اور گماشتوں کے گرفتار ہو گیا

لیکن پیورٹین نہ صرف جیکوبن کلب میں زبردست تھے بلکہ وہ ہیبرٹسٹ کے زوال
کے زمانہ سے پیرس کے کمیون (Bommune of Paris) پر بھی خوب حاوی
تھے پیرس کی قومی فوج کے کمانیر ہنریٹ نے رابیس پیر اور دوسرے قیدی
گماشتوں کو رہا کر لیا اور ان کو ہوٹل ڈی ویل (Hotel de Ville) میں پہونچا
دیا جہاں پر نادر سلطنت پر بحث ہو رہی تھی کنوینشن نے حملہ ہونیکا انتظار
نہ کیا اور فوراً رابیس پیر اور اس کے لواحقین کو ملکی حقوق کی حفاظت سے
محروم قرار دے دیا۔ بارس فیرون اور لیونارڈ بوردون نے افواج اور قومی
محافظین کے دستے جمع کر کے ہوٹل دی ویل پر حملہ کر دیا جس میں ان کو پوری
کامیابی حاصل ہوئی۔ پیرس کے لوگوں نے اہل فرانس کی طرح رابیس پیر کو
غضبناک حکومت کا بانی مبانی قرار دینے میں ضد سے کام لیا۔ چنانچہ
نہ اس کے دشمن بلکہ اس کے دوست بھی اسکو ان تمام مظالم کا ذمہ دار
ٹھہرانے لگے جنکا تعلق ظالمانہ حکومت سے تھا۔ اگرچہ بذاتہ کمیٹی میں
اسکو بہت کم اختیار حاصل تھا تاہم وہ کمیٹی کا مالک خیال کیا جاتا تھا چنانچہ
کسی نے بھی رابیس پیر اور پیورٹین کی مدد نہ کی ہوٹل ڈی ویل پر آسانی
سے بار اس نے قبضہ کر لیا جندرمہ کے ایک سپاہی کے حملہ سے رابیس کا
منہ زخمی ہو گیا اور ۱۰ تھرمیڈر یعنی ۲۸ جولائی کو رابیس پیر اور اس کے
بعد ہی اس کے احباب کی مختصر جماعت کے ساتھ کمیون آف پیرس کے
ممبروں کی کثیر تعداد گیلوٹین آلہ موت کے ذریعہ قتل کر دی گئی۔ رابیس پیر
کی وفات سے حکومت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی مگر اس نظام حکومت
میں تبدیلی ہو گئی جس کے ذریعہ سے فرمانروائی ہوتی تھی۔ وہ گماشتے
جو تھرمیڈر کے انقلاب میں نہایت سرگرم تھے کوہستانیوں سے تعلق رکھتے

تھرمیڈورین کی حکومت کا پہلا رخ

تھے اور اپنے ہی ہاتھوں میں اختیارات کو رکھنا پسند
کرتے تھے لیکن ان کو بھی اس بات کی ضرورت معلوم
ہوئی کہ مثل گزشتہ کی طرح ایک ہی شخص کو اختیارات
نہ دیے جائیں چنانچہ یہ انتظام کیا گیا کہ گورنمنٹ کی کمیٹیوں یعنی مجلس تحفظ عام

اور مجلس سلامتی عامہ کے اراکین کو ہر مہینہ تبدیل کر دیا جاوے جو ممبر ایک دفعہ سبکدوش ہو جائے اُس کا دوبارہ تقرر اور انتخاب ایک مہینے سے پہلے نہ ہو مجلس کے پس ماندہ ممبر خوف و خطر کی ہولناک حکومت کا قایم رکھنا ضروری خیال کرتے تھے لیکن ان کے نئے ساتھی اس بات کو جانتے تھے کہ فتحیابی کے بعد اہل فرانس ظلم و ستم کی صعوبتیں ہرگز برداشت نہ کرینگے فلیرس کی فتح کے موقع پر اس درجہ قتل و غارت ہوا تھا (گیلوٹین کے ذریعہ سے) پھانسی لگانے کی ضرورت مطلق نہیں رہی تھی۔ چنانچہ خوف و خطر کا سلسلہ ترک کیا گیا اور کمیون کا اقتدار اور اس کے اختیارات برقرار رہے۔ قانون اشتباہ منسوخ نہ ہوا۔ انقلاب زدہ سلطنت کی عدالت جاری رہی اور گماشتے بھی اب تک بڑے بڑے اختیارات سے کر حرکت کرتے رہے۔ البتہ قتل کا تواتر جاتا رہا خونریزی کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور نظام حکومت اگرچہ پنچایت کے اصول پر تھا تاہم بیرحمانہ نہ تھا جو لوگ تھرمیڈر جولائی ۱۷۹۴ء سے وینٹوس مارچ ۱۷۹۵ء تک فرانس پر حکمراں تھے وہ کوہستانی گماشتے تھے کارنو اور رابرٹ لین دیٹ کی وضع کے آدمی تھے جو کمیٹی تحفظ عامہ نہایت تجربہ کار اور قابل ممبر پائے جاتے تھے اس زمانے کے نہایت ممتاز اشخاص میں سے برلن آف ڈوائے اور ٹریلیارڈ نے امور خارجہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا ادھر کارنو جنگ کا اہتمام اپنی پوری طاقت اور کامیابی سے کرتا رہا اُدھر ان مدبروں نے عوام کو بھڑکا کر اور جنگ کو نہایت شدید اور خونخوار بنانے کے طریق کو ختم کر دیا۔ چنانچہ ۱۴ فریری یعنی ۴۔ دسمبر کو مرلن آف ڈوائے نے تحفظ عامہ کی کمیٹی کی طرف سے ایک رپورٹ پڑھی جس میں یہ ظاہر کیا کہ جمہوریہ کمیٹی یورپ سے مسلسل جنگ کرنا پسند نہیں کرتا اور ایسی تدابیر کا اظہار کیا کہ یورپ سے خاطر خواہ صلح نامہ ہو جاوے تھرمیڈورینز جس زمانہ میں وقار اور عزت کے ساتھ سلطنت کا انتظام کر رہے تھے فرانس میں سال گزشتہ کے غضبناک حکمرانوں کے خلاف انتقام کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئیں چنانچہ عوام کے شور و غل پر اور ان کے پرزور مطالبات کو پورا کرنے پر مجبور ہو

تھرمیڈورینز کو آمادہ ہونا پڑا۔ (بروینیر سال سوم) یعنی ۱۱۔ نومبر ۱۷۹۴ء کو خوفناک وغضبناک حکومت کا نہایت ظالم صوبہ دار کاریئیر انقلاب سلطنت کی عدالت کے سپرد کر دیا گیا۔ اس کا مقدمہ ہوا اور جرموں کی پاداش میں سزائے موت کا مستوجب قرار پایا۔ خوفناک حکومت کی ترتیب دینے والے بلاڈ وارن اور کولٹ ہربوسے کے خلاف بہت شورش تھی اور ان کے ساتھ عوام کے خیالات کے مطابق بیریر اور واڈیر بھی شریک تھے واڈیر رپورٹر تھا اور مجلس عامہ کا مشہور ممبر تھا خوفناک حکومت کے ظالمانہ اصولوں اور اس حکومت کے کارپردازوں کے پیرس میں اب بھی بہت حامی تھے اور یہی لوگ جیکوبن کلب میں گھسے ہوئے تھے اسی سبب اس کلب کو تھرمیڈورینز نے دسمبر ۱۷۹۴ء میں بند کر دیا اور (Law of the maximums) اور اسی دن قانون انتہا بھی منسوخ ہو گیا اور اس مہینہ میں ۷۳ گماشتوں میں سے باقی ماندہ گماشتے جنھوں نے گرونڈیز کی سزا کی مخالفت کی تھی اور اسی وجہ سے قید کر لئے گئے تھے کنونیشن میں اپنی اپنی جگھوں پر واپس بلا لئے گئے اس اثنا میں اُن فتوحات کا سلسلہ جو تحفظ عامہ کی کمیٹی اعظم کے دور حکومت میں شروع

ہالینڈ کی تسخیر ۹۵-۱۷۹۴ء

ہو گیا تھا جاری رہا شمالی فوج کو پشیگرو نے انگریزوں اور انکے ساتھ ہی ڈچ اور ہنوو ریوں کا تعاقب کیا۔ ۹۔ اکتوبر کو اس نے نمیگوئین (Nimequen) پر فتح حاصل کی اور برف کے دریاؤں سے پار ہو کر انگریزوں کو ہالینڈ ہی سے نکالدیا اور ایمسٹرڈم پر قبضہ کر لیا اور پھر اپنے رسالے "ہزارس" کے ذریعہ سے ڈچوں کے بیڑے کو چھین لیا یہ بیڑا برف کے سبب ٹیکسل (Texel) سے لنگر نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ جنوری ۱۷۹۵ء کے اختتام تک کل ہالینڈ فرانسیسیوں کے قبضہ میں تھا۔

بٹویا کی جمہوری ریاست

شہزادہ اورینج (یعنی وہی اسٹاڈ ہولڈر) انگلستان کو فرار ہوا اور اس کے بعد ہی انگریزی فوج بھی واپس بلا لی گئی ہالینڈ پر غلبہ پانے سے تھرمیڈورینز کو بہت فائدہ پہنچا ہالینڈ کی دولت ان کے ہاتھ میں آنے لگی اور اسی دولت کی بدولت فرانسیسی جمہوریہ کا افلاس

بھی دور ہوئے لگا بلجیم کی آیندہ حالت کی بابت فیصلہ کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی کیونکہ ڈاومیرز کی کامیابی کے زمانے میں جو حکم اتحاد جاری ہو چکا تھا وہی قایم رہا۔ منسوخ نہ ہوا اور آسٹڑوی نیدر لینڈ کا علاقہ فرانسیسی سلطنت جمہوریہ میں شامل ہوگیا لیکن ہالینڈ کے ساتھ مختلف واقعہ پیش آیا اور میڈ ونیز اس ملک کو شامل کرکے یورپ کو زیادہ خوف زدہ اور اندیشہ مند بنانا نہیں چاہتے تھے مگر اس کے ساتھ ہی اس امر کا بھی تہیہ کر چکے تھے کہ اسکو انگریزوں کے قبضہ میں کسی طرح نہ جانے دیں گے۔ روبل اور سایس جو زمانہ سابق میں مجلس توضیع کے ممبر تھے اور خوفناک حکومت (Reign of Terror) کے زمانہ میں نہایت گمنامی کی حالت میں تھے معاملات کے متعلق غور و تجویز کے لئے ہالینڈ بھیجے گئے وہاں ان کو بہت اشخاص ملے جو فرانسیسی انقلاب کے مدح خواں تھے انھوں نے ڈچ شہروں کے باشندوں کو بہت جلد سمجھا بجھا کر راضی کرلیا ان شہروں کے باشندے ہمیشہ اسٹاٹ ہولڈر کی طاقت اور اس کے اختیارات سے ناراض رہتے تھے۔ انھوں نے مختلف جماعتوں اور ۱۷۸۷ء کے جلا وطن محبان وطن ڈچ باشندگان (جو اب فرانس سے واپس ہوئے تھے) کی مدد سے فرانسیسی دولت جمہوریہ کے نمونہ کے مطابق بٹاویہ کی جمہوری دولت کی بنا ڈالی اور ۱۷۹۵ء میں ایک عہدنامہ صلح فرانسیسی اور بٹاوی جمہوری سلطنتوں کے درمیان ہوگیا اور دوسرے اقطاع میں بھی فرانسیسی سلطنت جمہوریہ اسی طرح کامیاب رہی۔ ۴۔ نومبر ۱۷۹۴ء کو کلیبر نے میسٹرک (Maesteicht) پر قبضہ کرلیا اور جارڈن نے سامبر اور میوز (Sambre and meuse) کی فوج کو لیکر آسٹریا کی فوج کو جسکا کمانیر کلرفیٹ تھا ابلڈ ہیو دھن پر Aldentoon ۲۔ اکتوبر کو شکست دی اسے لاشپیل (Aix la chapple) اور جنوب کی طرف چلکر بان (Boun) اور کولون (Cologne) اور اے لاشاپل کوبلینٹز Coblen قبضہ کرلیا اور اسی اثناء میں فوج موصل نے زیر کمان اپنے مورو (Rene moreao) اہل پرشیا سے فرانس کو صاف کردیا۔

دیگر اقطاع میں کامیابی

اور پلیٹنیٹ (Palatinate) اور تمام (ٹریوسے کی ریاست) (Electorate of Tieves) پر قبضہ کرلیا جنوبی سرحد پر بھی ایسی ہی فتوحات ہوئیں مشرقی پیرینیز کی فوج نے پہلے کٹالونیا پر حملہ کردیا تھا اب اُس نے ۲۰- نومبر ۱۷۹۴ء بمقام فگرس ہسپانیہ کے کیمپ کا سخت محاصرہ کرلیا اور ۳- فروری ۱۷۹۵ء کو روساس فتح کرلیا- ان میں سب سے پہلی لڑائی میں فرانسیسی جنرل ڈگمیر کام آیا مغربی پیرینیز کی فوج کی مدد سے مُنسی نے بل باؤ- وٹوریا اور سینٹ سبیسٹین پر قبضہ کرلیا ۲۴- نومبر کو فوج اطالیہ نے لوآنا کو فتح کیا جس کے سبب جینوا سے آمدو رفت کے راستے کھل گئے الپس (Alpo) کی فوج کوہ سینا کی چوٹی تک اور لٹل سینٹ برنارڈ تک پہنچ گئی اور اہل پائیڈمنٹ کو پسپا کرکے اپنے سامنے سے ہٹادیا- فرانس نے سخت مصائب کا سامنا کرکے اور

پولینڈ ۱۷۹۳-۹۵ء

عرصہ تک خوفناک طرز حکومت (Reign of Terror) کی پابندی اختیار کرکے بالآخر آزادی حاصل کی- اور یورپ کے لئے خطرناک قوت ثابت ہوئی لیکن اسی اثناء میں پولینڈ میں جو کچھ شورش ہوئی وہ سب دبا کر رہ گئی پولینڈ کی تقسیم دوسری دفعہ ۱۷۹۳ء میں ہوئی اسکا حال بیان ہوچکا ہے لیکن اہل پولینڈ میں قومی جمعیت باقی تھی بغیر کشت و خون کے اپنی قومی ہستی کے خاتمہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے- چنانچہ پولینڈ کے جلاوطن فرانس میں گئے اور ان کے سرگروہ کوس کیزکو کا فرانس میں معقول استقبال ہوا لیکن فرانسیسیوں نے کسی قسم کی مدد کرنے کا وعدہ نہ کیا- ۲۴ مارچ ۱۷۹۴ء کو کوس کیزکو کریکو میں داخل ہوا اور قومی خود مختاری کا جھنڈا بلند کیا اس خبر سے پروشین پولینڈ میں غدر برپا ہوگیا- کیونکہ پرشیا کے نئے حاکموں نے سخت بے رحمی کے ساتھ حکومت شروع کی تھی- پولینڈ کے بادشاہ اسٹانسلاس پونیاٹوسکی نے وارسا کے روسی جرنیل ایگل اسٹرام متعینہ وارسا کی تحریک سے کوس کیزکو سے دستکشی اختیار کرکے اُس کو باغی قرار دے دیا لیکن اہل پولینڈ نے اپنا محسن سمجھکر نہایت اشتیاق سے اسکا خیر مقدم کیا اور اس نے ۴ اپریل ۱۷۹۴ء بمقام راک لاویس روسیوں کو شکست دی

اور ایک اور فتح حاصل کرنے کے بعد ۱۹ اپریل کو وارسا پر قبضہ کرلیا۔ روسیوں
اور اہل پرشیا نے ان صوبجات کے جو انھوں نے ۱۷۹۳ء میں فتح کرلئے
تھے تحفظ کی تیاریاں کیں اور جولائی ۱۷۹۴ء میں وارسا کا محاصرہ کرلیا۔ شروع
ستمبر تک تمام پرشین پولینڈ باغی ہوگیا اور کل سرزمین پر غدر کی آگ
بھڑکنے لگی۔ فریڈرک ولیم ثانی جو خود محاصرہ کررہا تھا الٹے پاؤں پیچھے ہٹا
اور اپنی کمک کے لئے بہت سے ایسے فوجی دستے واپس بلالئے جو اب تک
فرانس کے برخلاف جنگ میں مصروف تھے پرشیا کی فوجیں پیچھے ہٹ گئیں
تھیں لیکن کیتھرائن کو چین نہ آیا اس نے یہ ٹھان لی کہ کسی طرح بھی ہو
پولینڈ کو فتح کیجئے چنانچہ ملکہ نے اپنی وسیع سلطنت کے ہر حصہ سے کثیر فوج بلاکر
روس کے نہایت مشہور جنرل سرووروو کے زیر کمان روانہ کی۔ پولینڈ کے
پرجوش محبان وطن ایگل اسٹرام کے بجائے فرسن کے زیر کمان روسی افواج
موجودہ وارسا اور سرووروو کی فوج کے درمیان میں پھنس گئے اور جی چھوڑ کر
بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور ۱۲۔ اکتوبر ۱۷۹۴ء ماسائی جو اس پر ان کو شکست
فاحش اٹھانی پڑی کوسی اژ کو زخمی ہوکر گرفتار ہوا۔ ۴۔ نومبر کو وارسا کی نواح
میں پراگا جو دریا وسچولا کے دائیں طرف واقع ہے سرووروو نے گھیر لیا اور
۹۔ نومبر کو دارالخلافت فتح ہوگیا۔ کیتھرائن پولینڈ کی تباہی پر آمادہ تھی چنانچہ
۷۔ جنوری ۱۷۹۵ء کو اسٹنیلاس پونیاٹوسکی پولینڈ سے علیحدہ کردیا گیا اور
۲۵۔ نومبر ۱۷۹۵ء کو اسے تخت سے کنارہ کش ہونا پڑا۔ مال غنیمت کی تقسیم کے

پولینڈ کا خاتمہ ۱۷۹۵ء

موقع پر اتحادیوں میں سخت ان بن واقع ہوگئی۔ دوسری
تقسیم کے موقع پر اہل اسٹریا کا کچھ خیال نہیں کیا گیا تھا
چنانچہ اب انھوں نے بھی اپنے حصہ کا دعوی کیا کیونکہ
اہل پرشیا کی طرح وہ بھی فرانس کی سرحد پر اپنی فوجوں کو محض پولینڈ کے
خلاف اپنا دعوی مستحکم کرنے کی غرض سے کمزور کرچکے تھے۔ بہرکیف آخری
تقسیم کی رو سے جو تینوں طاقتوں کے درمیان ۱۷۹۵ء میں قرار پائی پرشیا کو
وارسا اور قرب و جوار کے (Palatine) پیلیٹین کی ریاستیں ملیں

آسٹریا کے حصے میں کراکو اور بقیہ گلیشیا آیا اور روسی گروڈنو سے منسک تک اپنی سرحد درست کر لینے پر راضی ہو گئے۔ اہل پولینڈ کی ناکامی اور فرانسیسیوں کی کامیابی ایک دلچسپ تاریخی واقعہ ہے سبب اس کا یہ تھا کہ اہل پولینڈ اکثر خود غلام تھے اور ان کو اسکی کچھ پروا نہ تھی کہ وہ کس آقا اور کس مالک کی خدمت گذاری کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے فرانسیسیوں نے عرصۂ دراز سے شخصی غلامی کی زنجیر ونکو توڑ ڈالا تھا اور اب ذی اثر طبقونکو بھی اکھاڑ پھینکا تھا۔ پولینڈ کی حالت اس سے مختلف ہے وہاں (مثلاً) ۱۷۹۱ء میں جو دستور رائج تھا وہ ترقی یافتہ امیروں اور پادریوں کا بنایا ہوا تھا شہروں کے تعلیم یافتہ تاجروں اور سوداگروں نے اُن کو خوشی سے منظور کیا تھا لیکن وہاں کے کسان اور کاشتکار ایسی پست حالت میں تھے کہ وہ ذاتی آزادی کے مفہوم تک کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ فرانس میں ہر کسان اور ہر کاشتکار نے انقلاب سلطنت سے فائدہ اُٹھایا اور اُن میں سے ہر ایک نے اسکی طرفداری صرف ملکی وجوہات ہی کے باعث نہیں کی بلکہ اس سبب سے بھی کہ بہت سی خانقاہیں اس انقلاب سلطنت کی اہل چل میں انکے ہاتھ آگئیں یوں سمجھنا چاہیئے کہ فرانس میں قومی جذبات سب پر یکساں اثر ڈال رہے تھے اور اسی سبب سے فرانس کو دشمنان ممالک خارجہ کے مقابلہ میں فتح نصیب ہوئی۔ لیکن پولینڈ میں قومی احساس صرف محدود سے چند کے اندر پایا جاتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوس کی انکو جو ابھی فتح اور کامیابی نصیب ہوئی اُس کو وہ قایم نہ رکھ سکا۔

دول براعظم میں تغیر

فرانسیسی جمہور کی کامیابیوں اور پولینڈ کی قومی جدوجہد کی ناکامی سے جو اثر ہوا وہ یہ تھا کہ اتحاد بین الاقوام نے فرانس کی پاسداری شروع کر دی اور باہمی حفظ مراتب کا بھی خیال رہنے لگا۔ ۱۷۹۲ء کی شکست برنزوک کے بعد سے اہل پرشیا کا خیال تھا کہ آسٹریا اُن کے ساتھ دغابازی کا برتاؤ کرتے تھے اور اُن کے ذریعہ سے اپنی مطلب برآری کرتے تھے پرشیا کے بڑے بڑے مدبر دن

ملکی صاویز۔ الوئیلین اور مشہور سپہ سالار مثلاً کالکروتیھ۔ مالن ڈارف۔ اور خود فریڈرک ولیم ثانی اور اس کے خاص مقربوں کے بھی یہی خیالات تھے ان کا سرگروہ بوچ سینی تھا اگرچہ شروع میں فریڈرک ولیم ثانی نے عرصہ تک ان خیالات کی سخت مخالفت کی تھی۔ ۱۷۹۳ء میں اوس نے فرانس کی مخالفت صرف اس قدر کی کہ مینس کا محاصرہ کیا تھا اور اس عرصہ میں اوس نے اپنی فوج کے چیدہ دستے پولینڈ پر چڑھائی کے لیے بھیجے اور ۱۷۹۴ء میں دریائے راین پر اپنی فوج کی تعداد کم کردی چونکہ انگلستان نے پرشیا کی سلطنت کو بکثرت زر نقد دیا تھا اس لیئے اس کو یہ حرکت سخت ناگوار گزری اور صاف کہدیا کہ اگر پرشیا۔ انگلستان کی ہدایت کے مواقق عمل نہ کریگا تو اُس کو کل روپیہ واپس کردینا پڑیگا۔ فریڈرک ولیم ثانی نے انگریزوں کی ان شرائط پر امداد لینی بند کردی اور واقعہ یہ ہے کہ فریڈرک کی توجہ زیادہ تر ان فائدوں کی طرف تھی جو پولینڈ کے حصول پر اس کو مل سکتے تھے اہل آسٹریا بھی جنگ سے عاجز آگئے تھے ۱۷۹۴ء میں شاہ فرانسیس کی خارجہ حکمت عملی کا وزیر اور رہنما تھوگٹ تھا ۱۷۹۳ء میں پولینڈ کی دوسری تقسیم پر پرشیا کی حرکت سے سخت کھلبلی مچ گئی تھی اس تقسیم کے وقت پرشیا کی چالاکی سے شہنشاہ کے حقوق کو بالکل نظر انداز کردیا گیا تھا۔ تھوگٹ نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ یہ حرکت دوبارہ نہونے پاے چنانچہ جب ۱۷۹۴ء میں پولینڈ میں فساد ہوا تو آسٹریا نے بھی اپنی فوج فرانسیسی سرحد پر بھیجدی پرشیا اور آسٹریا کی اس حرکت سے فرانسیسی افواج کو فتح حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی بلکہ آسانی ہوگئی۔ ادھر اہل ہسپانیہ بھی لڑائی سے تنگ آگئے تھے گوڈرے خوب جانتا تھا کہ ہسپانیہ کے اندر فرانسیسی فوجوں کی موجودگی میں اُس کی عہد حکومت کی خیر نہیں کیونکہ فوجیں باسانی میڈرڈ پر چڑھائی کرسکتی تھیں۔ اسی باعث سے ملکہ اور بادشاہ دونوں گوڈوے کے زیر اثر تھے۔ اسی طرح سلطنت روم مقدس کے بیشتر سردار بھی یہی چاہتے تھے کہ جلد اس جنگ کا خاتمہ ہو کیونکہ

فرانسیسی فوجوں نے ان کی وہ تمام ریاستیں دبالی تھیں جو دریائے رائن کے بائیں
جانب واقع تھیں اور دشمن دریائے رائن کو عبور کرکے داہنے ساحل پر آسٹریا
کی تمام مقبوضات پر حملہ کر سکتا تھا۔ درانحالیکہ آسٹریا اور پرشیا کی خاص سلطنتیں
بہت دور مشرق کی جانب تھیں اور حملہ آور افواج وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھیں
صرف انگلستان ایک ایسا ملک تھا جسکو جنگ جاری رکھنے کی خواہش تھی کیونکہ
وہاں قومی جذبات فرانس کے خلاف مشتعل ہوچکے تھے۔ لیکن تنہا انگریز
فرانسیسیوں پر غالب نہیں آسکتے تھے اون کے ایک سردار ہوش نے
جولائی ۱۷۹۵ء میں ان سب امراء مہاجرین کو قتل کر ڈالا جو انگریزی جہازوں پر
سے کوئی بیروں کے خلیج میں اُترے تھے یورپ کی دیگر سلطنتوں کو انگلستان
نے اگرچہ اس لڑائی کے جاری رکھنے کے لئے مالی امداد دی تھی۔ لیکن
اونھوں نے کبھی اس جنگ میں دل سے کام نہ کیا۔ ادھر ہالینڈ پر فرانسیسیوں
کا قبضہ ہوجانے کے سبب سے انگریزوں کے ہاتھ سے وہ مقام بھی نکلگیا
جہاں رہ کر آسانی سے یورپ میں افواج بھیجی جاسکتی تھیں مجبوراً اب انگریزی
گورنمنٹ نے فرانسیسی بندرگاہوں کا محاصرہ کرلیا اور فرانس کی مغرب ہند
نوآبادیوں (West Indian Colovis) پر قبضہ کرلیا۔ جب گروندینز کے

تھرمیڈورین حکایت کا دوسرا رخ۔

وہ ہمدرد جو قید ہوگئے تھے دسمبر ۱۷۹۴ء میں واپس بلالئے
گئے اور مارچ ۱۷۹۵ء میں وہ سزا یافتہ گروندیں جن میں
سب سے ممتاز لان جوی نے اور لویٹ تھے کنونیشن
میں اپنی اپنی جگہ پر واپس آگئے ان مصیبت زدوں کی واپسی پر اُن
صوبہ داروں کے خلاف جنھوں نے پیرس میں ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۴ء میں
حکومت کی تھی ایک شورش برپا ہوگئی اور اُن لوگوں کو جنکو رابسپیر کا
دم کہا کرتے تھے سزا دینے نہ دینے کی ضرورت پر سخت بحثیں ہوئیں پیرس میں
ایک طاقتور جماعت یعنی نوجوان تاجروں اور سوداگروں کا یہ حال تھا کہ خوف
وخطر کے بانی مبانی لوگوں کی تادیب وسرکوبی کے مطالبات پر بہت زور
دیتے تھے۔ یہ لوگ علی العموم جنس ڈوری کے نام سے مشہور تھے اور اپنے لیڈر

فریروں کے نام سے جنس فیرونین بھی کہلاتے تھے۔ عوام الناس کو ان سے ہمدردی بھی اور مشہور جیکوبین فرقے کے لوگ سڑکوں پر پیٹتے تھے یا تھیوں سے مارات کا دل نکال کر نالی کے اندر پھینکدیا گیا اور مارٹ جو خوف خطر کی حکومت کا گرو گھنٹال سمجھا جاتا تھا۔ اُس کے مجسمے عام طور پر توڑے جاتے تھے لیکن پیرس کے حکام سابق اور جیکوبن کلب کے پرانے رکن اور انقلاب سلطنت کی کمیٹیاں عوام کا انتقام سہنے کو بغیر خود ایک وار کئے آمادہ نہ تھیں چنانچہ ۳۔ سنہ جلوس ۱۲ جرمنیل یعنی یکم اپریل ۱۷۹۵ء کو قصبہ فابورگ سینٹ اینٹوائن میں جہاں طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ انھوں نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا اور یہ پکارتے ہوئے کنونیشن میں گھس پڑے کہ روٹی اور مئی ۱۷۹۳ء کا "دستور حکومت لارڈانس" ہل چل کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلاڈ وارن کولٹ ڈی ہربوے اور بریرو واڈیر کو بغیر کارروائی مقدمہ کے فوراً فرانسیسی گیانا کو بھیجدیا گیا غرض خوف و خطر کی حکومت کے بانی مبانی لوگوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا اور سابق صوبہ داروں کے افعال کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ واپس شدہ گرونڈین کے ہاتھوں میں طاقت آگئی۔ اور پلین وسنٹر کے رکن بھی ذی اختیار ہوگئے۔ بقیہ کوہستانی گماشتوں نے دوسرا فساد برپا کرنے کا ارادہ کیا۔ ۳ سنہ جلوس یکم پریریل یعنی ۲۰۔ مئی ۱۷۹۵ء کو سینٹ اینٹونی کے لوگوں نے عورتوں کے تحت میں

یکم اپریل ۱۷۹۵ء کا فساد۔

فساد ۲۰ مئی ۱۷۹۵ء

کنونیشن پر پھر حملہ کیا یہ عورتیں گلوٹین کی ڈائنیں (Furies of the guillstine) کے نام سے مشہور تھیں ایک گماشتہ فراڈ پر لوگوں نے فریروں ہونے کا شبہ کیا اور فوراً اسے قتل کر ڈالا تمام دن کنونیشن کے کمرے میں چیخ پکار رہی تاکہ کسی طرح بادسی ڈی انگلاس میر مجلس کو مجبور کر کے اپنی مرضی کے مطابق احکام جاری کرائیں لیکن اس زبردستی کا نتیجہ کچھ نہ نکلا اس اثنا میں گورنمنٹ کی کمیٹیاں ہمت اور استقلال سے کام کرنے پر آمادہ ہوگئیں پیرس کی فوج کی مددسے اور تاجروں کے قومی محافظ اور جنیس ڈوری کی امداد سے

لہ گلوٹین ۔ قتل کرنے کا ایک آلہ تھا

انھوں نے عوام کو نکال کر باہر کیا اور ان کی جماعت نے متفق ہو کر جنرل
مینو کی زیر کمان میں باغیوں کے اسلحہ چھین لئے کمیٹیوں کی فتح گویا ہولناک
حکومت (Terror) کے دشمنوں کی فتح تھی خوفناک حکومت کے کمیٹیوں کے
گماشتوں کو تو موت کی سزا دی گئی اور بعض نے خودکشی کر لی۔ باغیوں پر
کشت و خون کا الزام لگایا گیا اور ان کو گرفتار کر لیا گیا اور اس طرح پر کوہستانی
فریق نیست و نابود ہو گیا گماشتگان کوہستانی کے اخراج کے بعد گورنمنٹ
کی کمیٹیوں میں مرکزی مجلس کے اراکین داخل ہونے لگے جو قانون کی تعلیمی
اصلاحوں میں امن و امان سے مشغول تھے اور یہ اصلاحیں کنونشن کے
نہایت دیرپا اور مستحکم کارہائے نمایاں تھیں ان نئے اراکین میں مخصوص طور
پر کمباسیری قابل ذکر ہے جو اس زمانہ کا مقنن و قانون ساز اور مصلح تھا اور
قانون میں اسی کی محنتوں کی بدولت نپولین نے دستور حکومت تیار کیا جس وقت
کمیٹیاں گورنمنٹ کے کاموں میں مصروف تھیں۔ گیارہ گماشتوں کی ایک
جماعت نیا دستور بنانے کے لئے مقرر کی گئی تاکہ اس نئے دستور میں سابقہ
دستوروں کی سی غلطیاں نہ ہونے پائیں اس دستور کے خاص واضعین ایک تو بوا سے
سی۔ ڈی انگلاس۔ اور دوسرا ڈالونے تھے یہ آئین "دستور سنہ جلوس سوم" کے نام سے
مشہور ہے سیاست خارجہ کا انتظام اب تک دوا سے
کے ہرتن کے ہاتھ میں تھا اسکے معین و مددگار کمباسیری

بالے کا عہدنامہ ۱۷۹۵ء

دسی آلس اور روبل تھے اس کا بڑا کام یا بالفاظ دیگر تھرمی ڈورین کا بڑا کام عہد نامہ
بالی تھا ان عہدناموں کی وجہ یہ تھیں کہ یورپ نے اپنا طرز عمل جیسا کہ اوپر بیان
ہو چکا ہے فرانس کے ساتھ تبدیل کر دیا تھا۔ فرانسیسی جمہور کا گماشتہ بار تھلمے متعینہ
سوئٹزرلینڈ ان عہدناموں کا بانی تھا یہ شخص ایک مدبر تھا سوئٹزرلینڈ ہولناک
حکومت کے زمانے میں سیاسی کارروائیوں کا مرکز تھا کیونکہ صرف سوئٹزرلینڈ
ہی میں اہل فرانس سے اقوام خارجہ کے نمائندے مل سکتے تھے عہدنامجات
بال میں سے سب سے پہلا اور سب سے اہم وہ عہدنامہ تھا جو فرانس اور پرشیا کے
درمیان بتاریخ ۵۔ اپریل ۱۷۹۵ء واقع ہوا اس عہدنامہ کی رو سے نہ صرف دونوں

ممالک میں صلح ہوگئی بلکہ ایک خط امتیازی کھینچ دیا گیا جس کے ذریعہ سے فرانسیسی حملہ سے شمالی جرمنی کی ریاستوں کو امن مل گیا - لیکن اس عہدنامہ میں صرف ایک بات کی کمی رہ گئی فرانسیسی گورنمنٹ کا اصرار تھا کہ اسکی کوششوں کے صلہ میں اور اس جنگ طویل کے معاوضہ میں اُس کی حکومت دریائے رائن کے کنارے تک وسیع کیجاوے دریائے رائن کے بائیں ساحل پر پرشیا کا علاقہ بہت کم تھا چنانچہ اقرار یہ ہوا کہ وہ معاوضہ جو اس علاقہ کو فرانس کو سونپ دینے سے پرشیا کو ملنا چاہیئے اسکا فیصلہ بعد کے واسطے ملتوی کیا جائے - فریڈرک ولیم ثانی نے جو خود کو مقدس روم کی سلطنت کا مویّد اور معاون سمجھتا تھا اس بات کو صاف کر دیا کہ فرانس کا علاقہ دریائے رائن تک پہنچے اور وہاں پھیل کر سلطنت کی حدود کو بگاڑے ایسے انتظام کے منظور کرنے کی اُسکو کوئی خواہش بھی نہ تھی کیونکہ اسکو یہ یقین تھا کہ اگر ایسا ہوا تو آسٹریا کو سلطنت کا محافظ اور حامی ہونیکا فخر پیدا ہو جائیگا - پرشیا کے ساتھ عہدنامہ بالی کے بعد اسی جگہ ۲۲ - جولائی کو ایک عہدنامہ ہسپانیہ کے ساتھ بھی ہوا اور آخر میں ۲۹ راگست کو ایک عہدنامہ سلطنت کے چھوٹے سرداروں میں سے ایک نہایت متین اور ہوشیار سردار جیسے کیسل کے لینڈ گریو کے ساتھ ہوا - ۹ رفروری کو ٹسکنی کے ساتھ صلح ہو چکی تھی کیونکہ ٹسکنی نے انگلستان کے دباؤ سے فرانس کے خلاف جنگ شروع کی تھی - ان عہدناموں میں سے نہایت ضروری عہدنامہ ہسپانیہ کے ساتھ ہوا جو میڈرڈ میں نہایت مقبول ہوا اسی عہدنامہ کی بدولت گوڈوے کو نہایت قابل قدر خطاب شہزادہ صلح ملا - اور اسطرح تین سال کی لڑائی کے بعد فرانس پھر اتحاد اقوام میں داخل ہوا اور وہ سازش جو اس کی خود مختاری کے خلاف قائم ہوگئی تھی - درہم برہم ہوگئی -

---

باب پنجم

۹۷-۱۷۹۵ سنہ

سنہ ۱۷۹۵ء کی بہار اور گرما میں عہدنامجات بیلی کے ہو جانے سے فرانس کو دوبارہ یورپ میں اقتدار حاصل ہوگیا بڑے بڑے تھرمیڈیونیز نے انقلاب سلطنت کی کارروائی کا خیال بالکل چھوڑ دیا تھا اُن کا خیال تھا کہ فرانسیسی گورنمنٹ کا پہلا فرض یہ ہے کہ فرانس میں صلح و امن کو رواج دے انقلاب سلطنت کے زمانہ کے تمام مدبران ملکی مثلاً میرابو سے ڈینٹن اور رابیس پیر تک نے اس بات کی مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ فرانس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمامی سرزمین یورپ میں جمہوری خیالات کو فوقیت دے واقعات سے یہ ظاہر ہوگیا تھا کہ خود فرانس میں ایسے خیالات کی ترویج نہایت مشکل تھی۔ انقلاب سلطنت کی پرانی تدابیر کو ترک کر دینے سے پرانے یورپ کی مخالفت نئے فرانس کے مقابلہ میں جاتی رہی۔ جب پرشا کی گورنمنٹ اور ہسپانیہ کی قدیمی بادشاہت فرانس کے ساتھ صلح کرنے پر راضی ہوگئی تو یورپ کی باقی دول کو یہ خیال ہوا کہ وہ اب فرانسیسی جمہوریوں کو دائرۂ انسانیت سے خارج نہیں سمجھ سکتے اور نہ فرانسیسی جمہوریۂ سلطنت کی نسبت یہ خیال کر سکتے ہیں کہ اس کے سبب فرانس کو قومیت کا رتبہ حاصل نہو سکا اپنی ملکی سیاست کی کامیابی سے بھی تھرمیڈیونیز کی تسلی نہوئی اور انھوں نے فرانس کے لئے ایک گورنمنٹ بنائی۔ اس حکمت عملی کے بانی جنکے ذریعہ سے عہدنامجات بیلی ہوئے دستور سنہ جلوس سوم کے بھی ضامن تھے ۱۴-جرنیل سنہ سوم یعنی ۳ر اپریل ۱۷۹۵ء کو

دستور سال سوم

نئے دستور کی ساخت پرداخت کا کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا جس میں سات گماشتے تھے لیکن اس کا تفصیلی کام ایک اور جماعت کو دیا گیا جو بعد میں بنائی گئی اور جس میں کل گیارہ اراکین تھے ان سات گماشتوں میں سے نہایت ممتاز یہ تھے سی ایس کامباریز اور دو آے کامرلن اور یہی تینوں اس زمانہ میں مجلس تحفظ عامہ کے خاص رکن تھے جس طرح کہ عہد تاجات بیلے کی تکمیل میں انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے قدیم فرانسیسی بادشاہت کے اصولی خیالات اور حکمت عملی کی طرف رجوع کیا تھا اسی طرح جدید دستور میں انھوں نے پرانے خیالات کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مجلس توضیع اور مجلس قانون سازی اور کنونیشن سے مجلس تحفظ عامہ کے بننے تک اتنا تجربہ حاصل کیا تھا کہ ایک بے ہنگم اور ناموزدں جماعت کو حکمرانی اور انتظام سلطنت کا پورا اختیار دیدینا بالکل عبث ثابت ہوا زمانہ حال میں بادشاہ کی طاقت کا انحصار بس ایک بات پر ہوتا ہے وہ یہ کہ حکمرانی کے لئے فرمانروائی کی تمام طاقتوں کے یکجا اور متحد ہونے کی ضرورت ہے ممالک متحدہ امریکہ کے آئین ساز بھی اس بات کو سمجھتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ انھوں نے اپنے (میر مجلس) پریسیڈنٹ کو بادشاہانہ اختیارات دیئے تھے جب کنونیشن نے ڈینٹن کی تحریک کو تسلیم کر لیا اور مجلس تحفظ عامہ کو پورے اختیارات مل گئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام سرحدوں پر ان کو فتوحات حاصل ہوئیں چنانچہ کنونیشن کا کندے کنہ گماشتہ بھی اس بات کو بخوبی سمجھتا تھا سنہ سوم جلوس کے آئین کے بانیوں کو قانون سازی اور فرمانروائی کے شعبوں کے علیحدہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوی حالانکہ ان دونوں شعبوں کی علحدگی نہایت دشوار تھی ۱۷۹۱ء کے دستور سازوں کی آنکھوں میں بادشاہت کی طاقت اور اس کے اختیارات بہت کھٹکتے تھے چنانچہ اس دستور کی رو سے بادشاہ اور اس کے وزیروں کے پاس کوئی اصلی طاقت اور کوئی اختیار باقی نہ رہا۔ برخلاف اس کے بادشاہ محض ذمہ دارانہ حیثیت رکھنے لگا ۱۷۹۳ء کے دستور سے فرمانروائی کے تمام اختیارات مجلس قانون سازی کے ہاتھ میں آگئے لیکن سال سوم جلوس کے آئین سازوں نے فرمانروائی اور قانون سازی کے اختیارات کو تفریق علحدہ کرنا چاہا۔ چنانچہ اس نئے انتظام کے مطابق فرمانروائی کے اختیارات پانچ ڈائرکٹروں کو دیدئے گئے جن میں سے ایک

نظماء

ہر سال مستعفی ہوتا اور دوبارہ منتخب ہونے کا مجاز نہ ہوتا تھا۔ مجلس قانون سازی سے اس رکن کی جگہ دوسرے رکن کا انتخاب ہوتا تھا۔ مجلس فرمانروائی اور قانون سازی کی ایک دوسرے سے علیحدگی اور بے تعلقی کا اس طرح پر انتظام کیا گیا تھا کہ مجلس آئین سازی کا کوئی رکن ڈائرکٹر نہیں بن سکتا تھا تاوقتیکہ اسے مجلس قانون سازی سے علیحدہ ہوئے ایک سال نہ گزر چکا ہو یہی ڈائرکٹر وزرا کو مقرر کرتے تھے جنھیں مجلس قانون سازی سے کوئی تعلق نہ ہوتا تھا یہ وزرا ڈائرکٹروں کے کارکن ہوتے تھے اگرچہ بذات خود ڈائرکٹروں کو حکومت یا کسی اور قسم کے اختیارات حاصل نہ تھے۔ ڈائرکٹر پیرس میں محل لگزمبرگ میں ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ روزانہ آپس میں ملتے تھے اور ان میں سے اکثر کی رائے گویا سب کی رائے ہوتی تھی۔ ہر مہینہ میں یہ ڈائرکٹر ایک صدر کو منتخب کرتے تھے جو ہر موقع اور تقریب پر اور سفرائے خارجہ کی آمد کے مواقع پر ہر وقت بحیثیت اُن کے قائم مقام کے کام کرتا تھا۔ ملک کا اندرونی انتظام فوجوں اور بحری بیڑوں کا انتظام اور حکمت عملی خارجہ کی زمام غرضکہ یہ سب کچھ ڈائرکٹروں کے سپرد تھا۔ لیکن عہدنامے اور اعلان جنگ اور ایسے ہی اور امور مجلس قانون سازی کی مدد سے طے ہوتے تھے ڈائرکٹروں کو قانون سازی کے کام سے کوئی تعلق نہ تھا اور نئے قانون کی ساخت پرداخت میں ان کی رضامندی کی بھی ضرورت نہ تھی۔ آمدنی اور خرچ کا انتظام اور خزانہ کا جمع و خرچ سب ڈائرکٹروں کے ذمہ تھا لیکن اُن کو بغیر مجلس قانون سازی کی اجازت کے محصول لگانے کا کوئی حق نہ تھا۔ سنہ جلوس سوم کی آئین کے مطابق مجلس قانون سازی دو ایوانوں میں یعنی ایک تو کونسل قدما (Council of ancients) دوسری کونسل پنج صدہ میں منقسم کر دی گئی تھی۔ اگست ۱۷۸۹ء میں مجلس توضیع میں سخت بحث ہوئی اور آخرکار مجلس شورائے میں دو ایوان قائم کرنے کی تدبیر کو محض اس وجہ سے ترک کر دیا گیا کہ انگریزی مجلس شورائے کی تقلید ہوتی تھی لیکن دوسرے ہی سال فرانس میں بہ اتفاق آرا دو ایوان قائم کئے گئے! وجہ اس کی یہ تھی کہ انقلاب سلطنت کی تین مجلسوں کے تلخ تجربوں کے بعد سی ایس اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اہم امور کا فیصلہ ایک ہی ایوان کے سپرد کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اب وہ تاخیر جو ایوانوں میں قانون کے پاس ہونے میں ہوتی تھی مفید

ثابت ہوی بہ نسبت اس عجلت کے جو انقلاب سلطنت کے زمانہ میں تمام امور کو ایک ہی ایوان میں پاس کرنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔

کونسل قدما میں ۴۵ برس یا اس سے زیادہ عمر کے آدمی شریک ہوتے تھے اور اس لئے جوش و خروش کی تحریک سے یکایک متاثر ہو جانیکا احتمال کم تھا۔ کونسل پنج صدہ کے اراکین کے لئے عمر کی کوئی قید نہ تھی اور کبیر السن بھی اسکی رکنیت سے محروم نہیں کئے جاتے تھے اس کونسل کی حقیقت خود اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں ۵۰۰ گماشتے تھے اور کونسل قدما میں ممبروں کی تعداد ۲۵۰ تھی ممبروں کے انتخاب کے لئے بھی تجربہ سے کارروائی کی جاتی تھی۔ چونکہ دونوں ایوان کے کل ممبروں کا ایک وقت میں انتخاب ہونے سے سخت بدانتظامی اور بے ترتیبی ہوتی تھی جیساکہ ۱۷۹۱ء کے واقعات شاہد ہیں اس لئے یہ احتیاط کی گئی کہ دونوں ایوانوں کے ایک تہائی ممبر ہر سال مستعفی ہوں فرانس کے ہر دو ایوان کے انتخابات کے مواقع پر ہر شعبہ کی ابتدائی اور اعلےٰ مجالس کے ذریعہ سے نمایندے منتخب کئے جاتے تھے اور ممبروں اور انتخاب کنندوں کے لئے ایک خاص معیار جائداد وغیرہ کی ملکیت کا تعین کر دیا گیا تھا ان احتیاطوں سے سی ایس اور اس کے ساتھیوں کو یقین تھا کہ زمانہ گذشتہ کی تمام غلطیوں کی تلافی ہو جائیگی تمام نئے محصولوں کا نفاذ اور تمام حسابات کی دیکھ بھال کونسل پنج صدہ کے سپرد تھی اور کونسل قدما ملکی معاملات میں مرافعہ سننے کا کام کرتی تھی۔ اعلان جنگ وغیرہ کے اہم معاملات اسی جگہ طے ہوتے تھے قانون سازی کے کاموں میں ایک نئے قانون کے اجرا کے لئے دونو ایوانوں کے اراکین کی غلبہ آرائی لازمی تھی۔ ان دونوں ایوانوں کا سب سے زیادہ اہم کام یہ تھا کہ ان کو ہر سال ایک نیا ڈائرکٹر منتخب کرنا پڑتا تھا اور اس کام کے لئے دونوں ایوان متحد ہو جاتے تھے۔ اس دستور کی بدولت دستور سابق کے کھلے کھلے عیوب (مثلاً فرمانروائی کی کم طاقتی اور کمزوری اور مجلس قانون سازی کے غیر محدود اختیارات) دفع ہو گئے لیکن ۱۷۹۱ء کی آئین کا مقامی انتظام

فرانس کا مقامی انتظام

اسقدر مفید ثابت ہوا کہ اس میں بہت کم تبدیلی کی گئی مجلس توضیع کا بڑا کارنامہ برقرار رکھا گیا یعنی فرانس کی تقسیم بجائے صوبجات کے محکمہ جات میں کی گئی تاکہ صوبجات کے باہمی رشک کا خاتمہ ہو جائے مجلس اعظم نے

جو محکمہ جات اور صوبجات میں ڈائرکٹروں کے عہد سے توڑ دینے کی دور اندیشانہ
تحریک کی تھی منظور کرلی گئی اور کام کرنے کے لئے صرف کونسل جنرل کے عہدے
برقرار رکھے گئے۔ ۱۷۹۱ء اور ۱۷۹۵ء کے نظام میں خاص فرق یہ تھا کہ ۱۷۹۱ء کے
نظام سے جو خاص اور عام منتخب شدہ جماعتیں قائم کی جاتی تھیں ان کی بجائے وہ
افسر مقرر کئے گئے جنکو پیرس کی اعلےٰ مجلس فرمانروائی نے مقرر کیا تھا۔ ڈائرکٹروں
کے زمانہ میں ان افسروں کو گماشتہ کہا جاتا تھا اور ان کے وہی اختیارات اور فرائض تھے
جو بعد کو نپولین کے مقرر کردہ سُوپریفکٹ اور پریفکٹ کے تھے سنہ سوم کے دستور نے
۱۷۹۱ء کی دستور کے مطابق مقرر شدہ عدالتہائے اعلےٰ و ادنےٰ و عدالتہائے مرافعہ پر
کچھ اثر نہ ڈالا۔ تعجب ہے کہ باوجود کارہائے نمایاں کے تھرمیڈونیز (اتبک) فرانس میں
وینڈے میسر کا فساد | نہایت بدنام تھے۔ ہالینڈ کو فتح کرنے دریائے راین کو عبور کرنے
کو برن پر قبضہ کرلینے اور ہسپانیہ پر حملہ آور ہونے اور عہدنامجات
بالی کو وجود میں لانے۔ اور ایک نئے دستور کی بنا ڈالنے (جس میں گو کچھ نقص تھا تاہم
گذشتہ آئینوں سے بدرجہا بہتر تھا) کہ باوجود فرانس میں تھرمیڈونیز سے سخت مخالفت
تھی۔ رابس پیئر کی موت بلاڈ وارن کی جلاوطنی اور جیکوبن کلب کے بند ہوجانے کے
بعد بھی لوگوں کے دلوں پر ہولناک حکومت کی دہشت ابتک باقی تھی۔ بے گناہوں کی
دردناک موت کی یادگار میں لوگوں کے دلوں پر کنونیشن کا نام خونی حرفوں میں ابتک
لکھا ہوا تھا۔ موجودہ نئے دستور کو لوگ کنونیشن کے اراکین کے نکالنے اور ان سے
بدلہ لینے کا آلہ خیال کرتے تھے اور ان اراکین کے خلاف ہرطرف بدلہ لینے کی صدائیں
بلند تھیں سازش پسندوں۔ شاہی ہواخواہوں اور اکثر امرا کو جو ذاتی وجوہ سے بدلہ لینا
چاہتے تھے۔ یہ موقع اچھا ملا اور وہ جمہور کے خیالات کو غنیمت سمجھ کر سلطنت جمہوریہ
کی بربادی کے تدابیر سوچنے لگے۔ شاہی ہواخواہوں کو فکر تھی کہ جس طرح ممکن ہو خاندان
بوربون کو پھر فروغ حاصل ہو۔ لیکن فرانسیسی بکثرت جمہوریہ کے دلدادہ تھے وہ فوراً
سمجھ گئے کہ بوربون کی معاودت ان کے ان تمام فوائد کو جو خانقاہوں اور امرا و جاگیرداروں
کی فروخت سے حاصل ہوئے تھے خاک میں ملادیگی۔ کنونیشن کے اراکین سازش پسندوں
کے ارادوں کو سمجھ گئے اور ان کو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ فرانسیسیوں کو سلطنت جمہور کے

ساتھ دلی انس ہے چنانچہ وہ اپنے دشمنوں کی ترکیبوں کو غارت کرنے کی کوشش میں
مصروف ہوگئے اور (اس لئے) یہ حکم دیا کہ نئی مجلس قانون سازی کے دو تہائی ممبر گماشتگان
کنونیشن میں سے منتخب کئے جائیں۔ جب اس طرح سے پیرس کی سازش کرنیوالوں
کو کامیابی نہ ہوئی اور نئی مجلس قانون سازی میں اپنے موافق جماعت کثیر حاصل کرنے کی
امید بھی بارآور نہوئی تو انھوں نے پیرس کے باشندوں کو کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ
کرنا شروع کیا ارکان کنونیشن کی یہ حرکت کہ پرانے گماشتوں کا زیادہ تعداد میں انتخاب
کرایا پیرس ہی میں نہیں بلکہ تمام فرانس میں عام طور پر ناپسند ہوئی لیکن ناپسندیدگی اور فرانس کو ایک دوسرے
انقلاب کی مصیبت میں گرفتار کر دینا دو مختلف چیزیں ہیں ہر چند صوبہ جات قصبوں
اور شہروں میں عام طور پر بے اطمینانی تھی لیکن کوئی سخت مخالفت ظہور میں نہ آئی
پیرس میں جہاں کہ باغی بکثرت تھے یہ امید کی جاتی تھی کہ جینس ڈورے جو پہلے
زمانہ میں تاجروں کی فوج کی امداد سے کارنمایاں کر چکے تھے کنونیشن کو اس حکم کے
منسوخ کرنے پر مجبور کر لینگے۔ کنونیشن کے اراکین کو اس کا علم ہوگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ

پیرس میں جدال وقتال
۵ر اکتوبر سنہ ۱۷۹۵ء

تھرمیڈوینز کی فوجیں جو منتشر تھیں سب کی سب یکجا ہو گئیں
اس جماعت میں تین بڑے گروہ تھے۔ یعنی زرونسٹان جو فرانس
میں واپس آگئے تھے پلین کے رہنما اور خوفناک حکومت کے
پہلے حامی اور مددگاران سب نے جب یہ دیکھا کہ اگر اتنا بھی فائدہ نہوا کہ ان کے
دو تہائی اراکین کا دوبارہ انتخاب ہو کر آئندہ مجلس قانون سازی میں جگہ ملی اور بغیر
اس مقصد کو حاصل کئے ہوئے کنونیشن شکست کر دی گئی تو ان کو ناقابل تلافی نقصان
پہونچ جائیگا اور وہ ملکی حقوق سے محروم ہو جائینگے۔ یہ سوچ سمجھکر ان تینوں گروہوں
کے رہبر و رہنما مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ اور براس کو اپنی حفاظت کے لئے مقرر
کیا۔ یہ شخص سال گزشتہ ۹۔ تھرومیڈر کو ہوٹل ڈے ویل کے حملہ کے موقع پر
پیش پیش تھا اور اسی نے رابس پیر کے ساتھیوں کو جو وہاں جمع تھے منتشر کیا تھا۔
براس نے نپولین کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ نپولین اس وقت پیرس میں تھا اور
اطالیہ کی فوج سے واپس بلالینے کے باعث بہت چیں بہ جبیں تھا نپولین اسوقت
ایک نوجوان جرنیل تھا اور اس کے واپس بلائے جانیکی کئی وجہیں تھیں۔ اول تو خود

اس کے ابتدائی حالات دوسرے اس کے جیکوبی اصول جس کا وہ پیرو تھا۔ اور تیسرے یہ کہ راابس پیر سے اُس کی دوستی تھی۔ غرضکہ ان واقعات نے اُس کو ملازمت سے واپس بلواکر بیکاروں کے زمرہ میں شامل کردیا تھا۔ برراس پیرس میں ایک باقاعدہ فوج کا سردار تھا اور کنونیشن کے مسلح سپاہی بھی اس کے ماتحت تھے۔ شاہی بہی خواہ اور جینس ڈورے اور تاجروں اور سوداگروں پر بھروسہ کئے ہوئے تھے نپولین بہت فہیم تھا۔ اس نے دیکھا کہ تعداد و شمار میں تو دونوں فریق بالکل برابر ہیں چنانچہ اس نے فوراً میودان سے توپخانے کو طلب کرلیا۔ کنونیشن کی بھی فوجیں تیار ہوکر ٹولیر تیر کے گرد جمع ہوگئیں۔ نپولین کی توپیں پلاس ڈوکیر وسل کے باغ میں موریوں پر چڑھادی گئیں۔ چنانچہ ۱۳ وینڈی میر یعنی ۵۔ اکتوبر کو کنونیشن پر حملہ ہوا لیکن بدانتظامی رہی۔ حملہ آوروں کی فوج ایک مقام پر جمع نہ کی گئی اور نہ اس کی کوشش ہی ہوئی۔ ایسی حالتیں جو نتیجہ ہوتا تھا وہ ہوا۔ جوں ہی فوج کا پہلا دستہ بغیر کسی سردار کے میدان جنگ میں آیا فوراً توپوں کی بوچھار ہوگئی اور دشمن کی فوج جلکر رہگئی۔ باوجود اس مصیبت کے فوجی جوشیلے سپاہیوں کا دستہ پر دستہ یکے بعد دیگرے آگے بڑھتا گیا اور اسی طرح موت کے گھاٹ اوترتا گیا۔ یہ لڑائی کیا تھی ایک قتل عام تھا۔ اور اس دن یعنی ۵۔ اکتوبر کو اس غضب کی خونریزی ہوئی کہ اس کا مقابلہ ۱۴۔ جولائی ۱۷۸۹ء یا اگست ۱۷۹۲ء کے معرکوں سے کہیں زیادہ بڑھگیا تھا۔ کیونکہ ان معرکوں میں کنونیشن کے سپاہیوں میں سے کوئی زخمی تک نہ ہوا تھا۔ اہل کنونیشن کو اپنی بدنامی کا خود علم تھا اور وہ اُس کو بڑھانا بھی نہ چاہتے تھے اس لئے اس ۵۔ اکتوبر کی خونریزی کے بانیوں کا پتہ لگانے اور ان کو سزا دینے میں بھی معمولی کوشش کی گئی۔ صرف چند قاتل جنکے پاس اسلحۂ قتل موجود تھے اور جو اسی حالت میں گرفتار کرلئے گئے تھے۔ سرسری تحقیقات کے بعد قتل کئے گئے۔ لیکن خاص قاتلوں کو گرفتار کرنے میں بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

پہلے نظما

لیکن انھوں نے نئے انتظام حکومت کے مطابق پہلے ڈائرکٹروں کے انتخاب کا فیصلہ کرلیا۔ سائیس نے ڈائرکٹری قبول کرنے سے انکار کردیا۔ یہ بات مانی ہوئی تھی کہ پہلے ڈائرکٹر کنونیشن کے ان گماشتوں میں سے منتخب کرنے چاہئیں جنھوں نے لوئی شانزدہم

کے قتل کی تائید کی تھی اور جن سے یہ امید کی جاسکتی تھی کہ وہ جمہور کے موافق ہونگے اور اگر اپنی خواہش سے موافقت نہ کرینگے تو یقیناً بوجہ خوف اس کا ساتھ دینگے۔ چنانچہ وہ پانچ رکن جو منتخب ہوے یہ تھے۔

بررابس جس نے ۹۔ تھرمیڈر اور ۱۳۔ وینڈیمیر کو وہ کارنامے کئے تھے کہ جس کے سبب بکثرت ممبر اس کے ممنون تھے۔

ریوبل السا تیئن تھا اور مجلس توضیع کا رکن رہ چکا تھا۔ اور امور خارجہ سے واقف تھا۔ ریویلیے لے پوبھی مجلس توضیع کا ممبر اور مجلس تحفظ عامہ کا ممبر رہ چکا تھا۔ اچھا قانون داں تھا اور بعد ایک نئے مذہب کا بانی ہوا۔ کارنو تحفظ عامہ کی کمیٹی اعظم کا مشہور فوجی ممبر تھا محض اپنی جنگی لیاقت کے باعث یہ شخص منتخب کیا گیا تھا۔ لے تورنو۔ انجینر فوج کا افسر تھا اور کارنو کی ماتحتی میں رہکر کام کرنیوالا تھا کونسل قدما اور کونسل پنجصدھ کے دو تہائی ممبر تو کنونیشن سے منتخب ہوے تھے اور ان میں جو نہایت نامور اور ممتاز تھرمیڈونین تھے وہ حسب ذیل تھے۔ سی ایس۔ کام بے سیر ٹالین۔ اور ٹریل ہارڈ۔ ۵۔ نومبر کو پہلے چھ وزرا کو ڈائرکٹروں نے مقرر کیا جن کے نام یہ تھے۔ ڈوے کا مرلن۔ چارلز ڈیلا کرا لے یہ دونوں کنونیشن کے سابق گماشتہ تھے۔ مجلس قانون میں انکا انتخاب نہیں ہوا۔ ان دونوں کی تعنیاتی وزارت ہائے انصاف اور خارجہ پر ہوئی۔ ایرٹ ڈوے ایک ممتاز جرنیل وزیر جنگ مقرر کیا گیا اور فے پول وزیر مال۔ بے نے زگ وزیر ملکی اور امیرالبحر ٹروگوے وزیر بحری کی خدمت پر مامور ہوا۔ جب ڈائرکٹروں کا انتخاب ہوگیا۔ اور نئی مجلس قانون سازی طیار ہوگئی تو کنونیشن نے خود بخود اپنی برخاستگی اور معطلی کا حکم کردیا۔

کنونیشن کا خاتمہ

تین سال کا عرصہ جو کنونیشن کی کارکردگی کا زمانہ ہے فرانس کی تاریخ میں اہم اور نتیجہ خیز زمانہ ہے اس زمانہ میں نہ صرف بہت سے فریقوں اور پارٹیوں پر اقبال و ادبار آیا بلکہ اسی زمانہ میں انہی کی اجازت سے ہولناک حکومت (Reign-of Terror) قائم ہوئی اور اسی نے اس حکومت کے بانی مبانی لوگوں کو موت یا جلاوطنی کی سزائیں دیں ان کے عہد میں انواع و اقسام کے آئین سلطنت تیار ہوکر عمل میں آئے۔ اور اسی زمانہ میں فرانس کو ذلتیں بھی نصیب ہوئیں۔ ترقی

اور عروج بھی حاصل ہوا۔ اس کنونیشن کا آخری فعل تو یقیناً قابل یادگار ہے۔ وہ یہ کہ ۴ بر و میر یعنی ۲۶۔ اکتوبر کو یعنی جس تاریخ کو خود اس کا خاتمہ ہوا شروع زمانہ جمہوریت سے ابتک کے کل سیاسی مجرموں اور مشتبہ ملزموں کو ہر جرم سے معاف کر کے چھوڑ دیا۔

انگلستان اور مہاجر

اس فتح سے جو ۱۳ ونڈیمیر کو شاہی بہی خواہوں پر ہوئی انگلستان کی حکمت عملی پر گہرا اثر پڑا۔ ابتک انگلستان کے گماشتے متعینۂ سوئٹزرلینڈ ولیم وکھم کی تحریک اور اس کے وعدے وعید سے پٹ اور گرنیول نے شاہی پناہ گیروں کے امید افزا اقرار پر بھروسہ کیا تھا اور یہ امید تھی کہ انہی کے ذریعہ سے فرانس میں بوربون بادشاہت دوبارہ قائم ہو جائیگی۔ شاہی معاندین کا قیام سوئٹزرلینڈ میں تھا اور جو کچھ امیدیں ظاہر کرتے تھے ان سے نہ تو کومٹی ڈے پروونیس کو دھوکا ہوا۔ (کومٹی ڈی پروونیس اپنے بھانجے کے انتقال کے بعد اپنے آپ کو لوئی ہجدہم کے لقب سے مشہور کرتا تھا) اور نہ کامٹے ڈے آرٹوا اے پر کوئی اثر ہوا۔ لیکن انگریز وزیروں نے شاہی پناہ گیروں کے چکنے چپڑے وعدوں سے اور وکھم کی رپورٹوں سے متاثر ہو کر جمہوریہ سلطنت کی بیخکنی کا اچھا موقع خیال کیا اور ان پر بھروسہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے خلیج کیو برن کی لڑائی میں انگریزوں کو پوری مدد دی تھی۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں بہت کچھ روپیہ بھی صرف کیا تھا۔ شاہی بہی خواہوں اور پناہ گیروں کی کوشش دو طرف جاری تھی۔ پیرس میں انھوں نے تشویش اور بے امنی کی تخم ریزی کر دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۳ ویڈیمیر کو بغاوت ہو گئی۔ اس کے علاوہ انھوں نے سلطنت جمہوریہ کے جرنیلوں کی وفاداری پر بھی بٹہ لگانا چاہا۔ اور وہ جرنیل جس پر ان کو بہت بھروسہ اور اعتبار تھا ہالینڈ کا فاتح پیشگرو تھا۔ ۱۷۹۳ء کے جرنیل ڈیوموریز کی طرح یہ بھی دولت اور قوت حاصل کرنے کا جمہوریہ کے مفاد کے مقابلہ میں خواہشمند تھا۔ ۱۷۹۵ء کی بہار میں پیرس پہنچکر اس نے وہاں کے شاہی ہوا خواہوں سے اتحاد قائم کیا اور راین اور موصل کی فوج کا سپہ سالار ہونے کے بعد اس نے پرنس ڈی کونڈے سے براہ راست خط کتابت شروع کر دی یہ شہزادہ جرنیل تھا جو جرمنی میں پناہ گیروں کے فوج کا سردار تھا۔ کونڈے کا پیشگرو سے یہ معاہدہ تھا۔ اگر خاندان بوربون کو پھر تخت و تاج واپس مل گیا تو وہ اسکو پیشگرو کو

الیسس کی حکومت اور شام پور کا قلعہ اور ایک لاکھ لیرا (سکہ) نقد اور دو لاکھ روپیہ کی سالانہ آمدنی کی جائداد دیگا۔ اور اس کے علاوہ اس کو مارشل فرانس کا رتبہ بھی دیا جائیگا۔ ان وعدوں کی بنا پر بڑی امیدیں قائم کی گئیں اور انہی معاملات کے پورا کرنے کے لئے کومٹی ڈی پرووئیس ویرونا سے روانہ ہوا۔ ۱۳ ور ونڈیمیر کی فتح نے ان تمام سازشوں کا خاتمہ کر دیا۔ بیڈن ہیڈن کی مارگریو نے اپنے علاقہ میں لوئی کو قدم بھی نہ رکھنے دیا۔ وکھم کو خواہ مخواہ یہ یقین دلایا گیا کہ جرنیل کو اپنا کر لینے سے اس کی فوج پر قابو نہیں ہوسکتا اور جو ہی ڈائرکٹروں نے عنان حکومت کو ہاتھ میں لیا پیشس گرو کو واپس بلالیا پیشں گرو کے وعدے وعید جو اس نے کونڈے کے ساتھ کئے تھے مشتبہ سمجھے جاتے تھے چنانچہ وہ معطل ہوا اور اس کی جگہ ایک پکا جمہوری موریو نامی مقرر کیا گیا۔ ان ناکامیوں کی وجہ سے پٹ اور گرینول کو یقین ہوگیا کہ امرائے فرانس کے وعدوں پر بھروسہ کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا لگام حکومت لیتے ہی ڈائرکٹروں نے تھرمیڈونیز کی حکمت عملی کو جاری رکھنے کی تجویز کی اور یہ ارادہ کر لیا کہ انقلاب سلطنت کے اصول کا پھر کبھی اتباع نہ کرینگے وہ یورپ کی اقوام کو یہ دکھانا چاہتے تھے کہ فرانس اتحاد الاقوام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے اور دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں ہرگز دخل نہ دیگا چنانچہ بربنائے حمیت انسانی وہ مراسلات جو جولائی ۱۷۹۳ء میں لوئی ۱۶ کے اولاد کی رہائی کے بارے میں ہو رہے تھے از سر نو شروع کر دئے گئے۔ اور ہسپانیہ کو درمیان میں ڈالکر آسٹریا سے اس بارے میں گفتگو شروع کی گئی اگرچہ آسٹریا فرانس کا نہایت سخت دشمن تھا۔ ڈافن (Dauphin) کی موت کے بعد جو عام طور پر لوئی ۱۷ کہا جاتا تھا۔ لوئی ۱۶ کی صرف ایک اولاد اور میری انٹیوائنٹ سلطنت جمہوریہ کے قبضہ میں رہگئے تھے۔ تھرمیڈونیز نے بوائیس وانگلاس اپنے ایک سردار کی تحریک سے اس مصلحت کو مناسب خیال کیا کہ یورپ پر ظاہر کر دیا جاوے کہ فرانسیسی جمہور وحشی نہیں ہیں چنانچہ ڈائرکٹروں نے ۲۰۔ دسمبر ۱۷۹۵ء سوئزرلینڈ میں چار گماشتے اور وزیر جنگ جس کو ڈیموریر نے آسٹریا کے حوالے کر دیا تھا۔ و نیز ایک دیگر گماشتہ ڈروئے جو سینٹ میں حول کا سابق عامل ٹپہ خانہ تھا اور ۱۷۹۳ء کی جنگ میں اسیر ہوا تھا

قید کرلیا تھا ملکہ بیگم سے بدل گئے اور ملکہ بیگم اپنے رشتہ داروں میں آسٹریا پہونچ گئی۔ ملکہ بیگم کے تبادلہ سے یہ ظاہر ہوا کہ ڈائرکٹر صلح کرنے پر آمادہ ہیں پرشیا کے سفیر نے جو پیرس میں مقیم تھا ۲۸ - دسمبر ۱۷۹۵ء کو اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ پیرس میں ہر خاص وعام کی زبان پر یہ صدا ہے کہ بشرط صلح دولت اور غور آک دونوں چیزیں دیجائینگی۔ صلح کی خواہش سب کو تھی نہ صرف اہل پیرس کو بلکہ تمامی اہل فرانس ڈائرکٹر اور ارکان مجلس قانون سازی کو اس کی تمنا تھی۔ امید یہ کیجاتی تھی کہ عہد نامجات یورپ کے امن وامان اور صلح کی ابتدا ہے۔ لیکن فرانسیسی جمہور

فرانس میں صلح کی خواہش

کے دو بقیہ دشمنوں یعنی انگلستان اور آسٹریا نے ڈائرکٹروں کے ساتھ راضی نامہ کرنیکا کوئی قرینہ اور ڈھنگ نہ دیکھا۔ پٹ اور گرنیول کا خیال تھا کہ ڈائرکٹروں کے ساتھ دائمی صلح ناممکن ہے البتہ عارضی صلح ہوسکتی ہے چنانچہ وہ صلح کرنے کے لئے تیار تھے لیکن انھوں نے ایک ایسی گورنمنٹ سے جو دیرپا اور مستقل نہ معلوم ہوتی تھی صلح کے شرایط پیش کرنا مناسب نہ سمجھا یا پناہ گیروں کی سازشوں کے سبب یا ملکی معاملات کی رفتار کو سمجھکر انھوں نے یہ اظہار کیا کہ فرانس کی نئی حکومت کی بنیاد غلط ہے۔ اور اس کے ساتھ مستقل اور دیرپا صلح کا ہونا ناممکن ہے۔ آسٹریا کا اندازہ اس سے قدرے مختلف تھا آسٹریا کے وزیر تھوگو کو یقین تھا کہ اہل فرانس بالکل تھک گئے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر فرانس سے جنگ چھڑ گئی تو اہل فرانس چار وناچار بہت کچھ دے رہینگے۔ فرانسیسی ڈائرکٹر اور وزیر خارجہ ریوبل نے پیرس میں پروشا کے سفیر سے اس باب میں گفتگو کی تھی۔ "جنگ آسٹریا ہمارے لئے ایسی مضر اور سخت نہیں ہے جیسی کہ جنگ انگلستان ہے۔ ہم آسٹریا سے لڑائی چھیڑنے کو تیار ہیں۔ اس جنگ میں سلطنت جمہوریہ کی تمام قوتیں صرف ہوجائینگی اور اس کے بعد دونوں ملکی طاقتوں میں سے غالباً کوئی بھی لڑنے کے قابل نہ رہ جائیگا۔ ہماری جنگ کا نقشہ تو تقریباً تیار ہے اور اگر یہ جنگ چھڑی تو جرمنی میں مدافعانہ حیثیت سے ہوگی اور اطالیہ میں حملہ کن جارحانہ حیثیت سے ہوگی ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آسٹریا کو انگلستان سے اور سارڈینا کو آسٹریا سے جدا کردیں" اس سے ظاہر ہے کہ ڈائرکٹر انگلستان اور آسٹریا سے لڑنا نہیں چاہتے تھے مگر لڑائی جاری رکھنے پر مجبور تھے لیکن تھرمیڈونیز کی طرح ہسپانیہ اور پرشا کو بھی

اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ پہلی سیاسی کارروائی انھوں نے یہ کی کہ پرشا کے ساتھ اختلاط پیدا کیا فریڈرک ولیم ثانی کے بعض وزرا مثلاً الوین سلیبن فرانس کے ساتھ اتحاد کرنے پر رضامند تھے لیکن خود بادشاہ اہل فرانس کے ساتھ صلح کرنے کے خیال ہی سے گھبراتا تھا اگرچہ دو وجہوں سے۔ یعنی خزانہ کے خالی ہوجانے کے باعث اور پولینڈ کے اوپر اپنی تدابیر کو کارگر بنانے کے خیال سے اس کو (آخر میں) فرانسیسی جمہوریوں سے صلح کرنی پڑی اور اس کے دو وزیر یعنی ہاوزا اور ہارڈن برگ نے بھی اس کی تائید کی۔ عہدنامہ بیسل کی رو سے ہارڈ بنرگ نے شمالی جرمنی میں پرشا کیلئے اقتدار حاصل کرلیا تھا گویا جرمنی کے دو حصہ ہوگئے تھے۔ جنوبی ریاستیں شروع سے بالکل علحدہ تھیں البتہ شمالی ریاستیں فرانسیسی حملہ کے خوف وخطر سے آزاد ہوکر پرشا کو کو اپنا سردار اور رہائی دہندہ مانتی تھیں چنانچہ فرانس کے ساتھ صلح نہ کرنے کی وجہ پیدا ہوگئی تھی وہ یہ کہ فرانسیسی فوجوں نے دریائے رائن کے بائیں کنارے پر پرشا کے تمام علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ پرشا کی سلطنت فرانس کے ساتھ اس شرط پر صلح کرنے کو تیار ہوسکتی تھی کہ جو جو علاقے قبل از جنگ جن جن طاقتوں کی ملک میں تھے اسی طرح اُن کو واپس کردئے جائیں۔ اس کے برخلاف سب ڈائرکٹر بقر میڈونین تحفظ عامہ کی کمیٹی کمیٹی اعظم کی طرح اس بات پر مُصر تھے کہ دریائے رائن تک تمام علاقہ فرانس کو دیدیا جائے اس مطالبہ کی فرانسیسی عوام الناس میں اسقدر تاکید تھی کہ اگر ڈائرکٹر چاہتے بھی تو وہ اس کی مخالفت نہ کرسکتے تھے۔ مجبوراً انھوں نے یہ تجویز پیش کی کہ جو کچھ علاقہ دریائے رائن کے بائیں کنارے پر فرانس کو دیا جائے اس کے عوض میں پرشا شمالی جرمنی کی خانقاہوں اور اساقفہ کی جائدادوں پر قبضہ کرکے اپنی سرحد میں شامل کرے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مقدس روم کی سلطنت غارت ہوجاتی۔ اس سبب سے پرشا کے مدبر اس امر پر بھی راضی نہ ہوے۔ فریڈرک اعظم کی حکمت علی یہ تھی کہ اس بات کو ظاہر کیا جائے کہ بجائے اسٹریا کے صرف پرشا سلطنت روما کے حقوق کی سچی محافظ ہے اور باوجود الوین سلٹین کی کوششوں کے فریڈرک کا بھتیجا اس آبائی حکمت علی سے انحراف کرنا نہ چاہتا تھا۔ تقسیم ممالک کی نسبت جو انتظام ہوا تھا اس سے پرشا (فی الحقیقت) سلطنت کے حقوق کی محافظ بنگئی تھی لیکن اگر پرشا کی گورنمنٹ فرانسیسی تجاویز کو منظور کرلیتی

تو وہ خود سلطنت مذکور کی تباہ کرنے والوں میں شمار کی جاتی۔ ایسی حالت میں ڈائرکٹروں اور ان کے بعد کونسلوں کی پرشا کے ساتھ صلح کرنیکی کوششیں سب بیکار ثابت ہوئیں یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں آسٹریا پرشا اور روس کے حملوں سے کسی فرانسیسی حملہ کی بہ نسبت زیادہ ڈرتی تھیں اس سبب سے ان کے نزدیک فرانسیسی جمہور کی فتوحات کچھ زیادہ گراں نہ تھیں۔ سوئٹزرلینڈ کو صرف غیر جانبداری سے ہی فائدہ پہونچا۔ اس ملک کے صوبوں میں ضروریات روزمرہ کی خریداری کی غرض سے فرانس کا روپیہ بے غل و غش کھنچ کھنچ کر آیا۔ اس کے علاوہ سفرائے یورپ کے قیام سے بھی جو برن میں جہاں وہ کا صدر مقام تھا اور بارسل میں جو فرانسیسی وزیر بارتھالمی کا صدر مقام تھا رہتے تھے سوئٹزرلینڈ کو فائدہ پہنچا۔

فرانس اور چھوٹی ریاستیں

اور وہاں کے باشندوں نے جو روپیہ جمع کرنے پر ہمیشہ تلے رہتے ہیں ہر طرف سے نفع حاصل کیا۔ سرداران اطالیہ میں سے فرڈیننڈ نے جو ٹسکنی کا بڑا ڈیوک اور شہنشاہ کا بھائی تھا وئنا کی مرضی کے خلاف فرانسیسی جمہوریہ سے علحدہ صلح فروری ۱۷۹۵ء میں کرلی۔ فرڈیننڈ نے بھی اپنے ہمنام کی تقلید کی۔ صرف شاہ سارڈینیا تنہا فرانس کی مخالفت پر مسلح اڑا رہا۔ پرتگال کے ساتھ معاملہ کرنے سے ڈائرکٹروں اور تحفظ عامہ کی کمیٹی نے انکار کر دیا تھا کیونکہ اٹھارھویں صدی کے فرانسیسی مدبروں کی طرح ڈائرکٹر بھی پرتگال کو انگلستان کا محض ایک صوبہ سمجھتے تھے۔ شمالی یورپ کی چھوٹی چھوٹی طاقتوں کے ساتھ فرانسیسی ڈائرکٹروں نے دوستانہ اتحاد کرلیا ڈنمارک کا بادشاہ کرسچین ہفتم جنگ فرانس سے ہمیشہ علیحدہ رہا۔ اور فرانسیسی وزیر متعینۂ ڈنمارک کے ذریعہ سے پرشا کے ساتھ اکثر خفیہ گفت وشنید ہوتی رہی۔ سوئیڈن میں صغیر سن بادشاہ گسٹاوس چہارم کے اتالیق چارلس ڈیوک آف سوڈرمینیا نے گسٹاوس سوم کی حکمت عملی کو چھوڑ کر دوستانہ اور تجارتی عہدنامہ فرانسیسی جمہور کے ساتھ کرلیا۔ اب جو سلطنت باقی رہگئی وہ ترکوں کی تھی ترک مغربی یورپ کے قضیوں اور جھگڑوں کو بالکل بے تعلقی کی نظر سے دیکھتے تھے تاہم فرانسیسی جمہور سے وہ دوستانہ برتاؤ رکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ ترکی کے قدیمی دشمن آسٹریا سے جنگ میں مصروف تھے اور دشمن کے

روس

یہ سد راہ تھے۔ روس کی ملکہ کیتھرائن اپنے طول طویل عہد کے آخر میں ہنوز

فرانسیسی انقلاب کو غنیمت سمجھتی تھی جس کی بدولت وہ پرشا و آسٹریا کی بغیر مقاومت یا مداخلت پولینڈ پر اپنی تدابیر کو بکار آمد کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ چاہتی تھی کہ فرانس جنگ کو جاری رکھے اور اس وجہ سے ملکہ نے کاونٹی ڈی آرٹوے کا اپنے دربار میں نہایت تپاک سے استقبال کیا اور فرانسیسی مہاجرین کو روس میں ٹھہرنے کی ترغیب دی۔ عہد ناموجات بیسل سے وہ بہت ناخوش تھی۔ کیونکہ اس کی وجہ سے پرشا کو پولینڈ میں دست اندازی کرنے کا خوب موقع ملگیا تھا۔ لیکن ملکہ اس قدر عقلمند تھی کہ اس نے مغربی یورپ کے ملکی معاملات میں سازش ہی پر اکتفا کی۔ جنگ کے ذریعہ سے مداخلت کرنیکا اسے خیال بھی نہ تھا

۱۷۹۵ء کا محاربہ

دریائے رائن پر ۱۷۹۵ء جو جنگ ہوئی تھی وہ صرف پیش گرو کی بغاوت کے لحاظ سے مشہور ہے۔ یہ ہم پہلے ہی کہ چکے ہیں کہ بیویریا کا ایلکٹر جو پلیٹائن کا بھی الیکٹر تھا فرانسیسیوں کا ہمیشہ سے موافق تھا اسی کے اغماض سے رائن کے دو مشہور قلعہ مین ہیم اور ڈسل ڈورف یکے بادیگرے پیشگرو اور جارڈن کے ہاتھ آگئے۔ اسی عرصہ میں مارکیو نے اھرین برٹین کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور کلیبر نے اس میں شک نہیں ہے اگرچہ کوئی تاریخی سند اس کی تائید میں موجود نہیں ہے کہ محض اس کی اور پرنس ڈی کانڈی کی گفت وشنید کا نتیجہ تھا کہ پیشگرو جرمنی میں داخل نہیں ہوا مینس کے شہر کا جورڈن تنہا سیمبر اور میوز کی افواج لیکر بڑھا لیکن دائیں جانب سخت خطرہ میں مبتلا ہو کر اور بہت کچھ نقصان اٹھا کر واپس ہوا۔ مارکیو نے اہرن برسیٹڈ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن مکار اور حیلہ ساز پیشگرو کے تساہل سے آسٹریا کے جرنیل کلرفیٹ کو یہ موقع ملگیا کہ کلیبر کو مینس کا محاصرہ اٹھا دینے پر مجبور کر دے۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو جورڈن نے دریائے راین کو پھر عبور کیا۔ ۲۹۔ کو کلیبر مینس سے نکالا گیا اور ۳۰۔ اکتوبر کو پیشگرو کو شکست ہوی اور اس کو کوائش کے پیچھے ہٹنا پڑا۔ ڈائرکٹروں کے زمانہ اقتدار میں فرانسیسی فوجوں ابتدائی کارروائی پیشگرو کی دغابازی کے باعث ناکام رہی۔ اور ۲۱۔ دسمبر کو دریائے رائن پر فرانس اور آسٹریا کے درمیان التوائے جنگ ہوگیا۔ عہد ناموجات بیسل کے سبب ۱۷۹۵ء کی بہار میں شمال کی طرف کوئی جنگ نہ ہوئی اور فرانسیسی فوج ہالینڈ کی سرحد پر جمی رہی۔ جنوب میں (البتہ) کچھ تبدیلیاں ہوئیں۔ ہسپانیہ

کے ساتھ جو عہد نامہ ہوا تھا اس کی رو سے کوہ پیرینیز کے دو لشکروں سے جنگجو اور تجربہ کار سپاہی فوج اطالیہ کی کمک کے لئے بھیجے گئے اس کے علاوہ فوج ایلپس کا بڑا دستہ بھی اس فوج سے جا ملا۔ افواج اطالیہ کا سالار جرنیل شیرٹر آگے بڑھا اور ۲۴۔ نومبر ۱۷۹۵ء کو مقام لونو پر فتح حاصل کی اور جینوا کے ساتھ براہ راست مراسلت شروع کر دی۔ اور سمندر کی جانب اہل سارڈینا کی آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا۔ ۱۷۹۵ء کے آخر میں ڈائرکٹروں کی چار فوجوں میں جو جمہور کی ۱۴ فوجوں کی جگہ مقرر کی گئی تھیں۔ تین لاکھ سپاہی کار آزمودہ اور تجربہ کار جرنیلوں کے تحت میں موجود تھے وہ نوجوان اس شمار میں نہ تھے جو ملکی فوج کے نام سے مشہور تھے اور پیرس کی حفاظت کر رہے تھے اور فرانس کے بڑے بڑے شہروں کی حفاظت کا کام انجام دے رہے تھے۔ پیرس میں

محاربہ اٹلی ۱۷۹۶ء پہلا مرحلہ

پرشا کے سفیر سے ریوبل نے اثنا گفتگو میں صاف ظاہر کر دیا کہ ۱۷۹۶ء میں فرانس کی خاص جنگی جد و جہد اطالیہ میں ہوگی اب تک رائن کی فوجوں کے معرکوں کے مقابلہ میں اٹلی کی فوج کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ لیکن ڈائرکٹروں نے اب آسٹریا کے سریع الحس حصہ پر حملہ کرنا چاہا کیونکہ دریائے رائن کے حملے دراصل سلطنت روما کے خلاف تھے۔ آسٹریا پر نہ تھے مثلاً مینس (جو ایک الیکٹر کا پایہ تخت تھا اور آسٹروی شہر نہ تھا) پر جو حملہ ہوا تھا اس کا فوری اثر سلطنت مذکور پر اور وہاں کے چھوٹے چھوٹے سرداروں نے محسوس کیا۔ آسٹریا پر اس کا بہت کم اثر پڑا لیکن اطالیہ میں خاندان آسٹریا کے خاص مقبوضات ملان میں تھے ملان اور اطالیہ کے فرانسیسی لشکر کے درمیان پائیڈمونٹ شاہ سارڈینا کا خاص علاقہ واقع تھا۔ مغربی سلطنتوں میں سے صرف سارڈینا کے بادشاہ وکٹر ایماڈی ایس سوم نے فرانسیسی جمہور سے صلح کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔ سیوائے اور نیس کے چھن جانے پر یہ آسٹریا سے جا ملا اور اپنی مختصر سی مگر با ترتیب فوج کو زیر کمان لینے کے لئے اس نے آسٹریا جرنیل کولی کو بلوایا اسی زمانہ میں نپولین ۲۷۔ مارچ ۱۷۹۶ء کو سپہ سالار بنکر داخل ہوا۔ بارراس کی تحریک پر ڈائرکٹری نے اطالوی فوج کی کمان نپولین کے سپرد کی تھی۔ اس سے قبل نپولین نے بارراس کی ۱۳۔ ونڈیمیر کو نہایت زبردست خدمت کی تھی وہ ڈائرکٹروں کی حکمت عملی کو خوب سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے

پہلے شاہ سارڈینا کا قلع قمع کرنے کا ارادہ کیا تاکہ آزادی سے ملان میں اہل آسٹریا پر حملہ کر سکے وہ کوہ مارٹیایم (Maritime Alps) آلپس کے گرد چکر کاٹکر نمودار ہوا اور آسٹریا کی فوج سے سارڈینا کی فوج کو علٰحدہ کر دیا۔ اس کی فوری کامیابی پر ڈائرکٹر بھی حیران رہ گئے۔ وہ ایلپس سے واپس ہوکر جانب شمال آیا۔ اور اہل سارڈینا کو مان ٹینوٹ پر ۱۲۔ اپریل کو اور اس کے بعد ملے سیموا ور ڈیگو پر ۱۳ اور ۱۵ اپریل کو اور ان کے کیمپ واقع کیوا پر ۱۶ اپریل کو اور مونڈووی پر ۲۲۔ اپریل کو فاحش شکستیں دیں۔ اس کے بعد اس نے تورین پر حملہ کیا اور شاہ سارڈینا کو بتاریخ ۲۸۔ اپریل بمقام تورین التوائے جنگ کرنا پڑا۔ اور ساتھ ہی اپنے نہایت اہم سرحدی قلعہ فرانسیسیوں کے حوالے کرنے پڑے۔

چیراسکو کا التوائے جنگ ۲۸ اپریل ۱۷۹۶ء

ان فوجی کارناموں کا ابتدائی نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ سارڈینا نے صلح کی درخواست پیش کی۔ لیکن صلح اس وقت ہوئی جبکہ اس نے سیوائے اور نیس فرانس کو قطعی طور پر دینے منظور کر لئے۔ دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ جرنیل بوناپارٹ کے پس پشت دشمن کا خاتمہ ہوگیا۔ اور اس نے باطمینان لومبارڈی میں اہل آسٹریا پر حملہ کر دیا ۱۷۹۶ء کے مشہور محاربہ کا دوسرا حصہ بھی اسی قدر جلد اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ ۸۔ مئی کو بوناپارٹ نے اپنے ارادوں کے متعلق اہل آسٹریا کو مغالطہ میں ڈالکر دریائے پو کو عبور کیا اور ۱۰۔ مئی کو اس نے بمقام لودی ریڈا کے لئے راستہ نکالا اور وہاں پر ایک بہت زبردست فتح حاصل کی۔ آسٹریا کے جرنیل بولیو نے اور دریاؤں کی محافظت کی طاقت نہ پاکر ٹیرول کی راہ لی۔ بوناپارٹ نے پہلے تو ملان پر قبضہ کیا اس کے بعد پرما اور موڈینا کے ڈیوک سے اپنے مطالبات قبول کرائے اور ان کو مجبور کیا کہ پیرس میں اپنے سفیر بھیجکر صلح کی التجا کریں۔ ان چھوٹے چھوٹے سرداروں سے بوناپارٹ بہ تشدد پیش آیا۔ ان سے بکثرت روپیہ لیا۔ اور بہت کچھ از قسم اجناس وصول کیا۔ اور ان کے نفیس ترین صناعی کے نمونہ اور بے مثل تصاویر پسند کر لئے فوجی حیثیت سے اگرچہ پاپا کی معمولی حالت تھی لیکن مذہبی خیال سے اس کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ فرارا اور بولونا کی سفارتوں پر قبضہ کرنے کے بعد بوناپارٹ نے روما پر فوج کشی کرنیکا ارادہ کیا پوپ ششم نے

محاربۂ اٹلی کا دوسرا حصہ

خوف کھاکر ۲۴ - جون ۱۷۹۶ئہ کو فولنگو میں التوائے جنگ کرلیا جس کی رو سے اُس نے انگونا سے قطع تعلق کرلیا۔ اور بیس لاکھ لیورے کی گرانقدر رقم اور بہت سی قلمی کتابوں اور دستکاریوں کے نادر نمونوں کے پیرس بھیجدینے کا وعدہ کیا۔ فتح اطالیہ سے فرانسیسی جمہوریورپ کی نظروں میں نئی وضع سے جلوہ گر ہوئی۔ یورپ کے بادشاہوں اور سرداروں کو اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ اس انقلاب سلطنت نے جس سے وہ اسقدر متنفر اور بیزار تھے ایک حوصلہ مند اور فتحمند جرنیل کے ماتحت نہایت خطرناک صورت اختیار کرلی ہے۔ لیکن آسٹریا ایک ہی ٹکر میں اطالیہ کو چھوڑنے کے لئے تیار

محاربہ اٹلی کا تیسرا حصہ

نہ تھا۔ بوملو کی شکست خوردہ فوج کو جرنیل میلاس نے ترتیب دیا اور ستر ہزار چیدہ سپاہی دریائے رائن کے علاقہ سے لئے گئے۔ اور کل فوج مارشل ورمسنر کے زیر کمان جولائی کے آخر میں ٹرول سے نکلکر اطالیہ پر جھیل گاردا کے دونو طرف سے حملہ آور ہوی۔ بوناپارٹ کی فوج ....۴ ہزار سے زیادہ نہ تھی اس نے مانٹوا کا محاصرہ اٹھالیا اور ۵ - اگست ۱۷۹۶ئہ کو کیسٹکلیوں کی جنگ عظیم میں آسٹریا کو شکست فاش دی اُس وقت ورمسنر پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن دوسرے ہی مہینہ میں یعنی ستمبر میں اس نے وادی برنٹا کی راہ سے اطالیہ پر حملہ کیا بوناپارٹ نے یہ خیال کرکے کہ آسٹریا کے حملوں سے کچھ عرصہ کے لئے نجات ملگئی ہے شمالی اطالیہ کی ازسر نو ترتیب میں مشغول ہوگیا۔ بہت سے شہروں نے مثلاً موڈینا بولونا اور فریرا نے اپنی اپنی جمہوری حکومتیں قائم کرلی تھیں لیکن بوناپارٹ کو ایسے چھوٹے جمہوریوں میں کوئی فلاح نظر نہ آئی اس لئے اُس نے تمام لومبارڈی کے گماشتوں کی ایک بڑی جماعت کو ملان میں جمع کیا۔ اُس جماعت کا خیال ایک لامبارڈ جمہور بنانے کا تھا۔

محاربہ اٹلی چوتھا حصہ

لیکن ابھی یہ بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ بوناپارٹ کو آسٹریا کی ایک دوسری فوج سے مقابلہ کرنا پڑا۔ متواتر شکستوں سے تنگ آکر اہل آسٹریا نے بھی سخت لڑائی کی تیاری کی۔ بادشاہ نے عوام الناس سے اور خصوصاً امرا سے پہلے پہل حب وطنی کا واسطہ دیکر ان کو ترغیب دی چنانچہ ایک نیا لشکر تیار کیا گیا جو شمار میں اگرچہ زیادہ نہ تھا۔ لیکن پہلی فوجوں کی بہ نسبت بہت زیادہ پرجوش اور حوصلہ مند تھا۔ جرنیل ایونزی اس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا بوناپارٹ کو کمک

نہ پہونچی تھی اور ۶۰۰۰۰ سپاہیوں سے مقابلہ کرنے کی اس میں طاقت بھی نہ تھی چنانچہ وہ ویرونا میں قیام کر کے منتظر رہا ادھر الوینزی آہستہ آہستہ دریائے برنٹا سے نیچے اترا آسٹروی جو پہلی شکستوں سے سبق حاصل کر چکے تھے جنگ کے زیادہ خواہشمند نہ تھے۔ تھوڑی سی فرانسیسی فوج سے جو ان کے سامنے پڑی ہوئی تھی چھیڑ چھاڑ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ الوینزی نے اپنی حفاظت کے لئے کالڈیرو کی چوٹی پر قدم جمائے اور خندقیں کھودلیں۔ ۱۲۔ نومبر کو فرانسیسیوں کا حملہ بیکار گیا۔ دوسرے حملہ میں بھی اگر ناکامی ہو جاتی تو فرانس کی فوج کی تباہی میں کوئی شک باقی نہ رہتا۔ اس لئے بوناپارٹ کو اس کے انسداد کی فکر لاحق ہوی۔ ۱۶۔ نومبر کو اس نے نقشہ بدل دیا۔ وہ الوینزی کے بائیں طرف دلدلوں میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھا اور ارکولہ پر غنیم سے زبردست لڑائی کی۔ اور الوینزی اپنی حالت کو ناقابل برداشت پا کر مجبوراً ٹیرول

محاربہ الطالیہ پانچواں حصہ

کو واپس ہو گیا۔ لیکن پھر بھی اہل آسٹریا نے ہمت نہ ہاری تھی ورمسنر نے مینٹوا۔ میں مخالفت شروع کر دی دربارِ ویننا کی تحریک سے پاپائے روم نے عہد نامہ فولیگنو کی شرایط کو بالائے طاق رکھدیا اور اہل الطالیہ کو فرانسیسیوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا اور بالآخر سخت مقابلہ کا انتظام کیا گیا۔ کڑکڑاتے جاڑے میں الوینزی جھیل گاردا کے مشرقی کنارے کے راستہ سے آگے بڑھا لیکن ۱۴ جنوری ۱۷۹۷ء کو روکدیا گیا اور ۱۴ جنوری ۱۷۹۷ء کو ریوولی میں سخت شکست اٹھائی پروویرا نے برنیٹا کے کنارے جبکہ الوینزی نے ریوولی پر خاص فرانسیسی قلب لشکر پر قبضہ کر لیا تھا ورمسنر کی مدد کرنی چاہی لیکن شکست ہوئی اور ۲۔ فروری ۱۷۹۷ء کو مینوا تسخیر ہو گیا۔ اٹلی میں متواتر شکستوں کے بعد آسٹریا کا فوجی اقتدار بالکل زائل ہو گیا تھا۔ اور بوناپارٹ خود آسٹریا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ لیکن حملہ کرنے سے پہلے ضرور تھا کہ امن و امان قایم رہے۔ پاپائے روم کے طور وطریق سے بوناپارٹ پر ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ حضرت قابل اعتبار نہیں ہیں۔ چنانچہ فرانسیسی فوج کے حملہ کے دباؤ میں پوپ ششم کو ۱۹۔ فروری ۱۷۹۷ء کو صلح کا عہد نامہ ٹولینٹو میں کرنا پڑا۔ اس عہد نامہ کے ذریعہ سے بوناپارٹ کے لئے آمد و رفت کی راہیں کھل گئیں۔ اہل لومبارڈی بوناپارٹ

کے بہت مداح تھے اور وئینا کے اوپر حملہ کرنے کے لئے ہر جانب سے خوش آیند اور امید افزا انتظامات ہو گئے۔ جیسا کہ ریوبل نے پرشیا کے سفیر سے بیان کیا تھا فرانسیسی فوجوں نے ۱۷۹۶ء میں آسٹریا کے خلاف زور و شور سے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ جرمنی میں جو کارروائیاں ہوئیں وہ بہت شاندار تھیں اسوجہ سے نہیں کہ ان کے سبب ملکی فتوحات حاصل ہوئیں۔ بلکہ اس گہرے اثر کے باعث جو سلطنت کے سرداروں کی حکمت عملی پر ہوا۔ ڈائرکٹروں نے فوجی انتظام کارنو کے سپرد کر دیا تھا۔ اس نے محاربہ کی ایک نہایت قابلانہ صورت نکالی۔ رائن اور موصل کی افواج کو زیر کمان موریو اور سامبری اور میوس کی افواج بدستور جورڈن کے تحت میں طیار کیں اور دونوں کو یکساتھ جرمنی میں حملہ کرنے کا حکم دیا۔ دونوں فوجیں دریائے ڈینوب پر جمع ہوئیں اس فوج کے سپاہی اور جرنیل نہایت آزمودہ کار اور لائق تھے لیکن اہل آسٹریا کی جانب پہلی مرتبہ ایک جرنیل عجیب و غریب قابلیت کا موجود تھا۔ یعنی شاہ لیوپولڈ کا تیسرا بیٹا آرچ ڈیوک چارلس جو بادشاہ کا بھائی بھی تھا اور ایک نوجوان آدمی تھا لیکن غضب کا سپاہی تھا۔ یکم جون ۱۷۹۶ء کو اس نے فرانسیسی جرنیلوں کو اطلاع دی کہ وہ التوائے جنگ جو پچھلے سے قائم تھا ختم ہو گیا۔ جورڈن فوراً ڈوسیل ڈورف سے روانہ ہوا۔ اور فرینکفورٹ اور ورزبرگ کو فتح کرتا ہوا فرینکونیا میں جا گھسا۔ آرچ ڈیوک چارلس نے اپنی پوری فوج سے اس کا مقابلہ کیا اور تین ہفتے کی لڑائی کے بعد جورڈن کو پسپا ہونا پڑا۔ ۲۵ - جون ۱۷۹۶ء تک موریو دریائے رائین کو عبور نہ کر سکا۔ کیونکہ یہ کام نہایت مشکل تھا اور محض دی سے کی بہادری اور ہوشیاری سے انجام کو پہونچا۔ اس کے بعد موریو کارنو کے احکام کی تعمیل کی طرف متوجہ ہوا اور نہایت تیزی سے بڑھا۔ پرنس ڈی کانڈی اور اس کی مہاجرین کی فوج کو ایٹ لنجن میں شکست دی۔ اسٹٹ گارٹ پر قبضہ کر لیا۔ اور بیویریا میں جا پہونچا اور ماہ اگست میں دریائے ڈینوب پر جا نکلا اس سے مقابلہ کرنیکے لئے آرچ ڈیوک چارلس بہ سرعت تمام جنوب کی طرف بڑھا اور جورڈن نے دوبارہ ڈوسل ڈورف کو چھوڑ کر فرینکونیا پر حملہ کیا۔ آرچ ڈیوک کارنو کی ترکیب کو تاڑ گیا اور فوراً انگوس ٹاٹ پر دونوں فرانسیسی فوجوں کے درمیان ایک مرکزی مقام پہ اپنے قدم جا کر کھڑا

ہوگیا۔ اس نے اتنا ضرور انتظار کیا کہ فرانسیسی جرنیل اپنے مستقل مقام سے دور نکل کر ملک میں داخل ہو گئے اس کے بعد موریو کے سامنے محض معمولی فوج چھوڑ کر اس نے جورڈن پر فوج کثیر کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیا۔ فوج کی کثرت کے سبب سامبر اور میوس کی فرانسیسی فوج مغلوب ہو گئی اور ۲۳ ستمبر کو ورزبرگ سے باہر نکال دی گئی۔ ۲۰ ستمبر کو انٹن کریچن پر شکست دی اس مقام پر جمہوریوں کا نہایت مشہور نوعمر جرنیل موریو مارا گیا جورڈن کو نکال کر آرچ ڈیوک چارلس موریو پر جھپٹا۔ جرنیل موریو غلطی سے برابر بواریا کی طرف بڑھ رہا تھا اور ستمبر کے آخر تک وہ اس مصیبت کو نہ سمجھا جس میں چارلس کی معاودت کے باعث وہ پھنس گیا تھا۔ جب اس کو اس مصیبت کا اندازہ ہوا تو وہ فوراً الٹے پاؤں واپس ہوا یہ واپسی دنیا کی مشہور واپسی خیال کیجاتی ہے۔ چالیس دن تک وہ دشمن کے ملک میں پیچھے ہٹتا رہا جہاں خراب سڑکیں گھنے جنگل اور اونچے اونچے پہاڑ حائل تھے۔ ادھر آسٹریا کی فوج نے تعاقب شروع کر دیا۔ آخر کار ۲۴ اکتوبر کو اس نے دریائے رائن کو دوبارہ عبور کر لیا جنگی

جرمنی میں محاربہ کے اثرات

حیثیت سے جرمنی ۱۷۹۶ء کی لڑائی ہر چند نہایت دلچسپ تھی۔ لیکن خاص بات یہ تھی کہ اس فوج میں آسٹریا کے سپاہی بھی بکثرت شامل تھے۔ اور اسی سبب سے یہ سپاہی اطالیہ میں آسٹریا کی فوج کی کمک کے لئے نہ جا سکے۔ سیاسی حیثیت سے اس لڑائی کے نتائج بوناپارٹ کے اطالوی فتوحات کے مقابلہ کے تھے۔ فرانسیسیوں کے حملے سے جنوبی جرمنی کی سلطنتیں پرشیا کے قبضہ میں آگئیں۔ ان کو شمالی جرمنی کی سلطنتوں کی جنگ سے محفوظ رہنے پر خواہ مخواہ رشک پیدا ہوا۔ عہد نامہ بیسل کی رو سے یہ سلطنتیں علٰحدہ کر دی گئی تھیں۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں نے اور بالخصوص بڑی ریاستوں میں سیکسنی نے پرشیا کی امداد بمنت مانگی فریڈرک ولیم ثانی نے جو سلطنت روما کا محافظ بننے کے لئے یہ خوشی تیار تھا۔ فرانسیسی ڈائرکٹروں کو خط تقسیم وغیرہ کو آگے بڑھانے کی ترغیب دی ڈائرکٹر ریویل جو امور خارجہ کا ذمہ دار تھا پرشیا اور فرانس کو آپس میں قدرتی دوست سمجھتا تھا چنانچہ اس نے ڈائرکٹروں کو فریڈرک ولیم ثانی کے تجاویز کو منظور کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اور یہاں تک

چاہا کہ پرشیا اور فرانسیسی جمہور کے درمیان اتحاد قائم ہو جائے۔ لیکن شاہ پرشیا کو جیکو بیز اصول سے اس درجہ نفرت تھی کہ اس نے اس تجویز کو منظور نہ کرنا چاہا مگر اس کے وزیر خصوصاً ہاگ وِز اور الوین سلیبین نے باصرار مخالفت کی اور اسکو سمجھایا کہ اس موقع پر انکار کر دینا قطعی ناممکن ہے چنانچہ باہمی مصالحہ ہوا اور ۵۔ اگست ۱۷۹۶ء کو عہد نامہ بیسل کے تتمہ پر فرانس اور پرشیا کے دستخط ہو گئے۔ اس اتحاد کے سبب پرشیا نے فرانسیسی جمہور کی دریائے رائن کی حد تسلیم کرنے کا اقرار واقعی کر لیا اور اس کے عوض میں فرانس کی یہ ذمہ داری تھی کہ صلح کے وقت نہ صرف شاہ پرشیا کو اس کے علاقوں کے عوض میں مذہبی ریاستیں دیجائینگی۔ بلکہ اُس کے بہنوئی شہزادہ اورینج کو بھی جرمنی میں بادشاہت عطا کیجائیگی۔ تاکہ ہالینڈ میں اسٹاٹ ہولڈر کے نقصان کی تلافی ہو جائے۔ جنوبی جرمنی میں آرچ ڈیوک چارلس کی استرویٰ افواج کی موجودگی میں خط حدود کا قائم کرنا قطعی ناممکن تھا۔ چنانچہ ڈیوک ورٹمبرگ اور مارگیو ز آف بیڈن نے صلح کی گفت و شنید شروع کر دی اور چونکہ بیویریا کا الیکٹر موریو کے حملہ کے موقع پر سیکسنی میں پناہ گزیں ہو گیا تھا جسکو تمام بیویریا نے فرانسیسی جرنیل کے ساتھ فافن ہافن میں بتاریخ ۷۔ ستمبر ۱۷۹۶ء عہد نامہ کر لیا۔ لیکن آرچ ڈیوک چارلس کی فتوحات اور موریو کی واپسی نے تمام صلح کن انتظامات کا خاتمہ کر دیا۔ بیویریا کے الکٹر نے اپنی ریاستوں کے عہد نامہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈیوک آف ورٹیم برگ نے اس وزیر کو جو صلح کی گفت و شنید کر رہا تھا برخاست ڈائرکٹروں کی ملکی حکمت کر دیا۔ اور باوجود پرشیا کی سخت کوششوں کے جنوبی جرمنی میں

عملی ۱۷۹۶ء

استرویٰ اقتدار قائم رہا۔ اطالیہ میں بوناپارٹ کی فتوحات اور جرمنی میں فرانسیسی فوجوں کے حملوں سے (اگرچہ فرانسیسی حملوں کا آخر نتیجہ واپسی تھی مگر اس کے باعث جرنیلوں اور سپاہیوں پر کوئی دھبہ نہیں آیا) ڈائرکٹروں کا اقتدار بڑھگیا تھا۔ فرانسیسی ہمیشہ فوجی نیک نامی کے شیدا رہے ہیں چونکہ ڈائرکٹروں کی فوجیں ہر جگہ کامیاب رہیں وہ ڈائرکٹروں کے ملکی حسن انتظام کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے لیکن فوجی کامیابیوں سے صرف ڈائرکٹروں کی شہرت ہی میں زیادتی نہیں ہوی بلکہ اخراجات کی تنگی سے بھی ان کو نجات ملگئی۔

یہ مسئلہ کہ حملہ کرنے فوج دشمن کے ملک کی آمدنی پر اپنا گذارا کرے نہایت مناسب اور آرام دہ ثابت ہوا۔ اسی باعث اطالوی اور جرمنی کی فوجیں صرف ڈائرکٹروں کی امداد سے مستفیض ہوکر رہتی تھیں۔ بلکہ جرنیل بڑی تعداد میں روپیہ بھی پیرس کو بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ نئے محصول تشخیص کرنا یا نوٹ جاری کرنا بیکار تھا لیکن ۱۷۹۶ء میں ڈائرکٹروں نے صرف اخراجات ہی کی کمی کا انتظام نہیں کیا بلکہ ملک کے اندر صلح کے ساتھ امن بھی قائم کردیا۔ ۱۷۹۵ء میں کیوبرن میں مہاجرین کی شکست کے بعد ہاک برٹینی اور لا وینڈی کو خوش کرنے میں مصروف تھا ڈائرکٹروں کا یہ حسن لیاقت تھا کہ انھوں نے ایک نوجوان جرنیل کو وسیع اختیارات دے رکھے تھے۔ ہاک اگرچہ مسلح بغاوتوں اور وینڈیا کے سرداروں کے سر کچلنے میں مطلق دریغ نہ کرتا تھا۔ تاہم افراد کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت پسندیدہ اور اچھے تھے۔ اس نے اپنی حکمت عملی کا ایک اعلان میں اظہار کیا کہ اس کی خواہش تھی کہ سلطنت جمہوریہ سے لوگوں کو مانوس کرے اور ان کے دلوں میں اس کی محبت اور عزت پیدا کرے۔ راہزنی اور قزاقی کی سخت سزائیں دیتا تھا۔ لیکن اگر ملزم فتنہ و فساد سے باز رہتے تو وہ ان کے سابق جرایم سے چشم پوشی بھی کرجاتا تھا۔ ۱۵۔ جولائی ۱۷۹۶ء کو ڈائرکٹروں نے مجلس قانون سازی کو اطلاع دی کہ فرانس میں قطعی امن و امان ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ تمام سیاسی جھگڑے ختم ہوگئے تھے۔ فرانسیسیوں کی کثیر تعداد نے علی الاعلان سلطنت جمہور کو بخوشی قبول کیا تھا اور ان کو اقسام حکومت سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ اگرچہ ملکی تفرقے مٹ گئے تھے۔ لیکن فتنہ و فساد کا فرانس کی سرزمین پر اسقدر گہرا اثر پڑا تھا کہ ذاتی عناد اور مخالفتیں ہنوز بہت کچھ موجود تھیں جنوب میں تو ہتیار بند سپاہیوں کی ٹولیاں ۱۷۸۵ء کی جیہو کی کمپنیوں کی طرح مذہب کے تحفظ کے لئے گشت کرتی تھیں لیکن فی الواقع لوٹ مار کے موقع کی منتظر رہتی تھیں۔ وسط فرانس میں مذہب کی آڑ نہ تھی بلکہ لیٹروں کی پارٹیاں ہتیار لے کر جنگلوں اور پہاڑوں میں جمع ہو جاتی تھیں۔ مسافروں کو اپنا شکار بناتیں اور مسلم گاؤں کو بلا وصول خراج محفوظ نہ چھوڑتی تھیں۔ رفتہ رفتہ حکومت کا سکہ بیٹھا اور برائیاں بھی برابر کم ہوتی گئیں لیکن لیٹروں سے فرانس کو کئی سال میں آزادی نصیب ہوئی۔ اور مسافروں

کوئی سال بعد فرانس کے علاقہ میں باطمینان سفر کرنا نصیب ہوا۔ اس فتنہ و فساد کے مقابلہ میں دوسرے درجہ پر وہ بغاوتیں تھیں جن کے بانی انتہا پسند جمہوری تھے خوفناک حکومت (Reign of terror) کی یاد آزادی کے نام پر دھبہ لگانے والی ثابت ہوئی۔ اور بے بیوف کی بغاوت مئی ۱۷۹۶ء میں اور نومبر ۱۷۹۶ء میں گرنیل کے کیمپ پر حملہ کا باسانی سدباب ہو گیا۔

سال سوم کے (کانسٹی ٹیوشن) دستور کی روسے ڈائرکٹروں کے نظام میں یا مجلس قانون سازی میں فروری ۱۷۹۷ء تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس انتظام سے باقاعدہ حکومت حاصل ہو گئی۔ اور ڈائرکٹروں نے بہ اتحاد و اتفاق کام کیا۔ ریوبل اور کارنو با اقتدار تھے اور سب سے زیادہ قابل احترام خیال کئے جاتے تھے۔ براس اپنی مسرتوں میں منہمک تھا۔ ریوللیر نے پونئے مذہب کی بنا ڈالنے اور اس کو پھیلانے میں مصروف تھا۔ شہروں میں کچھ لوگ اس مذہب کے معتقد ہو گئے لیکن گاؤں میں مطلق کامیابی نہ ہوئی بے ٹورنے پر ہنوز کارنو کے لفٹنٹ کی حیثیت سے موجود تھا۔ مجلس قانون سازی کے خاص خاص کارکنوں، اور رہنماؤں مثلاً سی ایس۔ کمباسیری۔ بوائسی ڈی انگلاس نے کنونیشن میں اپنے سابق ساتھیوں سے رشک ظاہر کیا۔ لیکن انھوں نے ان کی کارروائیوں میں دخل نہ دیا جو کچھ سخت مباحثے کونسل پنج صد میں ہوئے وہ جنوبی فرانس میں فتنہ و فساد پھیل جانے کے اسباب پر ہوئے تھے۔ فریقین نے اس کے مختلف اسباب بتائے کسی نے کہا کہ یہ فتنہ و فساد ناستکوں کی سازشوں سے ہوا اور بعضوں نے کہا کہ جیکونیز کی سازشوں سے پھیلا۔ فریروں کو ڈائرکٹروں نے اس فتنہ کے رفع کرنے کے لئے بھیجا۔ اس غریب پر سخت الزامات عاید کئے گئے اور اس پر ملکی سازش کا الزام بھی لگایا گیا جس سے اس غریب نے بہ دقت تمام اپنا پیچھا چھڑایا لیکن مجلس قانون سازی کے دونوں شعبوں میں آپس میں جو کچھ بحثیں ہوئیں وہ بہت دبے ہوئے الفاظ اور رکے ہوئے لہجہ میں تھیں۔ تاہم ۱۷۹۶ء میں ایسے چند اشخاص اٹھ کھڑے ہوئے جو دوسرے سال یعنی ۱۷۹۷ء میں کلیچن جماعت کے نام سے مشہور ہوئے اور یہ نام کلب ڈی کلیچی کی وجہ سے جہاں ان کے جلسے ہوا کرتے تھے مشہور ہو گیا۔

ڈائرکٹروں اور مجلس قانون سازی میں تبدیلیاں ۱۷۹۷ء

یہ جماعت بظاہر بادشاہ کی ہواخواہ نہ تھی لیکن فرانسیسی مہاجرین کے سرداروں کو جنگی وکھم نے روپیہ سے مدد کی تھی یہ یقین تھا کہ وہ اس فریق سے اپنے مطلب اور مقصد کے مطابق کام لے سکینگے جیسا کہ ۱۷۹۵ء میں انھوں نے پیرس کے بعض مقاموں میں فتنہ انگیزیوں سے فائدہ اٹھایا تھا۔ ۱۷۹۶ء میں خاص تغیرات نہیں ہوئے۔ ریول کنونیشن کی مالی کمیٹی میں کیمبن کا پہلا ساتھی تھا نے پول کی بجائے وزیر مال مقرر ہوا۔ اور آبرٹ ڈوبے کی بجائے پے تیت سابق کیمسری جرنیل وزیر جنگ مقرر کیا گیا۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ بات تھی کہ جرنیل پوس نئے نام سے ساتویں وزارت جنوری ۱۷۹۶ء میں قایم کی گئی۔ یہ ایک نئے جوش کی علامت تھی اور عوام الناس کی آراء اور تقاریر کے بند کرنے کا پیش خیمہ تھا۔ کیونکہ فوش کے زمانہ میں آزاد خیالی اور گفتگو کی بیباکی حد سے تجاوز کر گئی تھی۔ ڈوسٹے کارلن ملکی وزارت سے تین ماہ کے لئے نئے محکموں کے انتظام کے خیال سے علیحدہ ہوگیا اور اپریل ۱۷۹۶ء میں اس کی بجائے کوچو وی لیسرین مقرر ہوا یہ شخص کنونیشن کا سابق ممبر تھا۔ ہسپانیہ کے ساتھ تو اتحاد خاطر خواہ ہوگیا۔ لیکن ڈائرکٹروں کو پرشیا کے ساتھ حملہ اور مدافعت کا اتحاد قائم کرنے میں کامیابی نہ ہوسکی گو ڈامے جو بیل کے عہد نامہ کی تکمیل کے صلہ میں "شہزادہ صلح" کے خطاب سے معزز ہو کر اسوقت ترقی کے نصف النہار پر تھا۔ جرنیل پیپے ری نون جو ڈائرکٹروں کی جانب سے بہ حیثیت سفیر میڈرڈ میں تھا اس نے اس نئے شہزادہ کی جی کھول کر خوشامد کی اور تمام یورپ کو یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی کہ فرانسیسی جمہوریہ اور ہسپانیہ کی سلطنت بوربونیہ کے درمیان ۱۹؍ اگست ۱۷۹۶ء کو سان الڈیفانسو میں ایک عہد نامہ ہوگیا جس کی رو سے ہسپانیہ نے انگلستان سے جنگ کرنے کا اقرار کرایا۔ اور فرانسیسیوں نے پرتگال کے فتح کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ فتح کے بعد یہ قول و قرار ہوئے کہ پرتگال کا ملک مفتوحہ دونوں اتحادی طاقتوں یعنی فرانس اور ہسپانیہ میں تقسیم کر لیا جائے۔ بری طاقت کے لحاظ سے ہسپانیہ کے اتحاد سے فرانس کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن بحری فائدہ بہت ہوا۔ اور وہ

وزارت میں تبدیلیاں

فرانس وہسپانیہ

سان الڈیفانسو کا عہدنامہ ۱۹؍ اگست ۱۷۹۶ء

یہ کہ انگریزوں کو کارسیکا چھوڑنا پڑا۔ حالانکہ صرف یہی ایک جزیرہ بحر روم میں انکا تھا۔ اب انگریزوں نے اپنا جنگی بیڑا جبل الطارق میں جمع کیا ہسپانیہ کے جنگی بیڑے پر اٹھارھویں صدی میں بہت ریاض کیا گیا تھا اور اب پہلے کی نسبت بہت بہتر حالت میں تھا۔ بیڑا فرانسیسی جہازوں سے ملکر بحیرہ روم میں انگریزی جہازوں سے شمار کے لحاظ سے بدرجہا بڑا تھا۔ اس سال انگریزی بیڑے میں بمقام نور سخت بغاوت پھیلی اور اس کا اثر جبرالٹر کے انگریز ملاحوں اور جہازرانوں نے بھی محسوس کیا انگریزی امیرالبحر سر جان جروس نہایت قابل آدمی تھا۔ انگریزی ملاح کے طبایع اور ان کی خصوصیات سے اچھی طرح واقف تھا اس نے باغیوں کے سرداروں پر مطلق رحم نہ کھایا اور نہایت سختی کے ساتھ اپنا مرتبہ قایم کئے رہا اور اپنے احکام کی پابندی کرائی۔ ملاحوں کی خوراک کی بھی دیکھ بھال شروع کردی جس سے ان پر اچھا اثر پڑا۔ اس کے علاوہ اُن کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش بھی بھڑکاتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی ملاح بغاوت سے باز آجائینگے۔ چنانچہ وہ کئی مہینے تک سمندر پر رہا اور جنگ کے لئے کمربستہ رہا۔ اور ملاحوں کی بے عنوانیاں فرو ہونے پر اس نے اہل فرانس اور ہسپانیہ کو راس سینٹ ونسنٹ پر ۱۴ فروری ۱۷۹۷ء کو شکست فاش دی۔ اس فتح سے جس میں نیلسن نے زبردست نیکنامی حاصل کی ہسپانیہ کے جہاز بالکل بیکار ہو گئے اور حملہ کرنیکے قابل نہ رہے۔ اس طرح پہ ڈائرکٹروں نے جو امیدیں ہسپانیہ سے بحری مدد کی باندھ رکھی تھیں وہ بھی غرق ہوگئیں۔ انگلستان نے مثل سابق پرتگال کی مدد کی اور ایک فوج زیر کمان آنریبل سر چارلس اسٹوارٹ ملک کی حفاظت کے لئے بھیجی اور شہزادہ والڈک کو جرنیل بنا کر پرتگال کی فوج کو ترتیب دینے کے لئے روانہ کردیا۔

انگلستان اور ڈائرکٹروں کے تعلقات۔

اگرچہ ڈائرکٹروں نے ہسپانیہ سے صلح کرلی تھی اور پرشیا سے بھی صلح کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن انگلستان کی مخالفت پر مثل سابق جمے رہے فرانس میں امید کی جاتی تھی کہ ہالینڈ کی فتح سے اور بٹیویا کی جمہوری سلطنت قائم ہوجانے سے اور فرانسیسی جمہوریہ سے اتحاد واتفاق کرکے انگلستان کی سرسبزی اور شادابی کو بہت بڑا نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہالینڈ کی تسخیر سے ایک معمولی تجارتی نقصان پہنچا۔ شمالی یورپ کی تجارت کو

جو انگریزوں کے ہاتھوں میں تھی اب بجائے ایمسٹرڈم کے ہیمبرگ میں ہونے لگی اور انگریزی سوداگروں کو کچھ نقصان نہ پہونچا۔ بحری حیثیت سے فرانسیسیوں کے تسخیر ہالینڈ کی وجہ سے انگریزوں کو اپنی بحری طاقت کے تحفظ کے لئے بحیرۂ روم کے بیڑے کے علاوہ ایک اور مستحکم بیڑا تیار کرنا پڑا تاکہ وہ ٹیکسل میں ڈچ بیڑہ کی خبر رکھے اور فرانسیسی بندرگاہ برسٹ کے راستوں کو بند کر دے۔ بونا پارٹ کی اطالوی فتوحات کا اثر انگلستان پر ہالینڈ کے ہاتھ سے نکل جانے کی نسبت بدرجہا زیادہ ہوا۔ نومبر ۱۷۹۶ء میں لارڈ مامزبری صلح کے اصول طے کرنیکے لئے پیرس میں بھیجا گیا اس نے اس امر کی کوشش کی کہ برضامندی فریقین قبل جنگ جو حالت تھی از سر نو قائم کر دی جاوے۔ اور اس نے شہنشاہ کے سامنے بلجیم کی واپسی کے متعلق صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن یہ شرطیں عبث تھیں اس لئے کہ اگر فرانسیسی ڈائرکٹر چاہتے بھی تو وہ رائن کو فرانس کی سرحد قرار دینے کی حکمت عملی سے انحراف نہیں کر سکتے تھے۔ لارڈ مامسبری کے طور وطریق کو ڈائرکٹروں نے اس کی مکاری پر محمول کیا چنانچہ ۳۰ ستمبر ۱۷۹۶ء کو انھوں نے یکایک اس کو پیرس چھوڑ دینے کا حکم دیدیا۔ فریقین کو صلح کی واقعی بہت کم امید تھی۔ لارڈ مامسبری پیرس میں تھا۔ ڈائرکٹر بندرگاہ بریسٹ میں ایک بحری مہم کی تیاری کر رہے تھے۔ اور یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ مہم زیر کمان ہاک جزائر غرب الہند (Westindies) کے خلاف ہوگی۔ ۱۶۔ دسمبر کو یہ بیڑا خلیج بینٹری کی طرف روانہ ہوا کیونکہ ڈائرکٹروں کا ارادہ عہد ماضی کی طرح اب بھی انگلستان پر براہ آئرلینڈ حملہ کرنیکا تھا۔ لیکن ایک خوفناک طوفان نے فرانسیسی بیڑا تہ و بالا کر ڈالا۔ اور صرف دو تین جہاز خلیج بینٹری تک پہنچے اور بغیر لنگر ڈالے ہوئے فرانس واپس آگئے۔ اگرچہ ۱۷۹۶ء کی تاریخ یورپ فرانس کی جنگی فتوحات اور اس کی حکمت عملی سے بھری ہوی ہے۔ لیکن اسی سال کے آخر پر مشرقی یورپ کا سب سے بڑا تاجدار دنیا سے اٹھ گیا۔ یعنی ۱۷۔ نومبر ۱۷۹۶ء کو روس کی کیتھرائن کا انتقال ہوگیا۔ اس کے نئے عہد کے مشہور کارنامے فرانسیسی انقلاب سے پیشتر کے زمانہ سے تعلق رکھتے تھے اور انقلاب کے زمانہ میں جو کچھ اس نے کیا وہ پولینڈ کے واقعات کو مدنظر رکھکر اور مجبور ہو کر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد تخت پر اس کا بیٹا شہنشاہ پال بیٹھا۔ نیا بادشاہ عقل کا پورا نہ

کیتھرائن ملکۂ روس کی وفات ۱۷۔ نومبر ۱۷۹۶ء

تھا اور معاملات کو بھی اچھی طرح نہ سمجھ سکتا تھا بعض مواقع پر اس قسم کی زیادتیاں کر بیٹھا کہ آخر رعایا کے ہاتھوں قتل ہوا۔ امور خارجہ میں اس نے پہلی نازیبا حرکت یہ کی کہ آسٹریا کی فوجی امداد سے انکار کر دیا۔ اور اس روسی بیڑے کو جو اس کی ماں کے مرنے سے پہلے انگلستان کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ واپس بلا لیا۔ گفتگو میں اس نے فرانسیسیوں سے اس خیال پر کہ وہ جیکوبین تھے اپنی نفرت کا اظہار کیا تاہم اس نے روسی ایلچی کا پچیو متعینہ جرمنی کے ذریعہ سے ڈائرکٹران صلح کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی جس نے فرانسیسی

بوناپارٹ کا حملہ ۱۷۹۷ء

سفیر کیلارڈ سے آزادانہ خط و کتابت کی ۱۷۹۷ء کی ابتدا میں یورپ کی بہبودی بوناپارٹ اور اس کی فوج ہی سے وابستہ تھی۔ اطالیہ کو فتح کر کے اب اس نے آسٹریا کی خاص ریاستوں اور ملکوں پر حملہ کرنا چاہا ڈائرکٹروں سے اس نے التجا کی کہ وہ جرمنی کی جانب سے ہوشیار رہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہاں سے اس کے خلاف کمک بھیجی جاوے۔ شہنشاہ نے دریائے رائن سے اپنے بھائی آرچ ڈیوک چارلز کو واپس بلا لیا اور ٹیرول میں آسٹروی فوج کی کمان اس کو دیدی۔ ۱۶۔ مارچ ۱۷۹۷ء کو بوناپارٹ زبردستی ٹیگلیامنٹو میں داخل ہوا۔ جوبرٹ بھی جو فرولی کے ضلع میں خود مختارانہ حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ ۱۳۔ مارچ کو اپنے سپہ سالار کی فوج سے بمقام کیلا کیفورڈ میں جا ملا۔ ان دونوں فوجوں کی مدد سے بوناپارٹ نے آسٹریا کی فوجوں کا تعاقب کیا۔ اور آرچ ڈیوک چارلس کو نیومارٹ اور انزمارٹ میں دو بد شکست دی۔ اور ۷۔ اپریل کو لیوبن میں داخل ہوا۔ آرچ ڈیوک چارلس فرانسیسی حملوں کی تاب نہ لا سکا۔ چنانچہ ۱۷۔ اپریل ۱۷۹۷ء کو لیوبن میں صلح کی ابتدائی شرائط پر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ ادھر بوناپارٹ آسٹریا کی طرف روانہ ہوا۔ اور ادھر رائن اور موسل کی فوج زیر کمان موریو اور سیمبر اور میوس کی فوج کا سپہ سالار ہاک تھا روانہ ہو گئی۔ ہاک کی فوج ڈوسل ڈورف سے روانہ ہوئی۔ اور پانچ متواتر لڑائیوں کے بعد آسٹریا کی فوجوں کو شکست دی۔ وزلر پر قبضہ کر لیا ہنوور مین لیسن پر چڑھائی کر رہی تھی کہ عہد نامہ لیوبن کی خبر پہونچی اور اس خبر کے پہونچتے ہی فوجی نقل و حرکت روک دی گئی۔ مگر موریو ۲۰۔ اپریل تک رائن عبور نہ کر سکا اور نہ اس نے ابتک کوئی حملہ کیا تھا۔ اس کو بھی نقل و حرکت روک دینے کی اطلاع ملی۔ لیوبن کی ابتدائی صلح کی

لیوبن کی ابتدائی گفت و شنید ۱۷۔ اپریل ۱۷۹۷ء

وجہ سے جنگ آسٹریا اور فرانس کے پورے پانچ سال جاری رہکر ختم ہوئی۔ آسٹریا نے دریائے رائن کو فرانسیسی سرحد تسلیم کر لیا جس کے یہ معنی تھے کہ بلجیم بھی فرانس کے حوالے کردیا جائے۔ اطالیہ میں شہنشاہ آسٹریا نے وینس کے معاوضہ میں ملانیز دیدینے کا وعدہ کر لیا۔ یہ تو ممالک کی (نئی) تقسیم تھی جس پر دونوں ملک باہم راضی تھے۔ اس کے علاوہ آسٹریا سے ایک مکمل صلح اور پختہ عہدنامہ کرنیکا کام بھی ڈائرکٹروں نے بوناپارٹ کے سپرد کیا تھا۔ لیکن یہ قول وقرار جو فرانسیس نے کئے تھے اس کی پابندی صرف بحیثیت خاندان ہاپسبرگ کے بزرگ ہونے کے اس کے اوپر عائد ہوتی تھی بحیثیت بادشاہ اور شہنشاہ وہ ان شرائط کا پابند نہیں ہوسکتا تھا۔ چنانچہ یہ قرار پایا کہ بمقام راسٹاٹ کانگریس قائم کی جائے جس میں فرانسیسی جمہور اور سلطنت آسٹریا کے درمیان عہدنامہ کی شرطیں بالتفصیل طے کیجائیں۔ لیوبن کی ابتدائی صلح نے بوناپارٹ کی فتوحات کو مزید رونق دے دی۔ اور یورپ کے حکمراں فوراً سمجھ گئے کہ اب ان کو فرانسیسی جمہور سے واسطہ نہیں ہے بلکہ کارسیکا کے ایک نوجوان جرنیل سے ہے۔

باب ششم

۱۷۹۷ء - ۱۷۹۹ء

مئی ۱۷۹۷ء میں تیسرے سال کے دستور کے مطابق ایک نیا ڈائرکٹر اور واضعان قانون کا ایک نیا ثلث فرانس میں منتخب کیا گیا۔ یہ انتخابات کلیچن جماعت کے موافقت میں ہوئے۔ یہ جماعت جو کانونیشن کے انتشار کے بعد بالتدریج ترقی پذیر ہوئی اور جس کا نام کلیچی کلب کے نام پر رکھا گیا تھا مخصوص قابلیتوں کے اشخاص سے بنی تھی (ریِن آف ٹیرار) ہولناک حکومت کی خوفناک یاد اور اس کے کارکنوں کی طاقت زائل کرنے کی خواہش نے ان لوگوں کو ہمخیال اور متفق الرائے بنا دیا تھا۔ یہ جذبہ فرانس میں بہت عام تھا اور نئے واضعان قوانین جو کونسل قدما اور کونسل پنج صد میں منتخب ہوئے چند مستثنیات کے سوا ایسے لوگ تھے جو کنونیشن کے ممبر نہ تھے ان میں سے اکثر مجلس وضع قوانین کے قدیم رکن تھے۔ اور مجلس شوریٰ کے فن سے کافی واقفیت رکھتے تھے اس گروہ میں خاص طور پر قابل ذکر بارے مار بوس ہے جو بوربن عہد سلطنت میں سین ڈومین گو کا این ٹی ڈینٹ (فرانس میں ایک عہدہ کا نام ہے) تھا۔ ان کا گماشتہ جس کا نام جرنل پشیگیرو تھا نہایت توجہ طلب ہے۔ کلیچن جماعت کو پہلی کامیابی نئے ڈائرکٹر کے انتخاب میں ہوئی اختتام میعاد پر مستعفی ہونے والا ڈائرکٹر لیٹورنے تھا۔ اس کی جگہ بارتھلمی کو نامزد کیا گیا۔ یہ ایک پرانا مارکوئیس تھا۔ اور وہی مدبر تھا۔ جو بیسل کے صلحنامہ کی سلسلہ جنبانی کر چکا تھا۔ یہ انتخاب بہت پر معانی تھا اور اس کی حکمت عملی پیش خیمہ تھا۔ اس امر کی طمانیت ہو گئی تھی کہ آئندہ حکومت قدیم کے امراکی جلاوطنی کا خاتمہ ہو جائیگا

کلیچوں کی حکمت عملی

امور خارجہ میں فی الحقیقت کلیچوں کا مقصد تمام دنیا میں امن قائم کرنا تھا۔ لیکن ان کی خانگی حکمت عملی صاف اور مدلل نہ تھی اس میں شک نہیں کہ ٹیررالٹ فرقہ سے نفرت کی بنا پر کلیچوں کے دور اندیش رکن شاہی حکومت کو دوبارہ اختیار کرنا پسند کرتے تھے اور پیشگیرو اور دیگر خود غرض افراد نئے انقلاب سے دولت اور طاقت حاصل کرنے کے منصوبے باندھتے تھے انقلاب مخالف کے اسباب اس سے زیادہ امید افزا نہیں ہو سکتے تھے۔ کلیچین فرقۂ بوربن سلطنت اور اس کے اختیارات پاستانی کے زندہ کرنیکی غیر امکانی صورت کو تسلیم کرکے انگلستان کے نمونہ پر محدود اور مشروط بادشاہی کے قائم کرنیکا مدعی تھا۔ لیکن اٹھارھواں لوئی اور کومٹی دی آرٹش نے امرائے مہاجرین کی امید افزائیوں سے متاثر ہوکر معمولی سے معمولی رعائتیں قبول نہ کیں وہ ۱۷۹۱ء کے دستور کو بھی تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے حتیٰ کہ انھوں نے قدیم شاہی اختیارات پر ہلکی سی روک تھام تک منظور نہ کی ایسی صورت میں کلیچوں کو دوسری جگہ بادشاہ تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی چند لوگ جن میں غالباً پیشگیرو بھی تھا لوئی اٹھارھویں کو اس کے پیش کردہ شرائط پر اور اس سے ایک بڑی جماعت فلپ اے۔ جے لائٹ کے بیٹے ڈیوک آف آرلینس کے موافق تھی اور یہی بعد کو لوئی فلپ کے نام سے فرانسیسیوں کا بادشاہ ہوا تھا کچھ لوگ پرشیا کے ایک شہزادہ کو تخت پر بٹھانے کی فکر میں تھے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا فریڈرک ولیم ثانی کا بھتیجا شہزادہ فرانسس تخت قبول کریگا یا نہیں برلن سے خط و کتابت کر رہے تھے۔ غرض اختلاف آرا کے باعث باوجود اس مالی امداد کے جو کلیچوں کو انگلستان سے براہ سوئٹزرلینڈ پہنچتی تھی ان کی خانگی حکمت عملی سے کوئی نتیجہ نہ نکلا اور نہ ان کی امن وامان کی حکمت عملی کی کامیابی کے آثار نظر آتے تھے البتہ فرانسیسی جمہوریہ کی لڑائیوں میں کار آزمودہ اور جنگ جو سپاہیوں کی ایک جماعت جن کا پیشہ لڑائی تھا اور جن کے لئے صلح اور امن کا خیال انتہائی درجہ نفرت انگیز تھا بوناپارٹ اور ہوچی ڈائرکٹری کے دونوں بڑے جرنیل کلیچوں کی حکمت عملی کو کھلم کھلا شبہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

کلیچوں اور ڈائرکٹروں میں لڑائی۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ کلیچوں کا برتاؤ چار دن ابتدائی ڈائرکٹروں سے مخالفانہ تھا۔ ڈائرکٹری میں ان کا تنہا

رفیق بار تعلیمی کمزور ثابت ہوا اور اس کے ساتھی ڈائرکٹروں نے فوراً معلوم کرلیا کہ اس کی وجہ سے پریشان ہونا غیر ضروری ہے۔ باقیماندہ چار ابتدائی ڈائرکٹر نئے اصولوں سے متنفر ہونے میں متفق الرائے تھے اور بادشاہ کے قائل ہونے کی حیثیت سے بھی ان کو اپنی کامیابی میں شبہ کی گنجایش بھی تھی پس واضعان قوانین اور عالمانہ جماعت کی تعداد کثیر میں جھگڑا ہوجانا کچھ دور نہ تھا۔

یہ ایک نازک وقت تھا اور ان تمام سیاسی اصولوں کے جنکا اظہار سال سوم کے دستور میں ہوا تھا امتحان کا موقع تھا۔ واضعان قوانین ڈائرکٹری کے اختیارات کو غصب کرنے کی فکر میں تھے اور ڈائرکٹر اپنے اختیارات سے ایک شمہ بھی کم کرنے کو تیار نہ تھے۔ کانسلوں میں مخالفت کا پہلا عملی فعل وزیر امور خارجہ چارلس ڈیلکرو پر حملہ تھا اور اگرچہ کوئی امید کامیابی کی نہ تھی تاہم پٹ نے انگلستان اور فرانس کے درمیان صلح کرانے کی دوبارہ کوشش کا قصد کرلیا۔

انگلستان اور ڈائرکٹری میں حصول امن کی گفتگو

چوتھی جولائی ۱۷۹۷ء کو بمقام للی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں لارڈ ہیمسبری سفیر انگلستان کی جانب سے تقریباً وہی شرطیں پیش ہوئیں جو گذشتہ دسمبر میں نامنظور کردی گئی تھیں۔ سلسلۂ گفت وشنید فوراً مسدود ہوگیا اور اس کو ایک بہانہ قرار دیکر کونسل قدما اور کونسل پانصدہ کی مخالف جماعت نے ڈائرکٹروں کو صداقت کے ساتھ طالب امن نہ ہونیکا ملزم قرار دیا۔ اور کانفرنس میں مخالفت پیدا کرنیکا ذمہ دار ڈیلکرو کو بنایا۔ ڈائرکٹری نے ان الزامات کو تسلیم کرلیا۔ اور چارلس ڈیلکرو کو بطور سفیر ہالینڈ بھیج کر اس کی جگہ ٹیلی رینڈ کو وزیر خارجہ مقرر کیا۔ یہ دور اندیش اور زود رس مدبر فوراً تاڑ گیا کہ دونوں ملکوں کی باہمی رقابت ضرور ایک دن کھلم کھلا لڑائی تک پہنچے گی۔ چنانچہ اس نے نہایت شد و مد کے ساتھ ڈائرکٹری کی طرفداری کی اور بوناپارٹ اور ہوچی سے خط وکتابت شروع کردی۔ اس میں شک نہیں کہ آنے والا انقلاب (کوڈی ٹا) کا اگروہ بانی مبانی نہ تھا تو اس سے انکار نہیں ہوسکتا ہے کہ بانی مبانی جماعت کا پرجوش رکن ضرور تھا۔ ڈیلکرو کی برخاستگی بجائے خود ایک سخت واقعہ تھی لیکن دیگر وزرا بھی کونسلوں کی سخت گیری سے نہ بچ سکے چنانچہ محکمہ خارجہ کے علاوہ مملکت کے ہر محکمہ میں باستثنائے وزارت مال اور وزارت عدل مذکورۂ ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ فرنیکو دی نوفینٹو وزیر خانگی۔ جرنیل شیرر وزیر جنگ۔ پلیول ڈی پیلی وزیر بحریہ اور بی تو ار لاروشے کی جگہ چند ماہ بعد سٹوان دی لاکو ندرے وزیر پولیس مقرر ہوئے۔

فرک ٹیڈر کا انقلاب
مطابق ۴ ستمبر ۱۷۹۷ء

فرک ٹیڈر کے انقلاب نے اہل فرانس میں بہت کم دلچسپی پیدا کی۔ وہ کسی عام مظاہرہ کے باعث نہیں بلکہ دستور کی اصلی کمزوری کا نتیجہ تھا کسی مملکت میں دو مساوی طاقتیں ایک وقت میں نہیں رہ سکتی ہیں اور جب تصادم ہوتا ہے تو ایک طاقت کو ضرور شکست ہوتی ہے۔ واضعان قوانین کی جماعت میں مخالف جماعت کے لیڈر ان کو شکست دینے یا خاموش کر دینے کی صلاح میں چاروں قدیم ڈائرکٹر ہم خیال نہ ہو سکے۔ سب سے پرانا رکن کارنٹ دستور میں ہر موقع پر دخل دینا ناپسند کرتا تھا اور افواج کی مدد سے کام نکالنے کا نتیجہ تباہی خیال کرتا تھا۔ باقی تین ڈائرکٹر باراس۔ ریوبل۔ ریویلیر لیپو بہرحال متفق الرائے تھے اور ان باقاعدہ افواج کو جو پیرس کی محافظت کے لئے متعین تھیں کام میں لانے کے لئے آمادہ تھے۔ ہاک نے ہالینڈ سے ان کو معقول رقم بھیجی اور بوناپارٹ نے اپنے بہترین جرنیلوں میں سے اوگیر نامی کو ان کے احکام پر عمل کرنے کی ہدایت کر دی۔ چنانچہ اٹھارویں فریکٹیڈر (۴ ستمبر ۱۷۹۷ء) کی صبح کو واضعان قوانین کی مجلس میں گلیچین جماعت کے ۵۵ لیڈر گرفتار کر لئے گئے اور سابق وزیر پولیس کوشون دی لاپیر ٹینٹ اور چند دیگر افراد کے ہمراہ بغیر کسی مقدمہ کے کیئنس اور سنا ماری کو جلا وطن کر دئے گئے۔ کارنو اور بارتھلمی کے ساتھ ایسا سخت سلوک نہیں کیا گیا بلکہ ان کو فرار ہو جانے میں سہولتیں دی گئیں غرضکہ بغیر ایک بوند خون بہائے ہوئے یہ انقلاب ظہور پذیر ہوا اور ڈائرکٹروں کی اس کامیابی کو اہل فرانس نے بنظر اطمینان دیکھا۔

مرلن ڈوائی کا باشندہ جو ایک زبردست قانون داں تھا اور فرینکولس دی نوفیچو جو ایک ڈرامہ نویس تھا اور مجلس وضع قوانین کا قدیم رکن تھا کارنٹ اور بارتھلمی کے بجائے نئے ڈائرکٹر منتخب کئے گئے اور ان کی جگہ وزارت عدل اور خانگی وزارت پر لیمرلیشٹ اور لیٹو تر مقرر کئے گئے۔

بوناپارٹ اطالیہ میں

لیوبن کے تمہیدی مراسلات کے بعد بوناپارٹ اطالیہ کو واپس گیا اور ملان کے قریب مونٹی بیلو کو اس نے اپنا مستقر قرار دیا۔ وہ آسٹریا سے مکمل صلحنامہ کرنے کے لئے فرانسیسی جمہوریہ کی طرف سے مامور ہوا تھا۔ لیکن گفت وشنید میں کئی ماہ گذر گئے اس عرصہ میں نوجوان جرنیل اطالیہ کے انتظامات

میں مصروف رہا اس نے پہلے شہر ویرونا کو جہاں کے لوگوں نے ٹرل کی مہم کے زمانہ میں بغاوت پر کمر باندھی تھی اور جنھوں نے زخمی فرانسیسی سپاہیوں کو جو شہر میں مقیم تھے جان سے مار ڈالا تھا۔ تہدید کی

وینس پر قبضہ

اس کے بعد اس نے وینس پر قبضہ کیا اور روپیہ کی معقول رقم وصول کی اسی طرح شمالی اطالیہ پر تام و کمال تسلط قائم کرکے بوناپارٹ نے نئی حکومتیں قائم کرنی شروع کر دیں۔

لائیگوریا کی جمہوریہ

۱۵ جون ۱۷۹۷ء کو اس نے جنیوا کی قدیم حکومت کو بدل کر اور اطراف و جوانب کے مقامات کو ملاکر لائیگوری جمہوریہ قائم کی پیڈمینٹ شیر اسکو کے صلحنامہ کی بنا پر شاہ سارڈینیا کے قبضہ میں چھوڑ دیا گیا۔

جمہوریہ سیسل پائین

لیکن بوناپارٹ نے لومبارڈی۔ موڈینا ریگیو بولون۔ فریرا۔ رومیگنا بریسکیا اور منٹوا کو ملاکر جمہوریہ باسوائے آلپس قایم کی۔ اس کا دستور سال سوم کے نمونہ پر طیار ہو کر ۹ جولائی ۱۷۹۷ء کو رائج کر دیا گیا۔ ان انتظامات میں بوناپارٹ نے احتیاطاً فرانس میں نئے مقبوضات کے شامل کرنے سے احتراز کیا جزائر آیونیہ کی دوسری صورت تھی ان کو وینس نے فرانسیسی جمہوریہ کے سپرد کر دیا تھا اور فوراً ۲۸ جون ۱۷۹۷ء کو قبضہ کیا گیا۔ بوناپارٹ کا خیال تھا کہ اس سپردگی کی بدولت بحیرۂ روم کا فرانسیسی بیڑہ بحر ایڈریاٹک کے بیڑہ کو شکست دے سکیگا۔

کیمپو فورمیو کا صلحنامہ ۱۷ اکتوبر ۱۷۹۷ء

ان مہینوں میں جبکہ اطالیہ میں جدید انتظامات ہو رہے تھے آسٹروی سفیر کوبنزل نامی فرانس اور آسٹریا کے درمیان قطعی صلحنامہ کی تکمیل میں عمداً تاخیر کر رہا تھا۔ درحقیقت آسٹروی مثل انگلستانیوں کے یعنی تھیو گو مثل پٹ کے اس امید میں تھے کہ کلیچی جماعت کو فتح ہوگی۔ مگر ۱۸ فریکٹیڈر کے انقلاب نے ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور ۱۷ اکتوبر ۱۷۹۷ء کو کیمپو فورمیو کے صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔ لیوبن کے تمہیدی مقرر شدہ اصولوں پر عام طور پر عمل کیا گیا۔ دریائے راین بلا مزاحمت فرانس کی سرحد تسلیم کر لی گئی اور اطالیہ کے جدید انتظامات کو بھی قبول کر لیا گیا۔ اور وینس استریا اور ڈلمیشیا میں وینس کے اضلاع اور دریائے ایڈیج تک کے علاقے بلجیئم کے نقصان کے معاوضہ میں آسٹریا کو سپرد کر گئے اور شہنشاہ نے راسٹاٹ کی کانگرس پر اپنا اثر ڈالنے اور فرانس اور متبرک سلطنت روما میں صلح کرانیکا وعدہ کر لیا۔ کیمپو فورمیو کے صلحنامہ نے

لے یعنی انقلاب فرانس کی جنتری کی اٹھارھویں تاریخ۔

حقیقتاً شاہنشاہی کو بہ نسبت خاندان آسٹریا کے زیادہ صدمہ پہنچایا۔ راین کا بطور سرحد فرانس میں چلے جانے سے سلطنت روما کو یہ نقصان پہنچا کہ ٹریوس۔ مے اینس اور پلیٹینیٹ کے رائے دہندہ فرقے صوبۂ فرانس میں شامل ہو گئے بالعکس اس کے آسٹریا سے صرف اس کی باغی بلجیمی رعایا علیحدہ ہو گئی۔ اس صلحنامہ میں ایک خفیہ شرط بھی تھی جس کی رو سے فرانس کے جمہوریہ نے آسٹریا کے بادشاہ کو کل بیویریا دلا دینے کا مستحکم وعدہ اس معاوضہ پر کر لیا تھا کہ آسٹریا راین کے جن قلعوں پر قابض تھا ان کو یک لخت چھوڑ دے۔ کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کی خبر پاتے ہی فوراً ڈائرکٹری نے جرنیل ہٹری سے تجربہ کار جرنیل کی زیر کمان فوج کے ذریعہ سے مے اینس پر قبضہ کر لینے کی طیاریاں شروع کر دیں راین کے بائیں کنارہ پر صرف یہی ایک ایسا مقام تھا جو فرانس کے قبضہ میں نہ تھا آسٹریا کی امداد سے محروم سلطنت روما۔ مے اینس کے الیکٹر کی افواج مقابلہ کی تاب نہ لا سکیں اور ۲۹ دسمبر ۱۷۹۷ء ......

مے اینس پر قبضہ ۲۹ دسمبر ۱۷۹۷ء

کو مے اینس کو دوبارہ فرانس کی اطاعت قبول کرنی پڑی۔

ہالینڈ اور بٹویہ کا جمہوریہ

بٹوی جمہوریہ پر جو ہالینڈ میں ۱۷۹۵ء میں قائم کی گئی تھی ۱۸ فرکٹیڈر کا بہت گہرا اثر ہوا۔ ہالینڈ کے واضعان قوانین اہل فرانس کے جذبات سے بہت متاثر ہوئے اور کلیجیوں کے اثنائے حکومت میں ان لوگوں نے اپنے فرانسیسی اتحادیوں کی حمایت میں کوئی نمایاں حصہ نہیں لیا۔ لیوبن کے صلحنامہ کی تکمیل کی وجہ سے جرمنی میں لڑائی بند ہو جانے کے بعد ڈائرکٹری نے ہوشے کو ہالینڈ بھیجا۔ وہ وہاں جا کر انگلستان پر حملہ کرنے کی دوبارہ کوشش میں مصروف ہو گیا۔ اس کو ہالینڈ کے طاقتور بیڑہ پر بہت بھروسہ تھا جس کو کہ چند انگلستانی جہازوں نے امیر البحر ڈنکن کے تحت میں ٹیکزل میں محصور کر رکھا تھا۔

۱۷۹۷ء کے موسم گرما میں نور میں باغیانہ غدر جاری کرنے والے انگریزی بیڑہ کی بہت نازک حالت تھی کہا جاتا ہے کہ ایک موقع پر ہالینڈ کے پندرہ جہازوں کی نگرانی کے لئے صرف دو انگریزی جہاز رہ گئے تھے۔

فرکٹیڈر کے انقلاب کے بعد ڈائرکٹری نے جن کو موربو کی امداد کا پورا یقین نہ تھا فوراً ہوشے کو ہالینڈ سے ہٹا لیا اور راین ڈویژن اور سیمبر ویوز کی متحدہ افواج کو

جن کا نام جرمنی فوج تھا اس کے زیر کمان کر دیا۔ اس فوج کو ہاتھ میں لیتے ہی بوناپارٹ کا بڑا رقیب ہوشے ۱۹ ستمبر ۱۷۹۷ء کو اس دنیا سے اٹھ گیا۔ ہوشے کی خوش انتظامی سے محروم ہو کر بیٹوی جمہوریہ

کمبرڈاؤن کی مہم ۱۱ اکتوبر ۱۷۹۷ء

نے جدید ڈائرکٹری کی ہم عالیشان جنگی حکمت عملی کے خوف سے ہالینڈ کے بیڑے کو ٹیکسل چھوڑ دینے کا حکم دیدیا۔ امیر البحر ڈنکین نے کمبرڈاؤن کے قریب مقابلہ کیا اور سخت لڑائی کے بعد ہالینڈ کے بیڑے کو شکست دی۔ چنانچہ بحری حکمت عملی کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہسپانی بیڑہ راس سنیٹ وینسنٹ کے معرکہ میں اور ہالینڈ کا بیڑہ کمبرڈاؤن کی لڑائی میں تباہ ہو گیا۔

بوناپارٹ پیرس میں

۵ دسمبر ۱۷۹۷ء کو بوناپارٹ پیرس پہنچا۔ ہوشے کی موت کے بعد اسکا کوئی رقیب باقی نہ تھا۔ اٹھارہ فریکٹیڈر کے انقلاب میں فوجی عنصر اس درجہ غالب تھا کہ اس کے سپہ سالار اعظم کے ہاتھ میں کل سیاسی معاملات قطعی طور پر تھے۔ ڈائرکٹروں نے اس کا جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا اور عوام کی جانب سے استقبال کیا۔ لیکن وہ اس کی روز افزوں ترقی کی عزت سے خوفزدہ ہو گئے کہ وہ مبادا سیاسیات میں دخل دینے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اس کو خانگی افواج کی کمان دی گئی۔ جس کا مقصد انگلستان پر حملہ کرنا تھا۔ بوناپارٹ ہوشے کی طرح حملہ کرنے کا دل سے متمنی تھا۔ لیکن رودبار انگلستان میں ایک طاقتور بیڑے کے ہوتے ہوئے فوج کو پار اتار لیجانے کی غیر معمولی دقتوں کو بھی خوب سمجھتا تھا۔ اسی خیال سے اس نے ڈائرکٹری کو صلاح دی کہ انگلستان پر براہ راست حملہ کرنا عقل سے بعید ہے۔ اس کے بجائے ایشیا میں انگلستان پر حملہ کرنا چاہیئے۔ بوناپارٹ کو بہ نسبت انگلستان کے ہندوستان پر حملہ کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا چنانچہ اس کے دل میں مشرق میں فتح کشی کا ولولہ پیدا ہوا۔ اور ڈائرکٹری اپنے آزمودہ کار اور حوصلہ مند جرنیل کو فرانس سے چند روز دور رکھنے پر بہ خوشی رضامند ہو گئی۔

مصر کی مہم ۱۷۹۸ء

۱۹ویں مئی ۱۷۹۸ء کو بوناپارٹ اطالیہ کی مہم میں آزمائے ہوئے اور چنے ہوئے سپاہی لیکر طولون سے روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ نہ صرف اس کے محبوب جرنیل تھے۔ بلکہ فرانس کے بہت سے علماء اور فضلاء بھی ہمرکاب تھے۔ ۹ جون کو بیڑا مالٹا پہنچا۔ اور پارصوں کے سینٹ جان اسپتال کے سپاہیوں نے جو ازمنہ متوسطہ سے اس جزیرہ پر قابض تھے فرانسیسی جرنیل کے حوالہ کر دیا۔ مالٹا میں ایک محافظ فوج چھوڑ کر بوناپارٹ مصر کی جانب روانہ ہوا۔ وہ اسکندریہ کے سامنے یکم جولائی کو جہازوں سے اترا اور ۲ جولائی کو قبضہ

کرکے قاہرہ کی جانب بڑھا ۲۱ رجولائی کو پیرامڈز کی لڑائی میں مملوکوں کو شکست دی اور چوبیسویں کو قاہرہ پر قبضہ کرلیا۔

جنگ نیل یکم اگست

بحیرۂ روم کا انگلستانی بیڑہ جو نیلسن کی کمان میں تھا مصر پر چڑھائی روک دینے کا یقین رکھتا تھا۔ لیکن غلط ہدایتوں کے باعث فرانسیسی افواج کو جہاز سے اترنے سے نہ روک سکا۔ یکم اگست کو بہرحال نیلسن اسکندریہ کے سامنے نمودار ہوا اور خلیج ابوکیر کی لڑائی میں جو عام طور پر جنگ نیل کے نام سے مشہور ہے اس نے فرانسیسی بیڑہ کو تباہ کر ڈالا۔ اس فتح نے بوناپارٹ اور اس کی افواج کو فرانس سے قطعی جدا کر دیا۔ بحیرۂ روم انگلستان کے قبضہ میں رہا اور کئی مہینوں تک انھوں نے اخبارات اور کمک کی روانگی کو بند رکھا۔ نومبر میں انھوں نے مینورکا پر اس فوج کے ذریعہ سے جو آنریبل سر چارلس سٹوارٹ کے کمان میں تھی قبضہ کرکے یورپ کے بڑے جنوبی سمندر میں اپنے قدم جما دئیے۔ ۱۸۰۰ء میں مالٹا کی محافظ فوج نے جرنیل پیگٹ اور کپتان سر الگزینڈر کی اطاعت قبول کی۔

ڈائرکٹری کی خانگی حکمت عملی

بوناپارٹ کے پیرس سے روانہ ہونے کے پہلے ایک نئے ڈائرکٹر کے انتخاب کا وقت آچکا تھا۔ فرینک کویس ڈی نوفیچیوٹو کے مستعفی ہونے کی باری تھی۔ اس کی جگہ ٹریل ہارڈ مقرر ہوا جو مجلس وضع قوانین اور کانونشن کا قدیم رکن تھا۔ ٹریل ہارڈ خود تھرمیڈورین جماعت کے مخصوص نمایندوں میں سے تھا۔ کانونشن کے اختتام کے بعد پہلے وہ ہالینڈ میں عہدۂ وزارت پر مامور رہا تھا اس کے بعد ریسٹٹ کی کانگریس میں فرانسیسی سفیر کی حیثیت سے مقرر تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر سی ایس چاہتا تو ڈائرکٹری میں داخل ہو جاتا۔ لیکن اس نے دوسری حیثیت سے کام کرنا پسند کیا۔ فرینکو دی نوفیچیو فوراً اپنے پرانے عہدۂ وزارت ملکی پر واپس ہوا۔ وزارت میں صرف ایک تبدیلی ہوئی اور وہ یہ کہ امیر البحر برو وزیر بحری مقرر کیا گیا۔ ڈائرکٹری نے ۱۸ فریکٹیڈر کی فتح سے جوش میں آکر سال سوم کے دستور کی خلاف ورزی کرنے میں قطعی تامل نہ کیا۔ شاہ پسندوں یا کلیچیوں نے ۱۷۹۸ء کے کانسلوں کے انتخاب میں شریک ہونے کی ہمت نہ کی۔ حکومت عوام کے طرفداروں نے جس کو چاہا انتخاب کیا لیکن ڈائرکٹر جس طرح کلیچیوں کے مخالف تھے اسی طرح حکومت عوام کے زیر اثر رہنا نہیں چاہتے تھے چنانچہ بغیر کسی قانونی وجہ کے انھوں نے کونسلوں کے بہت سے انتخابات کو منسوخ کر دیا۔ اور ان کی جگہ اپنے

آدمیوں کو نامزد کیا۔ قانون کی اس قسم کی خلاف ورزی ڈائرکٹری کی خانگی حکمت عملی کے دوسرے شعبوں میں بھی ظاہر ہوئی۔

ڈائرکٹروں نے باوجود دستور کی ممانعت کے مالیات میں دخل دیا اور ریمل کی صلاح سے کیمبن کی مثال پر عمل کیا اور کسی قدر دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ فرانس پر اس کا بہت کم اثر ہوا کیونکہ سرکاری نوٹوں کی قیمت میں کمی کی وجہ سے گورنمنٹ کے قرضخواہ بہت کم سود کی توقع رکھتے تھے۔ اہل فرانس سیاسی جھگڑوں سے تنگ تھے اور اسی وجہ سے ڈائرکٹر خانگی نظم ونسق میں بہ مشکل تمام امن قائم رکھ سکے۔

ملک میں روپیہ کی کمی کا بدل اس طرح پر ہوا کہ صرف گورنمنٹ مزدور پیشہ لوگوں کے واسطے کام مہیا کرنیکی بڑا ذریعہ تھی اور مفتوحہ ممالک سے جو کچھ روپیہ آتا تھا وہ مزدوری کے لئے کافی تھا یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اس دیوالیہ گورنمنٹ کی لوگ مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو مانتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عام توجہ امور خارجہ کی طرف مبذول تھی۔

کیمپو فورمیو کے صلحنامہ نے فرانس کا صرف ایک دشمن یعنی انگلستان باقی رکھا۔ اور صرف انگلستان کی قوت کو صدمہ پہنچانے کے لئے بوناپارٹ نے مصر پر توجہ کی تھی۔ اسی باعث ڈائرکٹری نے ہوشے کی دلپسند تدبیر پر عمل کیا اور ایک فوج جرنیل ہمبرٹ کی سرکردگی میں اگست ۱۷۹۸ء کو آئرلینڈ روانہ کی لارڈ کارنوالس نے اس کو ستمبر میں اطاعت قبول کر لینے پر مجبور کر دیا۔ ہرچند دول براعظم فرانس کی فوجی برتری کو تسلیم کرنے پر مجبور تھے تاہم وہ ایک عالم گیر جنگ چھیڑ دینے کیلئے صرف موقع کے منتظر بیٹھے تھے بوناپارٹ کی عدم موجودگی سے ان کو اچھا موقع ہاتھ آیا۔ اس کے علاوہ فرانس کے خلاف اتحادیوں کی ایک نئی جماعت بنانے کے حیلے کچھ کم نہ تھے۔ انگلستان کے وزیر نے دول براعظم کے اس طرز عمل کو تاڑ لیا چنانچہ اس کے نمایندے یورپ کے درباروں میں سلسلہ جنبانیاں کرنے لگے۔

ڈائرکٹری کی حکمت عملی امور خارجہ میں

ڈائرکٹریٹ کی حکمت عملی کو سمجھ گئے اور انھوں نے ہر امکانی کوشش اس کی مخالفت کی شروع کر دی۔ فرانس کی حکمت عملی کا راز ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ پرشیا کے اتحاد کو قائم رکھے۔ چنانچہ اس خدمت کے لئے سی ایس نے جو باوجود غیر عہدہ دار ہونے کے فرانس کا سب سے زیادہ باأثر شخص تھا سفارت خاص پر برلن جانے کے لئے اپنے کو نامزد کرا لیا۔ اس شخص کا خیال تھا کہ خوشامد اور دھمکیوں کی آمیزش

سے پرشیا کے فریڈرک ولیم ثالث کو جو نومبر ۱۷۹۷ء میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا تھا ایک مدافعانہ و جارحانہ اتحاد پر آمادہ کریگا - لیکن یہ بادشاہ باوجود اپنی ذاتی کمزوریوں کے اپنے باپ کے غیر جانبدارانہ طرز عمل پر قائم رہنے کا مستقل ارادہ کر چکا تھا - اس لئے سی ایس کے دلائل اور انگلستانی وزیر خارجہ کے بھائی مسٹر ٹامس گرینول کے براہین اس کو کسی جانب نہ کھینچ سکے انگلستان کی کوششیں وئینا اور پیٹرس برغ میں زیادہ کامیاب ہوئیں - شہنشاہ فرانسس اور اس سے زیادہ آسٹروی رعایا فرانس کی کامیابیوں سے متنفر تھے اور اپنے دل کو یہ کہکر خوش کرتے تھے کہ "ہم کو نپولین کی مافوق الفطرت قابلیتوں کے ہاتھوں سے شکست نصیب ہوئی ہے نہ کہ فرانسیسی سپاہیوں کی بہادری سے" کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کے بعد بوناپارٹ نے بغیر ڈائرکٹری کے مشورہ کے جنرل برناڈوٹی کو فرانس کی جانب سے وئینا کا سفیر تجویز کیا - اہل آسٹریا نے اس تقرر کو اپنی ہتک خیال کیا - اگرچہ شہنشاہ اور اس کے وزرا نے اس کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ رکھا تاہم اس کو معلوم ہو گیا کہ اہل وئینا اس سے بہت ناراض تھے چنانچہ ۱۳ اپریل ۱۷۹۸ء کو اہل وئینا نے اوارہ سفارت فرانس کے سامنے جمع ہو کر سفیر کو ذلیل کیا اور فرانسیسی جمہوریہ کے جھنڈے کی دھجیاں اڑا دیں -

باوجود اس ذلت کے ڈائرکٹروں نے آسٹریا کے خلاف علم جنگ بلند کرنا مناسب نہ سمجھا - لیکن ان کو اہل فرانس کے روبرو اپنے خطبوں میں اس امر کے اظہار کا بہانہ ہاتھ آگیا کہ اہل آسٹریا کو اہل فرانس سے فطری نفرت ہے - چونکہ اہل آسٹریا کی یہ حالت تھی اس لئے اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے کہ وئینا میں سفیر انگلستان کا نہایت جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا[1] شہنشاہ پال پر اگرچہ وحشت کے آثار نمایاں تھے اور وہی اس کے قتل کا باعث ہوئے تاہم وہ ابتک قطرین کی جانشینی کی عزت کو نبھائے بیٹھا تھا اس کے وزرا قطرین کے زمانے کے تھے اور خود اس کی وہی حکمت عملی تھی جو قطرین کی تھی قطرین اگرچہ فرانس سے لڑنے کا قطعی انکار کر چکی تھی تاہم پال کے جرنیلوں نے اس کے دل میں یہ ولولہ ضرور پیدا کر دیا تھا - وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ آیا روسی فوج فرانس کی ناقابل شکست فوج کے مقابلہ میں آسٹروی اور پروشوی افواج سے زیادہ کامیاب ہو سکیگی یا نہیں

ہیلویٹیا کی جمہوریت اپریل ۱۷۹۸ء

فرانسیسی ڈائرکٹری نے باوجود اس علم کے کہ اس کو بہت جلد آسٹروی طاقت کے خلاف دوسری مرتبہ اور روسی قوت کے

[1] مسلح امداد کے لئے پٹ کی درخواست پیٹرز برغ میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی -

مقابلہ میں پہلی دفعہ تلوار کھینچی گئی بلا سبب فرانسیسی سرحد پر نئے دشمن کھڑے کر لئے سوئٹزرلینڈ کے معاملات میں دخل دیکر اس نے سخت غلطی کی۔ ان کے پاس اس مداخلت کی کوئی معقول وجہ بھی لیکن ڈائرکٹری اپنی سی جمہوریہ سوئٹزرلینڈ کو اختیار کرانے کے لالچ میں پھنس گئے سوئٹزرلینڈ کے اکثر صوبوں کا انتظام خاص طور پر اجتماعیہ اور عددیہ تھا۔

ہر صوبہ اور شہر کی حکومت چند خاندانوں کے ہاتھوں میں تھی اور رعایا کی سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی حالت قریب قریب بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ فرانس کے انقلاب سے پیشتر تھی اور فرانس کے انقلابی خیالات سوئٹزرلینڈ کے کاشتکاروں میں دیکھا دیکھی سرایت کر گئے تھے۔

۱۷۹۸ء کی ابتدا میں پیزڈی وڈ کی رعایا نے صوبہ برن کے اختیارات کے خلاف باغیانہ طرز اختیار کیا۔ اس بغاوت کی تقلید میں دوسرے صوبوں میں بھی بلوے ہوئے۔ کاشتکاروں نے نظام جاگیری کے آثار کو ہر جگہ برباد کر کے حریت و مساوات اور اخوت کی موافقت میں اعلانات کئے۔ رعایا کے لیڈروں نے فرانس سے امداد طلب کی اور ایک طاقتور فوج نے جرنیل برون کی کمان میں سوئٹزرلینڈ پر حملہ کیا۔ صوبوں کی قومی سپاہ کو بآسانی شکست دے کر برن پر قبضہ کر لیا اور بیت المال پیرس روانہ کر دیا۔ اور مجلس وضع قوانین جس کو آزادانہ طریقہ پر منتخب کیا گیا تھا قائم کی گئی۔ اس مجلس نے ہیلویٹیہی جمہوریہ کا اعلان کیا جو واحد تھی اور ناقابل تقسیم۔ اس میں ایک ڈائرکٹری۔ دو کونسلیں اور وزرا شامل تھے۔ اور فرانسیسی ماسوائے الپس اور بٹیوی جمہوریہ کے نمونہ پر مبنی تھی۔ غرضکہ اس جمہوریہ نے سوئٹزرلینڈ میں قدیم دستور اجتماعیہ کی جگہ لیلی اور بہت سی اصلاحیں عمل میں لائی گئیں۔ ۸ مئی ۱۷۹۸ء کو خانگی گرد گیریاں ختم کر دی گئیں اور ۱۳ مئی کو قانونی پاداش میں جسمانی سختیاں موقوف ہو گئیں اور ۳ اگست کو مختلف مذاہب کے افراد میں مناکحت جائز قرار پائی اور بالآخر تمام جاگیری حقوق مکمل مسترد کر دیے گئے۔ یہ اصلاحیں زبردست تھیں اور باشندگان سوئٹزرلینڈ کے لئے ناقابل قبول۔ اری۔ شیوٹز اور انڈروالڈن کے کوہستانی باشندوں نے جو سوئٹزرلینڈ قدیم حریت کے بانیوں کے اخلاف تھے فرانسیسی سنگینوں کے زیر اثر آزاد ہونے پر اعتراض کیا اور جب قومی کی بلند آہنگی نے کاشتکاروں کو آزاد کرنے والے فرانسیسیوں کے خلاف فوراً ایک فوج

تیار کردی۔ فرانسیسی افواج کو ہر وقت ہتھیاروں کی پناہ میں رہنا پڑتا تھا اور ہیلویٹی جمہوریہ باوجود اس حریت عامہ کے جو فرانس کے طفیل میں حاصل ہوئی تھی آزاد شدہ کاشتکاروں کی نگاہوں میں بھی ذلیل تھی۔ فرانسیسی نام سے نفرت ان کے خودمختارانہ طرزعمل کے باعث بڑھ گئی تھی۔ اس بدنما طرزعمل کا بانی فرانسیسی کمشنر ریپنٹ تھا جو ریوبیل نامی ڈائرکٹر کا قریبی رشتہ دار تھا۔ غرضکہ ڈائرکٹری کی مداخلت نے سوئٹزرلینڈ میں ایک قوم کو مسلح بدست شمشیر کر دیا ہر چند کہ یہ مداخلت نہایت پاکیزہ اصولوں پر مبنی تھی۔

اطالیہ کے واقعات

جب بوناپارٹ نے اطالیہ کو خیرباد کہا تو اس جگہ فرانسیسی افواج کی کمان پر جو جمہوریہ ماسوائے الپس کی سرحد پر قابض تھیں جرنیل برتھیر مقرر ہوا۔ اس جرنیل نے بوناپارٹ کی طرح کامیابیاں حاصل کرنے کی آرزو میں روما کے متعینہ فرانسیسی سفیر جرنیل ڈوفو کے قتل کو بہانہ قرار دیکر اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ پوپ پائس ششم روما سے فرار ہو کر پیسا کے کارتھوسین خانقاہ میں جا چھپا اور اہل روما نے جمہوریہ کا دوبارہ اعلان کر دیا۔

روما کی جمہوریہ فروری ۱۷۹۸ء

قدیم زمانہ کے مطابق قونصل اور ٹربیون مقرر کئے گئے اور ڈائرکٹری نے روما کی دوسری جمہوریہ کا نہایت مسرت سے خیر مقدم کیا۔ جرنیل برتھیر کو روپیہ کی کثیر رقم کے پیرس بھیجنے کا موقع ہاتھ آیا۔ نیپلس کا بادشاہ یا اگر زیادہ بڑھکر کہا جاوے تو دونوں جزائر صقلیہ کا بادشاہ نئی جمہوریہ کا ہر طرح مخالف تھا۔ انگلستانی اور آسٹروی سفیروں کی باتوں میں آکر اور بالخصوص نیل کی لڑائی میں نیلسن کے فتحیاب ہونے کی خوشی میں اس نے روما پر حملہ کرنے کی ٹھان لی۔ اور اپنی افواج کا افسر ایک آسٹروی جرنیل میک نامی کو بنایا۔ اور بغیر اعلان جنگ[1] روما پر قبضہ کر لیا۔ فرانسیسی افواج کو پسپا ہونا پڑا۔ لیکن چمپیانٹ نے جو برتھیر کی جگہ مقرر ہوا تھا فوراً اپنی افواج کو جمع کر کے ۱۵ دسمبر ۱۷۹۸ء میں روما پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ چمپیانٹ نے حملہ کر کے ممالک محروسہ نیپلز پر حملہ کیا اور اطالیہ میں فرڈیننڈ کے تمام مقبوضات کو فتح کر لیا۔ بادشاہ صقلیہ کو فرار ہو گیا اور جنوری ۱۷۹۹ء میں

پارتھی نوپی جمہوریہ جنوری ۱۷۹۹ء

پارتھینوپین جمہوریہ[2] کا اعلان ہوا اطالیہ کی دو باقیماندہ خودمختار ریاستوں پر بھی فرانسیسی افواج نے اپنا قبضہ کر لیا۔ ان میں سے پیڈمنٹ کو بغیر اعلان جنگ کے اور بغیر کسی بہانہ کے جرنیل

[1] ۲۹ نومبر ۱۷۹۸ء

[2] بمقام نیپلز

جوبرٹ نے نومبر ۱۷۹۸ء میں فتح کرلیا اور بادشاہ چارلس ایمونیل چہارم سارڈینیا کو فرار ہوگیا۔ دوسری ریاست ٹسکنی باوجود گرانڈ ڈیوک کی خواہش کے۔ کہ فرانس سے صلح قایم رہے بیکار بنائی گئی اور فرانس کی افواج نے ۲۵ مارچ ۱۷۹۹ء کو فلورینس پر قبضہ کرلیا۔ اطالیہ اور سوئٹزرلینڈ پر قبضہ پاکر فرانس کی فوجی طاقت میں کچھ اضافہ نہ ہوا۔ البتہ ڈائرکٹری کے اس طرز عمل سے آسٹریا انگلستان اور روس میں سخت منافرت پھیل گئی اور اُن کے دلوں میں خوف پیدا ہوگیا ڈائرکٹروں کو بھی معلوم ہوگیا تھا کہ عنقریب فرانس سے ایک نہایت خوفناک جنگ چھڑنے والی ہے اس موقع پر انھوں نے بوناپارٹ کی دوری پر سخت تاسف کیا اس جنگ میں کثیر التعداد سپاہیوں کی ضرورت تھی فن جنگ سے واقف اور تجربہ کار افسروں اور نان کمیشن افسروں کی کمی نہ تھی لیکن بڑی دقت سپاہیوں کی فراہمی میں تھی گو لفٹیننٹ کے طریقہ پر عمل کرنا اب کسی عنوان ممکن نہ تھا اور نہ یہ امید تھی کہ ملک خطرہ میں ہے کی بلند آواز پر مجاہدین جمع ہوجائینگے۔ فرانس کی جمہوریہ فوجی طاقت بن چکی تھی اور سوال یہ تھا کہ رضاکار کس طریقہ پر بھرتی کئے جاویں یہ سوال نہ تھا کہ رعایا کے قلوب کو کن ذرایع سے برانگیختہ کیا جاوے۔

> فوج میں زبردستی بھرتی کا قانون ۵ ستمبر ۱۷۹۸ء

۱۹۔ فرکٹیڈر سال ششم (۵ ستمبر ۱۷۹۸ء) کو کونسل قدما اور کونسل پنجصدہ نے ڈائرکٹری کی درخواست پر پہلا قانون جبریہ بھرتی (لا آف کنسکرپشن) پاس کیا اس قانون سے جملہ باشندگان فرانس کو ۲۰ اور ۲۵ سال کی عمر کے درمیان سوا چند مستثنیات کے فوجی خدمت کے قابل قرار دیدیا گیا۔ اور ان کی تقسیم پانچ حصوں میں کی گئی۔ ان میں سے ایک یا ایک سے زاید اقسام کی فوج کو گورنمنٹ واضعان قوانین کی اجازت سے جمع کرسکتی تھی۔ یہ قانون ابتدا ہے ان افواج کی جن سے نپولین کی افواج کی ترکیب ہوئی تھی۔ جبریہ بھرتی کا قانون نپولین کے اول قونصل مقرر ہونے سے چند ماہ قبل پاس ہوا تھا۔

> شروع جنگ ۱۷۹۹ء

وائنا کے بلوہ کا جس کے باعث فرانسیسی سفیر برناڈوٹی کو فرانس واپس ہونا پڑا تھا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ڈائرکٹری نے اس کے بجائے کسی کو مقرر نہیں کیا بلکہ عرصہ تک خط وکتابت ہوتی رہی کہ فرانس کی اس تذلیل کا معاوضہ فرانس کو ملنا چاہئیے۔ چونکہ جانبین سے سرگرمی کا اظہار نہ ہوا اس لئے کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا۔

بلکہ فرانسیسی ڈائرکٹر اور شہنشاہ فرانسس دونوں لڑائیوں کی طیاریوں میں مشغول رہے اور جنگ کھلم کھلا ۱۷۹۹ء کی ابتدا میں شروع ہوی جبکہ آسٹروی افواج نے آرچ ڈیوک چارلس کے زیر کمان گریسنز کے وردوں پر قبضہ کیا۔ اعلان جنگ سے قبل اسی مقام کے قرب وجوار میں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اطالیہ میں جرنیل شیرر پر جو ویروتا میں مقیم تھا آسٹروی جرنیل کرے نے حملہ کیا اور جرمنی میں جرنیل جورڈن بلیک فوریسٹ (صحرائے اسود) میں پسپا ہوا ان دونوں نوجوانوں میں چند چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں آخرکار ۲۵ مارچ ۱۷۹۹ء کو آرچ ڈیوک چارلس نے جورڈن کو اسٹوکا کی باقاعدہ لڑائی میں شکست دی اور چند روز بعد ۵ اپریل کو شیرر نے میگنینو پر شکست کھائی۔ راسٹٹ کی کانفرنس اب تک اپنا اجلاس کر رہی تھی اور آسٹریا اور فرانس کے درمیان صلح صرف نام کو باقی تھی۔ فرانس اور سلطنت روما کا صلحنامہ جس پر راسٹٹ میں غور کیا جارہا تھا فی الحقیقت گفت وشنید کیلئے ایک نازک مسئلہ تھا کیونکہ اسمیں مقدس سلطنت روما کو از سرنو ترتیب دینا تھا اور یہ نئی ترتیب صرف اس وقت ممکن تھی کہ اسقفوں کو دنیوی اختیارات دئے جائیں۔ آخرکار ۱۷۹۹ء میں اپریل کے مہینہ میں اسٹوکا اور میگنینو کے جنگ کے بعد راسٹٹ کے فرانسیسی سفیروں کو معلوم ہوگیا کہ سلطنت سے تکمیل صلح کی امید قطعی بیکار ہے۔ چنانچہ انھوں نے فرانس کی واپسی کے لئے پروانے راہداری کے طلب کئے اور انکار پر بغیر پروانجات راہداری روانہ ہوگئے۔ راسٹٹ سے نکلتے ہی چند آسٹروی سپاہیوں نے ان پر حملہ کیا اور دو شخص روبرجوٹ اور بونیر ڈیکو کام آئے اور تیسرا جس کا نام جین ڈبرے تھا مردہ سمجھکر چھوڑ دیا گیا۔ بین الاقوامی قانون اور سفیروں کے حقوق کی اس درجہ پائمالی نے ایک رسمی اعلان جنگ کی صورت اختیار کرلی تھی۔ اور نہ صرف ڈائرکٹری بلکہ فرانس کی رعایا کو نہایت خونریز جنگ کے لئے برانگیختہ کردیا۔ اسی اثنا میں شہنشاہ پال والی روس نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ چنانچہ تین مختلف میدانوں میں تین افواج کی روانگی کے احکامات صادر ہوے۔

اسٹوکا اور میگنینو کی لڑائیاں ۲۵ مارچ اور ۵ - اپریل

اطالیہ کی مہم ۱۷۹۹ء میں

۱۷۹۹ء کی مہم تین مقامات پر ختم ہوی ان میں روسیوں نے نمایاں حصہ لیا۔ اطالیہ میں ایک روسی فوج نے جو یورپ کے نہایت

مشہور جرنیل سودروف نامی کے زیر کمان تھی آسٹروی فوج کو سیگنینو کی لڑائی کے بعد کمک پہونچائی۔ سودروف ۲۰؍ اپریل کو ایڈا کی راہ سے گذرتا ہوا کسینو پہونچا اور موریو کو جو شیرر کی بجائے کمان پر مقرر ہوا تھا شمالی اطالیہ سے بھگا دینے میں کامیاب ہوا۔ ۲۸؍ اپریل کو سودروف کے ملان میں داخل ہوتے ہی جمہوریہ سوائے آلپس کا خاتمہ ہو گیا۔ ۲۷؍ مئی کو وہ ٹورن میں داخل ہوا اور منٹوا اور الیسنڈریا کا محاصرہ کرنے کے لئے فوجیں چھوڑ کر موریو کی بقیہ فوج کو اس نے جینوا میں محصور کر لیا۔ اطالوی جزیرہ نما میں صرف جوزف موریو ہی کی فرانسیسی فوجیں نہ تھیں بلکہ متعدد و طاقتور فوجی دستے نیپلز کی فوج کے نام سے نیپلز اور روما میں نوساختہ رومی اور پارتھی نوپی جمہوریتوں کی امداد کے لئے جمع تھے۔ میکڈانلڈ جو اس فوج کی کمان پر چمپیانیٹ کے بجائے مقرر ہوا تھا آسٹروی روسی افواج پر بسرعت لپکا اور دشمن کے پہلو پر حملہ کرنیکا قصد کیا۔ سودروف ٹورن سے ہٹ آیا اور بائیں جانب اپنے نئے حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے سامنے آیا۔

ٹریبیا کی لڑائی ۱۷ تا ۱۹ جون

"ٹریبیا کے کناروں پر تین دن ۱۷ سے ۱۹ جون تک لڑائی ہوتی رہی۔ جنگ کا نتیجہ تو مذبذب رہا لیکن میکڈانلڈ یہ معلوم کر کے کہ موریو اس کی امداد کو جینوا سے نہیں آیا مجبوراً ٹسکنی میں رجعت کر گیا۔ قطعی علیحدہ ہو جانے کے خوف سے اُس کو سمندر اور پہاڑ کے درمیان کا دشوار گذار راستہ اختیار کرنا پڑا اور جنوبی اطالیہ کی محافظ فوجوں سے فرانسیسی سپاہی چھانٹ کر موریو سے جا ملا۔ فرانسیسی رجعت کے بعد اطالوی جمہوریتوں کی سخت مخالفت ہوئی پارتھی نوپی جمہوریہ کا خاتمہ ہو گیا اور صقالین کے بادشاہ فرڈیننڈ نے اپنی رعایا سے نہایت بیرحمی کیساتھ بدلہ لیا۔ پاپا پائس ششم اپنے مقام پناہ سے جو فلورنس کے قریب تھا ویلنس بھیج دیا گیا تھا لیکن جسطرح

پاپا پائس ششم کی موت ۲۹؍ اگست ۱۷۹۹ء

نپولین نے بعد کو اس کے جانشین کو بطور ضمانت قید میں رکھ چھوڑا تھا اسی طرح ڈائرکٹروں کا ارادہ اس کو مقید رکھنے کا تھا۔ مگر بڈھا پاپا قید کی صعوبتوں کو برداشت نہ کر سکا اور ۲۹؍ اگست ۱۷۹۹ء کو ویلنس میں مر گیا۔ پوپ اور کارڈینلز کے موجود نہ ہونے سے روما امرا اور رؤسا کے ہاتھوں میں پڑ گیا جنھوں نے اہل جمہوریہ پر ظلم و تعدی کرنے میں بادشاہ صقالین کا اتباع کیا۔ اسی اثنا میں فرانسیسی ڈائرکٹری نے جرنیل جوبرٹ کو جو بوناپارٹ کے

قدیم ماتحتوں میں بہترین آدمی شمار ہوتا تھا۔ موریو اور میکڈانلڈ کی بقیہ افواج کی کمان جنیوا میں جاکر لینے کا حکم دیا۔ جنیوا سے افواج لیکر وہ الیسنڈریا کے محاصرہ کو اٹھانے کو نکلا۔ لیکن ۱۵ اگست کو سوورف نے ایک بڑے محاربہ میں اس کو بمقام نووی شکست فاش دی۔ اس معرکہ میں جوبرٹ ہلاک ہوا۔ باوجود ان شکستوں کے ڈائرکٹری فرانس کے قبضہ سے

نووی کی لڑائی
۱۵؍ اگست

اطالیہ کے نکل جانے کا انکار ہی کرتی رہی۔ اس کے بعد نئی فوج چمپیانٹ کے زیر کمان ترتیب دیگئی لیکن آسٹریوں نے میلس کے زیر کمان اس فوج کو بمقام جینولا ۴ نومبر کو شکست دیکر فرانس میں بھگا دیا۔

سوئٹزرستان میں لڑائی ۱۷۹۹ء

جبکہ سوورف اطالیہ کو فتح اور بوناپارٹ کی یادگاروں کو برباد کر رہا تھا میسینا جو فرانسیسی افواج کو لئے ہوئے سوئٹزرلینڈ میں پڑا ہوا ایک نہایت اہم کام میں مشغول تھا۔ آرچ ڈیوک چارلس جس کے ماتحت ایک روسی فوج کارساکوف والی تھی فرانسیسیوں کو آہستہ آہستہ نکالتا ہوا سوئٹزرلینڈ میں گھس آیا اگست ۱۷۹۹ء میں آرچ ڈیوک نے زیورچ میں کارساکوف کو فوج سپرد کردی اور خود حکم پاتے ہی اپنی فوج کے بڑے حصہ کو لیکر فرانس پر حملہ کرنیکی غرض سے راین کو روانہ ہوا۔ کورساکوف جب اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو سوورف سے فوجی قابلیت میں کہیں کمتر ثابت ہوا۔ میسینا نے خطرہ میں پڑکر بہادری کے ساتھ مدافعت کرنا پسند نہ کیا۔ لیکن ۲۶ ستمبر کو

زیورچ کی لڑائی
۲۶؍ ستمبر

روسیوں کو زیورچ سے نکالنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کو نہایت مناسب موقع پر فتح حاصل ہوئی کیونکہ سوورف نے جوبرٹ کو نووی پر شکست دینے کے بعد باوجود سخت موسم کے کوہ آلپس کے پار جانیکا ارادہ کرلیا تھا۔ ۲۴ ستمبر کو زیورچ پر میسینا کی فتح کے دو روز قبل اصلی روسی فوج درہ سینٹ گوتھرڈ کی چوٹی پر نمودار ہوئی جرنیل لیکورب نے جو اپنے عہد کا پختہ کار پہاڑی جرنیل تھا سینٹ گوتھرڈ پر قبضہ کرلیا۔ اور صرف چند پلٹنوں نے روس کی پوری فوج کو روکے رکھا۔ تاہم سوورف اپنے قدم جمائے رہا اور میسینا کی افواج کے پرزے اڑانے کے منصوبے باندھتا رہا۔ چند ہفتوں کے انتظار کے بعد ایلڈرف کے گاؤں تک پہنچ سکا۔

کشتیاں نہ مہیا ہونے اور جھیل سے پار نہ ہو سکنے کے باعث اس کو مجبوراً رجعت کرنی پڑی اور جب گرینسن پہنچا تو اس کی فوج فاقوں اور موسم کی سختیوں سے قریب برباد ہو چکی تھی۔ غرضکہ مسینا نے اس طرح اپنے نہایت خطرناک دشمن سے نجات پاکر کانسٹنیس پر قبضہ کیا اور آرچ ڈیوک چارلس کو ایک جانب سے ہٹاتے ہٹاتے ڈینیوب تک پسپا ہو جانے پر مجبور کیا۔

ہالینڈ کی مہم ۱۷۹۹ء

۱۷۹۹ء کی تیسری مہم ہالینڈ میں ہوئی۔ یہ امر قرار پا چکا تھا کہ اس مقام پر روسی اور انگلستانی ملکر لڑینگے۔ ۲۷ر اگست کو انگلستانی بیڑہ بہ کامیابی ہالینڈ کے کنارہ پر پہنچا اور ٹیکزل میں کیمپر ڈاون کے شکست خوردہ بیڑہ کے باقیات پر قابض ہو گیا۔ اس کامیابی کے بعد ایک انگلستانی فوج ڈیوک آف یارک کے تحت میں روسی جرنیل ہرمان کی زیر کمان ہیلڈر پر اتاری گئی اور جرنیل برون کو فرانسیسی افواج کی کمان لینے کے لئے ہالینڈ بھیجا گیا۔ جرنیل برون نے

برجن کی لڑائی

بٹیوین افواج کے ساتھ جو جرنیل ڈینڈلز کے زیر کمان تھیں ملکر کام کیا اس کا ہم ہیں۔ متواتر خونریز مگر ناتمام لڑائیاں برجن کے قرب و جوار میں ہوتی رہیں لیکن انگلستانی اور روسی کسی موقع پر ملکر نہ لڑے ملک میدان کی لڑائیوں کے لئے ناموزوں تھا اور رسد کا بھی کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ ان جنگوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈیوک آف یارک نے ہر چند کہ اس کو شکست نصیب نہ ہوئی تھی ہ۱ر اکتوبر کو بمقام الکمار عہد نامہ پر دستخط کر دیئے جس کی رو سے اس نے ہالینڈ سے اجازت تخلیہ پانے کی صورت میں جملہ قیدیوں کی رہائی کا وعدہ کر لیا۔

مہمات کے نتائج

۱۷۹۹ء کی مہمات کے نتائج قطعی طور پر فرانس کے موافق تھے اگرچہ اطالیہ قبضہ سے نکل چکا تھا اور فرانسیسی افواج کو کئی شکستیں مل چکی تھیں۔ لیکن مسینا اور برون کی کامیابیوں نے کل نقصانات کی تلافیاں کر دیں۔ اور نہ صرف فرانس بیرونی حملہ سے محفوظ رہا بلکہ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں اپنی عزت کو برقرار رکھ سکا۔ اس کے علاوہ راین کے داھنے کنارہ پر بھی قابض رہا۔ انگلستان باوجود الکمار کے عہد نامہ کے نیل کی فتح اور ٹیکزل میں ہالینڈ کے بیڑے کے چھین لینے کو اپنی نمایاں فتحمندیوں میں پیش کر سکتا تھا۔ پٹ اور گرینول کو ایک نہ ایک دن فتح حاصل کر لینے کی ہنوز امید باقی تھی۔

پرشیا کے بادشاہ نے جس نے پہلے فرانس کی مایوسانہ حالت دیکھکر مخالفانہ طرز اختیار کرنا شروع کر دیا تھا اور رائن کے پرشوی صوبوں کے خالی کر دینے کا مطالبہ کیا تھا اپنی ناعاقبت اندیشی پر اظہار تاسف کرنے میں عجلت سے کام لیا اور اپنے طرز عمل کی تاویلیں پیش کرنیلگا۔ آسٹروی وزرا بظاہر جنگ کے جاری رکھنے کے خواہشمند نظر نہ آتے تھے۔ وہ سووروف کے طرز عمل سے ناخوش تھے اور بہ نسبت اپنے مشہور دشمن فرانس کے اپنے طاقتور اتحادی روس سے خوفزدہ معلوم ہوتے تھے۔ انھوں نے انگلستان سے درخواست کی کہ وہ روسی افواج کو ہٹوا دے۔ اور شہنشاہ پال اس درخواست کو قبول کرنے سے خوش ہوا۔ روسیوں کی واپسی نے اطالیہ کو تمامتر آسٹرویوں کے ہاتھوں میں کر دیا۔ گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ والی ٹسکنی اپنی ریاست پر برقرار کیا گیا۔ لیکن سارڈینیا کے بادشاہ کو اس کا تخت واپس نہ ملا۔ پیڈمنٹ پر آسٹروی افواج قابض رہیں۔ اور صرف جینوا پر فرانسیسی افواج کا قبضہ رہا جو بری جانب سے آسٹریوں کا اور بحیرۂ روم کی جانب سے انگلستانی بیڑہ کے حصار میں تھا آسٹریا کے زیر اثر اور آسٹروی افواج کی محافظت میں نومبر ۱۷۹۹ءمیں نئے پوپ کے انتخاب کے لیے وینس میں کونکلیو جمع ہوئی۔

روس ۱۷۹۹ء کی مہم کی وقعت روس کی مداخلت کے باعث تھی جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ قطرین کے جانشین نے قطرین کی حکمت عملی ترک کر دی تھی۔ انگلستان کے اثر نے اور فرانسیسی ڈائرکٹری کی پولینڈ کی ہمت افزائی نے روس کے طرز میں تبدیلی پیدا کر دی۔ پولینڈ کو دیگر اقوام کے درمیان ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اصلی حالت پر پہنچا دینے کا خیال فرانسیسی جمہوریہ کی دلچسپی کا باعث تھا۔ چنانچہ پیرس میں کوزانکو کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اور پولینڈ کی افواج میں سے اس فوج کو جس نے سب سے پہلے نپولین کے تحت میں آیندہ کارہائے نمایاں انجام دیے ڈومبروس کی نے ۱۷۹۷ء میں ترتیب دیا تھا۔ شہنشاہ پال نے فرانس کے اس طرز عمل کا جواب لوئی ہژدہم دعویدار تخت کا روس میں خیر مقدم کرکے دیا میٹو کی جگہ اس کو عارضی طور پر دیدی اور ایک معقول وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔ اور مہاجرین امرا کی مسلح فوج کو جو پرنس ڈی کونڈے کی کمان میں تھی روسی خزانہ سے تنخواہ دینی شروع کر دی۔

لیکن محض پولینڈ کی امداد کرنا شہنشاہ روس کو فرانس کے خلاف جنگ پر آمادہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ مخصوص طور پر فرانسیسیوں کے مالٹا اور جزائر آیونیہ پر قبضہ کر لینے کی وجہ سے برہم تھا۔ کمپوفورمیو کی صلحنامہ کی رو سے جزائر آیونیہ فرانس کے تحت میں آ گئے تھے اور روسی اس کو مشرق میں فرانس کی مداخلت کا پیش خیمہ سمجھتے تھے۔ جزائر آیونیہ پر قبضہ کرنے کے برے اثر کو مالٹا اور مصر کی مہمات اور فتوحات نے اور بڑھا دیا۔ اگرچہ روس کا ارادہ دول ترکی کے غارت کرنے کا تھا وہ اس لوٹ میں کسی مغربی قوم کو اپنا شریک نہیں بنانا چاہتا تھا۔ ان وجوہ سے شہنشاہ پال نے مالٹا سے نکالے ہوئے سینٹ جانسن کے مبارزوں کی جانب سے پیش کئے ہوئے آقائے عظیم (گرینڈ ماسٹر) کے خطاب کو قبول کر لیا۔ اور ۱۷۹۸ء میں اس نے ایک روسی فوج بھیج کر جزائر آیونیہ پر قبضہ کر لیا۔ شہنشاہ پال کی خارجہ حکمت عملی روس میں اس حد تک تو مقبول ہوئی کہ اس نے صرف روس کو مشرقی ممالک میں مداخلت کرنیکا حقدار قرار دیا لیکن اس امر سے نامقبول ہوئی کہ اس نے سووروف اور کورساکوف کے تحت میں روسی افواج بھیجکر آسٹریا کو امداد پہنچائی سووروف اور اس کے ماتحت افسر اپنے دشمنوں کی عزت لیکن اپنے اتحادیوں سے سخت رنج دلوں میں لیکر روس میں واپس آئے۔

سووروف نے آسٹریوں پر دھوکا دینے کا الزام لگایا۔ اس کے علاوہ باوجود روسی امداد کے ایک خفیہ معاہدہ کے بموجب ایک آسٹروی جرنیل کو انکونا کے ویدے جانیکا شہنشاہ پال کو بہت ملال ہوا۔ وہ ہالینڈ کی ناکامیابی پر بھی انگریزوں سے اس قدر برافروختہ تھا۔ غرضکہ ۱۷۹۹ء کے اختتام تک کل واقعات اس امر کے متقاضی تھے کہ شہنشاہ پال فرانسیسی جمہوریہ کے ساتھ کم از کم ظاہری صلح کرنے کی تدابیر اختیار کرے۔ جس زمانہ میں یورپ آتش جنگ کا تنور بنا ہوا تھا بوناپارٹ مشرق میں خاموش نہیں تھا پراماڈ نہ کی لڑائی نے اس کو مصر کا مالک بنا دیا تھا اگرچہ انگلستانی بیڑہ نے اس کو فرانس سے جدا کر ڈالا تھا تاہم وہ ملک کا قطعی مالک تھا۔

شام کی مہم ۱۷۹۹ء

بوناپارٹ کے خانگی انتظامات نے اس کو مصریوں میں بہت مشہور کر دیا۔ اس نے ترکوں اور مملوکوں سے عہدے چھین چھین کر مصریوں کے سپرد کئے۔ ترک بھی بغیر دوسری جنگ لڑے ہوئے مصر کو ہاتھ سے

دینے والے نہ تھے چنانچہ انھوں نے مصر کی تسخیر کے لئے ایک طاقتور فوج طیار کر کے روانہ کی
بوناپارٹ نے آدھے راستہ ہی میں اس فوج سے لڑنیکا ارادہ کرلیا اور اسی خیال سے شام
کی جانب سے بڑھا فلسطین اور جافہ کو لیکر ایکر کے مضبوط قلعہ کا محاصرہ کرلیا سر سڈنی اسمتھ
کا بحری فوج کی امداد سے ایکر کی محافظ فوج نے نہایت بہادری سے مدافعانہ مقابلہ کیا۔ ترکی
فوج کو جو اس کی امداد کے لئے بڑھ رہی تھی بوناپارٹ نے ۱۶ر اپریل کو کوہ ٹیبر پر شکست دی۔
مگر باوجود اس فتح کے اس کو ایکر کا محاصرہ اٹھا کر مصر کی طرف کو ۲۰ر مئی کو واپس ہونا پڑا یہاں
پہنچ کر اس نے مصر کی حالت بہت نازک پائی۔ مملوکوں نے موقع پاکر اپنی فوج درست
کرلی تھی اور قاہرہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ ایک انگریزی بیڑہ نے ترکی فوج کو ابوکر پر اتار دیا تھا۔
اور اسی اثنا میں ڈیزے جس کو نپولین نے مصر کی کمان پر چھوڑا تھا اندرونی فتوحات کرتا ہوا
نیل تک بڑھ گیا تھا۔ نپولین نے بہت جلد اپنی طاقت قائم کرکے مملوکوں کو قاہرہ پر شکست
دی اور ترکی سپاہ کو سمندر میں پسپا کردیا۔ اس موقع پر اس نے یورپ کی مہمات کے حالات
سنے۔ اور نیز پیرس کے سیاسی حالات معلوم کئے ان خبروں کا اس پر بہت اثر ہوا۔ اور
اس نے فرانس کی واپسی کا مصمم ارادہ کرلیا۔ مصر کو کلیبر کے حوالے کر کے مع چند خاص
دوستوں کے جہاز پر سوار ہوگیا اور انگلستانی کروزروں سے بچتا ہوا، ۴۸ دن کے خطرناک
سفر کے بعد ۹ر اکتوبر ۱۷۹۹ء کو فریجس کے بندرگاہ پر وارد ہوا۔

کونسلوں اور ڈائرکٹری میں جھگڑا

۱۷۹۹ء کی مہمات کے مختلف نتائج نے ڈائرکٹروں کی حالت پر
خاص اثر ڈالا۔ اور اطالیہ کی شکستوں نے فوج اور اہل فرانس کی
امیدوں کو بوناپارٹ کی ذات سے وابستہ کردیا تھا۔ ڈائرکٹری
اور کونسلوں کے نظام کی سالانہ تبدیلی میں جو ۱۷۹۹ء میں پیش آئی ایک اہم انقلاب پیدا
ہوگیا۔ کانسلوں کا جدید ثلث ایسے اراکین سے بنا تھا جو عام اس سے کہ جیکوبی یا کلیچی
فرقے سے تعلق رکھتے تھے امن قائم کرنے کے لئے ایک مضبوط گورنمنٹ قائم کرنا چاہتا تھا۔
ڈائرکٹری جو ۱۸ر فرکٹیڈر کے انقلاب کے بعد اس قدر مضبوط معلوم
ہوتی تھی خود ڈائرکٹروں کے طرز عمل سے کمزور ہوگئی تھی۔ سوا اہل شہر کے کسی کا بڑے عہدوں پر
انتخاب نہ ہونا فوج کو بھی ناگوار گذرتا تھا اور خود ڈائرکٹروں کے عہدہ کو اس سے نقصان پہنچتا
تھا۔ مئی ۱۷۹۹ء میں روبیل نامی ڈائرکٹر کے اختتام میعاد کی باری تھی وہ غالباً سب سے

زیادہ قابل اور تجربہ کار تھا لیکن اپنے عزیز راپی نٹ کے سوئٹزرلینڈ میں برے طرز عمل کے باعث بے اعتبار ہو گیا تھا۔ ریوبیل کی جگہ سی اس کا انتخاب ہوا۔ یہ انتخاب اور سی اس کا اسے منظور کرنا اس امر کا ثبوت تھا کہ معاملات نے ایک نئی صورت اختیار کی ہے ۱۷۹۵ء اور ۱۷۹۷ء کے موقع پر ڈائرکٹری سے اجتناب کر کے اس وقت اس کا ڈائرکٹری کے عہدہ کو منظور کر لینا نہایت اہمیت رکھتا تھا۔ وہ برلن میں بحیثیت سفیر پرشیا کے بادشاہ کو فرانس کا عملی اتحادی بنانے میں ناکامیاب ہو چکا تھا اور اپنے مدبرانہ تجربہ سے سمجھ چکا تھا کہ فرانس کی حکومت کو یقینی فوجی حکومت بن جانا چاہیئے۔ کیونکہ بغیر اس کے یورپ کی بادشاہ پسند سلطنتیں فرانس کی امن پسند جمہوریہ کو کبھی زندہ نہ رہنے دینگی۔ خانگی معاملات کے لحاظ سے بھی اس کا ڈائرکٹری قبول کر لینا واضعان قوانین کی طاقت کی ترقی کا باعث تھا کیونکہ وہ ان کے لئے مایۂ پرستش تھا۔

سی ایس کے انتخاب کے بعد ایک انقلاب ہوا جس میں مطلق خونریزی نہ ہوی۔ یہ یقین تھا کہ سال سیوم کے دستور کی ناکامیابی اس وجہ سے ہوی تھی کہ ڈائرکٹری نے واضعان قوانین کے حقوق غصب کر لئے تھے۔ اور اس لئے جب کونسلوں میں ٹریل ہارڈ اور مرلن آف ڈوئی کے انتخاب بے ضابطہ قرار پائے اور ریولیپیری لی پو سے استعفا مانگا گیا تو سی ایس نے ان کی حمایت شد و مد سے کی۔ ڈائرکٹروں نے بغیر کسی جھگڑے کے اس معاملہ کو طے کر دیا اور ۳۰ پریریل سال ہفتم (۱۸ جون ۱۷۹۹ء) کو ان کی جگہ سی اس کے ذاتی دوست گوہیر۔ روجر ڈیوکس اور جرنیل مولن مقرر ہوے اب ڈائرکٹری میں صرف بیرس پرانا رکن باقی رہ گیا تھا۔ کونسلیں اس ڈائرکٹری سے خوش نہ تھیں انھوں نے ڈائرکٹری کے عملی اختیارات کو غصب کرنا شروع کر دیا اور وزارت میں عام تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ نئے وزراء ین مارڈ۔ رابرٹ لنڈٹ۔ کیمبسریز۔ کوئی نٹ۔ برناڈوٹی تھے جن کی جگہ ۱۴ ستمبر کو ڈوبو کرینک۔ فوشے اور بورڈن ڈی وڑی مقرر ہوے جو ٹیلی رینڈ اور اس کے ہمراہیوں کی جگہ وزرا امور خارجہ۔ مالیات۔ عدل۔ امور خانگی جنگ۔ پولیس اور بحر بالترتیب قرار پائے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ نئے وزرا میں سے چار سابق کانونشن کے خاص رکن تھے۔ لیکن کونسلوں کا جدید انتظام ڈائرکٹری کے انتظام سے زیادہ باثبات تھا۔ اور بوناپارٹ کے ورود کی خبر تمام فرانس میں عام اطمینان کیساتھ سنی گئی۔

۱۸ بروميركا انقلاب (۹ نومبر ۱۷۹۹ء)

۱۶ اکتوبر کو بوناپارٹ پیرس پہنچا اور تمام جماعتوں کے آدمی اس کی امداد کے طالب ہوئے۔ اس نے کسی کے ساتھ اتحاد نہیں کیا۔ لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ اس نے خاص طور پر ٹیلی رینڈ۔ فوش۔ اور سی اس سے مشورہ کیا تھا۔ بہرکیف اس نے کونسلوں کے لیڈروں کی مخالفت نہ کی اور کونسل پنج صد نے اس کے ساتھ اپنے خلوص کے اظہار کرنے کے لئے ۲۲ر اکتوبر ۱۷۹۹ء کو اس کے بھائی لوسین بوناپارٹ کو اپنا صدر منتخب کیا۔ اور واضعان قوانین نے متفق ہوکر ۶ر نومبر کو اس کو ایک پر تکلف دعوت دی۔ برومیر کے انقلاب کا پہلا زینہ ایک حکم تھا جس کے ذریعہ سے کونسل قدما یا اس کے چند اراکین نے جو انقلاب کے مشورہ میں شریک تھے دستور کے ایک قاعدہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جس پر عام مجاہرہ کے موقعوں پر عمل کیا جاسکتا تھا۔ ۱۸ برومیر سال ہشتم (۹ر نومبر ۱۷۹۹ء) کو علے الصباح یہ تجویز پیش کی کہ دونوں کونسلوں کو پیرس چھوڑ دینا چاہیئے اور سینٹ کلاؤڈ میں اجلاس کرنا چاہیئے۔ اس حکم کا نفاذ کرانا بوناپارٹ کے سپرد کیا گیا۔ سینٹ کلاؤڈ کے محل میں واضعان قوانین کو فوج کی ایک ایسی جماعت سے جو بوناپارٹ کے قابو میں تھی گھیر لینا کچھ مشکل نہ تھا۔ پیرس میں یہ امر محال تھا کیونکہ پیرس کی افواج کی کمان اس کے دوست جرنیل لیفری کے سپرد تھی جو بجائے مولن کے ڈائرکٹر منتخب نہ ہونے سے ناراض تھا۔ سی اس اور روجر ڈیوکس نے جو اس مشورہ میں شامل تھے فوراً اپنے استعفے داخل کردئے۔ بیرس نے ان کو منظور کرلیا۔ اور بقیہ دو ڈائرکٹروں کو جرنیل موریو نے مثل قیدیوں کے لکسمبرگ کے محل میں نظربند کردیا۔ دوسرے دن صبح کو یعنی ۱۹ر برومیر کو بوناپارٹ سپاہیوں کو لیکر کونسلوں میں داخل ہوا۔ قدما نے اس کی تقریر کو خاموشی سے سنا لیکن کونسل پنج صد نے مخالفت میں شور مچایا اور جرنیل اور اس کے ہمراہیوں کو باغی قرار دینے کی تجویز پیش کی۔ لیکن ایک طوفانی نظارہ کے بعد ملکی نمایندے سپاہیوں کے ہاتھوں کمرہ سے نکالے گئے۔ شام کو چند نمایندے جو جرنیل کے مشورہ میں شریک تھے جمع ہوئے اور انھوں نے ڈائرکٹری کی برطرفی اور تین قونصلوں کی ایک عارضی حکومت قائم کرنیکی تجویز پیش کی جو تین قونصل منتخب ہوئے وہ بوناپارٹ۔ سی اس اور راجر ڈیوکس تھے۔ دستور کو دوبارہ جانچنے اور قونصلوں کے ساتھ جمہوریہ کے لئے جدید ابتدائی قوانین بنانے کے لئے کمشنر مقرر ہوئے۔ اس انقلاب نے نپولین کو عملی طور پر فرانس کا حکمراں بنادیا۔ کیونکہ

سی اس کا کوئی اثر فوج پر نہ تھا۔ اور راجر ڈیوکس کا اثر کسی جماعت پر نہ تھا۔ یہ انقلاب ۱۸ فریکٹیڈر کی طرح فوجی انقلاب تھا اور اس میں بھی ایک بوند خون بہانے کی ضرورت نہیں ہوئی تھی۔ ۱۸ فریکٹیڈر کے انقلاب اور موجودہ انقلاب میں صرف اس قدر فرق تھا کہ اس موقع پر بجائے پانچ آدمیوں کے صرف ایک شخص کے ہاتھ میں پوری طاقت تھی۔ اس ذات واحد پر فرانس کی تمام فوج جان دیتی تھی اور علی العموم فرانس کا سب سے بڑا جرنیل تسلیم کیا جاتا تھا۔ بوناپارٹ کے تفوق کا اعتراف بہت جلد اس کے ساتھیوں کو کرنا پڑا۔ عارضی قونصلوں کے پہلے جلسہ میں جو ۲۰ ر دسمبر کو منعقد ہوا۔ سی اس نے پوچھا "صدر کون منتخب ہوگا" روجر ڈیوکس نے جواب دیا "دیکھتے نہیں ہو کہ جرنیل صدر کی کرسی پر متمکن ہے" کہا جاتا ہے کہ سی اس نے جو انقلاب کا مخصوص لطیفہ گو اور دستور فروش تھا اسی شام کو اپنے دوستوں کے سامنے موجودہ واقعات کی حالت ایک لطیفہ میں بیان کی تھی۔

باب ساتواں

۱۷۹۹ء — ۱۸۰۴ء

۱۸۔ برومیر کے انقلاب میں اعلیٰ اختیارات بوناپارٹ کو تفویض ہوئے اور بہ تعجیل آئینی قرار دے گئے۔

سال ہشتم کا کانسٹی ٹیوشن

سال ہشتم کے دستور میں اس کی تشریح کر دی گئی۔ مخصوص سیاسی مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ واضعان قوانین اور عاملان قوانین کے تعلقات کو کس طرح منضبط کیا جائے۔ ۱۷۹۱ء کے دستور نے اور اس سے زیادہ ۱۷۹۳ء کے دستور نے عاملان قوانین کو واضعان قانون کا ماتحت بنا دیا تھا۔ سال سویم (۱۷۹۵) کے دستور نے اُن کی مساوی حیثیت قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔ سال ہشتم (۱۷۹۹ء) کے دستور نے واضعان قوانین کو قطعی عاملان قوانین کا ماتحت کر دیا۔ دوبارہ عارضی قونصل دوم کی حیثیت سے سی اس کو جو ۱۷۹۱ء اور ۱۷۹۵ء کے دستور کے مخصوص مصنفین میں سے تھا نئے انتظامات کی تشریح کا کام سپرد کیا گیا۔ اس کی کوشش مملکت کی دونوں طاقتوں کو مساوی کر دینے میں ۱۷۹۵ء میں عملاً ناکامیاب رہی تھی۔ جیسا کہ ناگزیر تھا۔ دونوں طاقتوں نے اپنے مابین آئینی تعلقات قائم رکھنے سے انکار کیا۔ ۱۸۔ فریکٹیڈر سال پنجم (۴ ستمبر ۱۷۹۷ء) کو عاملان قوانین نے ڈائرکٹری کی صورت میں واضعان قوانین کے اختیارات غصب کر کے کسی قدر برباد کر دئے۔ اور ۳۰۔ پریریل سال ہفتم (۱۸ جون ۱۷۹۹ء) کو واضعان قوانین نے بھی عاملان قوانین کے ساتھ یہی کیا۔ پس سال ہشتم کے دستور کی رو سے عاملانِ قوانین کے اختیارات کھلم کھلا تسلیم کر لئے گئے۔ تفصیلات کے لحاظ سے یہ بالکل سی ایس کا کام تھا اگرچہ اس کا اصلی خیال کہ گرانڈ الیکٹر کا عہدہ قائم کیا جاوے تاکہ مختلف عہدوں کے لئے الیکٹر تقرر کر سکے لیکن اس کے اختیار میں کچھ نہ ہو۔ بوناپارٹ نے منظور نہ کیا۔ نیا دستور بہت جلد تیار ہو گیا۔ ۲۴ دسمبر ۱۷۹۹ء کو وہ رعایا کی ابتدائی مجالس کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور ۱۷۶۲ آرا کے مقابلہ میں ۳۰۱۱۰۷ آرا نے قبول کیا۔

اور ۲۴ ر دسمبر کو قانونی طور پر اس کا اجرا کر دیا گیا۔ نئے کانسٹی ٹیوشن جس کی سنگ محراب کونسلیٹ تھی اس کی رو سے تین قونصل قرار پائے۔ جنکا تقرر دس سال کے لئے کیا گیا۔ لیکن مثل ڈائرکٹری کے ان عمال کے اختیارات مساوی نہ تھے پہلا

کونسلیٹ

قونصل دائمی صدر اور حکومت ثلثہ کا دائمی نمائندہ تھا۔ جملہ اختیارات نظم و نسق اس کے ہاتھ میں رہنا قرار پائے دوسرے اور تیسرے قونصل کی حیثیت کسی طرح اس کے دو خاص نائبوں سے زیادہ نہ تھی۔ سب وزرا اور کونسل آف اسٹیٹ کی متفقہ رائے سے قونصلوں کا تقرر ہوا اور یہ بھی طے پایا کہ کونسل آف اسٹیٹ ایک نظامیہ عدالت مرافعہ اور جملہ قوانین کا ماخذ ہوگا۔

انجمن واضعان قوانین

قانون سازی کے معاملات میں کونسل آف اسٹیٹ کی مددگار ٹریبونیٹ (Tribunate) اور لیجسلیٹو بوڈی تھیں کونسل آف اسٹیٹ کے بنائے ہوئے جملہ قوانین پہلے ٹریبونیٹ کے پاس بھیجے جاتے تھے جو سو ممبروں سے مرکب تھی ٹریبونیٹ کسی قانون کو نامنظور یا اس میں اصلاح نہ کر سکتی تھی اس کا کام لیجسلیٹو بوڈی، جماعت قانون ساز کے روبرو کسی مسئلہ کی موافقت یا مخالفت کرنا تھا۔ لیجسلیٹو بوڈی سو ارکین سے مرکب تھی جس کو چند منتخب کنندہ جماعتیں ڈپارٹمنٹس کے محصول دینے والوں میں سے نہایت پیچ در پیچ قاعدہ سے بنی تھی منتخب کرتی تھیں۔ اس طریقہ پر تین انتخاب کے بعد قومی فہرست یعنی نیشنل لسٹ تیار کی جاتی تھی اس نیشنل لسٹ سے سینٹ نے لیجسلیٹو بوڈی اور ٹریبونیٹ دونوں کے لئے ممبر منتخب کئے۔ صرف لیجسلیٹو بوڈی محصول عاید کر سکتی تھی۔ قانون سازی کے معاملات میں قومی جوری کی خدمت اس کے سپرد تھی، ہر تجویز پر جو کونسل آف اسٹیٹ کی پیش کردہ ہوتی تھی وہ ٹریبونیٹ کے دلائل اس کے موافق یا مخالف سنتی اور ہر معاملہ میں بغیر بحث کئے ہوئے فیصلہ دیتی تھی قانون ساز جماعت کونسل آف اسٹیٹ کی پیش کردہ تجویز کو قانون قرار دے سکتی تھی۔ سینیٹ ۸۰ ممبروں سے مرکب تھی جنکا تقرر تاحین حیات کے لئے قونصل کرتے تھے اس کے فرائض قومی فہرست میں سے ٹریبونیٹ اور قانون ساز جماعت کے اعضا منتخب کرنا اور سرکاری قانون یا تجویز کا جو کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہوں پتہ لگانا تھا۔ اور اگر وہ یہ طے کرتی کہ فلاں فلاں قانون یا تجویز کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے تو اس کو ان کے

منسوخ کرنے کا بھی اختیار حاصل تھا۔

قونصلیت کا خانگی طرزِ عمل

قونصلیت میں بوناپارٹ بطور پہلے قونصل کے اور کیمبسریز اور لی برن جو دونوں مشہور قانون داں تھے بطور مددگاروں کے تھے ان کا طرزِ عمل عام طور پر کشیدگیوں کو رفع کرنا تھا۔ چنانچہ ان افراد کو جو ۱۸ فریکٹیڈر کے انقلاب کے بعد جلا وطن کر دئے گئے تھے بشرطیکہ وہ پشگیرو کی طرح بالاعلان شاہ پسند نہ ہو گئے ہوں فرانس واپس آنے کی اجازت دیدی گئی حتیٰ کہ ان کے ساتھ مراعات بھی کی گئیں۔ کارنٹ وزیرِ جنگ مقرر کیا گیا اور پورٹیلس اور باربے ماربویس کونسل آف اسٹیٹ کے لئے نامزد کئے گئے ہجرت کے متعلق فہرست بند کر دی گئی محض شبہہ پر کسی کو مہاجر قرار نہ دیا جا سکتا تھا اور پہلے قونصل نے مدبرانہ نظر سے مہاجرین کے اعزا اور قدیم امرا کو سرکاری عہدوں پر مقرر ہونے سے باز رکھنے والے احکام کو منسوخ کر دیا۔ ۱۵۰۰۰۰ سے زیادہ مہاجرین کو بھی واپسی کی اجازت مل گئی جن میں زیادہ تر پادری (خطیب) تھے جن کو اب باغی نہ سمجھا جاتا تھا اور جنکو خواہ انھوں نے کلیسائی سول کانسٹی ٹیوشن آف دی کلرجی کی پابندی کا عہد کیا ہو یا نہ کیا ہو صرف مملکت کے لئے کانسٹی ٹیوشن کی پابندی کرنے کے پیمان پر پھر امورِ مقدسہ کا اختیار دیدیا گیا تھا۔ قونصلیت نے مذہب کے لئے اس سے زیادہ کام کیا۔ بہت سے گرجے جو ملکی کاموں کے لئے چھین لئے گئے تھے اپنے اصلی مقصد کے لئے واپس کر دئے گئے۔ رہزنی سختی کے ساتھ روکی گئی اور بوناپارٹ نے ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۰۰ء کو مونٹولکن پر بقیہ وینڈین لیڈروں کے ساتھ ایک عام معافی دینے کا عہدنامہ کر کے لاوینڈی میں امن قایم کیا۔ مالیات کو درست کرنے کے لئے مخصوص کوشش کی گئی اور گوڈن نے جو قونصلیت اور شہنشاہی کے دورِ حکومت میں وزیرِ مال رہا سب سے پہلے اپنی غیر معمولی لیاقت کا ثبوت دیا۔ اس کی مالی اصلاحیں اس کی دو سب سے زیادہ قابلِ لحاظ تدبیریں بیان کرنے سے اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہیں امرا سے بہ جبر قرضے لینے کی موافقت میں ڈائرکٹری کے احکام جنکا عمل خود مختارانہ اور ناانصافانہ طریقہ پر ہوتا تھا منسوخ کر دئے گئے اور ان کی جگہہ آمدنی پر ایک عام محصول ۲۵ فیصدی لگایا گیا اس سے وصولیابی میں انصاف ہوا اور محصول کی زیادتی کی کسیقدر تلافی ہو گئی۔ دوسری تدبیر ہر صیغہ میں محصول وصول کرنیوالوں کا تقرر تھا ان لوگونکو بڑی ضمانت داخل کرنی پڑتی تھی اور ان کو جمع شدہ رقم پر کچھ فیصدی

بطور کمیشن دیا جاتا تھا جو معقول آمدنی کی صورت تھی۔ ان کی نگرانی سختی کے ساتھ ہوتی تھی اور نفرت انگیز خرابیاں جو ڈائرکٹری کے زمانہ میں بالتخصیص پھیلی ہوئی تھیں آیندہ کے لئے قطعاً بند ہوگئیں علاوہ اس کے مہاجنوں کی امداد حاصل کرنے کے لئے حکومت کی ضمانت سے فرانس کا بنک قائم کیا گیا اور آخر پہلے قونصل نے کانسٹیٹیوٹ اسمبلی اور کانونشن کے قانونی مصلحین کی تجاویز پر عمل کرنیکا ارادہ کیا۔ انھوں نے فرانس کے لئے نہایت محنت سے ایک عام ضابطۂ قانون تیار کیا تھا۔ بوناپارٹ نے ٹرونشیٹ۔ پورٹیلس بیگو ڈی پریمنیو کا ایک کمیشن ان پیش رفتگان کے ثمرۂ محنت کو جانچنے اور ان کی مدد سے ایک قابل تحسین ضابطۂ دیوانی جو بعد کو کوڈ نپولین کے نام سے موسوم ہوا۔ مرتب کرنے کے لئے مقرر کیا۔

وزارت

قونصلوں کی مدبرانہ قابلیت کا اظہار انتخاب وزرأ کے مواقع سے بہتر نہیں ہوا۔ یہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ گوڈن فرانس کا بہترین معاملات مال سے واقف کار شخص وزیر مالیات مقرر کیا گیا تھا۔ ٹیلی رینڈ اور فوش دوبارہ وزرا امور خارجہ اور پولیس مقرر کئے گئے ان عہدوں پر وہ پہلے بھی کئی سال رہ چکے تھے ان کا پہلا وزیر بحری فورفیٹ زیادہ عرصہ تک اس عہدہ پر نہ رہا لیکن اس کا جانشین ڈیکرس اس جگہ پر ۱۸۰۱ سے ۱۸۰۴ تک رہا یہی وزارت عدل کے متعلق کہا جاسکتا ہے۔ اس جگہ پر اپریل کے بعد ۱۸۰۲ میں ریگنیر مقرر ہوا اور ۱۸۱۴ تک برقرار رہا وزرائے جنگ اور امور خانگی کا تقرر زیادہ مشکل تھا کارنٹ کو بہت جلد بوناپارٹ کا طرز گفتگو بُرا معلوم ہونے لگا اور اس کی جگہ برتھیر کا تقرر ہوا جو بعد میں پرنس آف نیوفشٹل ہوا یہ بوناپارٹ کے اسٹاف کا اطالیہ میں چیف رہچکا تھا لاپلیس سب سے بڑے منجم کو عارضی حکومت نے نومبر سنہ ۱۷۹۹ء میں وزیر امور خانگی مقرر کیا تھا۔ وہ بہت قابل نہ ثابت ہوا اور اس کے بجائے لوسین بوناپارٹ پہلے قونصل کا لائق ترین بھائی دوسرے مہینہ میں مقرر ہوا۔ وہ بھی قونصلوں کی مرضی کے موافق عمل نہ کرسکا اور ۱۸۰۰ میں اس کی جگہ اس زمانہ کا سب سے زیادہ نمایاں مدبروں میں سے ایک شخص چیپٹل مقرر ہوا۔

قونصلیت کی خارجی حکمت عملی

بوناپارٹ نے پہلے قونصل کی حیثیت سے جملہ امور خارجہ کا بندوبست اپنے ذمہ لیا۔ خانگی معاملات میں اس نے اصلی اصول قائم کردئے تھے لیکن اس نے اپنے ہمراہیوں کو حکومت میں شریک نہیں کیا۔ نپولین نے

فرانس کو جس طرح کیمپو فورمیو کے صلحنامہ سے پیشتر تھا۔ انگلستان اور آسٹریا سے لڑائی میں مبتلا پایا بلکہ ایک اور دشمن روس پیدا ہو گیا تھا۔ فرانس کی خوش قسمتی سے شہنشاہ پال ان وجوہات سے جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں اپنے اتحادیوں سے نہایت ناخوش تھا

فرانس سے بلا وجہ نفرت کی بجائے اب روسی شہنشاہ کے خیالات پہلے قونصل کی ذاتی مدح خوانی کیجانب منتقل ہو گئے پطرز بورغ کے دربار میں بوناپارٹ اس کا ہمخیال مشہور ہو گیا اس نے اپنے عزیز دوست ڈیورک کو سفارت خاص پر روس بھیجا یہ خیال پہلے ہی تجویز ہو گیا تھا کہ روس اور فرانس، یورپ کا ثالث بنایا جاوے اس نے نہ صرف پال کو مالٹا کے نائٹوں کا گرانڈ ماسٹر تسلیم کیا بلکہ اس کو اس جزیرہ کا بادشاہ منظور کر لیا۔ اور روسی مقاصد کو پورا کرانے میں ہر طرح کی مدد دینے کا وعدہ کر لیا۔ اس معاوضہ میں پال نے اپنی عام مبالغہ آمیز طبیعت کی وجہ سے بوناپارٹ کو اپنا نہایت پیارا دوست ظاہر کیا اس کی تصویریں اپنے کمروں میں چاروں طرف لگائیں کھلم کھلا اس کا جام صحت پیا اور اٹھارھویں لوئی کو مٹو چھوڑ دینے کا حکم دے بیٹھا پیرس میں روسی سفیر کولی چیو نے اپنے آقا کی جانب سے تجویز کی کہ بوناپارٹ کو بادشاہ فرانس کا خطاب اختیار کرنا چاہیئے۔ اور تاج کو اپنے خاندان میں موروثی رکھنا چاہیئے۔ روس سے اچھے تعلقات شروع ہو جانیکے بعد دوسری ضروری بات قونصل اول کی بادشاہ پرشیا کو اپنا کھلم کھلا اتحادی بنانے کی کوشش تھی اس ضرورت کے لئے اس نے ڈیوروک کو برلن بھی بھیجا۔ لیکن فریڈرک ولیم ثالث خلاف شہنشاہ پال کے بالکل دوسری طرح کا بادشاہ تھا وہ اسقدر جلد اپنی پالیسی نہ بدل سکتا تھا۔ بالذات وہ بھی قونصل اول کا مدح خواں تھا اور اس کو بانی امن اور آئندہ ہونے والا بادشاہ سمجھتا تھا لیکن باوجود اس مدح سرائی کے اس نے بوناپارٹ کی خواہشوں کے پورا کرنے سے اسی طرح انکار کیا جس طرح اس نے ڈائرکٹری کی تجاویز کو نامنظور کیا تھا اور اپنے سخت غیر جانبدارانہ طرز عمل کو قائم رکھنے پر مصر رہا بوناپارٹ کی خارجی پالیسی میں آخری قابل غور نکتہ اس کا طرز عمل یورپ کے ساتھ تھا۔ اس نے نہ صرف پاپائے پائس ششم کی لاش ویلنس سے لیجانے اور روما میں دفن کرنے کی اجازت دی بلکہ اس نے نئے پاپائے پائس ہفتم کو تسلیم کر لیا۔ حالانکہ وہ وینس میں آسٹریا کے زیر اثر منتخب ہوا تھا۔ اس نے پاپائے روم سے اس کی دنیوی سلطنت روما واپس کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور فرانس میں کیتھلک مذہب دوبارہ

قایم کرنے کے متعلق اس سے مراسلت جاری کرنے کا بھی وعدہ کیا۔

مرنگو کی مہم ۱۸۰۰ء

قونصل اول کو فرانس کے دو زبردست دشمنوں آسٹریا اور انگلستان سے مصالحت کرنے کی کوئی خواہش نہ تھی اگرچہ فرانسیسی بیڑہ کی کمزوری کے باعث وہ انگلستان پر حملہ کرنے سے قاصر رہا تاہم وہ آسٹریوں پر دو سمت سے حملہ کر سکا۔ دو طاقتور فوجیں تیار کی گئیں۔ ایک جس کا نام ڈینیوب کی فوج تھا جو موریو کے کمان میں دیگئی اور دوسری جس کا نام خانگی فوج تھا اور جو اطالیہ کی دوسری فوج کے نام سے بہت مشہور ہوئی ۱۷۹۶ء اور ۱۷۹۷ء کی جملہ فرانسیسی فتوحات میں سے اطالیہ میں صرف جینوا ان کے قبضہ میں تھا۔ مسینا نے جو سوئٹزرلینڈ کی فتوحات سے تازہ دم تھا محصور افواج کی کمان لے لی تھی۔ اس کا یہ مقابلہ تاریخ میں نہایت مشہور مقابلوں میں سے ہے۔ اور جرنیل سے کے ریورچ کی فتح سے کسی طرح کم باعث عزت نہیں ہے بونا پارٹ کی خواہش جینوا کو مدد پہنچانے کی تھی اس نے ساحل کے کنارے بڑھنے کا جیساکہ اس نے ۱۷۹۶ء میں کیا تھا قصد نہ کیا بلکہ کوہ الپس کو عبور کرنے اور پیڈمنٹ پر اترنے اور آسٹروی فوج کو اس صوبہ پر قبضہ کرنے سے باز رکھنے کا ارادہ کیا۔

مئی کے مہینہ میں بونا پارٹ نے ....۴ سپاہیوں کے ہمراہ گریٹ سینٹ برنارڈ کے درہ کو عبور کیا اور آسٹروی سپاہ پر ایک جانب سے حملہ کر دیا جینوا کو مدد پہنچانے میں بہت دیر ہوگئی چوتھی جون کو جبکہ صرف چند سپاہی مقابلہ کرنے کے لئے باقی رہگئے تھے انھوں نے ہتیار ڈالدیے۔ لیکن وہ لمبارڈی میں آسٹرویوں کی رجعت روکنے کے لئے وقت پر پہونچ گیا۔ ۹۔ جون کو جرنیل لینس نے آسٹروی مقدمۃ الجیش کو مونٹی بیلو پر شکست دی اور پھر بونا پارٹ نے الیسنڈریا سے پیاکینزا تک کی سڑک کو مسدود کر دیا جرنیل میلیس سے اگرچہ ابھی تک جینوا فتح کرنیوالی فوج اس سے نہیں ملی تھی تاہم اس کے پاس بونا پارٹ سے زیادہ فوج تھی۔ ۱۴ جون کو وہ الیسنڈریا سے زبردستی نکل گیا اور فرانسیسی افواج کو جو قریۂ مرنگو پر قابض تھی نکالدیا۔ اس لڑائی میں فرانسیسی کیقدر ہار چلے تھے اس وقت ڈیزے ...۶ سپاہیوں کے ہمراہ بائیں جانب روانہ کیا گیا اس نے آسٹرویوں پر ایک جانب سے حملہ کیا۔ ڈیزے کام آیا مگر حملہ کی شدومد نے آسٹروی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ کیلرمان کے سواروں نے فتح کی تکمیل کر دی

اور جرنیل میلس نے الیسنڈریا میں عہدنامہ پر دستخط کئے۔ جس کی رو سے اس نے جینوا پیڈمنٹ اور ملانیز فرانس کو دے اور منسیو کے مغرب میں تمام شہروں سے آسٹروی محافظ فوجیں ہٹا لینے کا وعدہ کیا۔ بوناپارٹ نے ملان کے گرجے میں جاکر فتح کی خوشی میں گیت گائے جانے کی رسم میں شرکت کی اور گریسنز کی فوج جرنیل میکڈانلڈ کی کمان میں آسٹرویوں کا تعقب کرنے کے لئے چھوڑ کر پیرس واپس آیا۔

ہوہنلنڈن کی مہم

جبکہ بوناپارٹ مین میرنگو کی لڑائی سر کر رہا تھا اور اطالیہ کو صرف ایک حملہ میں دوبارہ فتح کر رہا تھا موریو پھر اپنے پرانے مخالف آرچ ڈیوک چارلس کے مقابل تھا۔ فرانسیسی سستی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ انجن موس کرچن اور بائی برک ۶ مئی ۱۸۰۰ء میں سخت لڑائیاں ہوئیں اور موسم گرما کے اختتام تک موریو نے اپنے خیمے اوگس برگ پر اور اس کے مقدمۃ الجیش نے میونچ پر گاڑ لئے جس طرح آرچ ڈیوک چارلس کی ناکامیابی نے وائنا کے دربار کو ناراض کیا تھا اسی طرح موریو کی سستی نے پہلے قونصل کو ناخوش کیا۔ اوگیریو ۲۰۰۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ موریو کی مدد کو بھیجا گیا اور باوجود موسم سرما کی سختیوں کے موریو کو آگے بڑھتے رہنے کا حکم ملا۔ اور آرچ ڈیوک چارلس کی جگہ اس کا بھائی آرچ ڈیوک جان مقرر ہوا۔ اور اس کو حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس موسم سرما کی مہم کا اہم ترین واقعہ کارنامہ ہوہنلنڈن کی زبردست فتح تھی جو موریو کو ۳ دسمبر ۱۸۰۰ء کو حاصل ہوئی۔ آسٹریوں کو فوجی سامان توپ خانہ اور ۱۲۰۰۰ قیدیوں کا نقصان ہوا۔

۱۸۰۰ء کے سرما کی مہم

موریو اور میکڈانلڈ کو قونصل اول نے خاندان آسٹریا کے مقبوضات خانگی پر بڑھنے کا حکم پیرس سے صادر کیا۔ چنانچہ موریو ان سالز ٹرون اور اینس کے برابر برابر منتشر اور شکستہ دل آسٹروی فوج کو بھگاتا ہوا آگے بڑھا یہانتک کہ وہ وائنا سے ۲۰ لیگ اور رہگیا میکڈانلڈ نے باوجود برف کے پہاڑوں کے اسی زمانہ میں اسپلوجن درہ کو عبور کیا اور منسیو اور ایڈج کی آسٹروی افواج کا منہ پھیرتا ہوا ٹرل میں داخل ہوا۔ ٹرینٹ پہنچکر میکڈانلڈ داہنی جانب مڑا وہاں برون جس نے ممالک وینس پر قبضہ کرلیا تھا اس سے ملگیا۔ اور متحدہ فرانسیسی فوج وائنا پر بڑھی ایسی حالت میں جبکہ اطالیہ قبضہ سے نکل چکی تھی وائنا پر دو طرف سے یورش تھی شہنشاہ

فرانسس نے صلح کرنی چاہی جو نوین فروری ۱۸۰۱ء کو لونی وایل میں عمل میں آئی
لونی وائل کا صلح نامہ قدیم ہولی رومن امپائر کے برباد کرنے کی وجہ سے بہ مقابلہ فرانس
اور آسٹریا میں عہد نامہ صلح کے زیادہ اہم تھا - دوسرے اعتبار سے شہنشاہ
فرانسس نے دوبارہ کمپو فورمیو کے صلحنامہ کی طرح رائن کو فرانس کی سرحد تسلیم کرلیا

لونی وائل کا صلحنامہ
۹ رفروری ۱۸۰۱ع

اطالیہ میں ماورائے ایلپس جمہوریہ ایڈج کو سرحد قرار دیکر دوبارہ قایم کردیگئی -
مورڈینا کو برلیسگو دیکر تلافی کی گئی اور وینس دوبارہ بادشاہ آسٹریا
کے قبضہ میں چھوڑ دیا گیا -
ٹسکنی آسٹروی گرانڈ ڈیوک سے لے لیگئی - اور پرنس آف پارما کے لئے اٹرریا
کی سلطنت قایم کیگئی - جو بادشاہ ہسپانیہ کا ایک رشتہ دار تھا - پیڈمنٹ فرانس میں
ملا دیا گیا - لیکن دونوں صیقالیہ کے بادشاہ کو اپنی سلطنت پر قابض رہنے کی اجازت
دیگئی اور پاپائے روم کو اس کے جملہ مقبوضات سوائے فریرا اور بولگنا کے واپس دیدیگئے -
سس الپائن ریپبلک کی دوبارہ تنظیم کیگئی اور کانسٹیٹیوشن سال ہشتم کے نمونہ پر اس کو ایک
کانسٹی ٹیوشن دیا گیا - جس میں بوناپارٹ قونصل اول مقرر ہوا - لائیگورین ریپبلک
صرف اس تبدیلی کے ساتھ قایم رکھی گئی کہ اس کا بادشاہ آئندہ بجائے منتخب ہونے کے
فرانس سے نامزد کیا جاویگا - شمالی اطالیہ کے ان نئے انتظامات کا یہ نتیجہ ہوا کہ فرانس
اور آسٹریا دونوں کو پیڈمنٹ اور وینس کی وجہ سے قبضہ قایم رہا اور سس الپائن ریپبلک
ان کے درمیان میں بفر کی حیثیت سے رہی - جرمنی بشپی علاقوں کو دنیوی بنا دینے
کا اصول لونی وائل کے خاص صلحنامہ میں دوبارہ قبول کرلیا گیا - اور اس کے عملدرآمد
کے متعلق ایک کمیشن سے صلاح لیگئی جس کی تجاویز ۱۸۰۳ء تک اختیار نہیں کی گئیں آسٹریا
میں اس صلحنامہ کا اثر تھوگو نامی وزیر کا دست کش ہو جانا ہے - جس کی جگہ اسٹیٹ چانسلر
کے عہدہ پر پرنس لوئی کوبنزل وہ مدبر جس نے کمپو فورمیو اور لوئی وائل دونوں صلحناموں
کی مراسلت کی تھی مقرر ہوا - شہنشاہ پال کی مدح سرائی بوناپارٹ کے حق میں روز بروز
بڑھتی گئی اور قونصل اول نے نہیں بلکہ روسی زار نے مشرق میں انگلستانی طاقت پر حملہ کرنے کیلئے

شہنشاہ پال کا قتل
۲۳ رمارچ ۱۸۰۱ء

ایشیا میں ہوکر ہندوستان پر حملہ کرنیکی تجویز پیش کی پال کے دماغ میں
درحقیقت انگریزوں نے فرانسیسیوں کی جگہ لے لی تھی جس نے

نیوٹرل لیگ آف نارتھ دوبارہ قایم کرنے سے مطمئن نہ ہو کر ان کے خلاف اپنی بہترین افواج بھیجنے کا ارادہ کیا۔ اس شہنشاہ کی یہ تجویز تھی کہ ایک فوج ۳۵۰۰۰ روسی اور ۳۵۰۰۰ فرانسیسیوں کی میناکی کمان میں تیار کی جائے یہ فوج پہلے ڈینیوب کی جانب اور پھر ڈون کی طرف بڑھے ایک ایسے مقام تک جہاں سے والگا تھوڑے سے فاصلہ پر رہجائے پھر یہ فوج والگا سے استراخان کی جانب بڑھے اور وہاں سے بحر خزر کو عبور کرکے استراباد پہنچے اور پھر ہرات اور قندھار ہوتی ہوئی پنجاب پر حملہ کرے دوسری فوج خیوا اور بخارا سے گزر کر شمالی افغانستان کی جانب سے ہندوستان پر حملہ کرے۔ ان عظیم الشان تجاویز کو بوناپارٹ نے بالکل قبول نہیں کیا اور شہنشاہ پال کی موت نے یہ نہ ظاہر ہونے دیا کہ آیا یہ کوشش عملی تھی یا نہیں پال کا جنون اس کے قلیل عہد حکومت میں بہت بڑھ گیا۔ اس کے امراء اس کی جنگی حکمت عملی یا طرز عمل کو پہلے فرانس اور نیوٹرل لیگ کے قایم کرنے سے جس نے روسی اشیاء برآمد کو انگلستانی جہازوں پر لیجانے سے روکا۔ شمالی روس کے دولتمند امراء کو بہت نقصان پہنچا۔ امراء اہل سیاست اور مہاجنوں کی ناراضی کے ساتھ ساتھ درباری بھی خوف زدہ تھے۔ اس کے سب سے بڑے بیٹے اسکندر نے جو تخت کا وارث تھا معلوم کرلیا کہ اس مجنون کی حکومت دیر تک قایم نہ رہیگی۔ اس کی غیر ہر دلعزیزی کے جملہ اسباب بالخصوص ظاہر کرنا غیر ضروری ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ اس کا برتاؤ ایک مجنون کا سا تھا چند درباریوں نے جن میں لیڈر کاونٹ پھیلین لاٹوناما کا ایک امیر بینکسن ہینوور کا ایک جرنیل سیلیبوزو قطریں کا آخریں مقرب اور اس کا بھائی نکولس اور شہزادہ جیشول تھے زار کے تنظلم تو ختم کردینے کا قصد کرلیا۔ ۲۳ مارچ ۱۸۰۱ء کی شب کو ان سازش والوں نے اس پر حملہ کیا اور سلطنت سے دست کشی کا عہد نامہ لکھنے کے لئے مجبور کیا۔ اس نے انکار کیا تو لیمپ گل کردیا گیا اور ان میں سے ایک نامعلوم شخص نے شہنشاہ کو دے مارا اور اس کا گلا گھونٹ ڈالا۔

جب بوناپارٹ نے عہدہ اختیار کیا تو اس کو معلوم ہوا کہ انگلستان بوجہ دور ہونے کے آسٹریا سے بھی بڑا دشمن ہے یہ معلوم کرکے فرانسیسی بیڑہ انگلستانی بیڑہ کے مقابلہ کرنے سے قاصر ہے اس نے انگلستان کی تجارت کے خلاف ایک نیوٹرل لیگ قایم کرکے اس کی بحری طاقت کم کرنیکی کوشش کی۔ لڑائی کے طول کے باعث فرانس میں

شمال کی نیوٹرل لیگ سنہ ۱۸۰۰ء سنہ ۱۸۰۱ء

درآمد اشیا روکنے کے لئے محض احکام سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا جاسکتا تھا ضرورت ہوئی کہ غیر جانبدار قوموں کے ذریعہ سے نقصان پہنچایا جائے انگلستانی تجارت کے تین بڑے مرکز بحیرۂ روم بحر بالٹک پرتگال تھے مصر کی مہم کی ناکامیابی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بحر متوسط میں انگلستانی تجارت کا برباد کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے بوناپارٹ نے دیگر مقامات پر نقصان پہنچانیکا قصد کیا شہنشاہ پال کے ذریعہ سے شمالی مسلح غیر جانبدار اتحاد یا سنہ ۱۷۸۰ء کی نیوٹرل لیگ بحر بالٹک کے گرد کی دول روس۔ پرشیا۔ سوئیڈن اور ڈنمارک میں پھر قایم ہوئیں۔ پال اور بوناپارٹ کا حقیقی مقصد انگلستانی تجارت کو بحر بالٹک سے قطعی طور پر خارج کرنا تھا۔ لیکن دوسری مرتبہ پھر بحر بالٹک کی طاقتوں نے برائے نام اپنے تئیں غیر جانبدار طاقتوں کے حقوق کا محافظ قرار دیا انھوں نے غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کی تلاشی لینے اور اپنے خلاف لڑنے والے ممالک کی اشیا اُن میں پائے جانے پر انھیں ممنوعات جنگ قرار دیکر ضبط کرلینے اور غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کو اپنے دشمن کی بندرگاہوں میں تجارت کرنے سے روکنے کے خودساختہ حق انگلستان کی مخالفت کی۔ شہنشاہ پال نے مثل قطریں کے اپنے کو اس نیوٹرل لیگ کا مربی قرار دیا۔

کوپن ہیگن کی لڑائی ۲ر اپریل سنہ ۱۸۰۱ء

انگلستان نے فطرۃً نیوٹرل لیگ کے مطالبات پورا کرنے سے انکار کیا اور جب بحر بالٹک ان کے لئے بند کردیا گیا تو ایک انگلستانی بیڑے کو بجبر داخل ہونیکا حکم دیا گیا۔ یہ بیڑہ سرہائیڈ پارکر کی کمان میں دیا گیا اور نلسن اس کا نائب تھا۔ ۳۰ر مارچ سنہ ۱۸۰۱ء کو بیڑہ نے باوجود ڈنمارک کی توپوں کے جو ایلسنیور پر لگی ہوئی تھیں ساونڈ کو عبور کیا ۲ر اپریل کو کوپن ہیگن پر گولہ باری کی گئی اور ڈنمارک کے بیڑے کا بہت بڑا حصہ تباہ ہوگیا۔ اس فتح نے اور اس سے زیادہ شہنشاہ پال کی موت نے نیوٹرل لیگ آف نارتھ کو توڑ دیا انگلستانی تجارت برباد کرنے کے لئے بوناپارٹ کو اپنی تجاویز چند سال کے لئے ملتوی کرنی پڑیں۔

ہسپانیہ اور پرتگال ۱۸۰۰ء ۱۸۰۱ء

جزیرہ نمائے آئیبریا میں انگریزی تجارت کے خلاف بوناپارٹ کی ترکیبیں زیادہ کامیاب ہوئیں۔ ہسپانیہ باوجود ان مصائب کے جو اتحاد کے باعث اسپر نازل ہوئیں ابتک فرانس کا اتحادی

بنا رہا لیکن پرتگال ابتک انگلستان کا وفادار دوست رہا۔ پرتگال میں ہو کر انگریزی اشیاء ہسپانیہ اور جنوبی فرانس میں داخل ہوتی تھیں اس لئے بوناپارٹ نے پرتگال کی غیر جانبداری ختم کر دینے کا ارادہ کیا۔ اس کام کے لئے ۱۸۰۱ء میں اس نے اپنے سب سے لائق ترین بھائی لوسین بوناپارٹ کو پرتگال کے پرنس ریجنٹ سے مراسلت کرنے کے احکام دیکر میڈرڈ کے دربار میں بطور سفیر کے روانہ کیا جو شرائط پیش کئے گئے یہ تھے کہ پرتگالی بندرگاہیں انگلستانی تجارت کے لئے بند کر دی جائیں فرانسیسی تاجروں کو مخصوص تاجرانہ سہولتیں دیجائیں۔ فرانسیسی گائنا کی حد دریائے امیزن تک بڑھادی جائے، اور پرتگالی مملکت کا کچھ حصہ ہسپانیہ کو اس وقت تک کے لئے دیدیا جائے جب تک کہ ٹرینی ڈاڈ اور منورکا پھر اس ملک کے واپس آجائیں پرتگالی پرنس ریجنٹ نے ان سخت شرائط کو نامنظور کر دیا۔ ہسپانیہ نے ۱۸۰۱ء کی ابتدا میں اعلان جنگ کر دیا۔۔۔ ۲۲ جنگ آزمودہ فرانسیسی سپاہی بوناپارٹ کے بہنوئی جرنیل لیلرک کی کمان میں ہسپانیہ کی مدد کے لئے بھیجے گئے۔ یہ مہم بہت مختصر سی تھی۔ فرانسیسی افواج نے کوئی حملہ نہیں کیا

بیڈیجوز کا صلحنامہ

لیکن پرتگالیوں کو دو مرتبہ منتقل لڑائیوں میں شکست ہوئی اور چند قلعے ہاتھ سے نکل گئے۔ پرنس ریجنٹ نے صلح کی التجا کی اور پرتگال اور ہسپانیہ کے مابین جون ۱۸۰۱ء کی چھٹی کو بیڈیجوز میں صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔ اس صلحنامہ کی رو سے اولیونزا کا شہر اور ضلع ہسپانیہ کو دیدئے گئے اور ہالینڈ کے ایک عہدنامہ کی رو سے فرانسیسی گائنا کی حد دریائے امیزن تک بڑھ گئی۔ ان معاہدوں اور خصوصاً انگلستانی تجارت کے لئے اپنی بندرگاہیں بند کرنے پر پرتگال کے پیہم انکار سے بوناپارٹ ناراض ہوا اور چند مہینے گذرنے کے بعد وہ ان کے منظور کرنے پر رضامند ہوا انگلستان نے پرتگال کو اپنا دشمن مان لینے سے انکار کیا لیکن ایک انگلستانی پلٹن نے جزیرہ میڈیرا پر قبضہ کر لیا اور الیسٹ انڈیا کمپنی نے گوا پر محافظ فوجیں متعین کر دیں۔

مصر کی مہم ۱۸۰۰ء۔۱۸۰۱ء

جب بوناپارٹ مصر سے روانہ ہوا تو بوجہ انگلستانی بیڑہ کے بہ سختی سد راہ ہونے کے سوائے چند ہمراہیوں کے اپنے ساتھ کسی کو نہ لا سکا تھا کلیبر جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اس کی جگہ فرانسیسی افواج کی کمان پر مقرر ہوا اس کی بہت جلد اپنے ایک طاقتور ترکی اور مصر کی فوج سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس فوج کو اس نے ۲۰ مارچ

۱۸۰۰ء کو ہیلیوپولس کی لڑائی میں شکست دی اور اس کے بعد مصر نے پھر فرانس کی حکومت قبول کی ۱۴؍جون ۱۸۰۰ء کو اسی روز جبکہ نپولین کا قدیم ساتھی ڈیثرے میرنگو کی لڑائی میں ایک سپاہی کی موت مرا کلیبر کو ایک مسلمان نے قاہرہ میں قتل کر ڈالا۔ منو مصر کا نیا فرانسیسی جرنیل ہر طرح کلیبر سے کم تھا اور اس نے فرانسیسی افواج کو قاہرہ اور سکندریہ دونوں شہروں میں مجتمع کیا۔ فرانس سے بالکل علٰحدہ ہونے اور کمک اور آلات حرب مہیا نہ ہونے کی وجہ سے انگلستان نے فرانسیسیوں کو مصر میں ایک آسان شکار سمجھا۔ ۸؍مارچ ۱۸۰۱ء کو ایک طاقتور انگلستانی فوج ابوکر پر اتری یہ سر رالف ابرکرامبی کی کمان میں تھی۔ اس نے دو روز بعد فرانسیسیوں کو اسکندریہ پر ایک مستقل لڑائی میں شکست دی جس میں ابرکرامبی کام آیا۔

اسکندریہ اور قاہرہ کا محاصرہ کیا گیا اور دونوں شہروں نے انگریزی جرنیل لارڈ ہچنسن کی اطاعت ہندوستان سے آنیوالی فوج کی آمد سے قبل قبول کرلی یہ فوج سر ڈاوڈ بائرڈ کی کمان میں بحر احمر تک پہونچ گئی تھی اس نے سوڈان کے ریگستان کو عبور کیا اور دریائے نیل کو کشتیوں میں عبور کرکے قاہرہ پر اتر پڑی۔

ان لڑائیوں کا نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ انگلستانی اور فرانسیسی جرنیلوں کے مابین مصر میں ۲؍ستمبر ۱۸۰۱ء کو ایک عہدنامہ مرتب ہوا جس کی بنا پر فرانسیسی افواج نے بقیہ مقامات کو خالی کردیا اور انگلستانی جہازوں میں فرانس پہونچیں اگرچہ خود بونا پارٹ اور نہ انگلستانی سیاسی لیڈر دونوں ممالک کے درمیان ایک مستقل صلح کے امکان میں یقین رکھتے تھے تاہم طویل جنگ کے خلاف انگلستانی اور فرانسیسی رعایا کی صداؤں سے ان ممالک پر جنگ کا ملتوی کرنا لازم آگیا تھا۔

ایمیون کا صلحنامہ ۲۵؍مارچ ۱۸۰۲ء

۱۸۰۱ء میں پٹ عہدۂ وزارت سے دست کش ہوا اور اس کے جانشین ایڈنگٹن نے جو بعد میں لارڈ سڈ متھ ہوا۔ صلح کی پالسی کی موافقت کی وہ صلحنامہ جو ایمیون کے صلحنامہ کے نام سے موسوم ہے درحقیقت گفت وشنید سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا صرف ایک عام اقرارنامہ تحریر تھا جس میں بہت سی خاص خاص باتیں غیر طے شدہ چھوڑ دیگئیں تھیں۔ دونوں قومیں آرام لینے کی متمنی تھیں اور کوئی حکومت ایمیون کے صلحنامہ کو اپنی نااتفاقیوں کے دور کرنے کا مستقل ذریعہ نہیں سمجھتی تھیں۔

بہت سی خامیاں رہگئی تھیں جنکے متعلق یقین تھا کہ جانبین کی لڑائی جاری کرنیکا بہانہ بن جائینگی - ان میں سب سے زیادہ اہم مالٹا پر قبضہ کا سوال تھا- امیوں کی عارضی صلح سے کہیں زیادہ اہم جرمنی کا جدید انتظام تھا جس کو راٹسبن کی ڈائٹ نے آخرالامر ۲۵ فروری ۱۸۰۳ء کو تسلیم کرلیا ہولی رومن امپائر صدیوں تک قائم رہکر یکقلم معدوم ہوگئی۔ سلطنت کی تقسیم جو حلقوں میں تھی مسترد کردیگئی اور تین کالجوں پر جن سے ڈائٹ مرکب تھی بہت بڑا اثر پڑا- بجائے آٹھ الیکٹروں (رائے دہندگان) کے جن میں پیشتر پانچ دنیوی اور تین مذہبی الیکٹر تھے - اب دس الیکٹر نو دنیوی اور ایک مذہبی بنائے گئے۔ کلون اور ٹریویز کے اسقف اعظم جنکی ریاستیں رائن کے بائیں کنارہ پر ہونے کے باعث فرانس میں شامل ہوگئی تھیں- اب الیکٹ مینٹس کے اسقف اعظم کو امپائر کا صدر چانسلر برقرار کیا گیا اور اس کو راٹسبن کی اسقفی اشافن برگ کا تعلقہ اور ویٹزلر کا صوبہ بطور ریاست کے ملے۔ نو دنیوی الیکٹروں میں سے پانچ وہ شہزادے تھے جنکو پہلے ہی اقتدار حاصل تھا- یعنی بوہیمیا برنڈنبرگ سیکسنی بیویریا اور ہنوور کے الکٹر اور چار نئے الیکٹر مارگریو اف بیڈن ڈیوک آف ورٹمبرگ لینڈ گریو آف ہسی کاسل اور گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ جو یہ شہنشاہ کا بھائی اور ٹسکنی کا قدیم گرانڈ ڈیوک تھا جس کو اب سالزبرگ کا الیکٹر مقرر کردیا تھا اس نئے انتظام اور دو تہائی مذہبی الیکٹروں کے کم ہوجانے سے الیکٹروں کے کالج میں بجائے کیتھلکوں کے پراٹسٹنٹوں کی کثرت ہوگئی شہزادوں کے کالج میں بھی یہی نتیجہ ہوا کیونکہ کیتھلک شہروں کو توڑکر دنیوی قرار دینے سے پروٹسٹنٹ حکمرانوں کی کثرت ہوگئی۔

سب سے زیادہ تغیر تیسرے کالج میں ہوا جو آزاد شہروں کا کالج تھا- اس کالج میں بجائے ۴۸ ممبر شہروں کے صرف ۶ باقی رہے- اور وہ بھی فرانس کی دست اندازی کے باعث یہ چھ شہر اوگس برگ برمن فرینک فرٹ آن دی مین ہیمبرگ لیوبیک اور نیوریمبرگ تھے ان تبدیلیوں سے سلطنت کا نظام یکقلم تبدیل ہوگیا لیکن اس سے زیادہ اہم جرمنی کے مختلف شہزادوں کی حالت کی تبدیلی تھی کیونکہ مذہبی ریاستوں کے دنیوی بنانے کا مدعا حکمراں شہزادوں کی تعداد کم کرنا اور ان کی ریاستوں کی جسامت کا بڑھانا تھا۔

جرمنی کی ریاستوں کو دنیوی قرار دینا۔

فرانس کے ساتھ اس بڑی لڑائی نے امپائر کی ساخت کی کمزوریوں کو ظاہر کردیا اور باشندوں کے لئے بڑی اور قوی ریاستوں کے

وجود کے فائدوں کو ثابت کر دیا تھا۔ اس لئے نئے انتظامات میں موجودہ بڑی سلطنتوں کو سب سے زیادہ مقبوضات ہاتھ آئے برائے نام وہ اسقفیاں جو دنیوی قرار دیدگئی تھیں ان جرمنی شہزادوں کی تلافی کے لئے نہیں جنکے رائن کے بائیں کنارے کے مقبوضات فرانس کو حوالہ کردئے گئے تھے فی الحقیقت صرف طاقتور ریاستوں کو ترقی ہوی۔ آسٹریا کو جس کے وینس کے نئے مقبوضات لانیز کی بجائے لوفی ولہ ویل کے صلحنامہ میں مکرر تسلیم ہو چکے جرمنی میں صرف برکسن اور ٹرینٹ کی اسقفیاں ملیں لیکن دو آسٹروی شہزادوں کو خود مختار ریاستیں ملیں یعنی گرانڈ ڈیوک آف ٹسکنی فرڈیننڈ نامی کو جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے الیکٹر کا خطاب اور سالزبرگ کی اسقفی دیدگئی اور ڈیوک آف موڈینا کو بری ازگو ملا غرضکہ آسٹریا کا اقتدار بہت کم ہو گیا کیونکہ پرانے انتظامات کے زمانہ میں مذہبی الیکٹر اور کیتھلک اساقفہ ہمیشہ آسٹریا کے شریک کار رہتے تھے پرشیا وہ ملک ہے جس کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچا حالانکہ فرانس کے خلاف لڑائی میں اس کو سب سے کم نقصان پہونچا تھا۔ ڈچی آف کلیوز کے ایک حصہ ڈچی آف گیولڈرس اور کاؤنٹی آف موئرس کے بدلہ میں پرشیا کو ہیلڈ پشم پیڈربورن ارفرٹ کی بڑی بڑی اور مالدار اسقفیوں اور منسٹر کا حصہ ملا اس کے علاوہ بہت سے ایسے جن میں سب سے بڑے ہرفرڈ کوئیڈ نبرگ ایلٹن الیسن ورڈن تھے اور بہت سے آزاد شہر ملے ہینوور کو اس نے برگ کی بشپرک ملی جسپر پہلے شاہ انگلستان کو ہینوور کا الیکٹر ہونے کی حیثیت سے نامزد کرنیکا اختیار حاصل تھا۔ بیویریا کو ایک قومی اور یکجائی ریاست بنا دیا گیا پلٹینیٹ ڈچی آف ڈیوپون جو لئیرس سمبرن اور لوٹرن کے صوبوں کے امین اسکو ورٹزبرگ بامبرگ اوگسبرگ فری سنجن کی بشپرکین سپاڈ کا ایک حصہ اور ساتھ ہی ساتھ بہت سی اسقفیں اور آزاد شہر ملے بیڈن کو اسپائرس کا اسٹراسبرگ اور بیسل کی بشپرکوں کے حصے جو رائن کے داہنے کنارہ پر واقع تھے۔ کانسٹینسی کی بشپرک ہیڈبرگ اور مین ہیم کے شہر اور بہت سی اسقفیں اور آزاد شہر ملے ورٹم برگ کی ڈچی کو مونٹی بلیرڈ کے صوبہ کے بدلے میں اسقفیں اور آزاد شہر ملے جس سے اس کی آبادی میں ایک لاکھ باشندوں کی زیادتی ہو گئی۔ ہیسی کاسل ہیسی ڈرمسٹیٹ نساؤ اور باقیماندہ شہزادوں کو جو مختلف مقامات دئے گئے ان کی تفصیل ضروری نہیں لیکن یہ قابل غور ہے کہ پرنس آف آرینج کو جو ہالینڈ کا قدیم سٹیڈ ہولڈر تھا فلڈا کی بشپرک دیدگئی۔ ان تبدیلیوں نے جرمنی میں نیا انتظام قایم کیا اور اس کا نتیجہ فرانس کے حق میں

مضر ہوا کیونکہ بہت سی چھوٹی چھوٹی اور کمزور درمیانی ریاستوں کے بجائے اب فرانس پرشیا اور آسٹریا کی سرحدیں مل گئیں۔

سوئٹزرلینڈ کا دوسرا انتظام

اس زمانہ میں جبکہ فیڈرل ہولی رومن امپائر کا نظام تبدیل کیا گیا سوئٹزرلینڈ کی قدیم فیڈرل ریپبلک کا بھی از سر نو بندوبست ہوا جن وجوہات نے ڈائرکٹری کو سوئٹزرلینڈ کے معاملات میں مداخلت کرنیکی ترغیب دی تھی وہ ہنوز موجود تھے۔ انقلابی پارٹی جو فیڈرل طرز حکومت کے خلاف تھی اور ایک متحدہ سوئٹزرلینڈ کے وجود کی خواہشمند تھی قدیم کنٹنس کے طریقہ پر حکومت کرنے کی موافقت کرنے والوں کے بالکل مخالف تھی۔ یہ محض حکومت کرنیکا مسئلہ تھا جس پر دونوں پارٹیوں میں اختلاف تھا اور فیڈرل طریقہ پر حکومت پھر قایم کرنے یا بعض شہروں اور کنٹنوں کے اختیارات دوسرے شہروں پر از سر نو جاری کرنیکی کوئی تجویز نہ تھی۔ فرانسیسی انقلاب کے اثر سے سیاسی ناہمواری کو سوئٹزرلینڈ سے مثل فرانس کے یکقلم دور کر دیا تھا۔ لُمیویل کی صلح کے بعد فوراً ہی بوناپارٹ نے فرانسیسی افواج کو نئی ہیلویٹک ریپبلک سے ہٹا لیا۔ خانہ جنگی جیسی توقع تھی پھر جاری ہوگئی اور فیڈرل طرز حکومت کے حامیوں نے ہیلویٹک گورنمنٹ کو برن سے خارج کر دیا اس لئے بوناپارٹ نے ایک فوج امن قایم کرنے کے لئے روانہ کی اور سوئٹزرلینڈ کے مخصوص مدبروں کو پیرس بلایا۔ ان کے سامنے اس نے فیڈرل گورنمنٹ کی ایک نئی تجویز پیش کی جو انھوں نے منظور کر لی۔

ایکٹ آف میڈی ایشن کی رو سے جو ۱۹ فروری ۱۸۰۳ء کو مشتہر کیا گیا نیا کانسٹیٹیوشن قایم کیا گیا۔ اور اول فیصل کو میڈی ایٹر (ثالث) تسلیم کر لیا گیا۔ ایکٹ - قانون آف میڈی ایشن کی رو سے سوئٹزرلینڈ ۱۹ کنٹنوں میں تقسیم کی گئی جس میں ہر ایک کی مقامی گورنمنٹ اور مخصوص قوانین اور ٹکس تھے۔ پرانی تیرہ کنٹنیں قایم رکھی گئیں چھ ان میں سے ڈیموکریٹک (جمہوری) تھیں یہ اپنزل گلورس شیوز انٹرو الڈن اری اور زگ تھیں۔ ان میں سات عدیدیہ بیسل برن فری برگ لوکرن اشیف ہوسن سولیور اور زیورچ تھیں بوناپارٹ کی اضافہ کردہ چھ کنٹنیں ان پانچ مقامات پر مشتمل تھیں جو پہلے باتحت تھیں پیز ڈی وو ڈ اور آرگو برن کی ماتحتی سے علیحدہ کرکے خود مختار کر دئے گئے تھر گو اسچیف ہوسن سے علیحدہ کر دیا گیا اور ٹیسینو اری اور انٹرو الڈن سے اور سینٹ گال کی کنٹن ان چند اضلاع کو ملا کر

بنائی گئی جو پہلے اسپنیزل گلورس اور شیوزمیں شامل تھے آخر الامر گریسنز جو ابتک ایک خودمختار پہاڑی ریپبلک تھی اب سوئیٹزرلینڈ کی ایک کنٹین قرار دیدی گئی جینوا چند سال پیشتر بطور ایک ڈیپارٹمنٹ کے جس کا نام لیمان رکھا گیا تھا فرانس میں شامل کرلیا گیا تھا اور ویلے کو اب خودمختار قرار دیا گیا - جو آخر کار اس کے فرانس میں شامل کرنیکا ابتدائی زینہ تھا - فیڈرل ڈائٹ کے ۲۵ ڈپٹی قرار پائے دو سب سے بڑی جمہوریتوں آرگو برن گرتیز نیٹ گال پینرڈی ورڈ اور زیورچ سے اور ایک ایک باقیماندہ کنٹین سے ڈپٹی تجویز ہوا - یہ قرار پایا کہ ہرسال ایک مختلف کنٹین کے دارالسلطنت میں ڈائٹ ہوا کریگی اور اس کنٹین کا لانڈمین اس سال کنفیڈریشن کا صدر ہوگا فیڈرل ایکٹ نے دوبارہ نظام جاگیرات و اعزاز خاندانی وغیرہ کے قطعی منسوخ کرنے کا اعلان کیا اور آیندہ کے لئے تمام خانگی محصولوں کو بند کردیا بوناپارٹ نے اعلان کیا کہ وہ سوئیٹزرلینڈ میں کسی دوسری دولت کی مداخلت جائز نہیں رکھیگا اور اس نے سوئیٹزرلینڈ کے کنفیڈریشن کے میڈی ائیٹر کا خطاب اختیار کیا -

کون کورڈاٹ
۱۸۰۱-۱۸۰۲

یہ پہلے ہی ظاہر کیا جاچکا ہے کہ بوناپارٹ کیتھلک مذہب سے اچھا برتاؤ کرنا چاہتا تھا اور اس نے سرکاری مذہب کے فوائد کو تسلیم بھی کرلیا تھا - قونصلیت کے عہدۂ حکومت میں سب سے زیادہ ضروری کارروائی پوپ پائس ہفتم کی مدد سے اس مناقشہ کو مٹا دینا تھا - ۱۷۹۰ سے سول کانسٹیٹیوشن آف کلرجی کی ترویج کے باعث پیدا ہوگیا تھا - تمام بشپوں نے جو سول کانسٹیٹیوشن آف دی کلرجی کی رو سے منتخب ہوئے تھے اور سب سے ان بشپوں نے جنھوں نے بجائے اطاعت کی قسم کھانے کے ہجرت اختیار کی تھی استعفا دیا دونوں فرقوں کے نمایندے نامزد کئے گئے اور مختلف ڈائوسیز پر مقرر کر دئے گئے (سی) بشپوں کے علاقہ کی نئی حدبندی کی گئی اور فرانس پچاس بشپرکوں اور دس آرچ بشپرکوں میں تقسیم کردی گئی - کون کورڈاٹ سے جو پہلے قونصل اور پوپ کے درمیان ۱۵ر جولائی ۱۸۰۱ء کو مرتب ہوا اور لجسلیٹو باڈی کی اجازت کے بعد ۱۸ر اپریل ۱۸۰۲ء کو مشتہر کیا گیا یہ طے ہوا کہ پہلا قونصل بشپوں کو نامزد کریگا اور پوپ انکو مقرر کریگا - قونصلیٹ کی سرکار نے کیتھلک اپوسٹولک اور رومن مذہب کو اہل فرانس کی ایک بڑی تعداد کا مذہب تسلیم کرلیا اور طے کیا کہ پرستش آزادی کے ساتھ کیجاسکتی ہے اس وقت تک جبکہ پولیس کے

قوانین کی خلاف ورزی نہ کیجائے۔ تمام مذہبی حکام کو وفاداری کی قسم کھانی پڑتی تھی اور سرکار
تمام بشپوں اور کوریٹوں کو ایک معقول تنخواہ دینے کا وعدہ کرتی تھی اس معاوضہ میں پوپ نے
وعدہ کیا کہ وہ اور اس کے جانشین ان مذہبی جائدادوں کا کوئی مطالبہ نہ کرینگے جو ضبط کیگئی
تھیں۔ اور اس قسم کی جملہ جائدادیں خریداران کی قطعی ملک تسلیم کر لیگئیں۔

خانگی بندوبست

لونی وائل کا صلحنامہ اور راسٹبن کی ڈائٹ نے رائن کو فرانس کی
سرحد تسلیم کر لیا جس سے اس کے مقبوضات بہت بڑھ گئے۔ پہلے
قونصل نے ان ملحق کردہ مقامات کا انتظام کانسٹیٹیوئنٹ اسمبلی کنونیشن اور ڈائرکٹری
کے مقرر کردہ اصولوں پر کیا بلجیم کو نو ڈیپارٹمنٹوں میں تقسیم کیا گیا۔ وہ مقامات جو رائن کے
کنارہ پر واقع تھے۔ جن میں پلیٹنیٹ ڈائیوسیز کی ٹریوس وغیرہ شامل تھیں چار محکموں
میں تقسیم کیگئیں۔ جس کے صدر مقامات ایکس لا چیپل کوبلنٹز مئینس
اور ٹریوس ہے جنوب کی جانب مونٹ ٹیربل کا ڈیپارٹمنٹ جس کو کنونیشن نے
ٹل ہاؤس کی جمہوریہ اور پورنٹروئی کے ضلع سے بنایا تھا ھوسٹ رہن کے ڈیپارٹمنٹ میں
شامل ہوگئی اور مونٹ بلیرڈ کی ریاست ڈوبس کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ شامل کردی گئی
جینوا کی ریپبلک سے جیسا کہ ابھی ذکر کیا جاچکا ہے لیمان کا ڈیپارٹمنٹ سیوائے کو مونٹ
بلانک کا ڈیپارٹمنٹ قرار دیا گیا۔ اور نیس کے صوبہ کو الپس مری ٹائمس کا ڈپارٹمنٹ بنا دیا گیا
۱۸۰۱ء میں یہ فرانس کی مسلمہ حدود تھیں اور جغرافی بنا پر بھی تسلیم کیجا سکتی تھیں لیکن ۱۱ ستمبر ۱۸۰۲ء کو بوناپارٹ
نے اور دست درازی کی اور پیڈمنٹ کا فرانس کیساتھ الحاق کا اعلان کردیا۔ بجائے جمہوریہ ٹورائے البس میں شرکت
کردینے کے پیڈمنٹ کو چھ ڈیپارٹمنٹوں میں تقسیم کردیا اور جزیرہ ایلبا کو ٹسکنی سے علیحدہ کرکے
مثل ریپبلکا کے فرانسیسی جزیرہ مشتہر کیا ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کا حاکم ایک ایک پریفیکٹ
(گورنر) مقرر کیا گیا جو ڈائرکٹری کے بنائے ہوئے نیشنل ایجنٹ (قومی نمائندہ) کی جگہ مقرر

پریفکچر اور صوبہ داران

تھا۔ ہر شکمی حصہ پر جواب بجائے ضلع کے ایرن ڈس سیمنٹ کہلاتا
تھا۔ ایک سوس پریفیکٹ مقرر کیا جاتا تھا۔ جس کو کہ سرکاری عمال بالا
نامزد کرتے تھے۔ اور ہر کمیون کا حاکم ایک میر ہوتا تھا جو منتخب نہ ہوتا تھا بلکہ نامزد کیا جاتا تھا
پریفیکٹوں سوس پریفیکٹوں اور میروں کی مددگار انتظامی معاملات میں ایک نامزد
کونسل ہوتی تھی جس کے تصفیہ کے خلاف سب سے اپیل کونسل آف اسٹیٹ کے

سامنے پیش ہوتے تھے۔

تعلیمات

جس طرح کہ بوناپارٹ نے کنونیشن کی لیجسلیٹو کمیٹی کے مقرر کردہ اصولوں پر نیا ضابطۂ قانون مرتب کیا تھا اسی طرح اس نے قومی تعلیمات کی کمیٹی کی محنت سے فائدہ اٹھایا۔ ہر کمیٹی میں جو مصارف کی برداشت کر سکتی تھی اس نے کانونیشن کا قائم کردہ مدرسۂ تعلیم ابتدائی قائم رکھا لیکن اس کو خوف تھا کہ غریب کمیونوں میں مدرسہ قائم کرنے کے مصارف کا اثر کہیں قومی خزانے پر نہ پڑے اسلئے اس نے مناسب سمجھا کہ مقامی مصارف سے مدرسے قائم کئے جائیں۔ تعلیم وسطانیہ کے معاملہ میں اس نے کنونیشن کے قائم کردہ مرکزی مدرسوں کو توڑ دیا اور انکی جگہ مخصوصاً متوسط الحال لوگوں کی تعلیم کے لئے ۲۹ درسگاہیں قائم کیں۔ اعلےٰ تعلیم کے لئے اس نے دس قانونی اور چھ طبی مدرسے قائم کئے اس نے صنعت و حرفت کے مدرسے میں اصلاحیں کیں اور علم جر ثقیل کا ایک مدرسہ جاری کیا جو بعد کو ایک مشہور و معروف درسگاہ ہو گیا۔ لیکن جملہ تعلیمی انتظامات کی جان یعنی جامعہ کی بنا چند سال بعد رکھی گئی۔

آئینی تبدیلیاں

بوناپارٹ کی مہتم بالشان آئینی اصلاحوں نے اس کو ہر قسم کے لوگوں میں ایسا مشہور کر دیا جیسا کہ فتوحات نے اس کو افواج میں مشہور کر دیا تھا۔ نہ صرف فرانس میں بلکہ تمام یورپ میں وہ امن اور اچھی حکومت کا دوبارہ زندہ کرنیوالا سمجھا جاتا تھا۔ یہ خیال صاف صاف اس وقت ظاہر ہوا جبکہ ۲۴ دسمبر ۱۸۰۰ء کو اس کے قتل کی ایک باغیانہ سازش پکڑی گئی۔ یہ سازش انفرنل مشین کی سازش کے نام سے موسوم ہے۔ اور جیکوبن پارٹی کی کارروائی سمجھی جاتی ہے۔ روسینٹ نیکالیس میں اس سازش کا اثر اس وقت ظاہر ہوا جبکہ بوناپارٹ کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکتا تھا۔ لیکن یہ واقعہ ریپبلک کے پرجوش حامیوں کو جلاوطن کرنے کے لئے ایک بہانہ بنا لیا گیا۔ وہ اسقدر پسندیدۂ خلائق تھا کہ اس کو بادشاہ بنانے کی خبریں اڑتی ہوئی سننے میں آتی تھیں۔ اس عمل کے متعلق پہلی کارروائی ۱۸۰۲ء میں کی گئی۔ جبکہ کونسل آف اسٹیٹ نے یہ تجویز کیا کہ عوام الناس سے بلا کر پوچھا جائے کہ آیا بوناپارٹ کو حین حیات کے لئے پہلا قونصل بنایا جائے یا نہیں۔ ۱۸۰۲ء میں یہ تجویز عوام کے سامنے پیش کی گئی اور ۸۰۰۰ آرا کے مقابلہ میں ۳۵۰۰۰۰۰ آرا سے منظور ہوئی چند معمولی تبدیلیاں بھی ساتھ ہی ساتھ کیگئیں جس میں سب سے زیادہ ضروری یہ تھی کہ پہلے قونصل کو

اپنا جانشین نامزد کرنیکا حق دیا گیا اور سینٹ کو ٹریبونیٹ اور لجیسلیٹو اسمبلی کو برطرف کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔

بوناپارٹ کا نوآبادیوں کے متعلق طرز عمل

پہلا قونصل صاف طور پر سمجھتا تھا کہ ایمیون کی صلح قائم نہ رہیگی اور انگلستان سے بہت جلد پھر لڑائی چھڑ جائیگی۔ وہ جانتا تھا کہ انگلستان کی قوت کا بہت کچھ انحصار اس کے بیڑے اور اس کے ماتحت ممالک پر ہے۔ اس لئے اس نے فرانسیسی بیڑے کو درست کرنے اور فرانس کو ایک مرتبہ کا نوٹیل دولت بنانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اس معاملہ میں اس کی پہلی کوشش ہسپانیہ سے اٹروریا کی سلطنت کے بدلے میں جو شہزادہ لوئی والئی پارما کے لئے بنائی گئی تھی لوئی سیانہ حاصل کرنا اور پرتگال کو دبا کر فرانسیسی گائنا کی سرحد امیزن تک بڑھانا تھی۔ لیکن ان کا اصلی منصوبہ جزائر ویسٹ انڈیز میں فرانسیسی اقتدار کو دوبارہ قائم کرنا تھا۔

گواڈیلوپ مارٹینگ اور فرانسیسی انٹلیز ایمیون کی صلح کی رو سے فرانس کو واپس کردئے گئے تھے اور قونصل اول نے ان کو سان ڈومنگو دوبارہ فتح کرنے کے لئے مرکز بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ یہ جزیرہ سون اتھونو اور پول دیرل کونیشن کے دونوں قونصلوں کی پالیسی کے باعث فرانس کے قبضہ سے نکل گیا تھا۔ زمیندار اور دوسرے گورے رنگ کے لوگ فرار ہوگئے تھے۔ اور باغی غلام اور مخلوط نسلوں کے لوگ جزیرے کے مالک تھے توسینٹ لووِرچر حبشیوں کے سردار نے بوناپارٹ سے مراسلت کرنے سے انکار کر دیا اور پہلے قونصل نے ایمیون کی صلح کے بعد بحری راستہ کھلتے ہی اس کے خلاف اپنے بہنوئی جرنیل لیک لرک کی کمان میں ایک فوج ۲۰۰۰۰ آدمیوں کی روانہ کی۔ مئی ۱۸۰۲ء تک جزیرہ دوبارہ فتح ہوگیا لیکن فاتح فوج کو زرد بخار نے قریب قریب تباہ کر ڈالا۔ ٹوسنیٹ لووِرچر کو قید کرکے فرانس بھیجدیا۔

لیکن جونہی انگلستان سے لڑائی پھر شروع ہوگئی اور انگلستانی جنگی جہازوں نے کمک کی آمد بند کر دی تو حبشیوں نے دوسرے لیڈروں کے زیر اثر پھر بغاوت شروع کر دی اور محافظ فوج کے رہے سہے سپاہیوں کو تباہ کر دیا۔ یہ بھی بیان کر دینا چاہیئے کہ فرانسیسی انٹیلیز پر انگریزوں نے سنہ ۱۸۰۹ء اور سنہ ۱۸۱۰ء میں پھر قبضہ کر لیا۔

انگلستان اور فرانس کے درمیان جنگ کا دوبارہ شروع ہونا ۱۸ مئی ۱۸۰۳ء

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ایمیوں کی صلح درحقیقت محض ایک التوائے جنگ تھی اور دونوں قوموں کی بہت سی باتیں غیر طے شدہ رہ گئی تھیں۔ ان میں سب سے ضروری مالٹا کے متعلق سوال تھا۔ انگریزی وزارت نے اس جزیرہ کو سینٹ جان کے مبارزوں کے قبضہ میں چھوڑ دینے سے قطعی انکار کر دیا اس طرح یہ جزیرہ شہنشاہ اسکندر کے ماتحت اور فرانس کے زیر اثر رہتا۔ بوناپارٹ اس بات کو ایمیوں کے صلحنامہ کی ایک شرط دیکر مالٹا کے خالی کرانے پر مصر ہوا۔ لیکن انگلستانی سرکار نے جواب میں ایلبا پارما پیاسنزا اور پیڈمنٹ کے الحاق اور سوئٹزرلینڈ میں مداخلت کو بھی صلحنامہ کی خلاف ورزی ثابت کیا۔ پہلے قونصل کو غیر ذمہ دار انگلستانی اخباروں کے حملوں سے جو اس کی ذات پر کیے گئے تھے بہت غصہ آیا۔ وہ نہ سمجھ سکا کہ انگلستانی قانون کی رو سے وہاں کی سرکار اس کی ہجو کی اشاعت نہ روک سکتی تھی اور جب ازالہ حیثیت کرنیوالوں کو سزا دینے سے انکار کیا گیا تو یہ بات اس نے ذاتی ہتک سمجھی۔ لندن میں فرانسیسی سفیر نے پلیٹئر نامی خاص ہتک کرنے والے شخص پر کنگس بنچ کی عدالت میں مقدمہ چلایا۔ سر مکینٹوش نے نہایت قابلانہ طور پر اسکی جوابدہی کی اور اس پر صرف تھوڑا سا جرمانہ کیا گیا عوام نے مقدمہ کے اخراجات اور یہ جرمانہ داخل کرنے کے لئے چندہ اکھٹا کیا اور پہلے قونصل نے علاوہ گزشتہ صدموں کے جو اس کو پہلے پہونچ چکے تھے اس کو ایک مزید ہتک سمجھا۔ سچ یہ ہے کہ دونوں گورنمنٹیں اس بات کو محسوس کر رہی تھیں کہ لڑائی ناگزیر ہے اور ۱۸۰۳ء میں نفاق کی حد ہو گئی۔ انگلستانی بیڑے نے فرانسیسی تجارتی جہازوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا اور پہلے قونصل نے اس کے بدلے میں تمام انگلستانی مسافروں کو جو فرانس میں ملے گرفتار کر لیا اور مورٹیئر کو ہینوور پر قبضہ کر لینے کا حکم دیا۔

امور خارجہ کی حالت

پہلے قونصل نے انگلستان سے یہ نئی لڑائی نہایت اطمینان کیساتھ شروع کی کیونکہ ان کو یقین تھا کہ انگلستان کو کوئی شریک نہ ملسکیگا۔ آسٹریا پہلی خوفناک لڑائیاں لڑنیکی وجہ سے بہت تنگ آگئی تھی۔ اور اسٹیٹ چانسلر کونبنزل کی رائے تھی کہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس کو وقت کی ضرورت ہے۔ پرشیا نے سخت ترین غیر جانبدارانہ انداز قائم رکھا۔

ہوگ وٹز امور خارجہ کی معتمدی سے فرانس کا ہمدرد ہونے کے باعث ہینیوور پر قبضہ ہو جانے کے بعد برطرف کر دیا گیا اور اس کی جگہ تبسیل کی صلح کرنے والا شخص ہارڈنبرگ نامی مقرر ہوا۔ ہسپانیہ بوناپارٹ کا وفادار اور بھروسے کے قابل اتحادی تھا اور روس جو برا عظم کی تمام دوستوں میں سب سے زیادہ خوفناک تھا اس کی جانب مائل تھا شہنشاہ اسکندر کا طرز اس وقت بہت زیادہ باوقعت تھا اس کی تعلیم سوئٹزرلینڈ کے ایک جمہور پسند شخص لاہارپ نے کی جو فرانس کو دل سے محبت کرتا تھا اس لئے شہنشاہ روس انقلاب فرانس کے نتائج اور اہل فرانس کی تعریف پر مائل تھا۔ اس کے جذبات بوناپارٹ کی ذات کے لئے قریب قریب اسقدر پرجوش توصیف سے لبریز تھے جیسے کہ اس کے باپ شہنشاہ پال کے اس نے پیٹرز بورغ میں رہنے والے فرانسیسی سفیروں ڈیوروک اور کولین کورٹ کو اپنا ذاتی دوست بنایا اور بوناپارٹ کو خطوط لکھے جن میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ لیکن شہنشاہ کے اعزہ خصوصاً انکی ماں مع وزرا اور درباریوں کے فرانس کے خلاف اور انگلستان سے اتحاد قایم کرنے یا کم از کم سخت ترین غیر جانبداری قایم رکھنے کے موافق تھی روسی تجارت انگلستان کے ہاتھ میں تھی اور انگلستان سے لڑائی کے معنی روسی اشیاء کے لئے ایک باقیماندہ منڈی کا بند کر دینا اہل روس کا غریب کر دینا اور روسی مہاجنوں کا تباہ کر دینا۔ تاہم شہنشاہ اسکندر یہ ایک خود مختار بادشاہ تھا اور بوناپارٹ کو اس کی دوستی پر بھروسہ تھا حالانکہ وہ اس اتحاد سے مستفید نہو سکا۔

پیشگرو اور کوڈوڈل کی سازش

لڑائی شروع ہو جانے پر بہت سے جلاوطن فرانسیسیوں نے جو انگلستان میں تھے انگلستانی سرکار کو اپنی خدمات پیش کیں۔ یہ تبدیلی جو واقعات میں ہوئی قابل غور ہے کہ انقلاب کے مقابلہ میں کوئی انقلاب پیدا کرنے کی جگہ قنصل اول کی ذات پر حملے کرنا تجویز کیا پیشگرو جو اب ایک کھلم کھلا شاہ پسند تھا۔ خاندان بوربن کے ساتھی اور جارج کوڈوڈل جو مشہور چوان لیڈر تھا۔ اس نئی سازش کے لیڈر تھے۔ دونوں نے پیرس جانے اور جنرل موریو سے تعلقات قایم کرنیکی جسارت کی۔ موریو اگرچہ وہ بوناپارٹ کی رفیع الشانی کے خلاف تھا اور اس کی نوکری کرنے سے انکار کر چکا تھا۔ اس کے قتل میں شامل ہونا نہ چاہتا تھا۔ خصوصاً ایسے قتل میں جس کا نتیجہ خاندان بوربن کی بحالی ہو اس لئے کوڈوڈل

اور پیشگرو کو بعض فرانسیسی امرا اور چند قدیم جوانوں کی مدد سے کام کرنا پڑا۔ پہلے قونصل کو ملیشن سے پیرس جانیوالی سڑک پر قتل کرنیکی سازش کی گئی۔ لیکن فرانسیسی پولیس پر یہ سازش کھل گئی۔ اور بوناپارٹ نے خوف زدہ ہوکر انقلاب کے نہایت خوفناک دنوں کیطرح پیرس کے تمام پھاٹک بند کر دینے کا حکم دیا اور سازش کرنے والوں کو پناہ دینے والوں کے لئے موت کی سزا کا اعلان کیا۔ تھوڑے سے بلوہ کے بعد لیڈروں کو گرفتار کرلیا جارج کوڈوڈل کو قتل کیا۔ پیشگرو کا گلا قیدخانہ میں گھونٹ دیا گیا اور موریو کو جسے دو سال کی قید دی گئی تھی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ چلے جانے کی اجازت ملگئی۔ فرانسیسی امرا کے ساتھ جو اس سازش میں شامل تھے نرمی کا برتاؤ کیا گیا اور دو مخصوص امرا ارمنڈ ڈی پولگ نک اور چارلس ڈی ریویری کی جان بخشی کی گئی۔

ڈیوک ڈی انجین کا قتل ۲۱ مارچ ۱۸۰۴ء

اس سازش کے کھل جانے سے جو اس کی زندگی کے خلاف کی گئی اور جس کے بلاشبہ بوربن شہزادے حامی تھے۔ پہلے قونصل کو اس بدبخت خاندان سے بدلہ لینے پر مصمم کردیا۔ چونکہ وہ مدعی کاذب لوئی اٹھارھواں اور اس کے بھائی کومٹ ڈی ارٹس کو جو انگلستان میں مقیم تھے گرفتار کرنے سے قاصر رہا۔ اس نے ایک نوجوان بوربن شہزادہ شہزادہ ڈی کونڈے کے خلف اکبر کو جو پیشگرو کی سازش کے معاملہ میں بالکل بیگناہ تھا گرفتار کرلیا۔ ڈیوک ڈی انجین اس زمانہ میں گرانڈڈچی آف بیڈن کے ایک شہر ایٹن ہیم میں رہتا تھا۔ فرانسیسی سپاہیوں نے اس کو وہاں کل بین الاقوامی قوانین کے خلاف گرفتار کرلیا اور ونسینیز لے گئے فوراً اس کو ایک فوجی کمیشن نے ایمجر قرار دیکر اور فرانس کے خلاف تلوار اٹھانیکا الزام لگاکر موت کی سزا کا حکم دیا۔ باوجود نوجوان شہزادے کی قونصل اول سے ملاقات کرنیکی خواہش کے حکم سزا کی فوراً تعمیل کی گئی۔ یہ قتل ایک بڑی سیاسی غلطی تھی بوناپارٹ کو توقع تھی کہ یہ بوربن شہزادوں کو خوف زدہ کردیگا۔ لیکن اس کا اثر اس کے خلاف ہوا۔ پیٹرزبورغ کے دربار نے ماتمی طرز اختیار کیا پرشیا کے بادشاہ نے جس نے آخرالامر فرانس سے اتحاد کرنیکا قصد کیا تھا۔ روس سے مراسلت شروع کردی آسٹریا کے شاہی خاندان نے اس قتل کو میری اینٹونیٹ کے قتل کا تتمہ سمجھا اور انگلستانی سرکار نے اس قتل کی پیدا کردہ دہشت سے فرانس کے خلاف ایک نیا اتحاد قایم کرنے کی کوشش میں فائدہ اٹھایا۔

> بوناپارٹ اہل فرانس کا شہنشاہ ہونا ۱۸ مئی ۱۸۰۴ء

اس سانحۂ غم کے فوراً ہی بعد جس نے بوناپارٹ کو خود مختار حکمراں ثابت کر دیا۔ اس نے خود اہل فرانس کے شہنشاہ کا عہدہ اختیار کرنیکا فیصلہ کیا۔ ۱۸ مئی ۱۸۰۴ء کو سینٹ نے بمقام سینٹ کلوڈ قونصل اول کو یہ خطاب پیش کیا اور عوام الناس نے ۳۵۰۰۰۰۰ سے بھی زیادہ آرا کی کثرت سے اس کو منظور کر لیا۔ عوام کی رائے سے جنھوں نے اس کو شہنشاہ بنایا یہ عہدہ اس کے حقیقی وارثوں کے لئے موروثی قرار دیا گیا۔ چونکہ اس کے اولاد نہ تھی اس لئے اس کو متبنٰی کرنیکا اختیار دیا گیا۔ اور بلاشبہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ اس اختیار کو اپنے سوتیلے بیٹے یوگن ڈی بیوہارنیس کے لئے استعمال کریگا۔ کورسکا کا ایک سپاہی جب اہل فرانس کا شہنشاہ ہو گیا تو اس کے چند مہینے بعد آخر متبرک سلطنت روما کے شہنشاہ فرانسس ثانی نے شہنشاہی اقتدار سے جو برائے نام تھا دست برداری کا قصد کیا۔ جدید متبرک رومن شہنشاہی کے جدید دستور نے شہنشاہی اقتدار کو اسطرح فنا کر دیا کہ دائنٹ کے کلیسائی اراکین کے ووٹوں سے اُسے محروم کر دیا۔ اور جرمنی کی بڑی بڑی ریاستوں کی حکومت کو یا تو وسیع کر دیا یا انکو مجتمع کر دیا۔ فرانسس ثانی نے نئے انتظامات کو تسلیم کر لیا۔ ۱۱ اگست ۱۸۰۴ء کو اس نے آسٹروی مقبوضات کو ایک موروثی ملکیت قرار دیا

> فرانسس ثانی کا آسٹریا کا شہنشاہ ہونا۔

اور ۲ دسمبر ۱۸۰۴ء کو بوناپارٹ کے شہنشاہ نپولین ہونیکی تاجپوشی کے پانچ روز بعد جو پوپ نے پیرس میں کی آخری ہولی رومن ایمپرر نے اپنے تئیں آسٹریا کا شہنشاہ ہونے اور فرانسس اول کا خطاب اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ پندرہ سال کے انقلاب کا نتیجہ یورپ کے ایک قدیم شہنشاہ کا قطعی خاتمہ اور تلوار کی رو سے ایک نئی سلطنت کا قائم ہو جانا تھا۔

باب آٹھواں

۱۸۰۴ ——— ۱۸۰۸

سلطنت فرانس میں شہنشاہ کے مرتبہ پر نپولین کی سرفرازی نے اس اقتدار کو جو عرصے سے اس کو حاصل تھا صرف ایک موثر طریقہ پر جائز قرار دیدیا۔ اس واقعہ نے اس کے اختیارات میں کچھ اضافہ نہ کیا کیونکہ وہ ۱۷۹۹ سے عملاً فرانس کا خود سر حکمراں تھا مگر اس نے حکومت کو استقلال بخشا۔ اور یہ وہ بات تھی جس کی ۱۷۸۹ سے لیکر اس وقت تک کی مختلف حکومتوں کے تجربوں کے بعد اہل فرانس کو بہت ضرورت تھی۔ یہ خیال کرنا کہ نپولین کو فرانس کا حاکم اعلےٰ صرف افواج نے بنایا غلطی ہے۔ اس کے اقتدار کے جائز قرار دیئے جانیکا خیر مقدم امن پسند آبادی نے زیادہ جوش وخروش سے کیا۔ باقیماندہ پرجوش جمہوریت پسند لوگ سازش انفرنل مشین کے بعد جیکو بن کے خاص خاص لوگوں کی یکقلم جلا وطنی دیکھکر مخالفت سے خوفزدہ تھے۔ پیشگرد اور جارج کو ڈوڈل کو سخت سزائیں دی جاتی دیکھکر خاندان بوربن کے ہمراہی بھی اسی طرح نا امید ہو گئے تھے۔ فوجی اور شہری دونوں جماعتوں کا ہر ایک گروہ نپولین کا بطور شہنشاہ خیر مقدم کرنے کے لئے تیار تھا۔ لیکن ایمپائر (شاہنشاہی) بناکر اس نے علاوہ عوام الناس کے فوائد کے ان کے تخیلات کو بھی برانگیختہ کر دیا اس کی دو شکلیں تھیں۔ اس نے شاہی خانہ داری کے خاص احکام۔ پرشوکت رسومات۔ اور قدیم رواجات کے جملہ لوازم کے ہمراہ ایک دربار قایم کیا جس نے اہل پیرس کے روبرو شاہی شان وشوکت کا وہ منظر پیش کیا جس کے نہونے پر وہ عرصہ سے متاسف تھے۔ دوسری بات اس نے یہ کی کہ اپنی مدد کے لئے انسانی دماغوں کے متاثر کرنے کی اس قوت کو ہاتھ میں لیا جس کو مذہب کہا جاتا ہے۔ اس نے اپنی تاجپوشی کی رسم کو اس پیمانہ پر ادا کرنیکا ارادہ کیا کہ شان وشوکت میں شاہان بوربن کی جملہ رسومات تاجپوشی سے بازی لیجائے۔ اس نے پاپا کو فرانس میں بلایا اور رہمیس پر بجائے اسقف اعظم اور پریمیٹ سے سوم تاجپوشی ادا کرانے کے اس نے پیرس میں خود مقدس باپ (پوپ) کے ہاتھوں سے تاج پہنا۔ عین تاج پوشی کے

وقت اس نے اس شان وشوکت کا اظہار کیا جو اپنی نوعیت میں اس کے متقدمین سے کسی طرح کم نہ تھی۔ پانی چھڑکنے اور شمشیر شاہی زیب کمر کرنے اور عصائے شہنشاہی دینے کے بعد پوپ نئے قیصر کے سر پر تاج رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن نپولین نے آہستہ سے تاج پوپ پائس ہفتم کے ہاتھوں سے لیلیا۔ اور قربانگاہ پر دوبارہ رکھکر اٹھا لیا اور اس طرح اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کرلی۔ کون کرڈاٹ کے بعد اس بڑی رسم کے لئے پیرس میں پوپ کے شریک ہونے سے لوگ نپولین کو کیتھلک مذہب کا حامی خیال کرنے لگے اور اس نے اس کی طاقت کو اور زیادہ مضبوط بنا دیا۔ فرانس کے تاج پر قانع نہوکر اس نے ۲۰ مئی ۱۸۰۵ء کو اطالیہ کا تاج قبول کیا۔ اور میلان کی جانب روانہ ہوا جہاں اس نے قدیم لمبارڈ بادشاہوں کا لوہے کا تاج اپنے سر پر رکھا۔ اس نے فوراً اطالوی سلطنت پر خود حکومت نہ کرنیکے ارادہ کا اعلان کیا اور اپنے سوتیلے بیٹے یوجین بیوہارنس کو اطالیہ کا وائسرائے مقرر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ نپولین نے یہ نیا دربار اس ارادہ سے قایم کیا کہ وارسیلیز کے قدیم دربار کی شان وشوکت کی یادگار دلوں سے بھلا دے۔ اس نے سلطنت کے گرانڈ ڈگنیٹریز امرائے عظام کی ایک جماعت قایم کی جو ضرورت کے وقت کونسل آف ریجنسی بھی بن سکتی تھی۔ ان میں خاص عہدہ گرانڈ الیکٹر کا تھا جس کا فرض سینیٹ لیجسلیٹو باڈی اور الیکٹورل کالج کو مجتمع کرنا تھا۔ یہ عہدہ شہنشاہ کے بڑے بھائی جوزف بوناپارٹ کو دیا گیا۔ اس کے بعد ایمپائر کے آرچ چانسلر کا عہدہ تھا جو عدالتوں کا حاکم تھا یہ عہدہ کیمبسیرز قدیم دویم قونصل کو دیا گیا تیسرا عہدہ اسٹیٹ کے صدر چانسلر کا تھا جس کا کام خارجی سفیروں سے ملاقات کرنا اور عہدنامے منظور کرنا تھا۔ یہ عہدہ یوجین بیوہارنس کو دیا گیا۔ اس کے بعد ایمپائر کا صدر (خزانچی) تھا جس پر لی برن مقرر کیا گیا جو قدیم سویم قونصل تھا۔ باقیماندہ گرانڈ ڈگنیٹریز امرائے عظام۔ ایمپائر کا ناظم فوجداری لوئی بوناپارٹ گرانڈ اڈمیرل (اعلیٰ امیر البحر) مارشل موراٹ اور گرانڈ جج ریگنیر مقرر ہوئے۔

شہنشاہی دربار

جس طرح کہ گرانڈ ڈگنیٹری ایمپائر کے ملکی انتظامات کے حکام اعلیٰ تھے اس طرح نپولین نے فوج کے نمایندوں کے لئے فرانس کے مارشل کے خطابات قایم کئے۔ اول مارشل تعداد میں اٹھارہ تھے۔ اس میں زمانہ انقلاب کے جملہ جرنیل سوائے پشیگرو اور موریو کے جنکی قسمتوں کے حالات بیان کئے جا چکے ہیں شامل تھے۔ مارشل آف فرانس کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ شخص میدان جنگ میں ایک فوج یا افواج منتشر پر کمان کر چکا ہو۔ اس عہدہ

کیساتھ اسقدر مراعات وابستہ تھیں کہ فرانسیسی افواج کا ہر ایک کرنیل اس کا آرزومند تھا۔ تیسری جماعت میں شہنشاہ کے خاص عہدہ دار شامل تھے۔ یہ گرانڈ مارشل ڈیوروک گرانڈ آمنر جو اس کا چچا جواف فیش تھا اور جس کو اس نے پوپ سے کارڈنل بنوا دیا تھا گرانڈ چیمبرلین ٹیلی رانیڈ گرانڈ ہنٹسمین مارشل برتھیر گرانڈ ماسٹر آف کولن کورٹ پر مشتمل تھی۔ یہ عہدہ دار شہنشاہ کے ذاتی دوست یا ہم پیشہ فوجی احباب تھے۔ سینیٹ شہنشاہی کے دستور میں بھی ایسی ہی ضروری یادوقعت سیاسی جماعت قائم رہی جیسی کہ قونصلیت کے زمانہ میں تھی وہ گرانڈ ڈگینیٹرز کی تعداد شہنشاہ کے خاندان کے آدمیوں اور ان لوگوں کے شامل ہونے سے جنکو وہ صلہ دینا چاہتا تھا۔

ایمپائر کے محکمہ جات

اور زیادہ بڑھگئی تھی۔ اس میں عمر بھر کے لئے جگہ دی جاتی تھی۔ اور اس کا کام شہنشاہ کی کارروائیوں پر سوائے صدائے آفریں بلند کرنیکے اور کچھ نہ تھا۔ ٹریبیونیٹ میں صرف پچاس اراکین کر دیے گئے اور قانون ساز جماعت کو قوانین پر بحث کرنیکی اجازت دیگئی لیکن یہ طریقہ صرف چھوٹی چھوٹی کمیٹیوں میں برتا جاسکتا تھا۔ یہ ادارات اگرچہ بہت احتیاط کے ساتھ اس غرض سے جاری کئے گئے تھے کہ آزادانہ مباحث کی ظاہری شکل کو قائم رکھیں لیکن شہنشاہ کی خود مختارانہ قوت نے انکو بالکل ہی بیکار کر دیا تھا۔ تاہم فرانس کا انتظام ملکی رفتہ رفتہ کونسل آف اسٹیٹ کے قبضہ میں آگیا۔ قونصلیت کا صرف یہ ایک محکمہ تھا جس نے سلطنت میں ترقی کی۔ لیکن مجموعی حیثیت سے ترقی نہیں کی بلکہ یہ محکمہ صرف ایک بکار آمد انتظامی مرکز اور سرکار کے ہر شعبہ کے منتظمین کے لئے عدالت مرافعہ سمجھا گیا اور اگرچہ محکمۂ وزارت قائم رہا لیکن جوں جوں سرکاری معاملات پر سرکاری ملازم حاوی ہوتے گئے اور حکومت کا انتظام روز بروز نپولین کے ہاتھ میں آتا گیا۔ اس محکمہ کے بھی حصے کر دیے گئے۔ ہر حصہ کا افسر اعلےٰ کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہوتا تھا۔ اس انتظام سے شہنشاہ اپنے وزراء کی روک تھام کر سکتا اور ایک شخص کے مر جانے یا پنشن پر چلے جانیکے بعد ملکی انتظام کو خراب ہونے سے بچا سکتا تھا۔

شاہنشاہی (سلطنت) کا طریقۂ انتظام

تاہم محکمہ جات وزارت بڑی بڑی مملکتوں کی طرح بہت زیادہ ضروری تھے۔ اور نپولین ان محکموں کے افسر مقرر کرنے کے معاملہ میں خوش قسمت تھا۔ یہ قابل غور ہے کہ تین وزیر جنھوں نے قونصلیت کے عہد میں اس کی ماتحتی میں کام کیا سلطنت کے عہد میں بھی عہدوں پر برقرار رہے۔ گوڈن وزیر مال

نپولین کے وزرا

تھا جو بعد کو ڈیوک آف گیٹا ہوا اور جس کے ماتحت کونسل آف اسٹیٹ

میں تھے۔ منجملہ ان کے سب سے مشہور ڈیفرمن تھا جو کانسٹی ٹیوینٹ اسمبلی اور کانونشن کا قدیم ڈپٹی تھا اور دوسرا ماتحت لوئی تھا ڈیکریز وزیر بحر تھا اور بعد کو ڈیوک بھی ہو گیا تھا تیسرا وزیر جو کہ ڈیوک آف ماسا اور گرانڈ جج تھا وزیر عدالت کے عہدہ پر سرفراز ہوا۔ ادارہ جنگ میں شہنشاہ نے اپنے اسٹاف کے مخصوص ممبر مارشل برتھیر کو ۱۸۰۷ تک اور اس کے بعد جرنیل کلارک کو جو ڈیوک آف فیلٹر تھا رکھا۔ دیگر مختلف شعبوں کے صدر قابل مدبر تھے جن میں بہترین اشخاص غالباً لیکوئی ڈی کیسک اور ڈاروتھے۔ ادارۂ خارجہ میں ٹیلی رینڈ ٹیلسٹ کے صلحنامہ مورخہ ۱۸۰۷ء کے بعد تک اعلیٰ افسر رہا۔ اس کے بعد شامپینی ڈیوک آف کیڈور اس کا جانشین ہوا اور بعد میں اس کی جگہ میرٹ ڈیوک آف بسانو مقرر ہوا

ایمپائر کی ابتدا میں شیپٹل کے وظیفہ لینے کے بعد وزارت امور خانگی میں ایک تبدیلی واقع ہوئی۔ شیپٹل نے اس عہدہ کا کام نہایت خوش اسلوبی سے قونصلیت کے عہد میں انجام دیا تھا۔ لیکن محکمۂ وزارت پولیس عامہ کے وجود سے کسی قدر پستی میں پڑ گیا۔ نپولین نے ۱۸۰۳ء میں اس عہدہ کو محض فوشے کو برطرف کرنیکی امید میں منسوخ کر دیا۔ لیکن بوجہ قابلیت ۱۸۰۴ء میں وہ اس قدیم عہدہ پر پھر مقرر کر دیا گیا اور ۱۸۱۰ تک اس پر برقرار رہا۔

بولون کا کیمپ

شہنشاہ ہو جانے کے بعد نپولین نے انگلستان سے جنگ کے خیال کو اپنے دماغ سے محو نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا کہ جس طرح اس نے کوہ آلپس کو عبور کیا تھا اسی طرح وہ رودبار کو بھی عبور کر سکتا ہے۔ اس قصد کے لئے اس نے چھوٹے چپٹے پیندے کی کشتیوں کا ایک بیڑہ بولون پر جمع کیا اور رائن اور اطالیہ کی فوجوں کے منتخب سپاہی کنارے پر جمع کئے لیکن اس کو معلوم تھا کہ جب تک انگلستانی بیڑا رودبار پر قابض ہے اس وقت تک فرانسیسی بیڑے کو رودبار عبور کرنا ممکن ہے اس لئے اس نے تولون اور بریسٹ کے دونوں فرانسیسی بیڑوں کو متحد کرنیکا مصمم قصد کیا اور اپنے اتحادی ڈچ اور اہل ہسپانیہ کو بھی اپنے اپنے بیڑے تیار کرنیکا حکم صادر کیا اور ۱۲۰۰۰۰ کار آزمودہ سپاہیوں کو جہاز پر چڑھنے اور اترنے کی متواتر مشق کرائی عام طور پر نہ صرف یورپ بلکہ انگلستان میں اس حملہ کی کامیابی کا یقین کیا جاتا تھا۔ یہ فوج نہایت مکمل طور پر آراستہ کیگئی اور گرانڈ آرمی کے نام سے بصد احتیاط مرتب کر کے فرانس کے نہایت تجربہ کار جرنیلوں کی کمان میں دیگئی۔ اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال

نہ تھی ۔ اس کے قواعد مکمل اور اس کا جوش بے پایاں تھا۔

انگلستان پر حملہ کرنیکی تیاریوں کے زمانہ میں نپولین نے دولت برطانیہ کے اُن مقامات پر جہاں وہ پہنچ سکا حملہ کر دیا۔ ۱۸۰۳ء میں اس نے ہینوور پر جو جارج ثالث کی موروثی ریاست تھی قبضہ کر لیا۔ یہ ریاست اس خط کے دوسری جانب واقع تھی جو پرشیا سے معاہدہ میں سرحد قرار پاچکا تھا۔ ۱۸۰۳ء میں اس نے نیپلس میں فوج بھیجکر اپنی مقبوضہ بندرگاہیں انگلستانی تجارت کے لئے بند کر دیں اور دوبارہ پرتگال کو دھمکی دی۔ اس کے علاوہ انگلستان کے خلاف ایک بحری دشمن کھڑا کرنیکی کوشش کی اور یونائیٹڈ اسٹیس (امریکہ) کو لوسیانہ کا صوبہ فروخت کر دیا۔ یہ صوبہ اس نے ہسپانیہ سے اتحاد حاصل کرنے کی امید میں حاصل کیا تھا۔ نپولین کو اچھے موسم میں صرف چند گھنٹوں کے لئے رود بار انگلستان پر قابض ہونے کی ضرورت تھی تاکہ وہ انگلستان پر کامیابی کے ساتھ حملہ کر سکے۔ اس کی ہدایتوں کے بموجب امیر البحر ولینو مارچ ۱۸۰۵ء میں ٹولون سے روانہ ہوا۔ اور نیلسن کی نگاہ بچاتا ہوا ہسپانوی بیڑہ میں شامل ہو کر جزائر ویسٹ انڈیز کی طرف جا نکلا جہاں اس کو برسٹ کے بیڑے سے ملنے کی توقع تھی۔ لیکن برسٹ کا بیڑہ مسدود راستہ سے نہ نکل سکا ولینو کو واپس ہونا پڑا اور ۲۲ جولائی کو سر رابرٹ کیلڈر کے انگریزی بیڑے کے ساتھ ایک معمولی لڑائی کے بعد فیرول میں چلا گیا۔ نپولین کے حکم پر امیر البحر مذکور ۱۱ اگست کو برسٹ کو روانہ ہوا لیکن موسم کی خرابی مانع ہوئی اور کیڈز کی طرف رخ کرنا پڑا۔

ولینو کی ناکامیابی

غرضکہ اس طرح اپنی حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے فرانسیسی بیڑہ لانیکی عظیم الشان کوشش میں ناکامیاب ہو کر نپولین کو بولون بندرگاہ سے نکلنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بولون کے بیڑے سے خوفزدہ ہو کر انگلستان نے نپولین کے خلاف براعظم پر دشمن پیدا کرنیکی ہر امکانی کوشش کی۔ پرشیا مثل پہلے کے اپنی غیر جانبداری پر پابند رہا۔ لیکن روس اور آسٹریا فرانس کے ساتھ دوبارہ قوت آزمائی کے لئے تیار تھے۔ اسکندر شہنشاہ روس ذاتی طور پر نپولین کی طرف مائل تھا۔ لیکن اس کے درباریوں رشتہ داروں اور وزرا نے اس کو انگلستان سے موافقت رکھنے پر زور دیکر پٹ سے اتحاد کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے علاوہ اس سخت برتاؤ پر جو نپولین نے بطور پہلے قونصل کے اس کے سفیر کاؤنٹ مارکو دسے کیا تھا اس کو سخت

پٹ کا جدید اتحاد ۱۸۰۵ء

ملال تھا۔ اور ڈیوک ڈی انجین کے قتل سے بہت زیادہ خائف تھا۔ فرانسس شہنشاہ آسٹریا نپولین سے لڑنے کے لئے زیادہ خواہشمند تھا۔ اس نے لونی وائیل کی صلح سے اس وقت تک اپنی فوج کی ترتیب دی تھی۔ اس کو یقین تھا کہ ھولی رومن ایمپرر (معتبر کہ شہنشاہ روما) کے لقب کے بار سے سبکدوش ہونے کی وجہ سے اس کو کامیابی کے مواقع زیادہ مل گئے تھے۔ اسٹیٹ چانسلر (کو بنیزل) بھی جنگ کا حامی تھا کیونکہ اس کو روس کی طاقت میں صداقت کے ساتھ یقین تھا اور پیٹرز بورغ کو جہاں کہ وہ عرصہ تک آسٹروی سفیر کی حیثیت سے رہا تھا خوش کرنا چاہتا تھا۔ ان طاقتور اتحادیوں کو حملہ کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے پٹ نے جو دوبارہ وزیراعظم ہوگیا تھا۔ انگلستان کی دولت خرچ کرنے میں خست نہیں کی۔ روس اور آسٹریا دونوں کو اعلٰے پیمانہ پر مالی امداد دی۔ جس کی برکت سے مہمات شروع کرنے کے ذرایع بہم پہونچے اور پرشیا کی مدد حاصل کرنے کے لئے سخت کوشش کی گئی۔ دوسرے درجہ کی طاقتوں میں پٹ کو سویڈن اور نیپلس کی امداد کی توقع تھی نیپلس پر حملہ کرنے میں نپولین کی عجلت نے اس ملک کو اطالیہ سے منحرف کرنیکا موقع نہ دیا۔

ابتدائے جنگ — اور سویڈن کا بادشاہ گسٹاوس چہارم جو اگرچہ اپنے باپ کی طرح فرانس کا سخت دشمن تھا کوئی عملی مدد نہ دیسکا۔ اور پرشیا بدستور غیر جانبدار رہا۔ لکا (Lucca) اور جینوا (Genoa) کے الحاق کو لڑائی کا بہانہ قرار دیکر آسٹروی اور روسیوں نے فوراً فرانس پر حملہ کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ اعلان جنگ سے پہلے جنرل میک نے ایک طاقتور آسٹروی فوج کے ساتھ بیوریا پر حملہ کر دیا اور اُلم پر قابض ہوجانے کے باعث اس کو یقین تھا کہ ڈینیوب کی وادی کی کافی حفاظت ہوگئی ہے اسی اثنا میں ۱۲۰۰۰۰ آدمیوں کی مخصوص آسٹروی فوج نے جو آرچ ڈیوک چارلس کی کمان میں تھی اطالیہ پر حملہ کیا اور ایک طاقتور روسی فوج پرشیا کو فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دینے پر آمادہ کرنیکی امید میں پرشیا کی سرحد کے قریب پہنچا دیگئی۔

۱۸۰۵ کی مہم — نپولین نے انگلستان پر اپنے مجوزہ حملہ کی کامیابی سے نا امید ہوکر انگلستان کے مخصوص اتحادی پر بہ تعجیل حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور گرانڈ آرمی کو بولون چھوڑنے اور جرمنی میں داخل ہونیکا حکم دیا۔ میک کو یقین تھا کہ فرانسیسی

موریو کی طرح بلیک فورلیسٹ میں ہوکر آگے بڑھینگے۔ نپولین نے میک کے اس مغالطہ کو قائم رکھنے کے لئے کچھ فرانسیسی افواج اُدھر بھیجدیں۔ اسی اثنا میں گرانڈ آرمی دو حصوں میں ورٹمبرگ اور فرینکونیا میں ہوکر آگے بڑھی اور ڈینیوب پر پہونچکر انسپیچ سے گذرتے ہوئے پرسٹوی غیر جانبداری کو توڑ کر میک کی وائنا کو واپسی روک دی۔ آسٹروی جرنیل نے فرانسیسی فوج کو شکست دیکر نکل جانیکی کوشش کی لیکن "نے" نے اس کو ایشنگن پر شکست دی اور ۲۰ر اکتوبر ۱۸۰۵ء کو ۳۳۰۰۰ آدمیوں کے ہمراہ میک نے ہتھیار ڈالدیے۔ الم پر قبضہ ہوجانے سے آسٹریا کی ایک کارآمد فوج ہی برباد نہ ہوئی بلکہ وائنا پر چڑھائی کا راستہ نکل آیا۔

الم کی فتح ۲۰ر اکتوبر ۱۸۰۵ء

اس کامیابی کے بعد نپولین بسرعت تمام آگے بڑھا وہ ایک متحدہ روسی اور آسٹروی فوج کے قریب ہوکر جو موریویا میں پرشیا پر دباؤ ڈالنے کے لئے مقیم تھی وائنا میں داخل ہوا۔ اور ڈینیوب کو عبور کرکے دو شہنشاہوں کی فوج کا بمقام آسٹرلٹز مقابلہ ہوا۔ ۲ر دسمبر ۱۸۰۵ء کو اس کی تاجپوشی کی سالگرہ کے دن گرانڈ آرمی نے روسی اور آسٹریوں کو شکست فاحش دی۔ اتحادیوں کے ۱۵۰۰۰ آدمی قتل اور زخمی ہوئے ۲۰۰۰۰ سپاہی گرفتار ہوئے اور ۱۸۹ توپیں ہاتھ آئیں شہنشاہ فرانسس سخت خطرہ میں مبتلا تھا کیونکہ اس کی آخری فوج جو اطالیہ میں تھی یوجین ڈی بیوہارنس اور مسینا کے ہاتھوں کالڈی ایرو پر ۳۰ر اکتوبر کو سخت شکست کھا چکی تھی آسٹرلٹز کی مہم نپولین کی فوجی زندگی میں سب سے زیادہ شاندار مہم تھی۔ ادھر نپولین اس جنگ عظیم میں گرفتار تھا۔ اُدھر اس کا بحری بیڑا جو اس نے نہایت فکر اور توجہ سے انگلستان پر حملہ کرنیوالی فوج کی حفاظت کے لئے تیار کیا تھا تباہ ہوگیا۔ فرانسیسی امیر البحر ویلینو نے متحدہ فرانسیسی اور ہسپانوی بیڑے کو جس میں ۳۳ جہاز اور پانچ فریگیٹ شامل تھے کیڈز سے نکالا۔ لیکن وہاں سے نکلتے ہی نیلسن (Nelson) کے ماتحت انگلستان کے ۲۷ جہازوں کے بیڑہ سے کیپ ٹریفلگار کے سامنے مڈبھیڑ ہوگئی۔ ٹریفلگار کی فتح جو ۲۱ر اکتوبر کو حاصل ہوئی آسٹرلٹز کی فتح سے کسی طرح کم نہ تھی۔ فرانسیسی اور ہسپانوی بیڑے آسٹروی اور روسی افواج کی طرح بالکل تباہ ہوگئے ٹریفلگار میں اتحادیوں کے ۷۰۰۰ آدمی زخمی ہوئے اور کام آئے اور انگریزوں کو صرف ۳۰۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا جس میں

آسٹرلٹز کی لڑائی ۲ر دسمبر ۱۸۰۵ء

ٹریفلگار کی لڑائی ۲۱ر اکتوبر ۱۸۰۵ء

خود نیلسن بھی شامل تھا۔

آسٹرلٹز کی لڑائی کا نتیجہ پریس برگ (Pressburg) کا صلحنامہ تھا جس پر آسٹریا اور فرانس نے ۲۶ دسمبر ۱۸۰۵ء کو دستخط ثبت کئے۔ روسیوں کی صرف ایک فوج برباد ہوئی تھی۔ اور ان کے ملک پر حملہ بھی نہیں ہوا تھا۔ اس لئے وہ جنگ کے قابل تھے۔ لیکن آسٹریا کو سخت نقصان پہنچ چکا تھا۔ پریس برگ کی صلح کی رو سے وینس۔ اسٹریا اور ڈیلمشیا سلطنت اطالیہ سے ملحق کر دیے گئے لیکن نپولین نے آخری دو صوبوں کو اپنی حکمرانی میں رکھا اور ان پر جنرل مرمنٹ کو حاکم مقرر کیا۔ ٹرل اور سوابیا کا ایک حصہ بیوریا سے ملحق کر دیا گیا۔ اور وہاں کے الیکٹر نے بادشاہ کا خطاب اختیار کیا۔ ڈیوک آف ورٹم برگ کو بھی یہی خطاب دیا گیا۔ بیڈن کا ڈیوک گرانڈ ڈیوک بنا دیا گیا اور بہت سی چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستیں معدوم کر دی گئیں ۱۲ جولائی ۱۸۰۶ء کو شہنشاہ اہل فرانس کی سرپرستی میں "کنفیڈریشن آف راین" قایم ہوا۔ انگلستان آسٹریا پر فرانس سے علیحدہ صلح کر لینے کا الزام نہ لگا سکا۔ کیونکہ وہ بولون سے گرانڈ آرمی کے ہٹ جانے کے باعث جو ٹریفلگار کی فتح سے کسی طرح کم نہ تھی خود بال بال بچ گیا۔ آسٹرلٹز کے بعد ۲۳ جنوری ۱۸۰۶ء کو پٹ کا انتقال ہو گیا اور انگلستان کی نئی وزارت نے جس میں فوکس اور گرنیول شامل تھے نپولین سے مراسلت شروع کرنے کی خواہش کی۔ کیونکہ اب انگلستان کو کسی حملہ کا احتمال باقی نہ تھا۔ آسٹریا کی شکست فاحش کے بعد پرشیا کو شکست فاحش ہوئی۔ فریڈرک ولیم ثالث کو اپنے اس طرز عمل پر فخر تھا کہ باوجود مخالف کوششوں کے اس نے اپنی غیر جانبداری قائم رکھی۔ چنانچہ ڈائرکٹری اور نپولین کی تجویزیں اور نہ انگلستان کی مجوزہ امدادی رقمیں اس کے ارادہ کو متزلزل کر سکیں۔ پرشیا کے وزراء نہایت فخر سے بیان کرتے تھے کہ ان ایام میں جب تمام یورپ مصیبت ناک لڑائیوں میں مبتلا تھا پرشیا نے ۱۷۹۵ء میں بیسل کی صلح کے بعد برابر امن قایم رکھا۔ اس کو اپنی صلح کی پالیسی سے وہی فائدہ پہونچا جو آسٹریا اور فرانس کو اپنی لڑائی کی پالیسی سے حاصل ہوا۔ جرمنی کے نئے بندوبست ۱۸۰۳ء میں پرشیا بجائے منتشر ریاستوں کے مجموعہ کے ایک متحدہ سلطنت بن چکا تھا۔ اس نے ۱۸۰۳ء تک ۱۷۹۵ء کی مقررہ سرحد کی پابندی کر کے شمالی جرمنی کی آزادی کو خوفناک فرانسیسی حملہ آوروں سے بچائے

پریس برگ کا صلحنامہ ۲۶ دسمبر ۱۸۰۵ء

پرشیا کی شکست فاحش

رکھا۔ جرمنی کی شمالی ریاستیں پرشیا کو اپنا لیڈر سمجھتی تھیں۔ ہولی رومن امپائر کی تباہی کے بعد پرشیا کی پالیسی آسٹریا کی پالیسی پر قطعی طور پر غالب ہوگئی۔ سرحد مقررہ کو قایم رکھنا پرشوی بادشاہ کی دلپسند تجویز تھی اور جب تک وہ قایم رکھی گئی کوئی چیز سوائے حملہ کے اس کی غیر جانبداری میں مخل نہ ہوسکتی تھی۔ لیکن ۱۸۰۳ء میں ہینوور پر قبضہ ہو جانے سے جو انگلستان کی طاقت کے خلاف نپولین کی ایک تدبیر تھی مقررہ سرحد ٹوٹ گئی اور اس وقت سے فریڈرک ولیم ثالث کو لڑائی کی جانب مائل ہونا پڑا۔ اس میلان جنگ میں روس اور انگلستان اور سب سے زیادہ خود اس کی فوج نے اس کی ہمت بڑھائی۔ پرشیا کی فوج جس کو فریڈرک اعظم نے بنایا تھا غیر معمولی طور پر پرشوی ملت کی نمایندہ تھی۔ سیون ایرس وار (Seven years war) جنگ ہفت سالہ) کی یادگار پر بھروسہ کر کے اور اپنے سپاہیوں کی ضرب المثل ترتیب سے مطمئن ہو کر پرشوی جنرلوں کو یقین تھا کہ وہ باقیماندہ یورپ کے فاتحوں کو شکست دے سکینگے نہایت جوش کے ساتھ پرشیا کے نوجوان رڈوسا آمادۂ پیکار تھے۔ وہ اس طویل امن سے ناخوش تھے اور بادشاہ کے نئے طرز کی تعریف کرتے تھے۔ چونکہ اس کو فرانس سے دلی نفرت تھی اس لئے وہ جنگ پر بہت جلد آمادہ ہو گیا۔ اس نفرت میں اس کی خوبصورت ملکہ لوزا بھی شریک تھی چند تجربہ کار وزرا اور بڈھے ڈیوک آف برنسوک نے جو فرانسیسی سپاہیوں کی بہادری سے اچھی طرح واقف تھا جنگ کی مخالفت کی۔ فریڈرک ولیم اس معاملہ میں متزلزل رہا۔ اور ۱۸۰۵ء میں جبکہ اس کی امداد بہت مفید ثابت ہوتی اس نے روس اور آسٹریا کے اتحاد میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اگرچہ ۳ر نومبر ۱۸۰۵ء کو پوسٹڈم کے عہدنامہ پر اس نے دستخط کر دیے تھے۔ اور ثالث بنکر ۱۸۰۰۰۰ آدمیوں کے ساتھ اس شرط پر کہ اگر نپولین نے اس کی شرائط رد کر دیں تو وہ اتحادیوں میں شامل ہو جانیکا وعدہ کر چکا تھا۔ لیکن یہ مجوزہ مداخلت بیکار ثابت ہوئی۔ ہوگ وٹز پرشوی وزیر نپولین کے صدر مقام پر آسٹرلٹز کی لڑائی کے نتیجہ کا منتظر رہا اور ۱۵ دسمبر کو اس نے شون برن کے عہدنامہ پر دستخط کر دیے جس کی رو سے پرشیا نے کلیوس فرانس کو اوانسپیچ بیویریا کو دیدیا۔ اور ہینوور پر عارضی قبضہ کر لیا۔ دو مہینے بعد ۱۵ر فروری کو ایک زائد عہدنامہ کی رو سے نپولین نے پرشیا کو مشرح طور پر ہینوور کا الحاق کر لینے کے لئے مجبور کیا یہ انتظام انگلستان کے خلاف اعلان جنگ کا حکم رکھتا تھا۔

فریڈرک ولیم ثالث کی طویل غیر جانبداری اس طرح پر مسدود ہو گئی اور بہت جلد بیکار بھی ثابت ہو گئی۔ کیونکہ فوراً ہی نپولین ہینو ور انگلستان کو واپس دینے پر آمادہ ہو گیا۔ کیونکہ فوکس (Fox) کے عہدہ وزارت پر آتے ہی وہ انگلستان سے صلح کی مراسلت کرنے پر رضامند ہو گیا تھا۔ اس خبر کو سنکر فریڈرک ولیم نے فوج جمع کرنی اور فرانس سے جنگ کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔ اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ء میں اس نے اسٹرلٹز کے فاتح کو فوراً رائن کے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا اور بغیر روسیوں کی کمک کا انتظار کئے ہوئے تھورنگیا میں آہستہ آہستہ اپنی فوجوں کو جمع کیا۔ پرشوی جرنیل بادشاہ کے اس طرز کے بہت مداح تھے کیونکہ وہ فرانسیسیوں کو شکست دینے کی عزت اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتے تھے۔ ۱۴ر اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ء کو پرشوی فوجی دستوں کو جو دریائے سالے کے کنارے کنارے بڑھ رہے تھے

جینا کی مہم اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ء

خود نپولین نے جینا پر اور مارشل ڈیوٹ نے آورسٹاٹ پر شکست دی یہ شکست آسٹرلٹز سے کم قطعی ثابت نہ ہوئی اور ۲۵ر اکتوبر کو فرانسیسی افواج برلن میں داخل ہو گئیں۔

ایلو کی مہم

گرانڈ آرمی کے لئے اب روسیوں پر حملہ کرنا ضروری تھا۔ نپولین قریب قریب تمام پرشیا پر قبضہ کرنے اور ڈینزک کا محاصرہ شروع کرنے کے بعد پولینڈ میں داخل ہوا۔ اہل پولینڈ نے اس کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا اور اس نے ان کو آزاد کر دینے کا کچھ اشارہ بھی کر دیا تھا۔ پولینڈ کے سپاہیوں نے ایک عرصہ تک اس کی افواج میں کام کیا تھا اور مظلوم اہل پولینڈ کے ساتھ اہل فرانس کی ہمدردی تمام پولینڈ میں مشہور ہو چکی تھی۔ ۵ر دسمبر سنہ ۱۸۰۶ء کو نپولین نے وارسا پر قبضہ کر لیا اور روسی سرحد پر اپنی فوجوں کو سرمائی بارکوں میں بھیجدیا۔ روسی جرنیل بنگسن نے جو شہنشاہ پال کے قاتلوں میں سے تھا فرانسیسی فوج کے ایک حصہ پر اس کے سرمائی بارکوں میں یکایک حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔ اور برناڈوٹ کی فوج کو پسپا کر دیا۔ لیکن جب وہ کونگسبرگ کے قرب و جوار میں پہونچا تو معلوم ہوا کہ نپولین کو اس کی حرکات کی اطلاع ہو گئی تھی۔ اور وہ اپنی کل فوج جمع کر چکا تھا۔ نپولین کے پاس ۶۰۰۰۰ آدمی تھے اور اس نے ۸۰۰۰۰ روسیوں کا ایلو کے گاؤں کی کھائیوں میں مقابلہ کیا۔ اور ۸ر فروری سنہ ۱۸۰۷ء کو جبکہ برف باری ہو رہی تھی نپولین نے انپر حملہ کر دیا۔ لڑائی دیر تک رہی۔ روسیوں کو پسپا ہونا پڑا لیکن یہ اندازہ کیا گیا کہ دونوں

فوجوں کا نقصان قریب قریب برابر رہا یعنی ہر دو جانب سے ۲۵۰۰۰ آدمی کام آئے۔ یہ نقصان بہ نسبت روسیوں کے فرانسیسوں کے لئے بہت زیادہ مضر تھا۔ کیونکہ فرانسیسی سپاہی جو ایلو پر قتل ہوئے گرانڈ آرمی کے کار آزمودہ جوان تھے اور ان کی جگہ سوائے نئے آدمی بھرتی کرنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

فریڈلینڈ کی لڑائی ۱۴ر جون ۱۸۰۷ء

ایلو کی لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسی فوج بہ اطمینان اپنے سرمائی بارکوں پر قابض رہی اسی زمانہ میں روسی کیمپ میں ضروری مدبرانہ گفت و شنید جاری تھی۔ فریڈرک ولیم نے شہنشاہ اسکندر سے اپنی دوستی مستحکم کی اور اپنے ملازمین میں سب سے زیادہ قابل شخص ہارڈن برگ کو ہوگ وٹسنر کی جگہ اسٹیٹ چانسلر مقرر کیا۔ پرشیا اس موقع پر برائے نام کام آسکتی تھی کیونکہ اسکی فوج تباہ ہو چکی تھی اور اس کا قریب قریب کل ملک فرانسیسوں کے ہاتھ میں تھا تاہم اپریل ۱۸۰۷ء میں اسکندر اور فریڈرک ولیم کے مابین بارٹن سٹین کا عہد قرار پایا۔ جس کی رو سے حملہ اور مدافعت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا لازم تھا۔ لیکن مدبرین کی امیدیں جو ایلو کی غیر فیصل لڑائی پر قایم ہوئی تھیں بہت جلد نپولین کی فوجی فتوحات سے ٹوٹ گئیں۔ ۲۴ر مئی ۱۸۰۷ء کو ڈینزک نے جس نے جان توڑ کر محاصرہ کرنیوالونکا مقابلہ کیا تھا جرنیل لیفری کی اطاعت قبول کی اور اس طرح محاصرہ کرنیوالی افواج اصل افواج سے جا کر ملگئیں۔ ۱۸۰۷ کی گرمی کی مہم بہت مختصر تھی۔ بینگسن جس کے ہمراہ خود شہنشاہ اسکندر تھا ۱۴ر جون کو فرانسیسی فوج پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ روسیوں نے غلطی سے دریائے ایلی کو فریڈلینڈ جانے میں عبور کیا اور جبکہ دریا ان کی پشت پر تھا شکست فاحش کھائی۔ اور ۲۵۰۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا۔ فریڈلینڈ کی فتح قطعی تھی اگرچہ اس نے روسی سلطنت کو تباہ نہیں کیا۔ جس طرح کہ اسٹرلٹز اور جینا کی فتوحات نے آسٹروی اور پرشوی سلطنتونکو تباہ کر دیا تھا نہ اس فتح نے روس کی فوجی طاقت کو بالکل فنا کیا اور نہ روسی فوج کی ترتیب کو بگاڑا جو اس امر کا فخریہ دعوے کرتی تھی کہ اس نے آسٹروی اور پرشویوں سے بہتر اہل فرانس کا مقابلہ کیا تھا۔ شہنشاہ اسکندر کے لئے یہ امر قطعاً ضروری نہ تھا کہ وہ اپنی سلطنت کے قیام کے لئے نپولین سے کوئی معاہدہ کرنیکی خواہش کرے مگر اس کی متواتر شکستوں نے اس کی امن طلبی کو اس کے وزراء اور دربار کے سامنے جائز قرار

دیدیا۔ روس کے انگلستان سے اتحاد کرنیکی موافقت میں جو دلیلیں پیش کی جاتی تھیں اس کا جواب وہ یہ دے سکتا تھا کہ اس نے اس اتحاد کے شرائط پر عمل کرنیکی وفاداری کے ساتھ کوشش کی لیکن موجودہ واقعات کے مدنظر وہ اس کو کسی طرح قایم نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس نے ہمیشہ فرانس سے صلح اور نپولین سے دوستی قایم رکھنے کی خواہش کی اور اب وہ اپنے ذاتی میلان طبع کے مطابق عمل کرنیکے لئے خود کو آزاد خیال کرتا تھا۔

ٹلسٹ پر ملاقات
۲۵ رجون ۱۸۰۷ء

۲۵ رجون ۱۸۰۷ء کو شہنشاہ اہل فرانس اور زار روس کے درمیان ٹلسٹ پر ایک کشتی میں جو دریائے نیمن کے بیچ میں لنگر انداز تھی مشہور ملاقات ہوئی۔ نپولین کی ذاتی کشش اور اس کی مہتم بالشان فاتحانہ شان وشوکت نے اس کے پرجوش مداح شہنشاہ اسکندر کے شگفتہ دماغ پر گہرا اثر کیا۔ اس ملاقات میں نپولین نے شہنشاہ روس کی نگاہوں کے سامنے مشرق اور مغرب کی پرانی سلطنتوں کو دوبارہ قایم کرنیکی تجویز جو اس کو بہت محبوب تھی پیش کی اس نے تجویز کیا کہ ان کو باہم وفادار رہنا چاہیئے۔ اس نے یہ بھی تجویز کیا کہ دولت فرانس لاطینی قوموں اور وسط یورپ پر مسلط رہے۔ روس یونانی سلطنت کی یادگار بنے اور ایشیا میں اپنے مقبوضات بڑھائے۔ ان عظیم الشان تجویزوں نے شہنشاہ اسکندر پر جادو کا کام کیا یقین تھا کہ ان کو قبول کرنے میں وہ پطرز اعظم اور ملکہ کیتھرین کی پالیسی پر عمل پیرا ہو رہا ہے۔ نپولین انگلستان کو اپنا خوفناک دشمن سمجھتا تھا اور اس کی بربادی کی کوشش اپنا فرض خیال کرتا تھا۔ اسکندر نے باوجود اس نقصان کے جسکا اس کی رعایا کے لئے اندیشہ تھا براعظم پر انگلستان کی تجارت بند کرنے اور کونٹی نینٹل بلوکیڈ کے مسئلہ پر کاربند ہونے کے لئے نپولین کی پالیسی اختیار کرنیکا وعدہ کرلیا۔ تاہم باوجود نپولین کے سخت دباؤ ڈالنے کے اسکندر نے اس قدر زیادتی کی جرات نہ کی کہ انگلستان کے خلاف اعلان جنگ کرنے کا وعدہ کرلیتا ٹلسٹ پر پہلی ملاقات کے بعد اور بھی ملاقاتیں ہوئیں اور آخرالامر ٹلسٹ کا صلحنامہ مکمل ہوا۔ اس معاہدہ کی روسے روس نے جزائر آیونیہ اور ڈلمیشیا کے جنوب میں دریائے کٹارو کے دہانے جن پر ۱۷۹۹ء سے روس نے قبضہ کر رکھا تھا فرانس کو دیدئے۔ نپولین نے وعدہ کیا کہ وہ پولینڈ کو آزاد نہ کریگا اور اسکندر کو صلاح دی کہ فرانس کی طاقت بڑھجانیکے معاوضہ میں وہ سویڈن اور ٹرکی کے مقبوضات سے اپنی تلافی کرلے اس پالیسی پر

کاربند ہونے کے لئے فرانسیسی افواج کے ایک دستہ نے سویڈش پومیرینیا پر حملہ کیا اور اشٹرال سنڈ لے لیا اور روسیوں نے فن لینڈ پر قبضہ کر لیا۔

ٹلسٹ کا صلحنامہ ۷ جولائی ۱۸۰۷ء

نپولین نے اسکندر کو ترکی پر حملہ کرنے کے لئے مجبور کیا اور وعدہ کیا کہ ڈینیوب کی ریاستیں حاصل کرنے میں فرانس روس کی مدد کریگا۔ شہنشاہ روس نے اپنے اتحادی شاہ پرشیا سے صلح کرانیکی ایماندارانہ کوششیں کیں۔ لیکن نپولین نے اگرچہ وہ اسکندر کو خوش کرنا اور روس کو اپنا مضبوط اتحادی بنانا چاہتا تھا۔ فریڈرک ولیم ثالث سے نفرت ظاہر کی۔ اس کو کچھ عرصہ تک پرشیا کے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا خیال تھا لیکن اسکندر کی سفارش پر اس نے پرشیا سے صرف صوبہ جات رائن اور ویسٹ فیلیا کے حصول پر قناعت کی اور ریاست ہیس کاسل سے پیوست کر کے سلطنت ویسٹ فیلیا قایم کر لی اور پرشوی پولینڈ کو بھی اپنی نوساختہ گرانڈ ڈچی آف وارسا میں شامل کر لیا۔

کونٹینٹل بلوکیڈ

ٹلسٹ کے صلحنامہ نے نپولین کا صرف ایک دشمن مقابل چھوڑا اور وہ انگلستان تھا۔ ٹریفلگار پر فرانسیسی بیڑے کی تباہی اور اسٹرلٹز۔ جنیا اور ایلو کے نقصانات کے باعث گرانڈ آرمی کی کمزوری نے شہنشاہ فرانس پر ثابت کر دیا کہ انگلستان پر حملہ کرنیکی تجویز سے درگزر کرنا مناسب ہے۔ لیکن اگرچہ وہ فوج کے ساتھ رودبار انگلستان کو عبور نہ کر سکتا تھا اور انگلستانی بیڑہ کا سمندر پر مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ تاہم اس کو یقین تھا کہ وہ انگلستان کو براعظم کی گلی کوچوں سے نکال کر تباہ و برباد کر سکیگا۔ انگلستانی وزارت نے بین الاقوامی قانون کی اپنے موافق تعبیر کر کے جملہ غیر جانبدارانہ بحری تجارت ایلب کے دہانہ سے لیکر فرانس کے ساحل کی آخری حد تک بند کر دی تھی نپولین نے اس کا جواب (فیصلۂ برلن) برلن ڈگری سے دیا جو ۲۱ نومبر ۱۸۰۶ء کو اس شہر میں جاری کی گئی۔ اس میں برطانیہ کی تمام راہیں بند کئے جانیکا اعلان تھا۔ اس کی رو سے جملہ انگلستانی اشیاء اور وہ جملہ جہازات جو کسی انگلستانی بندر یا کسی انگلستانی نوآبادی کے بندر پر لنگر انداز ہو چکے ہوں قابل ضبطی تھے۔ اس کارروائی کے بعد ۱۷ دسمبر ۱۸۰۷ء کو نپولین نے ملن ڈگری جاری کی جس کی رو سے کسی ملک کا کوئی جہاز جو برطانوی بندروں پر لنگر انداز ہو چکا ہو قابل گرفتاری اور مال غنیمت سمجھا جانیکا مستوجب تھا۔ نپولین کو امید تھی کہ کونٹینٹل بلوکیڈ کی تجویز میں روس کے شامل ہو جانے سے انگلستانی تجارت قطعاً تباہ ہو جائیگی

لیکن فی الحقیقت یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ انگلستانی تجارت بدستور جاری رہی اور کونٹینینٹل بلوکیڈ کے خطرات نے انگلستانی تاجروں کے منافع کو ترقی دیدی۔ برعکس اس کے براعظم کے باشندوں کو نقصان پہونچا جنکو شکر وغیرہ جیسی ضروری چیزوں کے لئے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی تھی۔ غرضکہ نپولین کی یہ امید بھی کہ تمام دنیا کی باربرداری کی تجارت انگلستان کے ہاتھوں سے نکلکر فرانس اور اس کے اتحادیوں کے قبضہ میں آجائیگی پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ انگلستان کے جنگی بیڑے پورے طور پر سمندر پر قابض رہے اور دوسری تاجر قوموں کی طاقتوں کو بڑھنے سے روکتے رہے۔ چنانچہ کونٹینینٹل بلوکیڈ کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس کے اتحادیوں کو مالی نقصانات پہونچے۔ اور نپولین سے متنفر ہوگئے۔ اور انگلستان کی تجارت کو زیادہ ترقی ہوگئی۔

کوپن ہیگن پر گولہ باری ستمبر ۱۸۰۷ء

انگریزی وزرا کو اس کی کم پروا تھی کہ نپولین براعظم میں انکی آمد و رفت بند کردیگا۔ لیکن شمالی جرمنی پر اس کا قبضہ ہوجانے سے ان کو خوف ہو گیا تھا۔ کہ مبادا نپولین ڈنمارک کے بیڑے پر اسی طرح قبضہ کرلے جس طرح کہ ڈائرکٹری نے ہالینڈ کے بیڑے پر کرلیا تھا۔ ٹلسٹ میں درحقیقت اس قسم کے خفیہ عہد و پیمان ہو چکے تھے جنکی رو سے یہ طے ہو چکا تھا کہ فرانس ڈنمارک کے بیڑے پر قبضہ کرلیگا۔ اس تجویز کی اطلاع انگلستان کے وزرا کو پہونچ چکی تھی اور اس کے روکنے کے لئے انگلستان میں ایک خفیہ مہم کا انتظام کرلیا گیا تھا۔ ڈنمارک ایک غیر جانبدار ملک تھا اور انگلستان یا فرانس کو اس سے برسرپیکار ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ لیکن ڈنمارک کمزور ملک تھا قوت مدافعت نہ رکھتا تھا۔ ان مشکلات کو دیکھکر انگلستان نے حملہ کردیا اور ایک طاقتور بیڑے نے کوپن ہیگن کے سامنے ستمبر ۱۸۰۷ء کو لنگر ڈال کر شہر پر گولہ باری کی۔ ڈنمارک کی قلیل فوج کو ایک دستہ نے جو سر آرتھر ولزلی کی ماتحت تھا۔ کیوگ پر شکست دی اور ڈنمارک کے بحری بیڑے کو انگلستان نے ضبط اور تباہ کردیا۔ اس حملہ نے نپولین کے سب سے زیادہ پسندیدہ منصوبہ کو خاک میں ملا دیا اور ایک بکار آمد بیڑا حاصل کرنیکی امید کو برباد کر ڈالا۔

فرانس کا حملہ پرتگال پر ۱۸۰۷ء

انگلستان کے دو نہایت وفادار اتحادی پرتگال اور سویڈن کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں تھیں روسیوں کو سویڈن کی خبر لینے کیلئے چھوڑ کر نپولین نے خود پرتگال پر توجہ کی۔ شہنشاہ فرانس ڈائرکٹری کی طرح پرتگال کو انگلستان کا ایک دور افتادہ اتحادی سمجھتا تھا۔ فی الحقیقت اس رائے کی

کچھ وقعت ضروری تھی کیونکہ معاہدہ می تھوئن کے باعث دونوں ملکوں میں بہت اچھے تعلقات قایم ہو چکے تھے۔ تاہم پرتگال کے پرنس ریجنٹ Prince regent نے ۱۸۰۶ء میں انگلستان کا علی الاعلان اتحادی بننے سے انکار کیا تھا اور اس کو غیر جانبدارانہ طریق قایم رکھنے پر اصرار تھا۔ بہرحال نپولین نے پرتگال کی بربادی کا تہیہ کرلیا کیونکہ پرنس ریجنٹ نے کونٹنینٹل بلوکیڈ میں شامل ہونے سے انکار کردیا تھا۔ نپولین نے پہلے ہسپانیہ کے ساتھ ملکر سال ۱۸۰۷ء کے کام کرنیکا ارادہ کیا اور ۲۹ر نومبر ۱۸۰۷ء کو فون ٹن بلو کا عہدنامہ مکمل کرکے فرانس اور ہسپانیہ کی متحدہ فوجوں سے پرتگال کو فتح کرکے اس کو تین حصوں میں تقسیم کرنیکا ارادہ کرلیا۔ یہ بھی طے پایا تھا کہ شمالی صوبہ جات بادشاہ اٹروریا کو اس کی اطالوی ریاست کے بدلہ میں جن کو نپولین لینا چاہتا تھا دے دیئے جائینگے۔ جنوبی اضلاع کے متعلق یہ طے پایا تھا کہ ان کی ایک خودمختار سلطنت گوڈوئے کے لئے قایم کردی جائیگی جو پرنس آف پیس (شہزادۂ امن) مشہور تھا اور ہسپانیہ کی ملکہ کا عاشق اور اس ملک کا سب سے زیادہ با اقتدار شخص تھا۔ درمیانی حصہ کے لئے یہ طے ہوا تھا کہ فرانس عارضی طور پر اس کا الحاق کرلیگا۔ اس خفیہ عہدنامہ پر عمل کرنے کے لئے ایک فرانسیسی فوج جو جرنیل جونو کی کمان میں تھی بہ تعجیل اس جزیرہ نما میں داخل ہوئی۔ اس کے لسبن کے قریب پہونچنے کی خبر سنکر پرنس ریجنٹ اپنی مجنون ماں ملکہ میریا اول اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ ایک انگلستانی بیڑے کے ہمراہ برازیل کو روانہ ہوگیا۔ پرنس ریجنٹ مشکل ٹیکس سے برآمد ہوا تھا کہ جونو ۳۰ر نومبر ۱۸۰۷ء کو لسبن (Lisbon) میں داخل ہوا۔ فرانسیسیوں کا پرتگال میں خیر مقدم کیا گیا۔ پرتگالیوں کو پرنس ریجنٹ کی روانگی پر بہت غصہ آیا جمہوری اصولوں پر بہت ترقی ہوچکی تھی اس لئے یہ شبہ بھی نہ ہوا کہ سلطنت کے ٹکڑے کرنیکی خفیہ تجویز کی گئی ہے۔

جونو کو قریب قریب تمام پرتگال پر قبضہ کرلینے میں کوئی وقت پیش نہ آئی اس نے پرتگالی فوج کے چیدہ سپاہیوں کو پرتگالی لیجن کے نام سے گرانڈ آرمی میں شامل ہونے کے لئے جرمنی بھیجا اور ملک کو کانسٹیٹیوشن (آئینی حکومت) دینے کا وعدہ کیا۔ پہلی فروری ۱۸۰۸ء کو جونو نے خاندان برگینزا کی حکومت کے خاتمہ کا اعلان کیا اور جب قلعوں نے اطاعت قبول کرلی تو پرتگال کا بطور ایک ملک مفتوحہ کے انتظام کرنا شروع کیا۔

سویڈن

سویڈن کے گستاوس چہارم کو (جس نے اپنے چچا ریجنٹ

ڈیوک آف سڈرمینیا سے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی تھی اور جس نے شہنشاہ اسکندر والی روس کی سالی سے ۱۷۹۷ء میں شادی کی تھی)، فرانس سے نفرت کا جذبہ موروثی طور پر ملا تھا یہ جذبہ ۱۷۸۹ء کے بعد سے اس کے باپ گستاوس ثالث کا رہنما اصول تھا وہ فرانسیسی ڈائرکٹری اور نپولین دونوں کے خلاف تمام اتحادوں میں انگلستان کا اتحادی رہ چکا تھا۔ اور ۱۸۰۲ء میں ایمیون کے صلحنامہ کے انفساخ کے بعد انگلستان اور روس کے اتحاد کا باعث تھا ۱۸۰۵ء میں اس نے ایک انگلستانی۔ روسی اور سویڈی افواج اپنے ماتحت لیکر ہینوور پر حملہ کرنے اور ہالینڈ فتح کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن تاریخ معینہ پر روانہ نہ ہوا۔ اس لئے اس مہم کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تاہم وہ انگلستان کے ساتھ وفادار رہا اور ٹلسٹ کے صلحنامہ کے وقت اس نے انگریزی اتحاد سے علیحدگی منظور نہ کی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے گرانڈ آرمی کے ایک حصہ نے جو مارشل برون کی کمان میں تھا۔ سویڈش پومیرینیا پر قبضہ کر لیا اور سویڈن گستاوس ایڈولفس کی قدیم فتوحات کو پھر کبھی حاصل نہ کر سکا۔ ۱۸۰۷ء میں براعظم کے سدباب (کونٹننٹل بلاکیڈ) میں شریک ہونے سے شاہ سویڈن کے پیہم انکار کے باعث شہنشاہ اسکندر نے جیسا کہ ٹلسٹ پر طے پا چکا تھا فن لینڈ پر حملہ کر دیا۔ انگلستان سویڈن کی مدد کرنے کے لئے تیار تھا ایک طاقتور فوج سر جان مور کی ماتحتی میں اسٹاک ہوم بھیجی گئی۔ اس اہم موقع پر بادشاہ پر جنون کے آثار ظاہر ہوئے۔ انگلستانی فوج واپس ہو گئی اور ۱۸۰۹ء کی ابتدا میں گستاوس چہارم تخت سے اتار دیا گیا۔

یورپ کا دوسرا بندوبست

شہنشاہ ہونے کے ساتھ آسٹریا اور پرشیا پر فتوحات حاصل کر کے روس سے اتحاد قائم ہو جانے اور فرانس کے قرب و جوار میں ماتحت سلطنتیں قائم کرنے کے بعد نپولین نے براعظم پر اپنے اقتدار کا استحکام کرنا شروع کیا۔ جس طرح کہ فرانسیسی ڈائرکٹری نے فرانسیسی ریپبلک کے اطراف و جوانب میں چھوٹی چھوٹی جمہوری ریاستیں گورنمنٹ فرانسیسی کے نمونہ پر قائم کی تھیں اسی طرح نپولین نے اپنی سرحد کو ماتحت سلطنتوں سے گھیر لیا۔ بٹوین سیسل پائن۔ اور پارتھی نوپین ریپبلکوں کی جگہ ہالینڈ اور نیپلس کی سلطنتیں اور اطالیہ کی شاہی نیابت قائم ہوئی۔ بٹوین جمہوریت کا نظام سلطنت فرانس کے نظام کی تبدیلیوں کے ساتھ بدلتا رہا۔

ہالینڈ

عہد کانونشن کی جمہوری حکومت کے بجائے ڈائرکٹری اور

قونصلیت ہوگیا۔ اور ۱۸۰۵ء میں فرانسیسی سلطنت قائم ہو جانے کے بعد اس کے لئے ایک نیا انتظام اختراع کیا گیا۔ اس بندوبست کے موجب کاونٹ شمیل پنیک جو ہالینڈ کا منتخب مدبر تھا حین حیات کے لئے گرانڈ پینشنری مقرر کیا گیا لیکن جون ۱۸۰۶ء میں اس کو مستعفی ہونیکی ترغیب دیگئی اور لوئی بوناپارٹ شہنشاہ اہل فرانس کا بھائی ہالینڈ کا بادشاہ مقرر کیا گیا اہل ہالینڈ کو ان تبدیلیوں پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ فرانسیسی طرز حکومت کی ترویج نے ملک کو بجائے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے مجموعہ کے ایک متحدہ ملت بنا دیا تھا۔ ہر چند کیمپر ڈاؤن پر ۱۷۹۷ء میں اور ٹیکزل پر ۱۷۹۹ء میں فرانسیسی بیڑے کا نقصان ہوا۔ لیکن اس کی تجارت کو باوجود انگلستان کے نئے مقبوضات کو ترقی ہوئی۔ پیرس سے سلسلہ رسل و ترسیل قایم ہو جانے اور بلجیم میں تکلیف دہ ٹیکس معاف ہو جانے کے باعث ہالینڈ کی مالی حالت بہتر ہوگئی۔ لوئی بوناپارٹ ہالینڈ کا پہلا بادشاہ ایک عاقل حکمران ثابت ہوا اس نے بجائے قدیم تکلیف دہ ڈچ قانون کے اپنی مملکت میں سول کوڈ یعنی قانون دیوانی کی ترویج کی۔ ادبیات اور صنعت کو ترقی دی۔ اور دارالسلطنت کو ہیگ سے ہٹا کر ایمسٹرڈم میں قایم کیا۔ لیکن براعظم کے سدباب نے سخت بے چینی پیدا کر دی۔ ہالینڈ کے تجار سخت پابندیوں سے تباہ ہونے لگے۔ اکثر اضلاع میں بلوے ہوئے اور جب نپولین کو یہ معلوم ہوا کہ براعظم کے سدباب کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس نے فرانسیسی افواج کو ہالینڈ میں داخل ہونے اور دریاؤں کے دہانوں پر قبضہ کر لینے کا حکم دیدیا۔ لوئی بوناپارٹ نے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور ۱۸۱۰ء میں اوس حکومت سے جو اس کے بھائی نے بخشی تھی دست بردار ہوگیا۔

اطالیہ

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ شہنشاہ بننے کے بعد نپولین نے شاہ اطالیہ کا بھی لقب اختیار کر لیا تھا۔ لیکن عنان حکومت اپنے ہاتھ میں نہ لی بلکہ اپنے سوتیلے بیٹے یوجین ڈی بیوہارنس کو اطالیہ کا وایسرائے مقرر کیا۔ سلطنت اطالیہ میں ابتداءً سس الپائن ریپبلک کے مقبوضات۔ یعنی لمبارڈی موڈنیا اور پارما کی ڈچیاں اور قدیم اضلاع فریرا اور بولونا شامل تھے جو کسی زمانہ میں پوپ کے قبضہ میں تھے ۱۸۰۶ء میں پریس برگ کے صلحنامہ کی وجہ سے سلطنت اطالیہ وینس اور وینس کے قدیم مقبوضات جو براعظم پر تھے شامل ہو جانے کے سبب سے بڑھ گئی۔

روم

جنیوا - لگا - پیڈمنٹ - اور ٹسکنی پر فرانس براہ راست حکمراں تھا اور شہر روم اور کمپیگنا فرانسیسی سلطنت میں ۱۸۱۰ء میں شامل کرلئے گئے - اطالوی جزیرہ نما کے جنوب میں نیپلس کو ایک خود مختار سلطنت بنادیا جسمیں

نیپلز

جزیرہ صقلیہ بھی شامل تھا - ۳۰ مارچ ۱۸۰۶ء کو یہ سلطنت نپولین کے بڑے بھائی جوزف بوناپارٹ کو دیدی گئی - جوزف نے ہالینڈ کے بادشاہ لوئی کی طرح اچھا حکمراں بنکر کام کرنے کی کوشش کی - اور لائق وزرا مقرر کئے جن میں قریب قریب سب اہل نیپلس تھے سوائے دو فرانسیسی وزرا یعنی موئٹ ڈی ملیٹو وزیر جنگ اور سیلی سٹی وزیر پولیس کے - اس نے عمدہ قوانین رائج کئے - ڈکیتیوں کو جو اس سلطنت کے جنوبی اضلاع کو تباہ کر رہی تھیں بند کرنیکی کوشش کی - اس اثنا میں جزیرہ صقلیہ نے فرانسیسیوں کی تمام کوششوں کی مخالفت کی - اور فرڈیننڈ بادشاہ صقلیہ کی (جو پیلرمو میں اقامت گزیں تھا) اطاعت قبول کرلی - ایک انگلستانی فوج بھی صقلیہ کی محافظت کے لئے مقرر ہوگئی - یہ فوج جوزف کو ہمیشہ پریشان رکھتی تھی - اور اہل انگلستان کلبریا کے ڈاکوؤں کی ہمتیں بڑھاتے تھے ۱۸۰۶ء کے موسم گرما میں انگریزوں نے اصل ملک پر حملہ کیا اور ۴ جولائی کو انگریز جرنیل سرجان اسٹوارٹ نے فرانسیسی جرنیل رینیر کو میڈا پر شکست دی - اس فتح کے بعد ۱۰ جولائی گٹیا پر قبضہ کرلیا - اس واقعہ کے بعد کلبریا میں فرانسیسی افواج کی طاقت اسقدر بڑھگئی کہ انگریز سوائے صقلیہ کی محافظت کے اور کچھ نہ کرسکے - جوزف بوناپارٹ کا انتظام خانگی لائق ستائیش ہے - اس نے نظام جاگیرات (فیوڈل ازم) نیم غلامی کو منسوخ کردیا - محاصل کی فراہمی میں ایمانداری اور نیک نیتی کے رواج کی کوشش کی اور اعلان کردیا کہ قانون کی نگاہوں میں ہر شخص برابر ہے - بہت سی خانقاہوں کو توڑ کر ملک کی مالی حالت درست کی اور کاشتکاروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کردیا -

الیریا

سب سے آخر میں ڈلمشیا اور اسٹریا کے صوبہ جات الیریا جو پریس برگ کے صلحنامہ کی رو سے ملحق کئے گئے تھے قابل غور ہیں ان کی حکومت براہ راست جرنیل مارمنٹ کے ہاتھ میں تھی - جو اطالیہ کا وائسرائے نہ تھا بلکہ خود نپولین کا ماتحت تھا - ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد ان میں جزائر آئونیہ کا اور اضافہ ہوگیا - نپولین اس مقام پر ایک زبردست فوج ترکوں کے دھمکانے کے لئے رکھتا تھا - غالباً اُس کا

ارادہ یونان کی خود مختاری دوبارہ قایم کرنے کا تھا۔ اور اس تجویز کو پورا کرنے کے لئے اسکی البریا کی فوج اچھے موقع پر خیمہ زن تھی۔

جرمنی کے خلاف نپولین کی دوسری تدبیر

جرمنی کی ریاستوں کا نیا بندوبست کرنے اور وسط یورپ میں توازن دول قایم رکھنے کے لئے نپولین نے ڈائرکٹری کی طرح رسٹلو اور مزارن کی روایتی پالیسی پر عمل کیا اور یہ بات فرانس کے لئے مفید سمجھی کہ رائن اور خاندان آسٹریا کے موروثی ممالک کے درمیان چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستیں قایم ہوں لیکن اس کا یہ خیال تھا کہ بہت چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو وسٹ فیلیا کے صلحنامہ کے بموجب ۱۶۴۸ء میں قایم ہوئی تھیں محض اپنے چھوٹے ہونے کے باعث محض عبث رکاوٹیں تھیں اس لئے اس نے مغربی جرمنی ریاستوں کو بڑھایا اور ان کے فوائد کو فرانس کے فوائد کے ساتھ وابستہ کرنیکی کوشش کی جرمنی کے نئے بندوبست نے جو ۱۸۰۳ء میں لونی ویل کی صلح کے بعد ہوا مقدس سلطنت روما ہولی رومن ایمپائر کو تباہ کر دیا۔ نپولین نے انہی اصولوں پر کام کیا اور اس کا انتظام قریب قریب اسی قدر مستقل رہا جس قدر کہ ۱۸۰۳ء کا بندوبست تھا۔ یہ تبدیلیاں بالتدریج معاہدات پرسبرگ اور ٹلسٹ کی مطابقت میں ضرور واقع ہوئیں۔ لیکن آخری نتیجہ پر بہ نظر مجموعی غور کرنا لازمی ہے

بیویریا

بیویریا کے الیکٹر جوزف میکس ملین نے موروثی حقوق کی بنا پر پلٹینیٹ اور بیویریا کی الیکٹوریٹس کو ڈیوپونٹس کی ڈچی کے ساتھ متحد کر دیا۔ اس کی تعلیم ورسیلز کے دربار میں ہوئی تھی تاہم وہ انقلاب فرانس کے اصولوں کو پسند کرتا تھا۔ اس لئے بہت جلد نپولین کا دوست بنگیا۔ لونی وائل کے صلحنامہ کے بعد بندوبست نے جس نے اسے کو پلٹینیٹ اور ڈچی آف ڈیوپونٹس سے محروم کر دیا تھا اس کو ایک مضبوط اور متحدہ ریاست کا مالک بنا دیا پرسبرگ کے صلحنامہ کے رو سے اسکوٹرل اور نورم برگ اور راٹسبن مل گئے اور بادشاہ کا خطاب بھی حاصل ہو گیا ۱۸۰۹ء میں اس کو سالزبرگ کا صوبہ مل جانے سے اس کی سلطنت جرمنی کی سب سے قوی سلطنتوں میں شمار ہونے لگی۔ وادی ڈینوب کے تمام بالائی حصے اور اس کے باج گذار دریاؤں کی وادیوں پر قبضہ ہو جانے کے باعث بیویریا آسٹریا کے مقابلہ میں ایک قوی سرحدی ریاست بنگئی اور شمال کی جانب اس کی سرحد سلطنت سیکسنی سے جا ملی۔ بادشاہ میکس ملین جوزف اپنی عزت و اقتدار کا باعث شہنشاہ فرانس کو سمجھتا تھا۔ چنانچہ ان تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے اس نے اپنی لڑکی شہزادی اوگسٹا کی

شادی نپولین کے سوتیلے بیٹے ویسرائے یوجین ڈی بیوہارنس سے کر دی۔

ورٹم برگ

بیویریا کی مغربی سرحد پر نپولین نے سلطنت ورٹم برگ قایم کی جو مقابلۃً چھوٹی تھی تاکہ وہ بیویریا کی طاقت کو زیادہ بڑھنے سے روکتی رہے۔ فریڈرک ڈیوک آف ورٹم برگ میکس ملین جوزف آف بیویریا کی طرح فرانسیسی جمہوریت اور نپولین کا اقتدار تسلیم کرنے کے لئے آمادہ تھا۔ ۱۸۰۳ء میں الیکٹر کے خطاب کے ساتھ اس کی ریاست میں بہت اضافہ ہو چکا تھا۔ اور پریس برگ کے صلحنامہ کے بعد سوائے بری ازگو اور اور ٹینو کے اس کو تمام اسٹروی سوابیا اور بادشاہ کے خطاب مل گئے۔ اس نے بھی بیویریا کے پہلے بادشاہ کی طرح نپولین سے رشتہ داری پیدا کی اور اپنی بیٹی شہزادی قطرین کی شادی جیروم بوناپارٹ بادشاہ وسٹ فیلیا سے کر دی۔ تیسری جنوبی جرمنی ریاست جو قابل غور ہے بیڈن ہے اس کا الیکٹر ڈیوک چارلس فریڈرک ۱۸۰۳ء میں بنا دیا گیا۔ اور ۱۸۰۵ء میں اس کو گرانڈ ڈیوک کا خطاب اور آسٹروی سوابیا سے بری ازگو اور اورٹینو کا بڑا حصہ ملا اس نے بھی نپولین سے رشتہ کیا اور اپنے ولیعہد کی شادی اسٹیفن ڈی بیوہارنس نپولین کی سوتیلی بیٹی سے کر لی۔

وسٹ فیلیا

وسٹ فیلیا کی سلطنت جو نپولین نے اپنے بھائی جیروم کے لئے ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد قایم کی تھی بالکل نئی تھی۔ اور بیویریا اور ورٹم برگ کی طرح کسی قدیم جرمن ریاست کی توسیع سے نہیں بنائی گئی تھی۔ اس میں ہیس کاسل کی الیکٹوریٹ اور ایلب کے بائیں کنارہ کی پرشوی ریاستیں تھیں جن میں بیڈربون اور ہلڈیشیم کی (Bishoprics) بشپرکیں شامل تھیں۔ اور برینڈنبرگ کا اولڈ مارک برنسوک کی ڈچی ہینوور کا ایک حصہ اور دوسرے متفرق اضلاع بھی شامل تھے۔ اس طرح ایمس ویسر اور اوڈر کی وادیوں کا بڑا حصہ شامل ہو گیا تھا۔ لیکن اس کی حدود سمندر تک نہیں پہونچتی تھیں۔ اور صرف ایک مشہور قلعہ میگڈی برگ اس کے قبضہ میں تھا۔ جیروم جو اسکا پہلا بادشاہ تھا اپنے بھائی جوزف اور لوئی کی طرح قابل حکمران نہ تھا۔ لیکن اس نے قابل وزرا مقرر کئے جن میں سمین مشہور فرانسیسی مقنن وزیر عدل اور مشہور مورخ جون ملر وزیر تعلیمات عامہ قابل ذکر ہیں وسٹ فیلیا کے باشندے اس طرح شیر و شکر ہو کر نہ رہے جیسے کہ نپولین کو توقع تھی لیکن اس میں جیروم کی وزارت کا قصور نہ تھا جس نے زرعی غلامی فیوڈل ازم نیم غلامی

کو منسوخ کر دیا تھا۔ قانون دیوانی (سول کوڈ) کی ترویج کی تھی اور نظام ملکی کو از سر نو ترتیب دیا۔

برگ کی گرانڈ ڈچی

برگ کی گرانڈ ڈچی جس کی حکومت نپولین نے اپنے بہنوئی مورات کو ۱۸۰۶ء میں سپرد کی تھی نپولین کی خود ساختہ دوسری سلطنت تھی جو بویریا کی عطیہ ڈچی آف برگ کاونٹی آف مارک لشپرک آف منسٹر۔ منسٹر کی اسقفی جو پرشیا سے لیگئی تھی اور ڈچی آف نساؤ سے ملکر وجود میں آئی تھی اور دس لاکھ باشندوں کی ایک مختصر ریاست تھی جس کا اثر رائن کے ایک حصہ پر تھا۔ اس کا دار السلطنت ڈوسلیڈارف تھا۔

سیکسنی

مشرقی جرمنی میں نپولین کی پالیسی کا مرکز سیکسنی تھی اس ریاست کے الیکٹر نے جنیا کی مہم میں اہل پرشیا کا ساتھ دیا تھا تاہم نپولین کا خیال تھا کہ سیکسنی کے حکمراں کو پرشیا اور آسٹریا کے درمیان واقع ہونیکی وجہ سے فطرتاً فرانس کا دوست ہونا چاہئے۔ اس لئے اس نے باوجود اس کے ۱۸۰۶ء میں نامعقول برتاؤ کے سیکسنی کے الیکٹر کو بادشاہ کا خطاب اور زیرین لوسیشیا کا حلقہ دیدیا۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد نپولین نے بادشاہ سیکسنی کے ساتھ اس سے بھی زیادہ سلوک کیا۔ اور اس کو وارسا کا گرانڈ ڈیوک بنا دیا۔

چھوٹی چھوٹی ریاستیں

جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں جو نپولین نے قائم کی تھیں سب سے زیادہ نمایاں ہیسی ڈارمسٹیڈ تھی جو سلطنت وسٹ فیلیا کو گرانڈ ڈچی آف برگ سے علیحدہ کرتی تھی۔ اپنے ایک وفادار اتحادی کی حیثیت سے نپولین نے لینڈ گریو لوئی دہم کو چند مقبوضات اور گرانڈ ڈیوک کا خطاب دیا۔ بیڈن برگ اور ہیسی ڈارمسٹیڈ کے بعد چوتھی گرانڈ ڈچی فرینک فرٹ کی تھی جو اسقف اعظم چارلس ڈی ڈیلبرگ کو مرحمت کی گئی۔ یہ پادری عہد انقلاب میں اسقف اعظم الیکٹر آف منی اینس کا مددگار رہتا۔ ۱۸۰۲ء میں اس کو اسقف اعظم کا عہدہ ملا اور ۱۸۰۳ء میں جرمنی کے انتظام کے موقع پر صرف یہی ایک مذہبی الیکٹر باقی تھا اس وقت اس کو راٹسبن کی اسقفی دیدیگئی تھی لیکن جبکہ وہ بویریا کو منتقل کر دیگئی تو اس کے معاوضہ میں فلڈا اور ہناؤ کی ریاستیں اور اسپیفنبرگ کا تعلقہ دیا گیا۔ آخری گرانڈ ڈچی ورٹزبرگ کی تھی جو ٹسکنی کے قدیم گرانڈ ڈیوک آرچ ڈیوک فرڈیننڈ کو سالزبرگ کے صوبہ کے بدلے میں جو بویریا کو ۱۸۰۹ء میں دیا گیا مرحمت کی گئی تھی۔ یہ ملکی

تبدیلیاں اور اضافے بہت چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ملا کر کئے گئے تھے۔ سلطنت کے ممبار زوں کو اپنے اعلےٰ حقوق سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور چھوٹے ڈیوک اور شہزادوں کے حقوق کا فیصلہ جن کی ریاستیں بڑی ریاستوں میں شامل کر دی گئی تھیں۔ اس طرح کیا گیا کہ لارڈ (رئیس) ہونیکی حیثیت سے ان کے حقوق اور خطابات برقرار رہے لیکن انکی حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ تاہم یہ لوگ مخصوص امرائ کی حیثیت سے قایم رہے اور مخصوص مراعات شاہی کے مستحق قرار دے گئے۔ اس انتظام کی بدولت جس کی رو سے ۱۸۰۳ء کے بندوبست میں اضافے ہوئے تھے قدیم جرمنی کے انتظامات یک لخت مسترد ہو گئے۔ چھوٹی ریاستیں سوائے چند مستثنیات کے مٹ گئیں اور جرمنی بجائے جاگیری ریاستوں کے مجموعے کے ذی اختیار ریاستوں کا مجموعہ بنگئی۔

عہدۂ رائن

نپولین نے عہدۂ رائن بنا کر جس کا وہ سرکاری طور پر محافظ تسلیم ہو چکا تھا جرمنی کے شہزادوں کے اجتماع کی کوشش کی ابتدائی کنفیڈریشن آف رائن میں جو جولائی ۱۸۰۶ء میں منعقد ہوئی صرف پندرہ شہزادے شامل ہوئے لیکن ٹلسٹ کے بعد اس میں ۳۲ شہزادے شریک ہوئے کنفیڈریشن کا صدر چانسلر چارلس ڈی ڈیلبرگ فرنیک فرٹ کا گرانڈ ڈیوک تھا صرف یہی ایک مذہبی رکن کنفیڈریشن میں شامل کیا گیا تھا۔ اس میں چار سلطنتیں یعنی بیویریا ورٹمبرگ وسٹ فیلیا اور سیکسنی پانچ گرانڈ ڈچیاں اور ۲۳ ریاستیں شامل تھیں۔ اس کی پالیسی ڈائٹ کے سپرد تھی جو فرنیک فرٹ میں اجلاس کرتی تھی اور جو دو کالجوں پر مشتمل تھی۔ ایک کالج بادشاہوں کا تھا اور ایک کالج شہزادوں کا تھا۔ عہدۂ رائن میں جو رائن اور الب کے درمیان واقع تھی دو کروڑ جرمنوں کی آبادی تھی اور عہدنامہ کی رو سے نپولین کو ڈیڑھ لاکھ فوج دینے کے لئے پابند تھی۔

پولینڈ

پولنڈ کے معاملہ سے زیادہ کسی دوسرے موقع میں یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ نپولین کے دماغ میں مشرق اور مغرب کی قدیم سلطنتوں کو دوبارہ قایم کرنے کا خیال کس قدر مکمل طور پر جاگزیں تھا۔ شہنشاہ اسکندر کو خوش کرنے کے لئے وہ پولینڈ کو آزاد کرنے پر مصر نہ ہوا۔ وہ نہ صرف روس کو صوبجات پولینڈ سے محروم کرنے کی خواہش وجرات سے بری تھا بلکہ اس نے

ٹلسٹ میں اسکندر کو پولش حلقے سلکیف اور لوگز دبھی دے دیے تھے۔ اگرچہ روس کی ناراضی کے خوف سے وہ پولینڈ کو ایک طاقتور سلطنت بنانے کی جرات نہ کرسکتا تھا۔ تاہم ۱۸۰۷ء میں اس نے گرانڈ ڈچی آف وارسا کے نام سے ایک چھوٹی سلطنت پولینڈ میں قائم کردی۔ اس طرز عمل سے وہ اہل پولینڈ کو تو جو اس کو پولینڈ کی آزادی دوبارہ قائم کرنے والا سمجھتے تھے مطمئن نہ کرسکا لیکن الٹا شہنشاہ اسکندر کو ناراض کرلیا جو پولینڈ میں کسی قسم کی بھی ریاست کے وجود کو پسند نہ کرتا تھا۔

وارسا کی گرانڈ ڈچی گرانڈ ڈچی آف وارسا میں کل پرشوی پولینڈ اور آسٹروی پولینڈ کا بڑا حصہ شامل تھا۔ اس کی حکمرانی گرانڈ ڈیوک آف وارسا کے نام سے سیکسنی کے بادشاہ کے سپرد کی گئی۔ قدیم زمانہ میں بھی سیکسنی کے الیکٹر پولینڈ کے بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ پولینڈ کے متعلق اس دوعملی طرز عمل میں نپولین اور اسکندر کے نوساختہ اتحاد کے لئے بہت بڑا خطرہ پنہاں تھا۔

ایک سال سے زائد عرصہ تک اسکندر اور نپولین کے اتحاد نے یورپ میں سخت بیچینی پیدا کردی تھی۔ لیکن بہت جلد مناقشہ کے وجوہات پیدا ہوگئے۔ ایک جانب اسکندر گرانڈ ڈچی آف وارسا کے وجود کے خلاف تھا اور محسوس کرتا تھا کہ اس کی رعایا کو کونٹینٹل بلوکیڈ براعظم کے سدباب سے واجبی شکایتیں ہیں۔ اس کے علاوہ نپولین کی طاقت نصف النہار پر پہونچ کر زوال کے آثار دکھا رہی تھی۔ اس زوال کی ابتدائی علامت پوپ سے مناقشہ اور معاملات ہسپانیہ میں نپولین کی مداخلت تھی۔ پرتگال میں سر آرتھر ویلزلی کا فرانسیسی افواج کو ویمیریہ پر شکست دیدینا اور جرنیل ڈیوپون کا ہسپانویوں کی اطاعت قبول کرلینا نپولین کی عظمت پر پہلا وار تھا ٹلسٹ کا صلحنامہ نپولین کے عروج حقیقی کا پیشہ دیتا ہے۔ لیکن ان بدقسمتیوں کے جن کا سامنا اسکو ۱۸۰۸ء میں کرنا پڑا اور معاملات ہسپانیہ میں بیجا مداخلت کے باوجود وہ اب تک یورپ کا سب سے بڑا حکمراں نظر آتا تھا۔

ارفرٹ کی کانفرنس ستمبر ۱۸۰۸ء اپنے وقار پر کسی قدر حرف آتے دیکھکر اور اپنے وہمی اتحادی کے دماغ پر برا اثر پڑنے کے خوف سے نپولین نے اپنے وجود اور اپنی گفتگو کی قوت جاذبہ پر بھروسہ کرکے ارفرٹ میں ستمبر ۱۸۰۸ء کو اسکندر سے ذاتی طور پر ملاقات کی

وہاں یورپ کے دو مالکوں نے صورت حال پر گفتگو کی نپولین نے اسکندر کی بے اطمینانی کو فرد کردیا اور صوبہ جات ڈینیوب اس کو دینے کا پھر وعدہ کرلیا۔ لیکن وہ اطمینان جو ٹلسٹ میں قایم ہوا تھا۔ ارفرٹ کی کانفرنس میں پیدا نہ ہوسکا۔ اسکندر باوجود نپولین کی ذات کے معرف ہونیکے اس کے طرز عمل پر بھروسہ نہ کرتا تھا۔ خود نپولین کو بھی یہ مغالطہ ہوا کہ وہ شہنشاہ روس کے دماغ پر دوبارہ اپنا اثر قایم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ دو شہنشاہوں کی ملاقات ارفرٹ کی کانفرنس کا ایک اہم سیاسی پہلو ضرور ہے۔ لیکن اہل یورپ کی نگاہوں کو خیرہ کرنے والے چند مہتم بالشان واقعات تھے یعنی بادشاہوں سے بھرا ہوا تماشاگاہ مشہور فرانسیسی ایکٹر ٹلما کی جانب ہمہ تن متوجہ تھا۔ اور اعلےٰ نژاد جرمنی شہزادے اس شخص کے در پر جبہ سائی کر رہے تھے جو چند سال پیشتر فرانسیسی جمہوریت کا ایک معمولی جرنیل تھا مگر آج کل یورپ کا مالک تھا۔

باب نہم

۱۸۰۸ — ۱۸۱۲

ٹلسٹ کے عہد نامہ کے وقت نپولین کا اقتدار یورپ میں نصف النہار پر تھا۔ ارفرٹ کی کانگریس کے موقع پر بھی بظاہر اس کی شان و شوکت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی لیکن اس درمیان میں اس کو دو سخت حادثوں کا سامنا کرنا پڑا پہلی بدقسمتی کی ابتدا اس طرح پر ہوئی کہ تاحال انگریزوں کی لڑائی فرانسیسیوں سے محض بحری تھی اور اس میں بھی ان کو فوجی حیثیت سے بہت معمولی فتح حاصل ہوئی تھی۔ لیکن ۱۸۰۸ء سے وہ فرانسیسی بری افواج کی ناقابل شکست شہرت کو مٹا دینے کے درپے ہو گئے۔

آخری قابل ذکر مہم جس میں انگریزی فوج نے حصہ لیا تھا براعظم پر ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۵ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے انگریزی افواج مختلف مقاصد کے لئے بھیجی گئیں اور بعض مواقع پر کامیاب بھی ہوئیں۔ چنانچہ ایبرکرومبی اور ہچنسن کے ہاتھوں ۱۸۰۱ء میں مصر کی دوبارہ تسخیر اور ۱۸۰۶ء میں اسٹوارٹ کی چھوٹی مگر باوقعت میڈا کی مہم قابل ذکر ہیں بقیہ مشہور شکستیں ہیں جن میں ۱۷۹۹ء میں ڈیوک آف یارک کی ہالینڈ کی مہم اور ۱۸۰۵ء میں لارڈ کیتھکرٹ کا ہینور میں داخلہ قابل ذکر ہیں۔ اپنی بحری طاقت کے بھروسہ پر انگلستان کے ۱۷۹۵ء سے جو وزرا چلے آتے تھے انھوں نے بجائے خاص براعظم پر فوجیں بھیجنے کے جزائر پر فوج کشی کر کے قبضہ کرنیکی طرف زیادہ توجہ کی فرانسیسی ویسٹ انڈیز کو ۱۷۹۴ء اور ۱۷۹۵ء میں انگریز فتح کر چکے تھے۔ لیکن ۱۸۱۹ء میں ان جزائر پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے بڑھے۔ جو ایمیون کے صلحنامہ کی رو سے فرانس کو واپس ہو چکے تھے۔ ہسپانیہ کے اعلان اتحاد کے بعد ہی انگلستان نے جزیرہ ٹری نی ڈاڈ پر جو ہسپانوی ویسٹ انڈیز کے مقبوضات میں خاص امتیاز رکھتا تھا قبضہ کر لیا۔ اور ہالینڈ کو فرانس کے زیر اثر دیکھ کر انگلستان نے ۱۷۹۶ء میں اور ایمیون کے صلحنامہ کے بعد ۱۸۰۵ء میں گیپ آف گڈ ہوپ Cope of Good hope کو فتح کر لیا۔

انگلستان کے وزرا اپنے مختلف دشمنوں کے دور دراز مقبوضات سے بھی

غافل نہ تھے۔ چنانچہ لنکا اور جاوا اور ہالینڈ سے ۱۷۹۶ء اور ۱۸۰۱ء میں بالترتیب لے لئے گئے ۱۸۰۹ء میں ماریشس کو جو فرانس کے قبضہ میں تھا فتح کر لیا۔ اور ۱۸۰۶ء میں ہسپانوی جنوبی امریکہ مونٹی ویڈو اور بونی آئرس فتح کرنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہوئی۔ لیکن انگلستان نے دور دراز سمندروں کے جزائر پر ہی حملہ کرنے تک اپنی حکمت عملی کو محدود نہ رکھا۔ بلکہ بحر متوسط پر نہایت مستحکم قبضہ کر کے ۱۷۹۶ء میں منور کا پر قبضہ کیا ۱۸۰۱ء میں مالٹا لیا اور ۱۸۰۵ء میں جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے ایک انگریزی فوج نے صقلیہ پر قبضہ کر لیا۔ ذکس کی حکمت عملی پٹ کی پالیسی کی موافقت میں تھی۔ جس کا منشا بڑی لڑائیوں کے بجائے چھوٹی چھوٹی لڑائیاں کرنا تھا۔

اُن میں سے اکثر مہمات میں کامیابی نہوئی۔ جن میں ۱۸۰۶ء کی جنوبی امریکہ اور ۱۸۰۰ء کی مصر کی مہمات قابل ذکر ہیں۔ دیگر مہمات میں البتہ کامیابی ہوئی۔

لیکن اب انگریزی پالیسی میں تغیر پیدا ہوا۔ یعنی بجائے منتشر مہموں اور جزائر پر قبضہ کرنے کے جنگی محافظت کے لئے انگریزی بیڑہ کی ضرورت ہوتی تھی ۱۷۹۳ء کی طرح پھر ایک طاقتور انگریزی فوج براعظم پر اتارنے اور اہل فرانس سے فوجی معرکہ آرائی کا تہیہ کیا گیا۔

ویمیرو کی مہم ۱۸۰۸ء براعظم پر مفید اور کارگر حملہ کرنے کے واسطے انگلستان کے لئے لازمی تھا کہ اس کی افواج کو ایسا مرکز مل جاوے جہاں پر ان کو سامان رسد و حفظ و قیام کی پوری سہولتیں بہم پہونچ سکیں۔ ۱۷۹۹ء میں ہرجن کی مہم کی ناکامیابی اور دیگر مہموں نے ثابت کر دیا تھا کہ مکمل کامیابی کی توقع کرنا بیکار ہے کیونکہ جہاز سے اترتے ہی بر سرپیکار ہو جانا اور سمندر سے تعلقات قائم رکھنا بہت دشوار تھا۔ پرتگال میں فرانسیسی حملہ آوروں کے خلاف بغاوت کے باعث انگریزوں کو مرکز عمل حاصل کرنیکا موقع مل گیا۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ جرنیل جونو Generall gonot نے ۱۸۰۷ء شمالی اور جنوبی صوبوں کے جو ہسپانوی افواج کے قبضہ میں تھے تمام پرتگال پر بلا دقت قبضہ کر لیا تھا جو نو نے ملک کو تقسیم کر کے فرانسیسی جرنیلوں (Generalo) کی ماتحتی میں دیدیا تھا۔ جن کے ظالمانہ برتاؤ سے رعایا ناراض تھی۔ ہسپانیہ میں اہل فرانس کے خلاف بغاوت پیدا ہو جانے سے ہسپانوی فوجیں پرتگال سے بلالی گئیں اور اپورٹو نے فرانس کے مقابلہ میں اپنی آزادی کا اعلان کر کے حکومت کے لئے (پادری) اسقف کے تحت میں ایک جنتا (کونسل) کا انتخاب کر لیا۔

تمام ملک میں منتشر بغاوتیں شروع ہوگئیں فرانسیسی افسر اور سپاہی قتل ہوئے اور باغیوں کو نہایت بیرحمی کے ساتھ سزائیں دیگئیں۔

لیکن آپورٹو کی جنتا جونو کا مقابلہ نہ کرسکی کیونکہ بہترین پرتگالی افواج باقاعدہ گرانڈ آرمی میں شامل ہونے کے لئے جرمنی بھیجدی گئی تھیں۔ اس لئے جنتا کو افواج بے قاعدہ Mititia ملی پر اکتفا کرنی پڑی اور فرانسیسی باقاعدہ افواج کا میدان میں مقابلہ کرنا غیر ممکن سمجھ کر انگلستان سے مدد کی طالب ہوئی۔ اس طرح انگلستانی وزرا کو موقع ہاتھ آیا اور ایک فوج جو کورک پر لفٹننٹ جنرل سر آرتھر ویلزلی کی کمان میں جنوبی امریکہ کی مہم کے لئے جمع کی گئی تھی پرتگال روانہ کر دیگئی۔ اس کے ساتھ اور فوجیں بھی شامل ہو کر دریائے مونڈیگو کے دھانے پر اتریں۔ سر آرتھر جنوب میں لسبن کی جانب بڑھا اور اس نے ۱۷ راگست ۱۸۰۸ء کو رور یکا پر ایک فرانسیسی فوج کو شکست دی۔ کمک آنے کے بعد جونو نے ۲۱ راگست کو بہ مقام ویمیر و اس پر حملہ کیا مگر ویلزلی کو کامل فتح حاصل ہوئی۔ میدان جنگ میں ویلزلی کی جگہ سر ہنری برارڈ مقرر کیا گیا اور اس کے بعد سر ہو ڈال ڈمپل کا تقرر عمل میں آیا۔

سنٹرا کا عہدنامہ ۳۰ راگست ۱۸۰۸ء

فتح کے بعد بجائے آگے بڑھنے کے موخر الذکر جرنیل نے سنٹرا کے عہدنامہ پر قناعت کی جس کی رو سے جونو پرتگال خالی کرنے کے لئے رضامند ہو گیا۔ فوجی اعتبار سے یہ فعل ویمیرو کی فتح کے بعد بہت گرا ہوا تھا لیکن سیاسی حیثیت سے یہ ایک بے مثل کامیابی تھی۔ جس آسانی سے فرانس نے پرتگال کو حاصل کیا تھا اسی طرح وہ آزاد ہو گیا۔ اور انگلستان کو ایک دوستانہ مرکز عمل ہاتھ آگیا۔ یہ تینوں جرنیل واپس بلائے گئے اور انگلستان کی افواج کی کمان سر جان مور کے سپرد ہوئی کونسل آف ریجنسی نائبین سلطنت کی ریجنسی قائم کی گئی اور جرنیل بریسفرڈ ایک انگریز افسر پرتگالی افواج کی ترتیب کے لئے بھیجا گیا جس کا کچھ حصہ انگریز افسروں کے تحت میں تھا لیکن کل اخراجات کا مدار انگریزوں پر تھا۔

ہسپانیہ میں انقلاب ۱۸۰۸ء

پرتگال کا نکل جانا پہلی سخت شکست تھی جو نپولین کو ایک ترتیب یافتہ باقاعدہ فوج سے نصیب ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کو ایک بے ترتیب قومی بغاوت کو بہترین فوج کے ذریعہ سے فرو کرنے کی مشکلات کا بھی اندازہ ہو گیا۔

پیشتر ذکر آچکا ہے کہ ہسپانیہ کا بادشاہ۔ اور ملکہ کا مقرب گوڈوئے فون ٹن بلو کے عہدنامہ میں جس کی رو سے پرتگال کی تقسیم طے پائی تھی شریک تھے۔ ہسپانیہ بیسل کے صلحنامہ ۱۷۹۵ء سے فرانس کا اتحادی تھا۔ اور فرانس کی دوستی میں نہ صرف جزائر ہنور کا اور ٹرینیڈاڈ بلکہ کیپ سینٹ ونسنٹ۔ اور ٹرافالگار کی بحری لڑائیوں میں دو شاندار بحری بیڑے بھی ضایع کرچکا تھا۔ بایںہمہ نپولین نے اپنے وفادار اتحادی چارلس چہارم کو تخت سے اتارنے کا فیصلہ کرلیا جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ نیپلس سے بوربونس کے اخراج کے بعد گوڈوے نے فرانس کے خلاف اتحاد میں شامل ہونے کا پیام دیا تھا۔ لیکن جنیا کی فتح کے بعد میڈرڈ کا دربار (اگر اس نے کسی موقع پر نپولین کی مخالفت کرنیکا خیال کیا بھی تھا) پہلے سے زیادہ خوشامدی ہوگیا تھا۔ درباری سازشوں نے شہنشاہ اہل فرانس کو ہسپانیہ کے معاملات میں مداخلت کرنیکا مطلوبہ موقع دیا۔ تخت کا وارث۔ فرڈیننڈ شہزادہ آسٹریا الیٹویارس Ferden Prince of the anstriao اپنی ماں کے عاشق گوڈوے سے نفرت کرتا تھا اور اس مقرب کے خلاف ایک سازش میں حصہ لینے کے باعث قیدخانہ میں پڑا ہوا تھا۔ اس نے نپولین سے مدد کی درخواست کی اور اس کے باپ چارلس چہارم نے بھی اپنی طرف سے شہنشاہ سے ایسی ہی درخواست کی۔ نپولین نے اپنی فوج کو پرنیز کے پار بھیجنا شروع کیا۔ اور ایک فرانسیسی فوج جو موارٹ کی کمان میں تھی میڈرڈ کے قریب پہونچادی۔ یہ خبر مشہور ہوئی کہ ہسپانیہ کا بادشاہ بھی پرتگال کے پرنس ریجنٹ کی طرح عنقریب اپنے ملک کو چھوڑنے والا ہے میڈرڈ کے باشندوں نے بغاوت شروع کردی۔ اور گوڈوے کے ساتھ جو ان کے ہاتھ آگیا تھا بہت بُرا برتاؤ کیا۔ چارلس چہارم اپنے بیٹے کے حق میں تخت سے علیحدہ ہوگیا۔ فرڈیننڈ نپولین کی مدد حاصل کرنے کے لئے فرانس کو روانہ ہوا۔ چارلس چہارم اور اس کی ملکہ بھی فوراً ہی روانہ ہوئے اور جب ہسپانوی شاہی خاندان بیون پر پہونچا تو چارلس چہارم ہسپانیہ کا تخت وتاج نپولین کے حوالہ کرنے کے لئے آمادہ کیا گیا۔ نپولین نے یہ تاج اپنے بھائی جوزف بوناپارٹ بادشاہ نیپلس کو ۶ر جون ۱۸۰۸ء کو دیدیا۔

جوزف بوناپارٹ کا ہسپانیہ کا بادشاہ ہونا ۶ر جون ۱۸۰۸ء

لیکن جوزف بوناپارٹ کو ہسپانیہ اور انڈیز کا بادشاہ بنا دینا ایک بات تھی اور عنان حکومت اس کے ہاتھ میں دینا دوسری بات تھی۔ اہل ہسپانیہ کی حب الوطنی جوش پر تھی انھوں نے

فرانسیسی افواج کے بنائے ہوئے بادشاہ کی اطاعت سے یکلخت انکار کر دیا۔ ملک میں ہر طرف بلوے اور فساد شروع ہو گئے اور سازشی جماعتیں ظہور میں آنے لگیں۔ انگلستان سے مدد کی درخواست پر روپیہ اسلحہ اسباب حرب، اور انگریز افسر ہسپانیہ کے ہر ایک بڑے بندرگاہ پر جہازوں سے اترنے شروع ہو گئے۔ مئی کے مہینہ میں میڈرڈ کے باشندوں نے موارٹ کے فرانسیسی سپاہیوں کو نکال دیا اور ان کو ایبرو کے پیچھے پناہ لینی پڑی لیکن ہجوم عوام الناس اور غیر مرتب افواج کی کثرت افواج باقاعدہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی چنانچہ مارشل بیسیرز نے ۱۴ر جولائی ۱۸۰۸ء کو بہترین ہسپانوی افواج کو جو جرنیل کسٹا کی کمان میں تھیں میڈنیا ڈل ریوسیکو پر شکست دی اور ۲۰ر جولائی کو جوزف میڈرڈ میں داخل ہوا۔ نئے دارالسلطنت میں اس کی آمد سے پیشتر تیز رو فوجیں ہر طرف روانہ کر دی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک کو جو کیڈز کی طرف جا رہی تھی سخت شکست ہوئی۔

بیلن کی اطاعت پذیری
۲۰ر جولائی ۱۸۰۸ء

یہ واقعہ بیلن کی مشہور اطاعت پذیری کے نام سے موسوم ہے۔ جرنیل ڈیوپون کی فرانسیسی فوج اس مقام پر گھر کر اطاعت پذیری پر مجبور ہوئی۔ اس اطاعت پذیری کی شرائط کی رو سے ان دو فوجوں کو بھی جو راستہ میں تھیں ہتیار ڈالنے پڑے۔ بیلن کی اطاعت پذیری نے نپولین کو ۱۸۰۰۰ سپاہیوں کی خدمت سے محروم کر دیا لیکن آبرو کا نقصان سپاہیوں کی تعداد کے نقصان سے کہیں زیادہ تھا۔ ہسپانوی باغیوں کی ہمتیں بڑھ گئیں اور ہر گوشہ میں بغاوت کے علم بلند ہو گئے۔ بے ترتیب جنگ شروع ہو گئی جو آخر کار فرانسیسی افواج کے لئے بہ نسبت باقاعدہ شکست کے زیادہ مہلک ثابت ہوئی اور نپولین کو پہلی مرتبہ ایک مسلح ملت سے لڑنے کا اتفاق ہوا۔ اور انقلاب فرانس کی لڑائیوں کے برعکس واقعات ظہور میں آئے۔ اس وقت مسلح فرانسیسی ملت نے شاہان براعظم کی باقاعدہ افواج کو شکست دی تھی لیکن اس موقع پر مسلح ہسپانوی ملت نے نپولین کے منصوبوں کی دھجیاں اڑا دیں جزیرہ نمائے آئی بیریا کی لڑائیوں میں فرانسیسی نقصانات کا اندازہ کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ انگریزی اور پرتگالی۔ فوجوں نے جو شکستیں دیں ان سے نقصانات کے صرف ایک حصہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ہر شہر اور ہر کیمپ میں محافظ فوجیں قایم رکھنے کی تکلیف دہ مجبوری نے فرانسیسی افواج کو بہت کم کر دیا تھا۔

نپولین ہسپانیہ میں

اس کے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ نپولین کو بیلن کی اطاعت پذیری اور سنٹرا کے عہدنامہ کی طرح ناکامیابیوں کی کبھی توقع نہ تھی۔ وہ فتوحات کا اس درجہ خوگر ہوگیا تھا کہ واقعات کی تبدیلی کو مطلق نہ سمجھ سکا۔ وہ ان دونوں واقعات کی اہمیت کو محض عارضی نقصان سمجھتا تھا چنانچہ ارفرٹ کی کانگریس میں وہ نہایت بے فکری سے شامل ہوا۔ اگرچہ ہسپانیہ میں اسکو رکاوٹیں درپیش تھیں۔ تاہم جرمنی پر اس کو پورا اختیار حاصل تھا۔ وسط یورپ کے حکمراں ابھی تک یہ نہ سمجھے تھے کہ حد کمال تک پہونچکر اب اس کا زوال شروع ہوگیا ہے صرف شہنشاہ اسکندر نے اس حقیقت کو کچھ سمجھا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے دربار کی طاقتور انگریزی جماعت کے ذریعہ سے جو اس کی ماں کے زیر اثر تھی انگلستان سے نئے تعلقات قایم کئے جوں ہی ارفرٹ کی کانگریس ختم ہوئی نپولین بہ نفس نفیس ہسپانیہ کی جانب روانہ ہوا۔ اس کے ہم رکاب اس کا گارڈ نہایت آزمودہ کار افواج اور مشہور ترین جرنیل تھے۔ بیلن کی اطاعت پذیری کے بعد جوزف بوناپارٹ میڈرڈ چھوڑکر تمام فرانسیسی فوج کے ساتھ ایبرو کی پشت کی جانب چلا گیا تھا۔ وہیں نپولین بھی پہونچ گیا۔ اس وقت اس کی کمان میں ۱۳۵۰۰۰ سپاہی سے کم نہ تھے۔ وہ بہ تعجیل میڈرڈ کی طرف بڑھا۔ مارشل سولٹ نے ۱۰ر نومبر کو ہسپانوی فوج کے قلب کو برجوس پر مارشل وکٹر نے ۱۱ر نومبر کو ہسپانوی فوج کے میسرہ کو ایسپنیوسا پر اور مارشل لنیس نے ۲۳ر نومبر کو افواج میمنہ کو ٹوڈیلا پر شکستیں دیں۔ باوجود برف باری کے شہنشاہ نے بہ ذات خود درۂ سوموسائیرا سے بہ جبر گذر کر ۱۳ر دسمبر کو میڈرڈ سے اطاعت کرالی۔ اس کے لفٹنٹوں کے فتوحات اور دارالسلطنت پر خود اس کی تیز قدم اور کامیاب یورش نے نپولین کو یقین دلا دیا کہ جنگ ہسپانیہ کی مشکلات میں مبالغہ سے کام لیا گیا تھا اور اس یقین کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ہسپانیہ میں اپنی افواج کو کافی طور پر مضبوط بنانے میں کوتاہی کی اور گذشتہ ناکامیوں کو بجائے اپنے مخالفین کی کوششوں کے اپنے جرنیلوں کی نالائقی پر محمول کیا۔

سر جان مور کی پیش قدمی

میڈرڈ پر قبضہ کرنے کے بعد نپولین نے اپنی فوجوں کا رخ اس جزیرہ نما میں قیام پذیر انگریزی فوجوں کی جانب کیا۔ سر جان مور جس کے پاس پرتگال میں انگریزی فوجوں کی کمان تھی ہرگز یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ تھا کہ ہسپانوی فوجیں فرانسیسیوں کے مقابلہ میں کمزور ثابت ہونگی۔ لیکن میڈرڈ میں

نپولین کی موجودگی کے باعث اندلس کی فتح روکنے کے لئے اس نے اپنا مقام بدل دینے کا قصد کیا
تاکہ سیلوائل کی جنتا کو اس صوبہ کی محافظت کا انتظام کرنے کے لئے کافی وقت مل جائے۔
سر جان کریڈک کی کمان میں ایک چھوٹی سی فوج پرتگال کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر مور نے
تمام انگلستانی فوج سے شمالی مغربی ہسپانیہ پر حملہ کیا۔ اور سیلینیکا اور ٹوروتک بڑھ گیا۔ نپولین
نے جیسا کہ مور کا خیال تھا اندلس کا حملہ ملتوی کر دیا اور انگریزوں پر ٹوٹ پڑا۔ مور اس طرح پر اپنا
مطلب حاصل کر کے گلیشیا میں واپس ہو گیا۔ باوجود سخت ترین موسم کے اس نے ایک نہایت
مشہور تاریخی رجعت کی۔ اسی حالت میں وہ کبھی کبھی اپنے تعاقب کرنے والوں کا مقابلہ کرنے
کے لئے حملہ آور ہوتا رہا۔ اور عقب کی فوج سے چند چھوٹی چھوٹی مگر شاندار لڑائیاں لڑتا رہا۔
کچھ عرصہ تک نپولین نے خود تعاقب کیا لیکن یہ سنکر کہ آسٹریا جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے فوج
کی کمان سولٹ کو دیکر یکایک فرانس واپس چلا گیا۔

کرنا کی لڑائی ۱۶ جون ۱۸۰۹ء

انگریزی افواج جہازوں پر سوار ہونے کے لئے کرنا پہونچ گئیں۔ اور
سولٹ ان کا تعاقب کرتا ہوا پہونچا۔ انگریزی افواج کے بحفاظت
جہازوں پر سوار کرانے کے لئے سولٹ سے ایک چھوٹی سی لڑائی ہوئی
جس میں سر جان مور کام آیا اور سولٹ جس کے نقصانات اس تیز رفتار تعاقب میں بہت
زیادہ ہوئے تھے اپورٹو پر قبضہ کرنے کے لئے جنوب کی جانب مڑ گیا۔

آسٹریا۔ ۱۸۰۵ء تا ۱۸۰۹ء

پریس برگ کے صلحنامہ نے نہ صرف فرانسس اول والئی آسٹریا بلکہ
کل اہل آسٹریا کے دلوں پر سخت دردناک اثر پیدا کیا تھا۔ ڈلمیشیا
کے الحاق اور وینس نکل جانے سے آسٹروی رعایا بہت برہم
تھی۔ کیونکہ خاندان آسٹریا کو ملانیز کے تبادلہ میں یہ دونوں مقامات دئے گئے تھے۔ لیکن
دوسری جانب اہل ہنگری اہل پولینڈ کی طرح نپولین کو اپنی قومی آزادی کا ایک، دوسرا
مسیحا سمجھتے تھے۔ شہنشاہ فرانس کی پالیسی یہ تھی کہ وہ اہل ہنگری جن کو وہ اپنے بھائی آرچ
ڈیوک جوزف کی حکومت میں دے چکا تھا۔ نصف آزاد سمجھتا اور ہنگری کے نظام سلطنت
میں معمولی سے معمولی تبدیلیاں بھی روا نہ رکھتا تھا۔ وہ اپنے جرمنی صوبوں کو اپنی مملکت کا
نہایت ضروری جزو سمجھتا تھا اور ان پر سب سے زیادہ توجہ کرتا تھا۔ پریس برگ کے صلحنامہ
کے بعد شہنشاہ نے اپنے چانسلر اور وزیر اعظم کو بنغزل کو برخاست کر دیا اور اس کی جگہ

کاونٹ فلپ اسٹیڈین کو مقرر کیا۔ نیا چانسلر بالکل جرمنی رنگ میں ڈوبا ہوا تھا اگرچہ وہ خاندان گریسنز میں پیدا ہوا لیکن اس کی پالسی کا اصل مقصد اہل فرانس کے خلاف اہل جرمنی کی حمیت قومی کو جوش میں لاکر مخالفت پیدا کرانا تھا۔ درحقیقت ۱۸۰۵ء سے ۱۸۰۹ء میں لڑائی شروع ہونے تک اسٹیڈین نے قومی جوش پیدا کرنے کی کوشش کی جس نے بعد میں نپولین کے خلاف آزادی حاصل کرنیکے آخری لڑائی میں جرمنی کو کامیاب کیا۔ اس نے کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ سے حب الوطنی کا جوش پیدا کیا۔ اور جرمنی اتحاد کی بناڈالی جو اس کے خیال کے مطابق ایک دن معدوم شدہ مقدس سلطنت رومائی جگہ لینے والی طاقت ثابت ہوگی۔ وہ آسٹریا کے جرمنی صوبوں میں جرمن عوام الناس کے محسوسات کو بڑی حد تک برانگیختہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ لیکن کل جرمنی کو ایسے جذبات کے اظہار کرنے کا ابھی موقع نہ ملا تھا۔ ۱۸۰۹ء کے بعد تک براعظم کی ناکہ بندی کا اثر عام طور پر محسوس نہیں ہوا تھا اور حب الوطنی کا احساس جو آئندہ اس قدر ترقی کرنیوالا تھا ایک لمحہ میں پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن آسٹریا کے جرمنی مقبوضات میں اسٹیڈین پورے طور پر کامیاب ہوا۔ شہنشاہ فرانسس خود پکا جرمن تھا۔ اور اس سفر کے دوران میں جو اس نے اپنی خوبصورت دوسری بیوی موڈینیا کی شہزادی یعنی ایمپراٹرلیس لوڈووو کے ساتھ ۱۸۰۸ء میں اپنے ملک میں کیا تھا سخت جوش پیدا ہو گیا۔ پریس برگ کے صلحنامہ کے بعد آرچ ڈیوک چارلس امیرافواج کی حیثیت سے آسٹریا کی فوجی طاقت کو درست کر رہا تھا۔ وائینا اور دیگر بڑے شہروں میں مجاہدین کی فوجیں طیار تھیں۔ اور قومی فوج نہ صرف قیام امن کے لئے قایم کی گئی بلکہ یہ پہلی مثال تھی کہ اس کو حملہ آور مداخلت کے لئے پوری طرح تیار کر دیا گیا تھا۔ جرمنی کے چھوٹے چھوٹے شہزادے غلامانہ طریقہ سے ارفرٹ پر نپولین کی خوشامد میں مشغول تھے لیکن آسٹریا کا شہنشاہ لڑائی کی تیاری میں مصروف تھا۔ اہل ہسپانیہ کی کامیاب بغاوت اور بیلین کی اطاعت پذیری نے اسٹیڈین کو یقین دلا دیا تھا کہ اگر فرانسیسی تحکم کے خلاف قومی جوش کام میں لایا جاوے تو وہ ہسپانیہ سے کسی طرح کم کامیاب نہ ہوگا۔ انگلستان کے وزرا نے شہنشاہ آسٹریا کے اس ارادہ میں ہمت بڑھائی اور آسٹروی فوجوں کے میدان جنگ میں آنیکی صورت میں نہ صرف پوری مالی امداد دینے کا بلکہ انگریزی فوج کے ذریعہ سے نیدرلینڈ پر حملہ کرکے دشمن کی توجہ کو منقسم کر دینیکا وعدہ کیا۔ نپولین نے ۱۸۰۸ء میں آسٹریا کے اس طرز کے متعلق خبریں سنیں لیکن شروع میں اس کی جانب بہت تھوڑی توجہ کی

جزیرہ نما کی سرائی مہم کے زمانہ میں یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اہل آسٹریا بہت جلد نپولین سے قطع تعلقات کیا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بجائے انگریزوں کے کرنا تک تعاقب کرنے کے وہ ہسپانیہ سے اس نئی لڑائی کی تیاری کرنے کے لئے فوراً فرانس واپس چلا آیا۔

ویگرام کی مہم ۱۸۰۹ء

سنہ ۱۸۰۹ء میں یقین کرنا بجا تھا کہ سیاسی اور فوجی حیثیت سے نپولین کا آسٹریا کی جنگ خطرناک نہیں ہے۔ جنوب کے جرمنی شہزادے یعنی شاہان بویریا اور ورٹمبرگ کے ساتھ نپولین نے اس قدر مراعات کی تھی کہ وہ اسکی مخالفت کا خیال بھی نہ کرسکتے تھے بلکہ انھوں نے بہ خوشی اپنی فوجیں اس کی امداد کے لئے روانہ کردیں۔ اپنی نوساختہ سلطنت یعنی ویسٹ فیلیا کی رعایا سے اس کو امداد کی پوری توقع تھی۔ بقیہ پرشیا فرانسیسی فوجوں کے قبضہ میں تھا۔ شہنشاہ اسکندر والی روس جو اب تک ارفرٹ کی ملاقات اور تمام دنیا تقسیم کرنے کے مہتم بالشان وعدوں کی تجدید ہوجانے سے خوش تھا۔ آسٹریا کی امداد پر آمادہ نہ ہوا۔ فی الحقیقت مخالفت کا جذبہ جو روس اور آسٹریا کے درمیان سنہ ۱۷۹۹ء اور سنہ ۱۸۰۰ء میں پیدا ہوگیا تھا۔ آسٹرلٹز کی نامساعد مہم سے اور زیادہ بڑھ گیا۔ اتحادی اس شکست کا الزام ایک دوسرے پر لگاتے تھے۔ آسٹری افسروں نے صاف طور پر اعلان کردیا کہ وہ روسیوں کو فرانسیسیوں سے زیادہ نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور روسیوں کے خیالات بھی ایسے ہی تھے۔ اس لئے آسٹریا کا اتحادی صرف انگلستان تھا۔ باوجود اسٹیڈین اور آرچ ڈیوک چارلس کی کوششوں کے فوجی اعتبار سے آسٹریا کی افواج فرانسیسیوں کا اچھی طرح مقابلہ کرنے کے لئے ہنوز کافی طور پر تیار نہ تھیں۔ لیکن جیساکہ مہم کے نتیجہ سے ظاہر ہے وہ بہ نسبت پہلے کے بہتر مقابلہ کرسکتی تھیں۔

اپریل سنہ ۱۸۰۹ء میں آرچ ڈیوک چارلس نے اہل آسٹریا کے نہایت جوش وخروش کی حالت میں جرمنی قوم کو اعلان بھیجا اور ۱۷۰۰۰۰ افواج لیکر بویریا کی جانب بڑھا۔ اسی زمانہ میں دوسری فوج نے جو آرچ ڈیوک جان کے ماتحت تھی اطالیہ پر حملہ کیا۔ اس وقت نپولین کے پاس جنوبی جرمنی میں صرف دو فوجیں تھیں۔ ایک مارشل ڈی ڈو کی کمان میں راٹسبن پر اور دوسری مارشل میسنا کی کمان میں آگسبرگ پر تھی۔

آرچ ڈیوک چارلس کا ارادہ دونوں مارشلوں کے درمیان پہونچکر دونوں کو علیحدہ علیحدہ شکست دینے کا تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ آرچ ڈیوک اپنے ارادہ کو عمل میں لادے خود نپولین

اپنے چند نہایت عمدہ سپاہیوں کے ہمراہ جن سے اس نے ہسپانیہ میں کام لیا تھا آپہونچا۔ ۲۰ راپریل کو اس نے آسٹروی میسرہ کو اینبس برگ پر شکست دی اور ۲۲ راپریل کو اس نے آسٹروی میمنہ کو جو خود آرچ ڈیوک کی کمان میں تھا تباہ کردیا۔ پانچ دن کی لڑائی میں جس میں یہ دونوں لڑائیاں شامل تھیں آسٹریوں کے ... ، آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے اور ... ۲۳ قید کرلئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسیوں کے بجائے آسٹروی دو حصوں میں منقسم ہوگئے اور نپولین نے بہ تعجیل آسٹروی میسرہ کا دائنا کی جانب تعاقب کرنا شروع کیا۔ ۱۲ رمئی کو دارالسلطنت نے اطاعت قبول کی اس وقت نپولین نے ڈینیوب عبور کرنے اور اصل آسٹروی فوج پر جو آرچ ڈیوک چارلس کی کمان میں تھی حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔

ایسپرن کی لڑائی ۲۱ اور ۲۲ رمئی ۱۸۰۹ء

اس نے دریا کو اس مقام سے عبور کرنے کی کوشش کی جہاں درمیانیں جزیرہ لوبو واقع ہے۔ جب اس کی فوج کا بڑا حصہ جزیرہ پر پہونچگیا تو وہ فوراً واپس چلا آیا۔ اور ۲۱ راور ۲۲ رمئی کو ایسپرن اور ایز لنگ نامی گاؤں پر دھاوا کیا لیکن دوسری لڑائی کی شام کو اس نے جزیرہ لوبو میں واپس چلا جانا مناسب سمجھا۔ کیونکہ کشتیوں کے پل جو جزیرہ کو دریا کے داہنے کنارے سے ملاتے تھے بہہ گئے تھے۔ اور اس کا سامان حرب بھی کم ہوگیا تھا۔ اور ٹرولیز ہوفسر کے ماتحت لوگ باغی ہوگئے تھے۔ نپولین کی حالت بہت زیادہ نازک ہوگئی تھی۔ لیکن اس نے مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ رجعت نہ کریگا۔ لوبو کا جزیرہ ایک کیمپ بنگیا اور وہاں سے ڈینیوب کے داھنے کنارے تک مضبوط پل بنادیئے گئے اور مختلف مقامات سے کمک بلائی گئی۔ سب سے زیادہ ضروری کمک اطالیہ سے فرانسیسی فوج نے بھیجی جو نپولین کے پاس جزیرہ لوبو میں ۲ رجولائی کو پہونچی یہ فوج وائسرائے اطالیہ یوجین دی بیوہارنس کی کمان میں تھی جس کا فوجی مشیر اور خاص ماتحت جرنیل میکڈونلڈ تھا۔ میکڈانلڈ کے پہونچنے سے پیشتر وائسرائے کو آرچ ڈیوک جان نے سیسلیو پر روک دیا تھا۔ لیکن میکڈانلڈ کی آمد کے بعد وہ بہ تعجیل بڑھتا رہا۔ ایک قطعی فتح جس نے آرچ ڈیوک جان کو تعاقب کرنے سے روک دیا ۱۴ رجون کو بہ مقام راب اہل ہنگری پر حاصل کی گئی جس کے بعد یوجین دی بیوہارنس بے خوف وخطر جزیرہ لوبو میں شہنشاہ کے ساتھ شامل ہونے کے قابل ہوگیا۔ اپنی افواج کے ساتھ جس میں اب اس طرح اضافہ ہوگیا تھا نپولین ۵ رجولائی کی صبح کو ... ۱۸۰ آدمیوں کی فوج لے کر جس میں بہت سے

اہل ویسٹ فیلیا۔ اہل بیویریا اور اہل اطالیہ شامل تھے ڈینیوب کے بائیں کنارہ پر چلا گیا اسی روز اس نے آرچ ڈیوک چارلس کو ویگرام کی لڑائی میں سخت شکست دی جس میں اہل آسٹریا کے ... ۲۰۰ آدمیوں سے زیادہ کام آئے۔ اگرچہ آسٹروی افواج کو شکست ہوئی مگر ان کی

ویگرام کی لڑائی
۶ر جولائی ۱۸۰۹ء

ذلت نہ ہوئی۔ نپولین نے فتح کے بعد تعاقب نہ کرنے کے اعتراض کے جواب میں کہا کہ " اگر میرے پاس اسٹرلٹز کے کار آزمودہ سپاہی ہوتے تو میں ایک فوجی چال چلتا۔ لیکن موجودہ سپاہیوں پر مجھکو کامل اعتماد نہ تھا " اگر آرچ ڈیوک جان وقت پر آجاتا اور اپنے بھائی سے جا ملتا تو اس لڑائی کا دوسرا ہی نتیجہ ہوتا۔ اور آسٹروی شہنشاہ صلح کرنے کے لئے مجبور نہ ہوتا۔

وائنا کا صلحنامہ
۱۴ر اکتوبر ۱۸۰۹ء

شہنشاہ فرانس نے آئندہ لڑائی جاری رکھنے کے خطرہ میں پڑنیکی ہمت نہ کی اور ۱۴ر اکتوبر ۱۸۰۹ء کو اس نے وائنا کے صلح نامہ پر دستخط کر دئے اس صلحنامہ کی رو سے آسٹریا نے ٹریسٹی۔ کارنی اولا۔ اسٹریا اور کروشیا کا بہت بڑا حصہ نپولین کو دیدیا جس نے ان کو ڈلمیشیا کے ساتھ جو اس کو پریس برگ کے صلحنامہ سے ملی تھی شامل کر دیا اور ان سب کو ملاکر الیرین صوبہ جات کی حکومت بنا دی۔ فرانس ٹروالیز سے بھی دست بردار ہو گیا۔ اور سالزبرگ کا بڑا حصہ بادشاہ بویریا کو دیدیا جس کی فوج نے سیکسن فوج کے ساتھ جو برنا ڈوٹی کی کمان میں تھی ویگرام کی فتح حاصل کرنے میں بہت بڑا حصہ لیا تھا۔ اس کو تمام مغربی گلیشیا بھی دینی پڑی۔ اس صوبہ کا بڑا حصہ گرانڈ ڈچی آف وارسا میں ملا دیا گیا لیکن کچھ اضلاع شہنشاہ اسکندر کو دیے گئے جس نے نپولین کی فرمایش کے جواب میں آسٹرویوں کے خلاف لڑنیکے لئے اس نواح میں ایک فوج بھیجی تھی اس فعل نے آسٹروی شہنشاہ کو روسی شہنشاہ سے اور بھی زیادہ برانگیختہ کر دیا اور نپولین کی خوشنودی کا باعث نہ ہوا اس کو شکایت تھی کہ روسیوں نے کافی جوش اور محنت سے کام نہ کیا اور وائنا کے نواح کی اصلی مہم کا نتیجہ سننے کے منتظر رہے خود آسٹریا میں لڑائی کا سب سے زیادہ اہم نتیجہ کاونٹ فلپ اسٹیڈین کی دست کشی تھی اس کی جگہ کاونٹ مٹرنخ چانسلر آف اسٹیٹ مقرر ہوا۔

جزیرہ نما کی مہم
پنینسولر وار ۱۸۰۹ء

ویگرام کی مہم کے زمانہ میں فرانسیسی فوجوں نے جو ہسپانیہ میں تھیں اپنا عمل جاری رکھا۔ آسٹریا سے جنگ واقعی چھڑنے سے پیشتر

۲۱ر فروری ۱۸۰۹ء کو ایک سخت محاصرہ کے بعد جس سے فرانسیسیوں کو اپنے مخالفین کی طاقت کا پورا ثبوت ملگیا۔ ساراگوسا لے لیا گیا۔ جزیرہ نما کی ہر سہ جانب نہایت ضروری فوجی کارروائیاں ہوتی رہیں۔ ایبریگون اور کیٹیلونیا میں جرنیل گووِن سینٹ کرنے ایک مہم میں نہایت ہوشیاری کے ساتھ کام کیا جس میں چھوٹے چھوٹے قلعے فتح ہوئے اور اس کے قایم مقام جرنیل سوشٹ نے استقلال کے ساتھ اسی طرز پر عمل کیا۔ ان دونوں جرنیلوں نے بلا استثنا ہر ہسپانوی فوج کو جو ان کے مقابلہ میں آئی شکست دی۔ میڈرڈ سے بادشاہ جوزف نے دو مختلف اطراف میں عمل شروع کیا تھا مارشل منکی نے ولنشیا لے لیا۔ اور مارشل وکٹر نے جنوب کی ہسپانوی فوج کو جو کسٹا کی کمان میں تھی میڈیلن پر شکست دی اور جرنیل سیبسٹیانی اندلس کی سرحد کے قریب پہنچگیا۔ لیکن پرتگال میں فرانسیسیوں کو پھر انگریزوں کا دوبارہ مقابلہ کرنا تھا جو ایک سال پہلے ویمیرو پر شکست کھا کر تا میں فرار ہوگئے تھے۔ سر جان مور کی فوج کی واپسی کے بعد مارشل سولٹ نے پرتگال پر شمال کی جانب سے حملہ کرکے اپورٹو پر قبضہ کر لیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر وہ بہادری سے کام کرتا تو لسبن پر بھی قابض ہو جاتا جس کی حفاظت کے لئے سر جان کرَیڈک کی ماتحتی میں صرف ایک کمزور فوج تھی لیکن کہا جاتا ہے کہ سولٹ نے پرتگال کا تخت حاصل کرنے کے لئے سازشیں کرنے میں اپنا وقت ضایع کیا۔ یہاں تک کہ انگلستان کے وزرا کو کریڈک کے لئے کمک پہونچنے اور سر آرتھر ویلزلی کو پرتگال میں فوجیں کمان کرنے کے لئے بھیجنے کا وقت ملگیا۔ ویلزلی نے بہت جلد سولٹ کو اپورٹو سے ہٹا دیا اور اس کی فوج کو نہایت منتشر حالت میں گلیشیا میں بھگا دیا۔ اور مور کی مثال پر عمل کرکے اندلس کو بچا لینے کے خیال سے اس نے ہسپانیہ پر حملہ کر دیا۔

ٹیلیویرا کی لڑائی
۲۸ر جولائی ۱۸۰۹ء

اس نے ہسپانیہ میں فرانسیسی فوج کا جو مارشل وکٹر کی کمان میں تھی ٹیلیویرا پر مقابلہ کیا اور فرانسیسی حملہ کو جو اس کے قیام گاہ پر ۲۸ر جولائی کو کیا گیا پسپا کر دیا اور اگر ہسپانوی افواج نے جو کسٹا کی کمان میں تھیں کافی طور پر اس کی مدد کی ہوتی تو غالباً اس کو فتح عظیم حاصل ہوئی ہوتی۔ اس کی کامیابی نے فرانسیسیوں کو پرتگال پر حملہ کرنے سے روک دیا لیکن اندلس نہ بچ سکا۔ فرانسیسی فوج دوبارہ تیار ہوئی۔ اہل ہسپانیہ کو ۱۲ر نومبر کو اکانا کی لڑائی میں شکست فاحش ہوئی اور تمام زرخیز صوبۂ اندلس سوائے جبرالٹر اور کیڈز کے فرانسیسیوں کے قبضہ میں آگیا۔

والچرن کی مہم ۱۸۰۹ء

افسوس ہے کہ انگلستان کے وزرا اس موقع کی اہمیت کو جو انھیں نپولین کے جزیرہ نما کے عمل سے ملا تھا فوراً سمجھنے سے قاصر رہے اور بجائے اپنی تمام فوجی طاقت کو سر آرتھر ویلزلی کی مدد کے لئے وقف کر دینے کے جو ٹیلیویرا کی فتح کے بعد وائی کاونٹ ویلنگٹن بنا دیا گیا تھا۔ انھوں نے اپنی بہترین فوج والچرن کی مہم پر روانہ کر دی۔ انگلستان کے وزرا شمالی یورپ میں دشمنوں کی توجہ منقسم کرنے کے لئے شہنشاہ آسٹریا کی امداد کا بھی وعدہ کر چکے تھے اُن کے حملہ کا مرکز اینٹورپ تھا نپولین اس شہر پر اسکو لندن کا تجارتی رقیب بنانیکی امید میں بہت روپیہ خرچ کر رہا تھا۔ اس حملہ آور فوج کو جو چھوٹے پٹ کے بڑے بھائی ارل آف چیتھم کی کمان میں دیگئی تھی انٹورپ پہونچنا نصیب نہ ہوا۔ لیکن جزیرۂ والچرن میں لنگر انداز ہو کر اس نے اگست ۱۸۰۹ء میں فلشنگ لے لیا۔ اس کا مقابلہ برائے نام بھی کسی فرانسیسی فوج سے نہ ہوا۔ مگر وبائی آب وہوا اور جزیرہ کے بخار نے فوج کو تباہ کر ڈالا۔

یہ مہم اس قدر توقف سے شروع ہوئی کہ آسٹریا کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ کیونکہ انگلستانی فوج ویگرام کی لڑائی کے ایک مہینہ بعد وارد ہوئی اور مردہ دلی کے لحاظ سے ۱۷۹۹ء کی برجن کی ناکامیاب مہم سے کم نہ تھی بہرکیف سمندر پر انگلستانی بیڑے نے اپنی برتری قایم رکھی۔ اس سال میں گواڈیلوپ مارٹنیک اور ماریشس فتح ہوے اور لارڈ کرین نے فرانسیسی بیڑے کو باسک روڈس میں آگ لگا دینے کی کوشش کی اس کوشش میں اچھی طرح کامیابی ہوجاتی بشرطیکہ امیر البحر لارڈ گیمبر جن کی کمان میں یہ فوج تھی رخنہ انداز نہ ہوتا۔

نپولین اور پاپائے روم

جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے نپولین نے کون کورڈاٹ کی کارروائی سے اہل فرانس کے دلوں کو تسخیر کر لیا تھا اور اہل فرانس کا مذہبی مناقشہ دور ہو گیا تھا۔ نپولین نے اپنے عہد حکومت کی ابتدا میں نئے پوپ پائس ہفتم کے ساتھ نہایت ادب کا برتاؤ کیا اور پاپائے روم نے اس کے صلہ میں شہنشاہ کے چچا فیش کو کارڈینل بنا دیا تھا اور خود اس کو تاج شہنشاہی پہنانے پیرس آیا تھا۔ لیکن نپولین اور پائس ہفتم کے درمیان بہت جلد جھگڑے پیدا ہو گئے۔

شہنشاہ نے اعلان کیا کہ وہ شارلیمان کا اخیر تاجدار ہے اور اس نے پاپا کے اختیارات کو صرف مذہبی معاملات تک محدود رکھنا چاہا۔ کون کورڈاٹ کے شرائط پر

پورے طور پر عمل نہ ہوا۔ پوپ فرانسیسی اسقفوں پر نپولین کو اس کی خواہش کے موافق اختیار اعلےٰ دیدینا نہ چاہتا تھا۔ اور وہ فرانس کے پادریوں کا بجائے ایک خود مختار جماعت کے تنخواہ دار تابع بن جانا نہایت بری نظر سے دیکھتا تھا۔ ۱۸۰۵ء میں پوپ نے روم واپس پہونچکر درخواست کی کہ فرانسیسی افواج پوپ کی جملہ قدیم ریاستوں سے ہٹالی جائیں۔ نپولین نے یہ درخواست منظور نہ کی اور فیریرا اور بولون کے لیگیشنز کو سلطنت اطالیہ میں شامل کرنے کا حکم صادر کرنے پر قناعت نہ کر کے اس نے انکونا پر قبضہ کرلیا اور پونٹی کورو اور بینی وینٹو کی ریاستوں کو ضبط کرلیا جو برناڈوٹی اور ٹیلی رینڈ کو دے چکا تھا۔ براعظم کی ناکہ بندی کے اعلان نے پوپ کی بے اطمینانی کو بڑھا دیا اور اس نے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح اس نے ایک دوسرے حکم کو ماننے سے انکار کیا جو ۱۸۰۶ء میں جملہ انگلستانی۔ روسی۔ سویڈی اور سارڈنوی رعایا کو روم سے نکال دینے کے لئے صادر کیا گیا تھا۔ چند مہینوں کے پیہم جھگڑوں کے بعد نپولین نے ۲ر فروری ۱۸۰۸ء کو جنرل میولس کو روم پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ پائس ہفتم نے امن قایم رکھنے کے لئے کارڈینل کنسلوی کو جو اس کا سکرٹری آف اسٹیٹ تھا برخاست کر دیا۔

لیکن وہ شہنشاہ کے مطالبات کو پورا نہ کرسکا۔ ۱۷ر مئی ۱۸۰۹ء کو پوپ کے اطالوی مقبوضات فرانسیسی مملکت سے ملحق کرلئے گئے اور سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا کہ روم مملکت فرانس کا دوسرا شہر ہے۔ اس کھلی ہتک سے ناراض ہوکر پائس ہفتم نے فرانسیسی شہنشاہ کو خارج المذہب کر دیا۔ نپولین نے جو اس وقت جزیرہ لوبو کی چھاؤنی میں تھا حکم دیا کہ پوپ کو روم سے ہٹا دیا جائے۔

۶ر جولائی کو ویگرام کی فتح کے دن جنرل ریڈٹ نے اس کو گرفتار کرلیا اور بجبر سیلونا لیگیا۔ جو جینوا کے قریب ہے اور جہاں وہ بطور ملکی قیدی کے رکھا گیا۔ پائس ہفتم اپنی جلاوطنی میں نپولین کے عامیانہ فعل کی برابر مخالفت کرتا رہا اور اس وقت سے شہنشاہ نپولین کے نامزد کردہ اسقفوں کو مذہبی طور پر مقرر کرنے سے منکر ہوگیا۔ ۱۸۱۱ء میں نپولین نے فرانس کے مذہبی معاملات کو نئے طرز پر قایم کرنے کی کوشش کی اور پیرس میں اسقفوں کی ایک مجلس ملی کا انعقاد کیا۔ لیکن پوپ نے اس مجلس سے مراسلت کرنے سے انکار کیا اور ۱۸۱۲ء میں وہ فونٹن بلو بھیجدیا گیا۔ پاپا کی موجودگی میں نپولین نے دعوےٰ کیا کہ پوپ ایک نئے اور تصحیح شدہ کونکورڈاٹ (اقرار نامہ) پر رضامند ہوگیا ہے چنانچہ وہ ۱۳ر فروری ۱۸۱۳ء کو ایک قانون کی صورت

میں جاری کر دیا گیا۔ پائس ہفتم ہمیشہ نئے انتظامات کی مخالفت کرتا تھا کیونکہ ان کی وجہ سے اس کے تمام بیش قدر حقوق ضائع ہوئے جاتے تھے۔ اس کا بیان تھا کہ روم سے ہٹائے جانے کے بعد سے وہ ہمیشہ اپنے آپ کو قیدی سمجھتا رہا ہے۔ پوپ کے ساتھ یہ برتاؤ کر کے نپولین نے سخت غلطی کی کیونکہ وہ فرانس کی وفادار کیتھلک جماعت کی امداد سے جس کو ۱۸۰۱ء میں اس نے اپنا طرفدار بنا کر خاموش کیا تھا محروم ہو گیا۔ غرضکہ اس حرکت سے اس نے اپنے دشمنوں کو ایک موقع یہ شہرت دینے کا دیدیا کہ نپولین مذہب کا دشمن ہے۔ فاتحانہ غرور ۱۸۰۶ء اور ۱۸۰۷ء کی عظیم الشان فتوحات کے بعد اس کے دماغ پر مسلط ہو گیا تھا جو پائس ہفتم کے ساتھ برا برتاؤ کرنے اور ہسپانیہ کے معاملات میں مداخلت کرنے میں بھی ظاہر ہوتا تھا۔

سویڈن میں انقلاب ۱۸۰۹ء ۱۸۰۹ء میں ویگرام کی مہم اور پوپ کی بربادی ہوئی۔ سویڈن کے انقلاب کے لئے بھی مشہور ہے جس سے نہایت ضروری نتائج مرتب ہوئے۔ بیان کیا جا چکا ہے کہ گستاوس چہارم ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد بھی نپولین کے خلاف جماعت میں شامل رہا۔ اس صلحنامہ میں یہ طے پایا تھا کہ شہنشاہ روس فن لینڈ کو ملحق کریگا۔ اہل سویڈن کی نہایت کمزور مخالفت کے بعد ۱۸۰۸ء میں اس پر عمل ہوا۔ اور اسی سال فرانسیسیوں نے سویڈش پومیرینیا پر قبضہ کر لیا۔ باوجود ان نقصانوں کے سویڈن کے بادشاہ نے ڈنمارک سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ اور اس کے بعد انگریزی جرنیل سے جو اس کی مدد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ لڑا۔ اس حرکت پر جس سے معلوم ہوتا تھا کہ بادشاہ فاتر العقل ہو گیا ہے۔ اہل سویڈن نے اس کو تخت سے اتارنیکا ارادہ کر لیا۔ ۱۸۰۹ء کی ابتدا میں بیرن ایڈلرسپر نور نے پر حملہ آور فوج کے سپہ سالار نے ڈینیر سے ایک خفیہ عہدنامہ التوائے جنگ کا کر کے اسٹاک ہام کی طرف بڑھا۔ ۱۳ر مارچ ۱۸۰۹ء کو بادشاہ گرفتار کر لیا گیا اور ۲۹ر کو اسے تخت چھوڑنے کے لئے عہدنامہ پر دستخط کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ ۲۰ر مئی کو سویڈن کی ریاستوں نے اس فعل کو جائز قرار دیا اور بادشاہ کا چچا ڈیوک آف سڈر منیا چارلس تیرھویں کے لقب سے بادشاہی کے لئے منتخب ہوا۔ ایک نیا نظام حکومت جو امراء کی حمایت کا پہلو لئے ہوا تھا اور جس سے امراء سویڈن کی وہ طاقت جو گستاوس ثالث نے کمزور کر دی تھی از سر نو تازہ ہو گئی۔ جاری کیا گیا۔ اور چونکہ نئے بادشاہ کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے ریاستوں نے ۱۸ر جنوری ۱۸۱۰ء کو ہولسٹن اگسٹنبرگ کے شہزادے کرسچین کو ولیعہدی کے لئے منتخب کر لیا۔ لیکن وہ نوجوان شہزادہ اسی سال مئی میں مر گیا۔ اس کے

مرنے پر اس کے جانشین کا سوال پیدا ہوا۔ حکمراں خاندان میں کوئی شہزادہ نہ تھا۔ بادشاہ بوڑھا تھا اور اس کی تندرستی خراب تھی۔ ۱۸۰۶ء میں سویڈن کے فوجی افسر جو ہینوور میں تعینات تھے مارشل برناڈوٹی سے جو اس نواح میں تھا واقف ہو گئے تھے۔ ان کی تجویز ہوئی کہ اس کو ولیعہد بنا دیا جائے۔ یہ انتخاب اس توقع پر ہوا تھا کہ شہنشاہ فرانس کی رضامندی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ برناڈوٹی نہ صرف اس کے نہایت چیدہ جرنیلوں میں تھا بلکہ اس کے خاندان سے بھی تعلق رکھتا تھا۔ اور اس نے جوزف بوناپارٹ اور مونسیر کلیری نے مارسلیس کے ایک تاجر کی لڑکیوں سے شادی کر لی تھی بہرکیف نپولین نے بھی اس انتخاب کو منظور کر لیا ۱۹ر اکتوبر ۱۸۱۰ء کو کیتھلک مذہب کو ترک کرنے کے بعد ۵ رنومبر کو سویڈن کی ڈائٹ نے اسے پرنس رائل ہونے کے لئے (ولیعہد) منتخب کر لیا اور فوراً امور خارجہ کی عنان اور سویڈن افواج کی ترتیب اس کے سپرد کر دی گئی۔ اس نے شہنشاہ فرانس کی بربادی میں نہایت نمایاں کوشش کی۔ سویڈن اور پولینڈ کے بعد ایک عرصہ سے ترکی بھی روس کی ترقی میں

ترکی

تیسری رکاوٹ خیال کی جاتی تھی۔ بوناپارٹ بھی اس معاملہ میں اگلے فرانسیسی مدبرین کا ہم خیال تھا کہ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد اس نے ایسا ظاہر کیا تھا کہ وہ ان تینوں ملکوں کو روس کی دست درازی کے لئے نہایت خوشی سے چھوڑ دینے پر تیار ہے فن لینڈ اور پومیرینیا کے نکل جانے کے باعث سویڈن ایک معمولی سلطنت رہ گئی تھی۔ سلطنت پولینڈ کی جگہ لینے کے لئے گرانڈ ڈچی آف وارسا نہایت کمزور ثابت ہوئی۔ اس موقع پر فرانس کی دست کشی سے جو اثرات ترکی پر پڑے وہ نظر انداز نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ فرانسیسی جمہوریت کا جرنیل ہونے کی حیثیت نے نپولین کی مصر پر فتح اور بالخصوص اس کا شام میں داخلہ ایسے خطرناک واقعات تھے کہ سلطان سلیم ثالث انگلستان سے نہایت پرجوش اور پرخلوص اتحاد کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ قونصل اول ہو کر نپولین نے اپنے متعلق اہل قسطنطنیہ کے خیالات اپنی جانب سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔ اور فرانس کے ایک نہایت قابل مدبر جرنیل سیبسٹیانی کو اپنا سفیر بنا کر وہاں بھیجا۔ جس نے سلطان سے خود ملاقات کی بحر متوسط کی تجارت پر انگلستان کا تنہا مالکانہ قبضہ سلطان کو ناگوار تھا۔ اور پٹ ۱۸۰۵ء میں سلطان کو فرانس کے خلاف اتحاد میں شامل ہونے کی ترغیب دینے میں ناکامیاب رہ چکا تھا۔ ۱۸۰۷ء میں ایک انگریزی بیڑا سرجان ڈکورتھ

کی کمان میں سلطان کو اہل فرانس کی دوستی ترک کرنے پر مجبور کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن درۂ دانیال پر جدو جہد کرنے کے بعد اسے بغیر اپنا مقصد حاصل کئے واپس ہونا پڑا اور اس کو آبنائے سے گذرنے میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ انگلستان کے اس برتاؤ نے ترکوں کو فرانس کا قطعی طرفدار بنا دیا۔ ترکی فوج کی ترتیب کے لئے فرانسیسی افسر متعین کئے گئے اور ایک باقاعدہ قومی فوج تیار ہوئی۔

سلطان سلیم اپنے زمانہ سے زیادہ روشن خیال حکمراں تھا اس نے چند اصلاحیں کرنی چاہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان علما اور ترکی محافظ دستہ بوڈی گارڈ دونوں اس کے مخالف ہو گئے۔ علما اس کی ملکی اصلاحوں کو ناپسند کرتے تھے اور ترکی بوڈی گارڈ، محافظ دستہ، فوج ابتدا سے خلاف تھا۔ بالآخر سلیم کو تخت چھوڑنا پڑا اور اس کی جگہ ۱۲ر جولائی ۱۸۰۷ء کو مصطفےٰ چہارم تخت نشین ہوا۔ لیکن مصطفےٰ کا عہد حکومت بہت مختصر تھا۔ رشچک کے پاشا نے قسطنطنیہ پر فوج کشی کی اور سلطان سلیم کے قتل کی خبر پاکر اس نے مصطفےٰ کو تخت سے اتار دیا اور اس کے بھتیجے محمود ثانی کو تخت نشین کر دیا۔ اس نئی سلطنت کا پہلا واقعہ ایک خونریز لڑائی تھی جو ترکی بوڈی گارڈ، دستہ محافظ، اور نوساختہ فوج بے قاعدہ کے درمیان قسطنطنیہ کے بازاروں میں ہوئی۔ اس کے بعد محمود نے خاص اپنے بھائی اور اس کے بہت سے عزیزوں کو قتل کیا اور اپنے تخت و تاج کا پورا استحکام کر لیا۔ نئے سلطان پر جو غیر معمولی جوش کا آدمی تھا۔ روسیوں نے ٹلسٹ کے صلحنامہ کی موافقت میں فوراً حملہ کر دیا۔ نپولین نے اسکندر کو ڈینیوب کی ریاستوں کے الحاق کی صلاح دی تھی۔ اور اس کو امید تھی کہ ترکی روسی فوجوں کے لئے کافی مشغلہ پیدا کر دینگے۔ جس کی وجہ سے وہ یورپ میں اس کے منصوبوں میں مداخلت نہ کر سکینگی۔ ترکی پر روسی حملہ ہونے کے بعد باوجود فرانسیسی مدبرین کی مخالف کوششوں کے انگلستان اور سلطان میں ایک عہدنامہ ہو گیا۔ لیکن انگریزوں نے اپنے دستور کے موافق بغیر فوجیں بھیجے ہوئے مالی امداد دینا کافی سمجھا۔ ۱۸۰۹ء میں ترکوں کو بریلا اور سلسٹریا پر شکستیں ہوئیں اور ۱۸۱۰ء کے اختتام تک روسی فوج نے جو شہزادہ بیگریشن کی کمان میں تھی تمام ولیچیا مولڈیویا، بیسربیا پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۱۱ء میں روسی جرنیل کٹسزو ونے ڈینیوب کو عبور کیا۔ اور سلسٹریا اور شملا دونوں پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح قسطنطنیہ کا دروازہ کھلگیا۔ لیکن دولت ٹرکی کی خوش قسمتی سے نپولین ۱۸۱۲ء میں روس پر حملہ کرنیکی تیاری کر رہا تھا۔ سلطان محمود

کی لڑائی جاری رکھنے کی جو کوششیں فرانسیسی مدبرین نے کی تھیں بے سود رہیں۔ کیونکہ سلطان کا خیال تھا کہ فرانسیسیوں کی امداد کے وعدے محض زبانی جمع خرچ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے ہیں۔ ۲۸ مئی ۱۸۱۲ء کو روس اور ٹرکی کے درمیان بکاریسٹ پر صلحنامہ ہو کر ترکوں نے بسیربیا اور مولدیویا کا کچھ حصہ روس سے ملحق کر دیا اور سرویا کی ریاست کو جائز مان لیا۔

بکاریسٹ کا صلحنامہ ۲۸ مئی ۱۸۱۲ء

لیکن تاریخ یورپ میں اس صلحنامہ کی مخصوص وقعت یہ ہے کہ اس نے شہنشاہ اسکندر کا ایک نہایت نازک موقع پر سخت دشمن سے پیچھا چھڑا دیا۔ اور اس کو فرانسیسی حملہ آوروں کی طرح اپنی تمام قوت یکسو کرنیکا موقع دیا۔

نپولین کے مقبوضات کی انتہائی وسعت ۱۸۰۹ — ۱۸۱۲

۱۸۰۹ء لغایت ۱۸۱۲ء سے روس پر حملہ کے زمانہ تک نپولین کے مقبوضات میں بہت زیادہ وسعت ہوئی۔ لیکن فرانس کی طاقت میں اضافہ نہ ہوا۔ ہر قدم پر نئی مشکلات کا سامنا تھا۔ اگرچہ ۱۸۱۱ء میں فرانسیسی دولت کی سرحدیں بہ نسبت ۱۸۰۱ء کے بہت زیادہ وسیع ہو گئی تھیں لیکن طاقت کچھ نہ تھی۔ الحاق پر کاربند ہو کر نپولین نے اس اصول کو ترک کر دیا جو پیشتر اس کے پیش نظر تھا۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ فرانس کی قدرتی سرحدیں رائن اور ایلپس ہیں اور ان قدرتی حدود کے باہر ہر الحاق صاف طور پر یورپ کے مخالف ہوگا۔ ۱۸۰۶ء سے ۱۸۰۸ء تک اس کی پالسی فرانس کے اطراف میں ماتحت سلطنتیں قایم کرنا تھی۔ لیکن ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۲ء تک کے الحاق سے فرانس کی سرحدیں براعظم کی بڑی بڑی سلطنتوں سے جا ملیں۔ شمال میں نپولین نے اپنے بھائی لوئی کی دست کشی قبول کی کیونکہ وہ براعظمی ناکہ بندی کے قوانین کے مخالف تھا۔ ۹ جولائی ۱۸۱۰ء کو اس نے ہالینڈ کو اپنی مملکت کا ایک جزو قرار دیا۔ اور ہالینڈ کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کرکے ایک خود مختار قوم کی حیثیت سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

براعظمی کی ناکہ بندی پر عمل کرکے نپولین نے ۱۳ دسمبر ۱۸۱۰ء کو ہالینڈ کی سرحد سے لیکر ویسر کے دہانہ تک شمالی جرمنی کے اضلاع کو ملحق کر لیا اور فرزلینڈ سے لیکر ڈینمارک تک ایک ساحل کر دیا۔ اس طرح شمالی جرمنی میں انگریزی تجارت کے قطعی بند کرنے کا بندوبست کیا۔

ڈچی آف اولڈن برگ، ہنوور کا ساحل، سام اور ایرمبرگ کے شہزادوں کی ریاستیں اور بریمن ہیمبرگ اور لیوبیک کے آزاد شہر ملحق کئے گئے تھے۔ یہ اضلاع بعد کو چار صوبوں یعنی ایمس سوپیریر - لیپی - بوشز ڈو ویسر بوشز ڈی لا ائیا ب میں تقسیم کئے گئے تھے۔ اور یہ

ان کے دار السلطنت اس نے برگ ۔ منسٹر، بریمین اور ہیمبرگ قرار دئے تھے ۔ ان مقامات کے الحاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ براعظمی محاصرہ کے معاملہ میں جرمنی میں نپولین کی کس قدر شدید اور مسلسل مخالفت ہوئی خود اس کا بھائی ہالینڈ میں سد باب کو قایم نہ رکھ سکا ۔ وہ وسیٹ فیلیا کا ساحل اپنے بھائی جیروم کو سپرد کرتے ہوئے ڈرتا تھا ۔

ویلے جس کو نپولین نے سوئٹزرلینڈ سے آزاد کرایا تھا ۱۸۱۰ء میں بحق ممبلین الحاق کر لیا اطالیہ میں قدیم فرانسیسی دستور کو شکست کر دیا ۔ ۱۸۰۵ء میں سلطنت اطالیہ قایم کر کے شہنشاہ نے پیڈمنٹ اپنی ماتحتی میں اس لئے رکھا کہ ایلپس کے دونوں اطراف پر قابو رہے اور ۱۸۰۸ء میں اس نے لائیگورین ریپبلک ۔ پارما ۔ سلطنت اٹروریا اور پوپ کے مقبوضات کو بجائے سلطنت اطالیہ میں شامل کرنے کے براہ راست پیڈمنٹ کے حصہ سے ملحق کر دیا ۔ ان اضلاع کو فرانسیسی صوبوں میں تقسیم کر کے اور روم جینوا ۔ پارما ۔ فلورنیس ۔ سینا اور لیگھورن کو ان کا دار السلطنت بنا دینا تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے ۔

فی الجملہ فرانسیسی مملکت جبکہ وہ اپنی وسعت کی انتہا پر تھی صوبہ جات ، الیریا اور جزائر آئیونیہ کے علاوہ جو مذکورہ بالا صوبہ جات سے علیحدہ تھے ۱۳۰ صوبہ جات پر مشتمل تھی ۔ جملہ صوبہ جات کا انتظامی تعلق براہ راست پیرس سے تھا ۔ ماتحت سلطنتوں کا پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے یہاں صرف اس قدر بتانے کی ضرورت ہے کہ رسالوں کا مشہور جرنیل اور نپولین کا بہنوئی موراٹ (جوزف بوناپارٹ کو ہسپانیہ کا تخت ملنے کے بعد) نیپلس کا بادشاہ بنا دیا تھا اور لوئی بوناپارٹ قدیم بادشاہ ہالینڈ کے شیر خوار لڑکے کو موراٹ کی گرانڈ ڈچی آف برگ دیدی گئی تھی ۔ نپولین نے اپنی پیاری بہن الیزا کو گرانڈ ڈچیز آف ٹسکنی اور لکا اور پیوم بینو کی شہزادی اور اپنی دوسری بہن پولائن کو ڈچیز آف گسٹلا اور اپنے خاص ملازم اور معتمد ماتحت مارشل برتھر کو نیوفشٹیل کا خود مختار حکمراں بنا دیا تھا ۔

سلطنت فرانس کا اندرونی انتظام

اس وسیع مملکت کا انتظام قطعی طور پر ملازم حکام کے ہاتھوں میں تھا ۔ نپولین نے (سول) دیوانی کے حکام کی ایک جماعت قایم کی جو فوجی حکام کی طرح براہ راست اس کے ذاتی اثر میں تھے اور وہ خود مملکت کا انتظام ایک جرنیل کی طرح کرتا تھا ۔ احکام کی قطعی پابندی اس کے دیوانی اور فوجی دونوں محکموں میں ترقی کا صرف ایک ذریعہ تھی ۔

لیجن آف آنر کے خطابات وغیرہ صرف فوج تک محدود نہ تھے بلکہ دیوانی کے حکام کو بھی اسی دریا دلی کے ساتھ دئے جاتے تھے۔ لیکن جملہ معاملات میں شہنشاہ کی رائے لینا ضروری اور اس پر عمل کرنا افضل تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے معاملات کی بھی نگاہداشت کرتا تھا۔ اس نے تھیٹر کی قدیم کمپنی موسومہ "کومیڈی فرنیکس" کو دوبارہ قایم کیا اور اس کے معمولی معمولی شعبوں پر بھی مثل ملکی معاملات کے توجہ کی جاتی تھی۔ لیکن اصولاً شخصی ملازم حکومت جس کی ابتدا استبداد سے ہوئی تھی ۱۷۹۱ء کے دستور اور ابتدائے انقلاب فرانس کے مروجہ اصولوں سے قطعی مختلف تھی۔ عرض و معروض کی آزادی مطابع کی آزادی۔ انفرادی آزادی۔ قومی مجالس اور دیگر قسم کی جملہ آزادیاں جو اہل فرانس نے حاصل کر لی تھیں اس طرز حکومت سے قطعی نیست و نابود ہو گئیں۔ چھاپے خانوں پر محاسب مقرر ہو گئے۔ اور بوربن شاہی کے زمانہ سے نسبتاً سختی برتی جانے لگی مطبع میں جانے سے قبل جملہ مسودات پڑھے جاتے تھے اور اگر کسی جملہ یا لفظ کے بعید معنوں میں حکومت کی خفیف سی مذمت کا بھی شائبہ ہوتا تھا تو مصنف کو فوراً قید کی سزا دی جاتی تھی اور اس کی کتاب تلف کر دی جاتی تھی۔ انفرادی آزادی کا کوئی وجود قایم نہیں رہا تھا کیونکہ شہنشاہ اپنی مرضی پر جلا وطنی اور قید کی سزائیں دیتا تھا۔ خفیہ پولیس جو فوشے نے قایم کی تھی ذاتی معاملات میں بھی نہایت باریک بینی سے مداخلت کرتی تھی اور جاسوسوں کی ایک جماعت شہنشاہ کو اہل پیرس اور تمام باشندگان مملکت کے خیالات اور آراء کی اطلاع دیتی تھی۔ اسکی خود رائی متلون مزاجانہ حکومت کی وجہ یہ تھی کہ وہ عوام الناس کی رائے سے بہت جلد اثر پذیر ہو جاتا تھا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جزیرہ ا لوبا میں اس کے مجبوراً قیام کے زمانہ میں اس کے دماغ پر بہ نسبت آسٹرڈی افواج کی خبروں کے فوبرگ سینٹ جرمینس کے باشندوں کی گفتگو کا جو اس معاملہ پر ہوتی تھی اور جو اس کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ معلوم ہوتی تھی زیادہ اثر ہوتا تھا۔

اگرچہ سال ہشتم کے نظام نے جمہوری جماعتوں کا خاتمہ کر دیا تھا لیکن ٹربیونٹ یعنی احکام شہنشاہی پر اعتراض کرنے والی اخیر انجمن کا استیصال ۱۸۰۷ء میں عمل میں آیا۔ سنیٹ (مجلس شوریٰ) محض شہنشاہ کو فتوحات پر مبارکباد دینے کا ایک معزز آلہ ہو گئی اور لیجسلیٹو بوڈی، قانون ساز جماعت، بغیر چون و چرا کے نپولین کے تمام احکام کو درج رجسٹر کرنے لگی۔ یہ امر تعجب انگیز ہے کہ ۱۸۱۱ء میں نپولین نے کمیٹی آف پبلک سیفٹی (مجلس تحفظ عام) کے حد سے زیادہ خود مختارانہ فعل کی تقلید کی اور غلہ کی گرانی کے موقع پر سرکاری طور پر پیرس میں

ایک نرخ مقرر کر دیا۔

اصول وراثت

استبداد کے بعد نپولین اصول وراثت کا ماننے والا تھا۔ اس کے خاندانی تعلقات سے اس کا پتہ لگتا ہے۔ اس نے نہ صرف اپنی ماں کو پیرس لاکر اور میڈم میرا کا خطاب دیکر اس کی معقول تنخواہ مقرر کر دی بلکہ اس نے اپنے تمام بھائی بہنوں کو باوجود ان میں سے اکثر کی سخت نالائقی کے ان کو بڑے بڑے عہدے مرحمت کیے۔ جوزف۔ لوئی۔ اور جیروم بوناپارٹ کو محض فرضی و عدول پر سلطنتیں مرحمت کی گئی تھیں کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق حکمرانی کرینگے۔ وہ اپنے تمام خاندان کے ساتھ حاکمانہ برتاو رکھتا تھا۔ مثلاً اس نے محض اس بنا پر کہ اس کی مرضی سے شادی نہیں ہوئی تھی اپنے بھائی جیروم کو امریکن بیوی کو طلاق دینے اور ورٹمبرگ کی شہزادی سے شادی کرنے پر مجبور کیا۔ اپنی اولاد نہ ہونے کا اس کو بہت غم تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے وارث بنانے کے لئے مختلف انتظامات کئے۔ ایک موقع پر لوگوں کا خیال تھا۔ کہ وہ اپنے سوتیلے بیٹے یوجین ڈی بیوہارنس کو اپنا جانشین مقرر کریگا۔ دوسرے موقع پر اس نے اپنے بھائی لوئی کے شیر خوار لڑکے کو اپنا جانشین تجویز کیا۔ اور اپنی تاجپوشی کے بعد ۱۸۰۴ء میں پاپا سے اس کا بپتسمہ کرایا۔ لیکن اس شیر خوار بچہ کے مرنے کے بعد اس نے ایک فرمان شاہی کی رو سے اپنے بھائی اور اس کی اولاد کو بہ لحاظ عمر یکے بعد دیگرے اپنا جانشین مقرر کیا اس نے اپنے بھائی۔ بہنیں۔ سوتیلے بچے سب کو سلطنت کے شہزادے اور شہزادیاں بنایا اور سینٹ (مجلس شورا) اور کونسل آف اسٹیٹ (مجلس حکومت) میں ان کو معزز درجے عطا کئے اور اپنی زوجہ جوزفائن کو شاہی شان وشوکت کے ساتھ رہنے پر مجبور کیا۔ اس شوق میں کہ اس کے دربار کی شان وشوکت کے سامنے لوگ عہد بوربن کی عظمت بھول جائیں اس نے فرانس کے مشہور اور قدیم خاندانوں کو بڑی بڑی جاگیریں۔ جلد جلد ترقیاں اور متواتر رعایتیں کرکے اپنی طرف کر لیا۔ اور اس حکمت عملی سے اس کو اعلےٰ خاندان کی خواتین اور رئیس زادے مختلف درباری خدمات کے لئے بہ آسانی مل گئے بلکہ نیدرلینڈ اور جرمنی کے مشہور خاندان کے افراد نے بلا پس وپیش درخواستیں پیش کرکے ایسے عہدوں کے حصول کی خود کوششیں کیں۔ لیکن نپولین کا خیال تھا کہ قدیم امرا اس کا مضحکہ کرتے ہیں اس لئے اپنے دربار کا وقار قایم رکھنے کے لئے اس نے نئے امرا بھی بنائے اور اس طرح پر قدیم اور جدید امرا کی تعداد مساوی کرنے کی کوشش کی

نپولین کے امرا

نئے امرا صرف ان لوگوں میں سے بنائے گئے جنھوں نے فوجی اور دیوانی محکموں میں نپولین کی خدمات انجام دی تھیں۔ ڈیوک کا خطاب اس نے اپنے غازیوں اور وزرا کو دیا۔ اور کم درجہ کے عہدوں میں بھی اسی اصول پر عمل کرتا تھا۔ میدان جنگ میں ناموری کے صلہ میں رجمنٹ کا افسر بنایا جانا لازمی تھا۔ اسی طرح سے محکمہ کے پریفیٹ (افسر اعلیٰ) کی حیثیت سے اچھا کام کرنے والے کو بیرن بنا دیا جاتا تھا۔ کنونیشن کے قدیم ممبر جنھوں نے ڈیپوٹیز آن مشن کی حیثیت میں غیر محدود اختیارات اپنے لئے مخصوص کرلئے تھے۔ کوبلیر آف دی امپائر "بہادران ملک" کا خطاب جو چھوٹے سے چھوٹا تھا قبول کرنے پر قانع ہوئے۔ ایمپائر کی نوابی سلطنت (لارڈ وغیرہ کے خطابات) قطعی طور پر موروثی تھی اگرچہ بعض صورتوں میں شہنشاہ قدیم بادشاہوں کے استعمال کردہ حق کو کام میں لاتا اور وارث کو متبنیٰ کرنے کی اجازت دیدیتا تھا۔ لیکن نئی نوابی سلطنت (لارڈ وغیرہ کے خطابات) محض نمایشی تھی۔ اس سے کوئی ملکی اقتدار حاصل نہ ہوتا تھا۔ نپولین کو ہاؤس آف لارڈس "دار الامرا" بنانے کا کبھی خیال نہ ہوا۔ وہ نئے امرا بناکر جو بالکل اس کے ماتحت رہیں قدیم امرا کے اثر کو برابر کرنا چاہتا تھا اپنے نئے امرا کی عزت قایم رکھنے کے لئے اس نے ان میں سے اکثر کو بڑی تنخواہیں اور وسیع جاگیریں مرحمت کیں۔ اس کے مارشل، غازی، نہایت فضولخرچی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے کیونکہ وہ ہمیشہ ان کا قرضہ ادا کر دیا کرتا تھا۔ پیرایج (لارڈ وغیرہ کے خطابات) کے ساتھ اکثر صورتوں میں ایک رقم بھی مرحمت کی جاتی تھی جو نیا اقتدار قایم رکھنے کے لئے آمدنی بہم پہونچاتی تھی۔ بعض اوقات یہ رقومات شاہی حیثیت کی ہوتی تھیں جو بیشتر اطالیہ اور پولینڈ میں دی جاتی تھیں اور ان کا مقصد نئے خطاب والوں کو شارلمان کے مشہور پیلیڈنس کی طرح خود مختار بیرن بنانا تھا۔

ان مشہور جاگیروں میں نیوفشٹل کی ریاست کے علاوہ جو نیم خود مختار ریاست تھی بینی وینٹو۔ پونٹی کوروو۔ پارما۔ پائیکنزا اور گیئنا کی ریاستوں کا شمار کیا جاسکتا ہے۔ جو یلی رینڈ۔ برناڈوٹی۔ کمباسیریز۔ لی برن اور گوڈن کو مرحمت کی گئیں۔ ان ترکیبوں سے نپولین اپنے ماتحتوں کو وفادار رکھنے کی امید کرتا تھا۔ اور عوام الناس کے خیالات پر ان کا اثر قدیم امرا کے برابر پڑتا تھا۔

خانگی قانونی اصلاحیں

ہرچند اس کا طرز حکومت مستبدانہ تھا نپولین اپنی حالت اٹھارہویں صدی کے نیک دل مستبد بادشاہوں کی سی سمجھتا تھا۔ اگرچہ وہ عوام الناس سے کوئی خدمت لینا نہیں چاہتا تھا۔ مگر وہ ان کے واسطے بہت کچھ کرنا چاہتا تھا۔ قانونی اصلاحوں کے معاملہ میں اس نے سول کوڈ (ضابطہ دیوانی) کے بعد بہت سے احکام صادر کئے۔ اس کی ہدایتوں پر عمل کرنے کے لئے اس کے پاس بہت کافی تعداد میں قانون داں موجود تھے۔ سول کوڈ کے بعد ۱۸۰۶ء میں کوڈس آف سول اینڈ کریمنل پروسیجر (ضابطہ ہائے دیوانی و فوجداری) جاری ہوئے اور ۱۸۰۸ء میں دکمرشل کوڈ (ضابطۂ تجارت) اور سب سے آخر میں پینل کوڈ (قانون تعزیرات) جاری کیا گیا۔ یہ مہتم بالشان کوڈز (ضابطے) یورپ کی قانونی تاریخ میں ایک نیا عہد قائم کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے نپولین کو جدید مقنن کا خطاب حاصل ہے حالانکہ ان میں صرف اس کی ہدایتیں شامل تھیں اور وہ کانسٹیٹیوئینٹ اسمبلی اور کنونیشن کے مقرر کردہ اصولوں اور ان کے طریق عمل پر مبنی تھے۔

ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی سادگی اور ہمہ گیری تھی۔ جس کی وجہ سے وہ تکلیف وہ تاخیر جو تمام مروجہ اور مربوط قوانین سے ہوتی تھی رفع ہوگئی۔ قانون کے اختیارات مقرر کرنے میں نپولین نے عہد انقلاب کے مدبرین کی تقلید کی۔ اس نے مقدمہ کی کارروائی اور تجویز سنانے میں عجلت کو رواج دیا۔ اور تجارتی عدالتوں کے اختیارات میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ جن میں کارآزمودہ تجار کی بحث سماعت ہوتی تھی۔ مالی معاملات میں بھی قانونی اصلاحوں کی طرح سادگی نپولین کے پیش نظر تھی۔ اس نے محصول دہندہ کے پاس سے خزانہ تک پہونچنے میں جو نقصانات ٹیکس میں ہوجاتے تھے وہ بھی کم کر دئے تھے۔

مالیات

اوپر ذکر آچکا ہے کہ اس نے فرانس کا بنک قائم کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے ایک سرمایۂ طمانیت کھولا جس میں محصول وصول کرنیوالوں کی ضمانتی رقمیں جمع کیجاتی تھیں (اس نے کیس ڈی امورٹسمنٹ قائم کیا جس میں جملہ تحصیلداروں کی ضمانتیں جو روپیہ کی صورت میں ہوتی تھیں ایک رقم کی صورت میں جمع ہوتی تھیں) ان ضمانتوں کی ایک بڑی رقم تھی۔ جو فوری استعمال میں یا بیش قیمت سرمایہ بننے کے لئے بہت کافی تھی۔ نپولین نے اس قرضہ کے ادا کرنے کا بھی انتظام کر دیا جو جمہوریت اس کے لئے چھوڑ گئی تھی۔ یہ وہ روپیہ تھا جو قدیم قانونی عدالتوں کے منسوخ کرنے میں صرف

ہوا تھا۔ معمولی قرضہ کے متعلق اس نے کیمبین کی ساختہ گرانڈ لوری کو قایم رکھا۔ جس کے ذریعہ سے ہر قرضخواہ ایک کھاتہ دار بنگیا۔ لیکن شہنشاہ کو ملکی قرضہ کی ٹھیک تعداد معلوم تھی۔

تعلیمات

قومی تعلیم کے انتظام کے متعلق شہنشاہ کے سابق طرز عمل کا ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن ویگرام کی مہم کے بعد یہ طریقہ تکمیل کو پہونچا ۱۸۰۶ء میں اس نے امپیریل یونیورسٹی (دار العلوم، جامعہ) قایم کیا۔ لیکن ۱۸۱۰ء تک وہ مکمل نہ ہو سکی۔ یہ جامعہ انگریزی خیال سے یونیورسٹی نہ تھا۔ اس میں مشہور پروفیسر اور استاد شامل تھے اور اس کا مقصد فرانس کے پروفیسروں اور استادوں کو یکجا کر لینا تھا۔ ایک معلم اعلے اس کا نگران کار تھا۔ جو ایک مشہور عالم فونٹینز نامی تھا۔ اس یونیورسٹی کا کام جملہ اعلے تعلیم کی نگرانی کرنا تھا جیساکہ وہ خود کہتا تھا شاہنشاہ کی خواہش یہ تھی کہ قانون اور فوجی پیشوں کی طرح تعلیمات کو بھی تنظیم دیوے۔ پروفیسر خود کو اس کا جزو سمجھیں ۱۸۰۸ء میں اس نے یونیورسٹی کو علاوہ فیس وغیرہ کی آمدنی کے ...... ۴۰۰ لیرۂ (سکہ) کی منظوری دی اور اعلان کیا کہ اسکے ممبر علیحدہ نہیں کئے جا سکتے۔ اس نئے تعلیمی پیشہ میں لوگوں کو داخل کرنے کے لئے نپولین نے پیرس میں نارمل اسکول قایم کیا۔ جس میں ان لوگوں کی جو پروفیسر یا استاد بننا چاہیں تعلیم ہوتی تھی۔

ان طریقوں کی ترویج جرمنی میں

قانون۔ مالیات اور تعلیمات میں یہ مہتم بالشان اصلاحیں نپولین کے ملکی بندوبست کے بعد بھی جو اس نے یورپ کا کیا تھا باقی رہیں ان کا اثر فرانس کے اصلی حدود کے باہر دور تک پھیلا۔ انقلاب فرانس کا براہ راست نتیجہ یہ ہوا کہ زرعی غلامی (کاشتکاروں کو غلام سمجھنا) سوئٹزرلینڈ بیلجیم اور شمالی اطالیہ سے مفقود ہو گئی۔ نپولین نے یہی کام مشرق کی طرف بھی کیا سلطنت ویسٹ فیلیا اور جرمنی کی جملہ ریاستوں میں جو اس نے قایم کیں یا بڑھائیں۔ بیگار قطعی منسوخ کر دی گئی۔ جہاں جہاں فرانسیسیوں کا اثر پڑا نیم غلامی کا طریقہ منسوخ کر دیا گیا۔ میکس ملین جوزف اور بادشاہ بیوریا اور اس کے وزیر مونٹ جیلس نے انقلاب فرانس کے اصولوں پر عمل کیا اور امرا اور پادریوں کی رعائتیں منسوخ کر دیں۔ ہر طرف فرانسیسی ضابطے اختیار کر لئے گئے یا ان کی نقل کی گئی۔ طریقۂ انصاف سادہ اور ارزاں کر دیا گیا۔ قواعد تعلیمات کو مرتب کیا گیا اور فرانسیسی حکومت کے اقتصادی قاعدوں کی ترویج کی گئی۔ دور دراز ملکوں میں بھی یہی اصلاحیں پہونچ گئیں۔ گرانڈ ڈچی آف وارسا کے نظام حکومت سے

پولینڈ کے غلام کاشتکار جو غالباً غلام کاشتکاروں میں سب سے زیادہ مصیبت میں گرفتار تھے۔ آزاد کر دیئے گئے۔ اور قانون کی نگاہ میں ہر شخص برابر قرار دیا گیا۔ نیپلس میں جوزف بوناپارٹ اور موراٹ نے اور ہسپانیہ میں خود جوزف بوناپارٹ نے بھی اہتمم بالشان اصلاحیں کیں اور اگرچہ ۱۸۱۵ء کے بعد جملہ معاملات کو قدیم انداز پر قایم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن جملہ گذشتہ خرابیوں کا دوبارہ زندہ کرنا قریب قریب ناممکن ثابت ہوا نپولین کا آزادی مذہب کے اصول کی حمایت کرنا کچھ کم قابل تحسین نہ تھا۔ بیویریا کے مانند کیتھلک ریاستوں میں پروٹسٹینٹ مذہب والوں کو مذہبی آزادی کی بیش بہا نعمت ملی۔ سیکسنی جیسی پروٹسٹینٹ ریاستوں میں کیتھلک مذہب والوں کو شہنشاہ فرانس کی بلند خیالی سے اطمینان نصیب ہوا اور ہر ملک میں یہودیوں کو اس ذلیل حالت سے جس میں وہ رکھے جاتے تھے چھٹکارا ملا۔ فوجی ترتیب میں نپولین نے ان اصلاحوں کی ترویج کی جنھوں نے فرانسیسی افواج کو دنیا کا مالک بنا دیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستوں کی جاگیری افواج بھی مفقود ہوگئیں۔ جبریہ بھرتی فی الحقیقت ملک کو بار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جرمنی میں اس اصول کے ذریعہ سے پہلی مرتبہ قومی فوجیں بنگئیں۔ جنھوں نے افواج بے قاعدہ کی جگہ لی۔ چھوٹے چھوٹے راجہ ان پیشہ ور سپاہیوں کو معاوضہ دیکر ضرورتاً بلا لیا کرتے تھے۔

پرشیا کی ترتیب

جدید جرمنی کی ساخت نپولین کی اصلاحوں اور فتوحات کا نتیجہ تھی جدید پرشیا (جرمنی) کا قایم ہونا بجائے خود ایک تعجب انگیز معاملہ تھا اصلی جرمنی یعنی رائن اور ایلب کے درمیان میں ہمیشہ اگر فرانسیسی ذریعہ سے نہیں تو فرانسیسی نگرانی میں اصلاحیں ہوتی رہتی تھیں۔ لیکن پرشیا میں ایک مشہور وزیر کی تحریک سے اصلاحیں کی گئیں۔ جنیا کی مہم میں مشہور پرشوی فوج کی تباہی نے پرشوی مدبرین کو یکقلم تبدیلیوں کی ضرورت محسوس کرائی۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کی رو سے پرشیا متوسط جرمنی کے تمام مقبوضات سے جو اس کو ہمیشہ غیر جانبدار رہنے کے صلہ میں ملے تھے محروم کر دیگئی۔ اور اس کو ایلب کے پیچھے ہٹا دیا گیا۔

دوسری جانب وہ اپنے پولینڈ کے تمام صوبہ جات سے محروم کر دیگئی۔ باقیماندہ چھوٹی پرشیا پر بھی فرانسیسی افواج کا قبضہ تھا۔ اس کو جبریہ طور پر ۴ کروڑ لڑائی کا تاوان ادا کرنا پڑا۔ اور نپولین کے ہمرکاب لڑنے کے لئے ...۴۲ سپاہیوں کی فوج کے اخراجات

برداشت کرنے پڑتے تھے۔ اس وقت یہ قیاس ہوتا تھا کہ پرشیا دوسرے درجہ کی سلطنت ہو جائیگی۔ لیکن اس موقع پر فریڈرک ولیم ثالث نے اپنی وزارت کے لئے دو مشہور آدمی بلائے۔ فری ہروام سٹین جو مقدس سلطنت روما کا مبارز نساؤ کا باشندہ تھا۔ اور دوسرا اسکارن ہورسٹ ہینوور کا ایک افسر تھا۔ ان میں سے کوئی پرشیا کا باشندہ نہ تھا لیکن دونوں پرجوش جرمن تھے۔ ان کو یقین تھا کہ پرشیا جرمنی کو نپولین کی طاقت سے آزاد کرنے کا مرکز بن سکتی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ پرشیا کا انتظام قطعی مختلف ہونا چاہیئے ان کو یقین تھا کہ قدامت پرست پرشیا نہ نپولین کا مقابلہ کرسکتی ہے نہ نپولین کی نوساختہ جرمنی کی رہنما بن سکتی ہے اس لئے اسٹین نے وزیر خانگی کی حیثیت سے انقلاب فرانس اور نپولین کی اصلاحوں کو پرشیا کے مناسب حال بناکر جاری کر دیا۔ اور زرعی غلامی منسوخ کرکے ہر شخص کو قانوناً مساوی حقوق اور ذمہ داریوں کا پابند کر دیا۔ امرا کے رئیسانہ حقوق کو زائل کرکے کسانوں اور کاشتکاروں کو زمین خریدنے کی اجازت دی۔ اور جنگی کے عہدوں کے لئے انتخابات کا طریقہ نکالکر شہری زندگی میں جان ڈال دی۔ غرضکہ جہانتک ہو سکا امرا کے معاشرتی حقوق کی بیخکنی کی اسکوارن ہورسٹ نے وزیر جنگ کی حیثیت سے پرشی فوج کو فرانسیسی نمونہ پر مرتب کیا۔ اور اس کا وجود عام رعایا سے علیحدہ نہ رکھا۔ بلکہ کل قوم کو فوج بنا دیا۔

پرشیا کو صرف ۴۲۰۰۰ سپاہیوں کی فوج رکھنے کی اجازت تھی اس نے ایسا انتظام کیا کہ تھوڑے تھوڑے عرصہ تک فوج میں رکھکر قریب قریب پورے ملک کو باقاعدہ مسلح تیار کرلیا۔ اس معاملہ میں وہ نپولین پر سبقت لیگیا۔ اس نے جبریہ بھرتی کا طریقہ اختیار نہ کیا۔ جس سے رعایا کا ایک حصہ قرعہ اندازی کے ذریعہ سے فوج میں داخل ہوتا تھا مگر وہ اس رائے پر قایم رہا کہ ہر شخص کو فوجی خدمت کے لئے پابند ہونا چاہیئے ۱۸۰۸ء اور ۱۸۱۰ء کے درمیان ۱۸۱۳ء تک کیونکہ یہ طریقہ اس کے وظیفہ لینے کے بعد تک جاری رہا۔ اسکورن ہورسٹ نے پرشیا کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو فنون جنگ سکھا کر ایک ایسی مضبوط فوج تیار کرلی کہ جو نپولین کی زندگی میں اس کے سخت ترین موقع پر کام آسکتی تھی۔ اور یہ واقعہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ اس ملک میں جس کے ساتھ نپولین نے نہایت برا برتاؤ جائز رکھا تھا فرانسیسی اصلاحات نے خوب نشو ونما پائی۔ اس ترقی کو دیکھکر نپولین نے آیندہ کے خطرہ کو اچھی طرح محسوس کرلیا اور اس نے ۱۸۰۸ء میں اسٹین اور ۱۸۱۰ء میں

اسکورن ہورسٹ کی برخاستگی پر بہت زیادہ اصرار کیا۔

جرمنی میں قومی احساس کی تجدید

جرمنی پر فرانسیسی اصولوں کے اثر سے اور نپولین کے براہ راست مرحمت کردہ فوائد کا عجیب وغریب نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی میں صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ ایک حقیقی قومی احساس پیدا ہوگیا ہولی رومن امپائر (متبرک سلطنت روما) کی بربادی اور اس کی بجائے بڑی بڑی ریاستیں قایم ہو جانیکی وجہ سے قومی جوش خاص طور پر پیدا ہوا تھا۔ یہ جوش کسیقدر اس قومی ذلت کے احساس سے بھی پیدا ہوا جو فرانسیسی فوجوں کی تعیناتی اور اس خیال نے پیدا کر دیا تھا۔ کہ یہ فوائد ایک غیر بادشاہ کے مرحمت کردہ تھے نہ کہ قومی ترقی کا نتیجہ تھے۔ اہل جرمنی کے دلوں میں فرانسیسی مخالفت کی زبردست لہر پیدا ہو گئی تھی۔ انفرادی اصول جو اٹھارھویں صدی میں مقبول تھے اور جن کو ہرڈر اور گیٹے جیسے فلسفی اور شعرا نے اپنی تصنیفات میں نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے اب مسترد ہو گئے تھے۔ اور ان کی بجائے ایک نیا قومی جذبہ کورنر۔ آرن جان اور فریڈرک وان گینٹز جیسے نئے خیالات کے شعرا اور ماہرین علم سیاسیات نے پیدا کر دیا تھا۔ اس نئے جذبہ نے زیادہ تر جرمنی کے نوجوانوں کے طبقہ میں ترقی کی۔ خفیہ جماعتیں اور کلب قایم ہو گئے جن کا مقصد جرمنی کو فرانسیسیوں سے زبردستی آزاد کرانا تھا۔ یہ غیر مطمئن لوگ اس غصہ میں کہ ان کو فرانس کے ذریعہ سے فائدے پہونچے تھے اپنے انفرادی فائدوں کو بھول گئے۔ آسٹریا نے جو کاونٹ فلپ اسٹیڈن کے زیر انتظام تھی اور جو خود بہت کچھ گینٹز کے معتقدین میں سے تھا سنہ ۱۸۰۹ء میں جرمنی میں احساس قومی پیدا ہو جانے سے مستفید ہونیکی کوشش کی لیکن آسٹریا کو عام طور پر ایک غیر سلطنت سمجھا جاتا تھا جس کی فوجی طاقت کا انحصار ہنگری پر تھا۔ چنانچہ شہنشاہ فرانسیس نے بھی شہنشاہ آسٹریا کا نیا خطاب اختیار کرنے سے یہ بات ثابت کر دی۔

خاندان ہیپس برگ قطعی جرمن نہ سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ اس کا شمار غیر خاندان میں تھا جس کے ملک میں زیادہ تر غیر جرمن قومیں آباد تھیں۔ رومن کیتھلک مذہب کا پابند ہونے کی وجہ سے پروٹسٹنٹ اس کو شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور گذشتہ صدیوں کی ملکی بے ترتیبی کے الزامات اس پر عاید کئے جاتے تھے اور فرانسیسیوں سے بار بار شکست کھانے اور کیمپو فورمیو اور لونی وائل کے صلحناموں کے وقت خود غرضی کی پالسی برتنے کے

باعث اس کو بُرا کہا جاتا تھا۔ دوسری طرف پرشیا تھا۔ جو اگرچہ صحیح معنوں میں مثل آسٹریا کے جرمنی ریاست نہ تھا مگر تاریخ اور روایات کی بنا پر اس میں جرمن ملت کے نشانات پائے جاتے تھے۔ جینا کی شکست کے بعد بھی فریڈرک اعظم اور روز بیک میں فرانسیسیوں کے خلاف اس کی فتح عام طور پر جرمنی اعزاز شمار ہوتے تھے۔ وطن پرست جرمنوں کی نگاہیں پرشیا کی کمزور طاقت کی طرف لگی ہوئی تھیں اور نئی جرمنی کے ظہور کے لئے اس کو ایک قدرتی آلہ سمجھتے تھے۔ پرشیا کا طرز حکومت اور اس کی مستحکم و متحدہ سیاست جرمن کے عاقل ترین لوگوں کے لئے ہمیشہ نہایت درجہ دلچسپی کا باعث رہی۔ پرشیا کا طرز حکومت اہل فرانس کے اصول یعنی عوام الناس کی فضیلت کے مخالف تھا۔ کیونکہ اہل جرمنی کے نزدیک فرانس کے ایک معمولی شخص کا مستبد بادشاہ بن جانا نہایت درجہ قابل اعتراض امر تھا۔ غیر مقامات میں پیدا شدہ۔ مدبرین کے ذریعہ سے پرشیا کی ملکی اصلاح ہوئی اور وہ اس قابل بن سکی کہ نپولین کا مقابلہ کر سکے۔

اسٹین اور ہارڈنبرگ اسکورن ہورسٹ اور گنیزنو۔ یورک اور بلیبارڈ میں سے کوئی بھی پرشیا کا باشندہ نہ تھا۔ تاہم ان میں ہر شخص پرشیا کی خدمت کرنے پر راغب تھا اور دولت جرمنی کو از سر نو قائم کرنے میں نہایت کارآمد ثابت ہوا۔ ۱۸۰۹ء کی لڑائی میں پہلی مرتبہ نپولین کو معلوم ہو گیا۔ کہ اس کو بہت جلد جرمنی اور ہسپانیہ میں قومی احساس کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ جبکہ نپولین وائنا کے قریب تھا تو پرشوی لفٹنٹ کاٹ نامی نے میگڈی برگ لینے کی کوشش کی اور ایک پرشوی میجر نے جس کا نام شل تھا۔ ڈیوک آف این ہیلٹ کا جو علانیہ شہنشاہ فرانس کا مداح تھا۔ سلح خانہ اور خزانہ لوٹ کر سیکسنی پر حملہ کر دیا۔ ڈیوک آف برنسوک کے چوتھے بیٹے نے جو اس ریاست کا وارث تھا اور جو سلطنت ویسٹ فیلیا میں شامل تھی۔ اپنی بلیک لیجن (فوج) جمع کی اور اس کا نام انتقام لینے والی فوج رکھکر جانبدارانہ لڑائی شروع کر دی۔ جرمنی میں نپولین کی ذات بھی خطرہ سے خالی نہ تھی۔ سٹاپس نامی ایک نوجوان کو اس جرم پر گولی مار دیگئی کہ وہ ۱۸۰۹ء میں شون برن میں نپولین پر حملہ کرنیکا خیال رکھتا تھا۔ فرانسیسی پولیس نے بہت سی اور سازشیں بھی معلوم کیں۔ نپولین جرمنی کے اس قومی جوش کو ہسپانیہ کے جوش کی طرح تحقیر کی نگاہ سے

دیکھتا تھا۔ لیکن جو طریقے اس نے اس کے فرو کرنے کے لئے اختیار کئے مثلاً بے قاعدہ گرفتاریاں عمل میں لانا۔ کتب فروش پام کو گولی مار دینا ان سے نیا قومی جوش اور زیادہ بھڑک اٹھا۔

میری لوئی سے نپولین کی مناکحت ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۱۰ء

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے وراثت کا قائل تھا اس کا جانشین بننے کے لئے اولاد کا نہ ہونا اس کے لئے ذاتی ملال کی بہ نسبت سیاسی نظر سے بہت زیادہ رنج کا باعث تھا۔ ویگ رام کی مہم کے بعد اس کا اقتدار عروج کمال پر پہونچ چکا تھا۔ اور وہ اپنے خاندان کی مضبوط بنیاد قایم کرنیکی فکر میں تھا۔ اس لئے ذاتی سیاسی اور یورپ کے لحاظ سے اس نے وائنا سے واپس ہونے کے بعد ہی سنہ ۱۸۰۹ء میں اپنی زوجہ امپراطریس جوزفین کو طلاق دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ یہ فعل کسی نفرت کی بنا پر نہ تھا بلکہ سیاسی ضرورت پر مبنی تھا لیکن اس نے اصرار کیا کہ جوزفین امپراطریس کا خطاب برقرار رکھے۔ اور اس کے لئے ایک بڑی تنخواہ مقرر کر کے میلمیسن کا محل اس کے رہنے کے لئے دیدیا۔ اس نے اپنی سوتیلی اولاد یوجین ڈی بیوہارنس اور اپنے بھائی لوئی بوناپارٹ کی بیوی ہورٹینز پر اپنے مراعات بدستور جاری رکھے۔ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۰۹ء کو اس بنا پر طلاق کا اعلان کر دیا گیا کہ شہنشاہ کی تاجپوشی کے ایک روز قبل جو شرعی مناکحت ہوئی تھی وہ گواہوں کے حاضر نہونے کے باعث ناجائز تھی پہلے شہنشاہ کا ارادہ ایک روسی گرانڈ ڈچیز سے شادی کرنیکا تھا۔ اپنے اور شہنشاہ اسکندر کے درمیان تمام دنیا تقسیم کرنے کا اس کو ابتک خیال تھا۔ وہ سوچتا تھا کہ اس حکمراں کی عزیزداری اس کی طاقت کے قیام کی بہترین ضمانت کریگی۔ لیکن شہنشاہ اسکندر اب اپنے دل سے نپولین کی محبت دور کر رہا تھا۔ اس نے محسوس کر لیا کہ اس اتحاد میں بجائے فائدہ کے نقصان زیادہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ اس کے خاندان والوں اور درباریوں نے از راہ دور اندیشی اور بھی بددلی کے ذرایع فراہم کر دئے تھے ماسوا اس کے روسی دربار کا دستور تھا کہ لڑکیوں کی شادی کے معاملہ میں ماؤں کو زیادہ دخل ہوتا تھا۔ شہنشاہ اسکندر کی ماں خاندان ورٹم برگ کی شہزادی تھی اور شہنشاہ فرانس سے سخت نفرت رکھتی تھی اس نے اپنے بیٹے کو ترغیب دی کہ وہ بجائے قطعی انکار کے جواب کو تعویق میں ڈالدے۔ ایسی حالت میں نپولین نے یکایک اپنا ارادہ بدل دیا۔ کہا جاتا ہے کہ پیرس کے آسٹروی سفیر پرنس سوارٹزن برگ کی تحریک پر اس نے ایک آسٹروی آرچ ڈچیز کے لئے پیغام دیا۔ شہنشاہ

فرانسیس نے اس کو قبول کر لینا ضروری سمجھا۔ اور ۲ اپریل ۱۸۱۰ء کو شہنشاہ فرانس اور نوجوان آرچ ڈچیز میری لوئی کی باہم شادی ہو گئی۔ اس رسم کے موقع پر شان وشوکت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ نئی امپراطریس کے لئے ایک نیا دربار منعقد ہوا جس میں بہت سے ایسے فرانسیسی امرا شامل تھے جنھوں نے جوزفین کی خدمت کرنے سے انکار کر دیا تھا ۲۰ مارچ ۱۸۱۱ء کو شہنشاہ فرانس کے یہاں بیٹا پیدا ہوا جس کو جھولے ہی میں بادشاہ روم بنا دیا گیا اس تولد سے نپولین کو فرانس اور یورپ میں قطعی طور پر اپنی طاقت قایم ہو جانیکا یقین ہو گیا

پینینسولر وار ۱۸۱۰ - ۱۸۱۲

وائنا کے صلحنامہ ۱۸۰۹ء کے بعد روس پر ۱۸۱۲ء کے حملہ کے وقت تک نپولین کا صرف ایک اعلانی دشمن تھا۔ یعنی انگلستان کے وزرا باوجود آسٹریا اور پرشیا کی تباہی اور فرانس اور روس کے اتحاد کے فرانس کی متواتر مخالفت کئے گئے۔ ان کو بھی پٹ اور گرینول کی طرح مختلف فرانسیسی انقلابی حکومتوں کے قیام پر بھروسہ نہ تھا۔ اس لئے فرانس کے ساتھ مستقل صلح ہونا ناممکن سمجھتے تھے۔ اسی طرح ان کے جانشین ولزلی اور کیسل ریا بھی نپولین کی سلطنت کے قیام کا یقین نہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کے ساتھ مستقل صلح ہونا ناممکنات سے ہے۔ یہ امر امکانی تھا کہ ۱۸۰۶ء میں فوکس کے عہد وزارت میں صلح ہو جاتی۔ لیکن یکے بعد دیگرے فتوحات نے نپولین کو یقین دلا دیا تھا کہ اس کی طاقت ناقابل شکست ہے۔ اور اسی لئے وہ کسی شرط پر سوائے اس کے کہ اس کے بنائے ہوئے یورپ کے نئے انتظامات کو انگلستان تسلیم کر لے رضامند نہ تھا انگلستان کی بحری طاقت کو شکست دینا ناممکن سمجھکر اس نے برعظمی کی ناکہ بندی کے ذریعہ سے اس کی تجارت کو برباد کرنا چاہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان کی دولت بڑھ گئی لیکن برّاعظم کے لوگ نپولین کے مخالف ہو گئے۔

کیسل ریا اور کیننگ نے جو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۰۹ء تک پورٹ لینڈ کی وزارت میں وزرائے ملک رہے لڑائی جاری رکھنے کے دو طریقوں کی موافقت کی۔ کیننگ ہمہ گیر فاتح کے خلاف ممالک کے قومی احساس کو برانگیختہ کرنا چاہتا تھا اور اس مقصد کے لئے اس نے ہسپانیہ کو بڑی بڑی رقمیں بھیجیں۔ دوسری جانب کیسل ریا کا یہ خیال تھا کہ اگر فرانس سمندر پر انگلستان کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے تو انگلستان کو میدان میں

فرانس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ پرتگال اور ویلچرن کی پہلی مہموں پر انگریزی افواج اسی اصول پر بھیجی گئی تھیں۔ اور باوجود ویلچرن کی مہم کی ناکامیابی کے یہ اصول صحیح مانا گیا تھا۔ ٹیلیویرا پر ویلنگٹن کی فتح سے اگرچہ ہسپانیہ کی لڑائی پر کچھ اثر نہ پڑا تھا لیکن ۱۸۰۹ء میں پرتگال کو فرانسیسی حملہ سے بچائے رکھا۔ مگر اس کا ایک دوسرا اہم نتیجہ یہ نکلا کہ انگلستان پر حکومت کرنیوالوں کو یقین ہوگیا۔ کہ آخر کار انھوں نے نپولین سے لڑانے کا صحیح راستہ معلوم کر لیا ہے اور ان کو ایک جرنیل بھی مل گیا ہے۔

لارڈ ویلزلی ویلنگٹن کے بڑے بھائی نے جو ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۲ء تک معتمد امور خارجہ رہا تھا اپنی پوری طاقت کے ساتھ جدید ترکیب کی موافقت کی اور اس کی ہمت افزائی سے ویلنگٹن نے چند مہموں کے بعد آہستہ آہستہ انگریزی پرتگالی افواج کو ایک عظیم الشان فوج میں تبدیل کر لیا۔ جو اگرچہ تعداد میں فرانس کی فوج عظیم سے کم تھی مگر قواعد اور فوجی خوبیوں میں ہر طرح اس کے مدمقابل تھی۔

۱۸۱۰ء کی مہم

نپولین اپنی ۱۸۰۹ء کی فتوحات کے بعد انگلستان اور ہسپانوی فوجوں کو ذلت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اس لئے اس نے خود جزیرہ نما میں جانا پسند نہ کیا۔ بلکہ اپنے سب سے بڑے مارشل مسینا کو پرتگال سے انگریزوں کو نکال دینے کے لئے بھیجدیا۔ مہم کا ایک نقشہ تیار کر کے نپولین نے طے کر دیا تھا کہ مسینا شمال مشرق کیجانب سے پرتگال میں داخل ہوگا اور سولٹ اندلس کی جانب سے جنوب مغربی گوشہ پر دھاوا کریگا اور دونوں مارشل لسبن پر ملینگے۔ ویلنگٹن کی خوش قسمتی سے نہ صرف سولٹ مسینا سے متفق الرائے نہ ہوا بلکہ مسینا کو اپنے ماتحت تھے۔ جونو اور رینیر کو قابو میں رکھنا ناممکن ہوگیا تاہم مسینا نے ۱۸۱۰ء کے موسم گرما میں دھاوا کر دیا اور ویلنگٹن کو اس کے سامنے پسپا ہونا پڑا بوساکو پر مسینا نے انگریزی و پرتگالی فوج پر حملہ کیا۔ لیکن ۲۷ ستمبر کو پسپا ہوگیا لیکن انگلستان کے جرنیل نے اور زیادہ پسپا ہو جانا اور ان قلعوں تک پہونچ جانا ضروری سمجھا جو لسبن کے قرب و جوار میں تھے۔ اور جن پر فوجیں متعین کر کے اس نے پیشتر سے حفاظت کا انتظام کر لیا تھا۔ یہ قلعہ جات ٹورس ویڈرس کے نام سے مشہور ہیں۔ ویلنگٹن کے واپس ہوتے ہی [illegible] پرتگالیوں نے اپنے ملک کو تباہ و برباد کر دیا اور جب مسینا ٹورس ویڈرس کے قلعوں کے سامنے پہونچکر رکا تو اس کو رسد کی کمی کی وجہ سے وہاں ٹھیرنا نہایت دشوار ہو گیا سولٹ

اس کی توقع کے خلاف اس کی مدد کو نہ پہونچا۔ صرف بیڈاجوز نامی شہر تک پہونچکر اس نے قبضہ کرلیا۔ سنہ ۱۸۱۰ء اور ۱۸۱۱ء کے موسم سرما میں مسینا ولنگٹن کے سامنے پڑا رہا لیکن باوجود کمک آجانے کے وہ انگریزی پرتگالی قلعوں پر حملہ نہ کرسکا۔ اور ۱۸۱۱ء کے موسم بہار میں اسے ہسپانیہ میں واپس ہونا پڑا

۱۸۱۱ء کی مہم

ولنگٹن نے اب اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ سے اس نے مسینا کا تعاقب کیا اور المیڈا کا محاصرہ شروع کیا۔ دوسرا حصہ اس نے مارشل بیرسفرڈ کی ماتحت بیڈاجوز کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا ہسپانیہ کے جنوب میں صرف ایک شہر جو جنتا کے قبضہ میں رہا کیڈز تھا ایک انگلستانی اور ہسپانوی فوج اس کی محافظت کرتی تھی۔ محاصرہ کرنے والی فوج کو مارشل وکٹر کی کمان میں ۵ مارچ ۱۸۱۱ء کو بروسا پر شکست اٹھانی پڑی۔

باوجود اس تقسیم کے ولنگٹن کو سولٹ اور مسینا کی اصلی فوجوں کے نئے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ ۵ مئی ۱۸۱۱ء کو ایک سخت لڑائی کے بعد اس نے مسینا کے حملہ کو فوئنٹس ڈی اونر پر پسپا کیا۔ مسینا اس لڑائی کو جیت لیتا بشرطیکہ مارشل بسیریز اس کو کافی مدد پہونچاتا۔ جنوب میں بریسفرڈ نے ۱۶ مئی کو البیوبیرا کی لڑائی میں سولٹ کو پسپا کیا۔ پرتگال کو اس فوج دوبارہ فرانسیسیوں کے حملہ سے بچا کر ولنگٹن نے یکے بعد دیگرے سیوڈاڈ راڈری گو اور بیڈاجوز کا محاصرہ شروع کیا لیکن یہ سرحدی قلعے فرانسیسیوں ہی کے قبضہ میں رہے انگلستانی اور پرتگالی فوج کی طاقت نے نپولین کو سخت متعجب کیا اور اس نے مسینا کو ذلت کے ساتھ واپس بلا لیا۔ لیکن مشرقی ہسپانیہ میں اس کے جرنیلوں کو کچھ کامیابی ہوئی۔ سوشیٹ نے ۱۸۱۰ء اور ۱۸۱۱ء میں ایریگون اور ویلنشیا کو فتح کیا۔ بہت سے قلعے لے لئے۔ اور اس نواح کی ہسپانوی فوج کو جو جنرل بلیک کی کمان میں تھی البوئیرا کی لڑائی میں تباہ کرڈالا۔ تمام وسط ہسپانیہ میں اگرچہ کوئی باقاعدہ فوج میدان میں نہ آئی مگر فرانسیسیوں کو ہسپانیہ کی بے ترتیب لڑائی نے بہت زیادہ تنگ کیا۔ ان وطن پرست ڈاکوؤں نے ہسپانیہ میں فرانسیسی افواج کی ترتیب کو بگاڑ دیا اور نپولین کی طاقت کو تباہ کیا۔ جوزف بوناپارٹ کے مرحمت کردہ جملہ فوائد جاگیری اور مذہبی سزاؤں کی تنسیخ مذہبی آزادی اور اچھے قانون سب بیکار ثابت ہوئے۔ اہل ہسپانیہ فرانسیسی حکمراں کے ذریعہ سے جو بہ جبر نپولین نے ان کا بادشاہ بنایا تھا کوئی فائدہ اٹھانا نہ چاہتے تھے ہسپانیہ ہی میں

پہلی مرتبہ نپولین نے قومی مخالفت کا اثر محسوس کیا تھا۔ اور اسی قومی احساس نے بعد کو روس اور جرمنی میں اس کی طاقت کو برباد کر دیا۔

انجام ارفرٹ کی کانفرنس سے لیکر روس پر حملہ کے وقت تک کا زمانہ نپولین کے عروج کا زمانہ تھا۔ لیکن اس زمانہ میں بھی ان تغیرات کی جھلک دکھائی دیتی تھی جو آخر کو اس کے زوال کا باعث ہوئے۔ ارفرٹ تک اسکندر والی روس نپولین کا اتحادی رہا۔ کیونکہ اس کی سلطنت ماتحت سلطنتوں سے گھری ہوئی تھی جو اس کو یورپ کی بڑی سلطنتوں سے علیحدہ کرتی تھیں۔ اور فرانس میں وہ ابتک امن قایم کرنے والا اور مذہب کا حامی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ۱۸۱۲ء سے واقعات نے کروٹ بدلنی شروع کر دی۔ شہنشاہ اسکندر اس کا ثنا خواں اور وفادار اتحادی نہ رہا مملکت کے وسیع ہو جانے کے باعث اس کی طاقت کمزور ہو گئی اور فرانسیسی محسوس کرنے لگے کہ شخص واحد کی ذاتی شان و شوکت کی خاطر وہ اپنی انفرادی آزادیوں کی قربانی کی صورت میں کسی قدر گراں قیمت ادا کر رہے ہیں۔ ہسپانیہ میں اس کی بیجا مداخلت نے قومی مخالفت کی صورت میں اس کے مقابلہ میں ایک نئی قوت کھڑی کر دی تھی۔ انگریزوں کو میدان میں آنے کا موقع مل گیا تھا۔ ادھر جرمنی میں بھی قومی جوش موجزن تھا اور پرشیا جس کے ساتھ نپولین نے اس قدر برا برتاؤ کیا تھا مقابلہ پر اور جرمنی کا سرپرست بننے کے لئے تیار تھا۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے ایک اور معاملہ اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا تھا۔ یعنی خود نپولین کے اس کے سپاہیوں کے خصائل بدل گئے تھے۔ فوج عظیم جس میں عہد انقلاب کی لڑائیوں کے تجربہ کار جنگ آزمودہ سپاہی شامل تھے۔ آسٹرلٹز اور جینیا۔ ایلو اور فریڈلینڈ اور ہسپانوی مہموں میں ختم ہو چکے تھے۔ ویگرام پر نپولین نے محسوس کیا کہ اس کی کمان میں کس قدر نئے آدمی تھے اور اس کو مجبوراً غیر ممالک کی فوجوں پر قناعت کرنی پڑی حالانکہ ان کی وفاداری پر اس کو مطلق اطمینان نہ تھا۔ اسی طرح ۱۸۱۲ء میں اس کو معلوم ہوا کہ اس کے بہ جبر داخل کردہ سپاہی اگرچہ فوجی جوش اور اپنے متقدمین سے زیادہ ناموری حاصل کرنے کے شوق سے لبریز ہیں مگر ان میں ان کار آزمودہ سپاہیوں کی سی جسمانی طاقت۔ ثابت قدمی اور تجربہ کاری نہ تھی جنھوں نے اس کو اہل فرانس کا شہنشاہ اور یورپ کا مالک بنا دیا تھا۔

باب دہم

۱۸۱۲ — ۱۸۱۴

اسکندر اور نپولین کے درمیان تدریجی نااتفاقی

نپولین اور شہنشاہ اسکندر کے درمیان نااتفاقی کے اسباب ٹلسٹ کے صلحنامہ کے وقت سے شروع ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت اسکندر خود فرانسیسی فاتح کی دوستی میں سرشار تھا مگر وارسا کی ڈچی کلاں کے وجود کو شبہہ کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اور اس کو پولینڈ کی آزادی کا پہلا زینہ سمجھتا تھا نپولین نے اس سے کہدیا تھا کہ وہ سویڈن اور ٹرکی کی مملکت سے اپنی تلافی کرسکتا ہے۔ اس تجویز کی بنا پر فن لینڈ اور آخر کار بیسربیا فتح کئے گئے تھے اگرچہ اسکندر نے ان مجوزہ تدابیر پر عمل کیا لیکن وہ وارسا کی ڈچی کلاں کے وجود اور اس سے زیادہ اس نواح میں فرانسیسی فوجوں کے قیام کا مخالف ہی رہا۔ ارفرٹ کی کانگریس میں نپولین نے ایک حد تک اپنے اتحادی کا شبہہ کم کردیا تھا۔ لیکن روس واپس پہونچکر بلا شبہہ اسکندر یہی سمجھا کہ اس کو دہوکا دیکر اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا گیا۔ ۱۸۰۹ء کی لڑائی نے فساد کی آگ کو بھڑکا دیا۔ نپولین اس امر کی شکایت کرتا تھا کہ موجودہ روسی افواج نے جو اوس کی مدد کے لئے بھیجی گئی تھیں بہادری سے کام نہ کیا اسکندر وارسا کی ڈچی کلاں کے ساتھ آسٹرین گلیشیا کا ایک حصہ الحاق کردینے کو کھلم کھلا بے اطمینانی کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اولڈن برگ کے ڈیوک کو جس نے اسکندر کی پیاری بہن گرانڈ ڈچیز قطرین سے شادی کرلی تھی۔ تخت سے اوتارنا اور اوس کی ڈچی کو ۱۸۱۰ء میں فرانسیسی مملکت میں شامل کرلینا ذاتی نااتفاقی کا دوسرا سبب ہوا۔ نپولین نے ایک روسی گرانڈ ڈچیز سے اپنی شادی کے پیغام کے جواب میں توقف کرنے سے بہت برا مانا اور اس کو اپنی سخت توہین سمجھتا تھا۔ ادھر ہسپانیہ میں نپولین کی مداخلت سے روسی شہنشاہ کو ظاہر ہوگیا۔ کہ نپولین اپنے سب سے زیادہ وفادار اتحادی سے بھی برا برتاؤ کرسکتا ہے براعظمی ناکہ بندی کی پابندی نے معاملات کو اور زیادہ خراب کردیا۔ نپولین اس امر کی شکایت

کرتا تھا کہ انگلستان کی تجارت کے سدباب کی روسیوں نے وفاداری کے ساتھ پابندی نہ کی دوسری جانب اسکندر اس امر کی شکایت کرتا تھا کہ (سدباب) سے اس کا ملک برباد ہوا جاتا تھا۔ حالانکہ فرانسس شہنشاہ نے انگلستان سے تجارت کرنے کے لئے اکثر فرانسیسیوں کو بہ کثرت اجازت نامے مرحمت کر دیے تھے۔ ان سیاسی وجوہات کے ساتھ دونوں شہنشاہوں کے ذاتی خصائل بھی قابل ذکر ہیں۔ اگرچہ تلسٹ پر نپولین نے فرانس اور روس کے درمیان کل یورپ تقسیم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جوں جوں اس کی طاقت بڑھتی گئی اس نے یورپ کی سلطنت اپنے لئے رکھنے اور روس کو محروم کرنے کی تدبیریں شروع کر دیں مشرق اور مغرب کی مملکتیں دوبارہ قائم کرنے کے بجائے نپولین نے یورپ کے حکمران کا عہدہ اپنے لئے مخصوص کر لیا اور اسکندر کو ایشیا سپرد کر دینے کا خیال ظاہر کیا۔ ان ارادوں میں اس کے مقربین نے اس کی پوری تائید کی اور اس کے مارشل یہ معلوم کر کے کہ ہسپانیہ میں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا روس میں پہونچکر دولت کمانے کی فکر میں تھے۔ اس کے مدبرین خواہ ذاتی وجوہات خواہ خود نپولین کو خوش کرنے کی غرض سے کہتے تھے کہ بغیر روس کی تاراجی کے فرانس کی حفاظت ناممکن ہے۔ دوسری جانب اسکندر کے مقربین نپولین کے سخت ترین دشمن تھے اور کبھی اس بات پر زور دینے سے نہ تھکتے تھے کہ روس براعظمی ناکہ بندی سے تباہ ہوا جاتا ہے۔ پرشیا کا بادشاہ جس کو اسکندر نے اپنا ذاتی دوست بنالیا تھا اپنے مقبوضات کی پوری پوری واپسی کے لئے کوشش کر رہا تھا اس کا خاندان اور خصوصاً اس کی ماں نپولین کو بنی نوع انسان کا دشمن سمجھتی تھی۔ انگلستان کے گماشتے روسیوں کو تجارتی آزادی کا اعلان کرنے کے لئے برابر بھڑکا رہے تھے۔ اور یورپ کے تین فاضل اور لائق ترین مدبر اسکندر کو فرانس سے لڑنے پر مجبور کر رہے تھے۔ یہ تین مدبر اسٹین جس کو نپولین نے پرشیا کے بادشاہ سے حکماً برخاست کرایا تھا پوزوڈی بورگو جو نپولین کو اس کے شباب سے جانتا تھا اور جس سے وہ اپنے ذاتی دشمن کی حیثیت سے نفرت کرتا تھا اور نیسل رو۔ جو ایک چلتا ہوا اور میٹرنچ کا گہرا دوست مشہور ہے۔ تھے۔

کیسل ریا کی پالیسی

اگر انگلستان سوئڈن کے ولی عہد پرنس برنا ڈوٹی کے ذریعہ سے براہ راست مداخلت نہ کرتا تو ممکن تھا کہ یہ ذاتی اور سیاسی وجوہات جنگ کا باعث نہ ہوتے۔ جنوری ۱۸۱۲ء میں لارڈ کیسل ریا عہدہ پہ پھر واپس آیا۔ اس نے

نہ صرف جزیرہ نما میں ویلنگٹن کو کمک پہنچا کر بلکہ براعظم کے حکمرانوں کو امداد دیکر نپولین کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کی کوشش کی۔ اس لئے اس نے براعظم کی تین مخصوص سلطنتوں میں نپولین کے خلاف نیا اتحاد قایم کرنے کی کوشش کرنے کے لئے تین مدبر بھیجے۔ یعنی اپنے بھائی سر چارلس اسٹی ورٹ کو سفیر بناکر برلن لارڈ ایبرڈین کو وائنا اور لارڈ کیتھ کرٹ کو پطرز بورغ بھیجا۔ لارڈ کیتھ کرٹ ایک منتخب فوجی افسر تھا اس نے نہایت زور کے ساتھ اسکندر کو اعلان جنگ کرنے پر مجبور کیا روسی فوج کی ترتیب میں مدد دینے کے لئے وہ اپنے ساتھ چند انگریز افسر لے گیا تھا جن میں سر رابرٹ ولسن زیادہ مشہور ہے کیسل ریانے براہ راست نہیں بلکہ سویڈن کی معرفت شہنشاہ اسکندر پر اثر ڈالا۔ برناڈوٹ نے پرنس رائل منتخب ہوجانے کے بعد انگلستان کے خلاف سویڈن میں براعظمی ناکہ بندی کو جاری کیا تھا لیکن اس کو فوراً معلوم ہوگیا کہ یہ پالسی اس کے نئے ملک کے لئے تباہی کا باعث تھی۔ چنانچہ وہ انگلستان کے ساتھ معاہدات کرنے پر مائل ہوا۔ نپولین کی مخالفت بذات خود نہ کر سکنے کے باعث برناڈوٹ نے روس اور انگلستان کے درمیان ثالث بنکر کام کیا اور اپریل ۱۸۱۲ء میں اس نے آبو پر اسکندر کے ساتھ ایک خفیہ عہد نامہ کیا جس کی رو سے سویڈن نے فن لینڈ سے اپنا ہر قسم کا دعوی اس شرط پر اٹھا لیا کہ روس اس کی بجائے ناروے دلادینے کا وعدہ کرلے۔ انگلستان اور روس دونوں نے اس تجویز کو پسند کیا فریڈرک ششم والی ڈنمارک نے جو ۱۸۰۸ء میں اپنے باپ کرسچین ہفتم کا جانشین ہوا تھا ۱۸۰۷ء میں ڈنمارک کا بیڑہ چھن جانے کے بعد نپولین سے دلی اتحاد قایم کیا تھا اور اسکندر نے آبو پر برناڈوٹ کو نہ صرف یہ امید دلائی تھی کہ فرانسیسیوں کے خلاف کامیاب لڑائی کی صورت میں اس کو تمام ڈنمارک ملجائیگا۔ بلکہ یہ بھی امید دلائی کہ اس کے خدمات کے صلہ میں ممکن ہے کہ آخر کار اس کو فرانس کا تخت دیدیا جائے۔ ترکی میں انگریزی اثر کا نتیجہ سویڈن میں انگریزی مداخلت کے اثر سے کسیطرح کم اہم نہ تھا۔ کیونکہ انگریزی وساطت سے مئی ۱۸۱۲ء میں بکاریسٹ کا صلحنامہ ہوا جس کی وجہ سے روسی شہنشاہ اپنی تمام فوجی طاقت نپولین کے مقابلہ میں یکجا کرسکا۔

پرشیا اور ہارڈن برگ کی وزارت

فرانس اور روس کے درمیان ابھی آسٹریا پولینڈ اور پرشیا باقی تھے۔ اگرچہ نپولین کے مقبوضات سمندر کے کنارہ کنارہ براہ راست لیوبیک تک پھیلے ہوئے تھے لیکن اس نے اصل جرمنی کو جو ایلب اور اوڈر کے درمیان میں

واقع ہے ملحق کرتے یا شہنشاہ اہل فرانس اور شاہ اطالیہ کے ساتھ ساتھ شہنشاہ جرمنی کا خطاب اختیار کرنے کی جیساکہ پرنس پرامیسٹ ڈیلبرگ نے تجویز کیا تھا جرأت نہ کی تھی۔ تاہم اتحاد رائن اور سلطنت ویسٹ فیلیا قائم ہو جانیکی وجہ سے اہل جرمن اسقدر اس کے زیر اثر تھے کہ فوجی حیثیت سے اسے اس کی مملکت کا ایک حصہ سمجھا جاسکتا تھا۔ تاہم آسٹریا پولینڈ اور پرشیا زیادہ خود مختار تھے۔ اور نپولین نے روس پر حملہ کرنے کا قصد کر کے سب سے پہلے ان کی عملی مدد حاصل کرنی چاہی۔ شہنشاہ فرانسس نے ویگرام کی مہم کے بعد مخالفت کا خیال چھوڑ دیا تھا۔ وہ روسیوں سے ڈرتا تھا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔ نپولین اس کا داماد تھا اور وہ اس کی خواہشات کی مخالفت کرنا نہ چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے کافی رضامندی کے ساتھ وعدہ کر لیا کہ فرانیسی حملہ کے ٹھیک جنوب میں آسٹروی فوج بھی روس پر حملہ کریگی۔ وارساکی ڈچی کلاں میں اہل پولینڈ اپنے گرانڈ ڈیوک بادشاہ سکسنی کی بہت کم پروا کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ نپولین کے ذریعہ سے ان کو کامل خود مختاری حاصل ہوگی۔ اور اپنے قدیم دشمن روسیوں پر حملہ کرنے کے خیال سے خوش تھے۔ پرشیا میں معاملات کی صورت زیادہ پیچیدہ تھی۔ ہرچند سلطنت چھوٹی رہ گئی تھی۔ مگر اسٹین اور اسکورن ہورسٹ کی اصلاحوں نے ایک قومی احساس پیدا کر دیا تھا جس سے ابھی فرانیسی سپاہیوں پر جو پرشیا کے قلعوں پر قابض تھے حملہ کرنیکا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا تھا۔ خود اسٹین نپولین کے حکم سے پرشیا سے نکال دیا گیا تھا۔ مگر اس کے جانشین ہارڈن برگ نے اس کے کام کو اختتام پر پہنچایا اور یہ کہنا کافی ہے کہ ۱۸۱۰ء میں جب ہارڈن برگ دوبارہ اسٹیٹ چانسلر مقرر ہوا تو اس نے ۱۸۰۶ء کی طرح ادارۂ خارجہ کا کام نہ لیا بلکہ وزارات مالیات و فانگی کا عہدہ قبول کیا۔ وہ ہارڈن برگ ہی تھا جس نے ۱۸۱۰ء میں امرا پر محصول لگایا اور اسٹین کی مجوزہ جمہوری جماعتوں کو کسی قدر عملی صورت میں لایا وہ ہارڈن برگ ہی تھا جس نے ۱۴ جنوری ۱۸۱۱ء کو ٹیوٹونک آرڈر کو شکست کر کے اس کے مقبوضات کو قومی سلطنت کا جزو قرار دیا اور جس نے اور ستمبر ۱۸۱۱ء کو اسٹین کے زرعی غلامی کے قانون کی تنسیخ کے عملی اور منطقی نتیجہ پر عمل کیا اور کاشتکاروں کو حق دیا کہ وہ اپنے مالکوں کو اپنی زمین کا ایک تہائی حصہ بدلہ [illegible] کی معافی لیاقت اور حق غلامی کے بدلہ میں دیکر خود دو تہائی کے قطعی مالک بن سکیں۔

ہارڈن برگ کا نہایت پرجوش مددگار ولیم وان ہمبلٹ تھا جس طرح اسٹین اور

ہارڈن برگ نے نظام جاگیری منسوخ کرکے اور قانون کی نگاہوں میں ہر شخص کو برابر قرار دیکر پرشیا میں انقلاب فرانس کا کام کیا اسیطرح ولیم وان ہمبلٹ نے قومی تعلیم کا طریقہ جاری کیا جو بہت سی باتوں میں نپولین کے فرانس میں قائم کردہ طریقہ تعلیم سے ملتا جلتا تھا۔ اسنے محکمہ تعلیمات میں بہت سی اصلاحیں کیں۔ یہ طریقہ جامعہ برلن (یونیورسٹی) کی ماتحتی میں تھا ٹلسٹ کے صلحنامہ کی رو سے شہر ہالے کی علیحدگی کے باعث پرشیا کو وہاں کی یونیورسٹی نکل جانیکا نہایت سخت نقصان پہونچا تھا۔ کونگسبرگ اگرچہ کانٹ کی وجہ سے مشہور ہوگیا تھا مگر ہالے کی جگہ لینے کے لئے تخفیف شدہ سلطنت کے مرکز سے بہت دور تھا اسلئے نیا قومی جوش نئی برلن یونیورسٹی کے گرد مجتمع ہوگیا اور جرمنی کے علمائے تمام گوشوں سے وہاں آگئے۔ سیوگنی فشٹے ولف بٹ مین پونچ شلیر میشر اور نی بوہر علامہ مقرر ہوئے۔ اور نہ صرف پرشیا کو بلکہ تمام جرمنی کو دنیائے تخیل میں ایک قابل قدر نمایندہ ملگیا۔

پرشیا کے حیاتہ الثانیہ میں بادشاہ فریڈرک ولیم ثالث نے اسٹین اور ہارڈن برگ کی اصلاحوں کو قبول کرلیا۔ غیر جانبداری کے قدیم میلان کی جگہ اب وہ فرانسیسیوں سے بدلہ لینے کا خواہشمند تھا۔ جولائی ۱۸۱۰ء میں اس کی وطن پرستانہ وجہ ملکہ لوئی مرگئی اس کی موت نے اس کے جذبات کو اور زیادہ برانگیختہ کردیا۔ تاہم ۱۸۱۲ء میں اس نے روس کی طرفداری سے انکار کردیا۔ شہنشاہ اسکندر نے فرانسیسیوں کو حملہ کرنے کی اجازت دینے کے متعلق اپنی حکمت عملی اور اسطرح نپولین کو اس کے مرکز سے دور ہٹا دینے کے متعلق اپنا ارادہ ظاہر کردیا۔ مگر فریڈرک ولیم نے محسوس کیا کہ وہ شہنشاہ اہل فرانس کی کھلم کھلا مخالفت کرنے کے لئے کافی طور پر طاقتور نہیں ہے۔ اس کے قلعہ جات پر قبضہ کرکے اس کو مجبور بھی کیا گیا چنانچہ ۲۴ر فروری ۱۸۱۲ء کو اس نے نپولین کے ساتھ مدافعت اور حملہ کرنے کا ایک عہدنامہ کرلیا اس عہدنامہ کی رو سے پرشیا کو روس پر حملہ کرنے والی فرانسیسی فوجوں کو جو اس کے مقبوضات سے گزریں صرف رسد ہی بہم پہونچانی نہ تھی بلکہ انکے ساتھ لڑنے کے لئے (۲۰۰۰۰) ہزار سپاہیوں کی ایک فوج بھی بھیجنی لازم تھی۔ اسکندر اس طرز عمل سے ناخوش ہوا وہ جانتا تھا کہ پرشیا آپ اپنی مدد نہیں کرسکتا۔ وہ اس مجبور بادشاہ کا مخلص دوست تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ پردے کے اندر نہ صرف پرشیا بلکہ تمام جرمنی فرانسیسیوں کے خلاف غصے کی آگ سے مشتعل ہے اور ۱۸۱۲ء میں جبکہ لڑائی نزدیک تھی اس نے جرمنی

کے قومی احساسات کو برانگیختہ کرنے والے مشہور پرشوی وزیر اسٹین کو جرمنی کے متعلق پالیسی میں اپنا اصلاح کار اور مددگار بنا لینے کے لئے آسٹریا سے جہاں وہ جلاوطنی کی حالت میں مقیم تھا بلوایا۔ بغیر اعلان جنگ کئے ہوئے اس نے انگلستان سے مراسلت شروع کی اور نپولین نے ایک بڑی فوج وِسچولا کے کناروں پر جمع کی۔ مئی ۱۸۱۲ء میں کمان لینے کے لئے وہ جرمنی میں داخل ہوا اور ڈریسڈن پر پرشیا کے بادشاہ اور شہنشاہ آسٹریا سے ملاقات کی۔

روس پر حملہ مئی ۱۸۱۲ء

۳۲۵۰۰۰ سپاہیوں میں جن کے ساتھ اس نے دریائے نیمن کو عبور کیا اور روس پر حملہ کیا صرف ۱۵۵۰۰۰ فرانسیسی تھے۔ باقی ماندہ غیر ممالک کی فوجیں تھیں۔ بائیں جانب اس نے پرشیا کی فوجوں اور ویسٹ فیلیا اور پولینڈ کی کچھ فوجوں کے ساتھ مارشل میکڈانلڈ کو ریگا پر حملہ کرنے اور پیٹرزبورغ کی جانب بڑھنے کے لئے اس امید پر روانہ کیا کہ شاید برناڈوٹ اور سویڈن کی فوجیں وہاں اس سے ملجائیں۔ داہنی جانب آسٹروی مددگار فوج اس کے ساتھ تھی وہ اپنی فوج قلب کے ساتھ لیتھونیا میں بڑھا۔ اس صوبہ پر قبضہ کر کے نپولین نے نیمر کو عبور کیا اور ۱۷ اگست کو باوجود ۰۰۰۰ ۴ روسی سپاہیوں کی فوج کے جو شہر کی حفاظت کے لئے موجود تھی اس نے اسمولینسک پر قبضہ کر لیا اور اس کے بالکل داہنی جانب جو آسٹروی فوج پرنس سوارٹ زن برگ کی ماتحتی میں تھی اسے روسی افواج نے جو بکاریسٹ کے صلحنامہ کے بعد آزاد کر دیگئی تھی روک لیا۔ روسی جنرل برکلے ڈی ٹولی اور بگریشن جو قلب میں تھا استقلال کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے۔

اس فوجی پالیسی نے بہت جلد فرانسیسی فوج کی خوبیوں اور تعداد کو کم کر دیا کیونکہ وہ اپنے مرکز سے بہت دور جا پڑی تھی۔ اور ایک ویران ملک میں پہونچ گئی تھی۔ جہاں کاشتکار اور چھپکر لڑنے والے ان کو پریشان کرتے تھے۔ اور مراسلت قائم رکھنے کے لئے بڑے بڑے فوجی دستوں کی ہر وقت ضرورت رہتی تھی۔ شہنشاہ اسکندر نے اس پالیسی کو پسند کیا تھا اور جب روسی فوج واپس ہوئی تو رعایا نے اپنے گاؤں چھوڑ دیئے جیسا کہ ۱۸۱۰ء میں میسنا کے حملہ کے زمانہ میں پرتگالیوں نے کیا تھا۔ لیکن روسی سپاہی اس مدبرانہ رجعت سے ناخوش ہوتے تھے شہنشاہ اسکندر نے اپنی دارالسلطنت کی خاطر جنگ کرنیکا ارادہ کر لیا تھا۔ اس لئے برکلے ڈی ٹولی کی جگہ کٹوزاف مقرر کیا گیا اور روسی فوج یکایک موسکوا کے کناروں پر پہونچ گئی۔

بورو ڈینو کی لڑائی ۷ ستمبر ۱۸۱۲ء

۷ ستمبر کو وہاں ایک نہایت خوفناک لڑائی وقوع میں آئی جو بوروڈینو کے نام سے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ روسیوں کے ۵۰۰۰۰ ہزار سپاہی ضائع ہوئے۔ جن میں جنرل بیگریشن شامل تھا اور یہ یقینی امر ہے کہ ۳۰۰۰۰ ہزار سے زیادہ فرانسیسی سپاہی کام آئے۔ پھر بھی فرانسیسی نقصان نسبتاً زیادہ ہوا کیونکہ نپولین کمک کی پہونچ سے بہت دور تھا اور روسی اپنی مرزبوم میں لڑ رہے تھے۔ ۱۴ ستمبر کو فرانسیسی فوج نے ماسکو پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶ کو اتفاقیہ طور پر یا قصداً روسی دارالسلطنت میں آگ لگ گئی۔ یہ آگ تین دن اور تین راتوں تک نہایت شدید رہی اور ۴/۵ سے زیادہ شہر کا حصہ قطعی تباہ ہو گیا۔ شہنشاہ اسکندر نے اس موقع پر سچے دل سے یا محض دفع الوقتی کے لئے نپولین سے مراسلت شروع کر دی۔ اور اس گفت وشنید میں اتنا وقت نکال دیا کہ شہنشاہ نپولین آگے نہ بڑھ سکا اور خطرے میں گرفتار ہو گیا۔ ۱۵ اکتوبر کو نپولین نے مراسلت کی بے سودی اور تضیع اوقات کو دیکھکر ماسکو سے کوچ کر دیا۔ موسم سرما جلد شروع ہو گیا تھا شدید برف باری ہو رہی تھی۔ اسمولینسک پہونچ کر معلوم ہوا کہ وہاں جسقدر رسد جمع تھی سب ضائع ہو چکی ہے واپس ہونیوالی فوج پر جو کمال بے ترتیب تھی نہ صرف روسی سپاہی بلکہ اپنے گھروں کو واپس ہونیوالے کاشتکار بھی حملہ کرتے تھے۔ مارشل نے نے اس رجعت کو انجام پر پہونچایا اور اس صلہ میں "بہادر بہادراں" کا خطاب حاصل کیا۔ نپولین یہ اطلاع پاکر کہ اس کے خلاف جنرل میلٹ کی ایک سازش کا پیرس میں انکشاف ہوا ہے واپس ہونیوالی فوج سے ابتدائی دسمبر میں علیحدہ ہو گیا۔ اس کی روانگی کے بعد ہی سردی بھی بڑھ گئی پسپائی نے گریز کی صورت اختیار کی موراٹ کل فوج کو یکجا نہ رکھ سکا اور ۵۵۰۰۰۰ فرانسیسی سپاہیوں میں سے جنہوں نے روس پر حملہ کیا تھا صرف معدودے چند نیمن کو دوبارہ عبور کر سکے۔

جزیرہ نما کی مہم ۱۸۱۲ء

جب نپولین ایک فوج کو روس میں ضائع کر رہا تھا۔ ولنگٹن دوسری فرانسیسی فوج کو ہسپانیہ میں شکست دے رہا تھا مارمونٹ جو مسینا کی جگہ مقرر ہوا تھا جنوری میں سوئی ڈاڈ روڈریگو اور اپریل میں بیڈاجوز کی فتوحات کو نہ روک سکا اور بہت سی پیچ در پیچ فوجی ترکیبوں کے بعد اس نے بالآخر ۲۲ جولائی ۱۸۱۲ء کو ولنگٹن کے حملہ کی تاب نہ لاکر سلامانکا پر شکست کھائی ولنگٹن کو پوری فتح حاصل ہوئی

جوزف بوناپارٹ کو میڈرڈ خالی کرنا پڑا۔ اور اندلس سے اپنی تمام فوجیں ہٹا کر ایبرو کے پیچھے پناہ گزیں ہوا۔ ویلنگٹن نے ۱۲ اگست کو میڈرڈ پر قبضہ کر لیا اور اب اپنی پوری فوج لیکر پھر برجوز پر دھاوا کیا۔ پر جوز نے اس کے تمام حملوں کو روکا۔ انگریزی پرتگالی فوج کو ایک مرتبہ پھر پرتگال میں واپس آنا پڑا۔ اور جوزف بوناپارٹ آخری مرتبہ اپنی دارالسلطنت میں واپس آیا۔ اس مہم کے اثنا میں لارڈ ولیم بینٹینک سے جو صقالیہ میں انگلستانی فوج کی کپتان کر رہا تھا ہسپانیہ کی مشرقی ساحل پر فوجیں بھیجکر دشمن کی توجہ منقسم کرنے کی درخواست کی گئی لیکن اس کا انتظام ٹھیک نہ ہوا۔ سرجان مرے کو ٹیرےگونا سے فرار ہونا پڑا۔ اور آئندہ تاریخوں میں خود لارڈ ولیم بینٹنگ شوشیت کی فوج کو جو ایلیکنٹی پر تھی پیچھے نہ ہٹا سکا۔ سلمانکا کی فتح اس امر کا ثبوت تھی کہ جوزف بوناپارٹ کا تخت نہایت کمزور بنیاد پر قائم ہے۔ اس وجہ سے اس کو میڈرڈ چھوڑنا اور تمام جنوبی ہسپانیہ خالی کرنا پڑا۔ انگلستانی وزرا کی فوجی پالسی بالکل صحیح تھی اور اگرچہ واقعہ سلمانکا فرانسیسی فوج کی روس میں بربادی کے مقابلہ میں کچھ نہ تھا مگر فرانسیسی فوجی طاقت کی روزافزوں کمزوری اس موقع پر عیاں ہوگئی۔

پرشیا کا اعلان جنگ ۱۷ مارچ ۱۸۱۳ء

فرانسیسیوں کی واپسی اور نیمن سے ان کے گذرنے نے پرشیا کو اس قابل کر دیا کہ وہ فرانس کے اتحاد کا پردہ اٹھا دے۔ پرشوی مددگار فوج جس میں ۱۸۰۰۰ ہزار سپاہی تھے جو مارشل میکڈانلڈ کی کمان میں دی گئی تھی اور ریگا کا محاصرہ کرنے میں مشغول تھی۔ نپولین کو امید تھی کہ بائیں جانب کی اس فوج سے برناڈوٹی معہ اہل سویڈن کی فوج کے ملجائیگا۔ لیکن جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے سویڈن کی ولیعہدی قبول کر کے برناڈوٹی اپنی فرانسیسی قومیت کو فراموش کر چکا تھا۔ اس کا پہلا خیال یہ تھا کہ وہ فنلینڈ کی جگہ حاصل کرنے کے لئے نوروے کو فتح کر کے سویڈن میں ہر دلعزیزی پیدا کرے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ خود نپولین کا جانشین بننے کی امید بھی چھپی ہوئی تھی اس نے شہنشاہ اسکندر سے اپنے ابتدائی مراسلت میں نپولین کے خلاف اتحاد میں شامل رہنے کے معاوضہ میں نوروے کے خلاف فوج کشی کرنے کیلئے روسی افواج کی امداد طلب کی تھی۔ جب اسکندر نے قطعی جواب دینا نہ چاہا تو برناڈوٹی نے اپنے قدیم آقا سے جون ۱۸۱۲ء میں درخواست کی اور روس پر حملہ کرنیکے وقت فرانسیسیوں کو مدد دینے کا وعدہ کر لیا اور اس شرط پر کیا کہ نپولین نوروے پر اسکا قبضہ کرا دینے کا وعدہ کرے۔ لیکن شہنشاہ فرانس اپنے قدیم مارشل سے کوئی صاف عہد و پیمان کرنا

نہ چاہتا تھا بلکہ اس کا خیال تھا کہ مبہم وعدوں کی صورت میں وہ پطرز بورغ پر قبضہ حاصل کرنے میں کام آئیگا۔ برنا ڈوٹی اس لئے مجبوراً غیر جانبدار رہا اور میکڈانلڈ بغیر سویڈن کی موعودہ امداد کے ریگا سے آگے نہ بڑھ سکا ماسکو سے اصلی فرانسیسی فوج کی واپسی نے میکڈانلڈ کو بھی واپسی پر مجبور کر دیا۔ اس کی واپسی کے میں پرشوی مددگار فوج نے بھی جو جنرل یورک کی کمان میں تھی علیحدگی اختیار کر لی اور جنرل مذکور نے ۳۰ دسمبر ۱۸۱۲ء کو ٹوروجن کے عہدنامہ پر دستخط کر دئے۔ جس کی رو سے اس نے بغیر صاف طور پر روسیوں سے ملے ہوئے فرانسیسیوں کا ساتھ چھوڑ دیا میکڈانلڈ ویسٹ فیلیا اور پولینڈ کے سپاہیوں کے ساتھ باعافیت تمام روس سے واپس آیا اور باقیماندہ اصلی فوج سے ملگیا۔ لیکن یورک کی علیحدگی آیندہ واقعات کی پیش خیمہ تھی۔ اسٹین نے مشرقی پرشیا کی ریاستوں کو کونگسبرگ پر بلایا۔ اہل پرشیا بڑی بڑی جماعتیں قایم کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور فرانسیسی فوج جس کا تعاقب روسی فوجیں اور رینئے دشمن کر رہے تھے وسچولا کے پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہو گئی۔

فریڈرک ولیم والی پرشیا نے آخر کار اپنی غیر جانب داری کو شکست کر دیا اور اس نے ۷ فبروری ۱۸۱۳ء کو اسکورن ہورسٹ کی ترتیب کردہ فوج کو طلب کر کے لینڈوہیر اور لینڈسٹرم کو افواج میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا۔ ۲۷ فروری کو اسنے روس کے ساتھ کیلش کا عہدنامہ کر کے اس کو مدد دینیکا وعدہ کیا اور ۱۹ مارچ کو فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان کر کے اپنے دوست اسکندر سے اس کے صدر مقام پر پہونچکر ملگیا اور اختتام جنگ تک اس کے ہمراہ رہا۔ پرشوی جوش زوروں پر تھا اور ہر شہر اور ہر ضلع سے فوجیں امنڈ امنڈ کر آ رہی تھیں۔ شکستہ فرانسیسی فوجیں جو اب یوجین ڈی بیوہارنس کی کمان میں تھیں ڈنزگ اسٹین اور دیگر مخصوص پرشوی قلعوں میں طاقتور محافظ فوجیں چھوڑ کر پہلے اوڈر اور پھر ایلب کے پیچھے ہٹ گئیں۔ داہنی جانب کی روسی فوج نے نہایت جوش وخروش سے تعاقب کیا۔ فرانسیسیوں کو برلن سے بھگانے کے بعد روسی جرنلوں چرنشیو اور ٹیٹنبورن نے ہیمبرگ پھر کر لیا۔ پرشیا کی نئی زندگی اور فرانسیسیوں کی تعجیل واپسی نے برنا ڈوٹی کو اتحادیوں کا ساتھی بنا دیا وہ بالٹک کو عبور کر کے اور ۱۲۰۰۰ ہزار سویڈش سپاہیوں کے ساتھ جرمنی میں داخل ہوا۔ فرانس کے خلاف بادشاہ پرشیا کے اعلان جنگ کا پرجوش خیر مقدم ہوا اور دو پرشوی فوجیں تیار

ہوگئیں ایک فوج بولو کی ماتحتی میں اہل سویڈن اور روسی فوج کے میمنہ کے ساتھ لڑنے اور برلن کی حفاظت کے لئے تھی۔ ایک فوج بلوشر کی ماتحتی میں بمقام سلیشیا دوسری حملہ آور روسی فوج کے میسرہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے مقرر تھی مئی میں کٹوز اف کی وفات کے بعد دوسری فوج کا سپہ سالار بر کلے ڈی ٹولی مقرر ہوا تھا پروٹ جنسٹن روسی مددگار فوج کا کمانیر تھا

۱۸۱۳ء کی پہلی مہم

۱۸۱۳ء کے موسم بہار میں نپولین نئے اتحادیوں کے مقابلہ کے لئے جرمنی کو روانہ ہوا۔ اس کے ویسٹ فیلوی بویروی اور سیکسنی اتحادی ہنوز وفادار رہے۔ اور اپنی مددگار فوجوں میں اضافہ کرکے لائے۔ نپولین نے اپنی مدد کیلئے ہالینڈ اور شمالی جرمنی کے قلعوں پر متعینہ سپاہیوں کو بھی بلا لیا۔ اور ایک بڑی تعداد میں نئے رنگروٹ بھرتی کئے جو باوجود اپنی کم عمری اور ناتجربہ کاری کے فوراً جرمنی بھیجدئے گئے ۲۵۰۰۰۰ سپاہیوں کے ساتھ جن کی تعداد آخر میں ۳۰۰۰۰۰ تک پہونچ گئی تھی اس نے سیکسنی پر حملہ کیا ۲ رمئی کو لٹزن یا گروس گورشن پروٹ جنسٹن کو شکست دی اسکا دوست مارشل بیریئر کام آیا اور اسکورن ہورسٹ نہایت سخت زخمی ہوا۔ لیکن سیکسنی پر نپولین کا دوبارہ قبضہ ہوگیا۔ اس نے سلشیا کی جملہ متحدہ فوج کو بوٹسزن پر ۲۰ رمئی کو شکست دے کر ڈریسڈن پر اپنا صدر مقام قائم کیا۔ اسی اثناء میں واندہم نے ہمبرگ پر دوبارہ قبضہ کرلیا تھا۔ ہمبرگ کو مدافعانہ مقابلہ کے لئے تیار کرکے وہ خود شہنشاہ سے سیکسنی میں آملا۔

پلیسوٹز کا عہدنامہ متارکہ جون ۱۸۱۳ء

ان سخت لڑائیوں کے بعد جانبین آرام کے خواہشمند تھے ۴ رجون کو پلیسوٹز کا عہدنامہ متارکہ ہوا اور یہ بھی طے پایا کہ صلح کے ممکن ہونے نہ ہونے پر غور کرنے کے لئے پریگ میں ایک کانگریس منعقد ہو۔ فیصلہ کے لئے سب سے زیادہ اہم مسئلہ آسٹریا کا آئندہ طرز عمل تھا۔ جانبین اسکی عملی امداد کے حصول کی خاطر گرانقدر معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوگئے کیونکہ اس کی مداخلت سے لڑائی کے خاتمہ کا یقین تھا۔ نپولین کا خیال تھا کہ اس کا خسر شہنشاہ فرانسس اسکا ساتھ دیگا اور ایک آسٹروی فوج اس کی مدد کو آئے گی۔ وہ جانتا تھا کہ آسٹریا کو پرشیا سے موروثی نفرت ہے۔ اس لئے بھی اس کو اطمینان تھا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے خسر سے وعدہ کرچکا تھا کہ وہ اس کی عملی مدد کے معاوضہ میں نہ صرف صوبہ جات الیریا کو واپس کردیگا۔ بلکہ تمام سلیشیا جو فریڈرک اعظم نے میریا تھریسیا سے چھین لیا تھا۔ واپس دلوادیگا۔

نپولین اس درجہ اپنی امیدوں پر یقین رکھتا تھا کہ اس کو اسکندر کی پچھلی طاقات کے بھروسہ پر اس کی جانب سے مطلق شبہ نہ ہوا۔ اس کو امید تھی کہ پولینڈ دینے کے وعدہ پر وہ اس کے روس پر حملہ کرنے کو معاف کر دیگا غرضکہ ان انتظامات کے ساتھ وہ پرشیا کو برباد کرنا چاہتا تھا۔ نپولین کی تجویز تھی کہ سلطنت پرشیا کو قطعی فنا کر دیا جائے۔ اور سلطنت ویسٹ فیلیا کو اوڈر تک بڑھا دیا جائے۔ ان شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ نپولین کسقدر غلط فہمیوں میں گرفتار تھا۔ اگرچہ شہنشاہ فرانسس کی بیٹی نپولین کی بیوی تھی لیکن وہ ان ذلتوں کو جو آسٹریا نے اٹھائی تھیں فراموش نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے اپنے جذبات کو ایک آسٹروی کی حیثیت سے پدرانہ جذبات پر غالب رکھا۔ روس پر حملہ نے شہنشاہ اسکندر کو غفلت سے چونکا دیا اور اب وہ شہنشاہ فرانس کو اسقدر شبہہ کی نگاہ سے دیکھنے لگا جسقدر اس کو اسپر پہلے اعتماد تھا چنانچہ اس نے پرشیا کے بادشاہ سے دوستی قائم کر کے اس کے تمام مقبوضات واپس دلانے کا وعدہ کر لیا۔

ریچن بیک کا عہدنامہ ۱۷ رجون ۱۸۱۳ء

اس اثنا میں آسٹریا اور روس اور پرشیا کے حکمرانوں نے ۱۷ جولائی ۱۸۱۳ء کو ریچن بیک میں ایک عہدنامہ لکھا۔ جس کی رو سے آسٹریا نے ثالث کی حیثیت سے وعدہ کیا کہ اگر فرانس اس کے مجوزہ شرائط صلح کو نامنظور کریگا تو وہ خود اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔ اس طرز جدید کے باعث آسٹریا کو جنوبی جرمنی ریاستوں سے مراسلت کرنے کا پورا پورا اختیار دیا گیا اور فرانس کے خلاف جرمن قومی احساس کو برانگیختہ کرنے کا خیال جس کی اسٹین نے نہایت زور سے حمایت کی تھی ترک کر دیا گیا۔ میٹرنچ قومی تخیل کو پسند نہ کرتا تھا۔ اور اس میں انقلاب فرانس کے جوش کا اثر مضمر پاتا تھا اور اس کا نتیجہ آسٹریا کے حق میں مضر سمجھتا تھا۔ پرشیا کی برانگیختگی میں کامیابی ہوئی۔ لیکن اگر وہ جرمنی میں پھیلتی تو اسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ پرشیا کی ماتحتی میں ایک متحد جرمن سلطنت قائم ہو جاتی۔ جسکا نتیجہ آسٹریا کے لئے نقصان رساں تھا۔ اسٹین اور وطن پرست اہل جرمنی کی جانب سے جو مثال ہسپانیہ کی پیش کی جاتی تھی اس کے دو پہلو تھے اگرچہ نپولین کے خلاف برانگیختہ کر کے کل قوم ہتیار بند کر دی گئی تھی لیکن اس میں انقلابی خیالات کا پیدا ہو جانا بھی لازمی تھا شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم دونوں ان دلائل کی اہمیت کو بخوبی محسوس کرتے تھے

چنانچہ قوم کو برانگیختہ کرکے آمادہ پیکار کرنے کے بجائے اتحاد قائم کرکے جنگ کے پرانے طریقہ کو مناسب سمجھا گیا۔ اس حالت میں نپولین کی تجویز کا کچھ خیال نہ کیا گیا بلکہ یہ طے ہوا کہ نپولین فرانس کی قدرتی حدود رائن اور الپس پر قانع رہے۔ ہسپانیہ بوربونوں کو واپس ہو۔ کنفیڈریشن آف رائن کو اپنی ماتحتی میں نہ رکھے۔ پوپ کو روما چلے جانے کی اجازت دی جاوے۔ مورا کو نیپلس میں اور جروم کو ویسٹ فیلیا کے تخت پر قابض رکھا جاوے۔ یہ پیش کردہ شرائط کسی طرح فرانس کے لئے برے نہ تھے اگرچہ اتحادیوں کی فوجی حالت دیکھتے ہوئے حق بجانب نہیں کہے جا سکتے تھے۔ میٹرنخ جو جامع تھا اس وقت آسٹریا کے ہاتھ میں معاملات کی کنجی ہے ان شرائط کو لیکر نپولین کے صدر مقام ڈریسڈن پر پہونچا۔ اور شہنشاہ کو اطلاع دی کہ اگر یہ شرائط منظور نہ کئے گئے تو آسٹریا اس کے خلاف اتحاد میں شامل ہو جائیگا لیکن نپولین نے شرائط مذکور کو بہ حقارت نامنظور کردیا کیسلریا نے انگلستان کے سفیر لارڈ ایبرڈین کی معرفت آسٹریا کو پوری مالی امداد دینے کا وعدہ کیا اور یکم اگست ۱۸۱۳ء کو شہنشاہ آسٹریا نے نپولین کی جانب سے انکار کی صورت میں مع ۲۰۰۰۰۰ سپاہیوں کے اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو جانے کا صاف صاف وعدہ کرلیا۔ یہ کانگریس پراگ میں منعقد ہوئی۔ کولنکورٹ فرانسیسی سفیر کے اس بیان پر کہ اس کو فرانس کے مجوزہ شرائط قبول کرنے کا اختیار نہیں ہے ۱۲ اگست کو آسٹریا نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔

آسٹریا کا اعلان جنگ

۱۴ اگست کو جب بوجہ تاخیر معاملہ ہاتھ سے نکل چکا تھا نپولین نے شرائط قبول کرنے کا اعلان کیا۔ مگر اس کو یہ جواب دیا گیا کہ اس کو حکمرانوں سے رجوع کرنا چاہیے فی الحقیقت لڑائی ناگزیر تھی چنانچہ پلیسوڑ کا متارکہ ختم ہوگیا۔

جرمنی کی دوسری مہم ۱۸۱۳ء

آسٹریا کی مداخلت نے نپولین کو نہ صرف ایک امکانی اتحاد سے محروم کردیا بلکہ سکسنی میں اس کی فوج کو خطرہ میں ڈال دیا۔ کیونکہ ایک مضبوط آسٹروی فوج شہزادہ چارلس دون سوارٹ زن برگ کی کمان میں بوہیمیا میں جمع ہو رہی تھی۔ تاہم شہنشاہ اہل فرانس نے ہٹنے سے انکار کردیا اور ۳۰۰۰۰۰ لاکھ سپاہی لیکر باوجود دشمنوں کی کثیر التعداد کے اتحادیوں کا

مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اتحادیوں کے لئے مہم کا نقشہ موریو نے بنایا تھا جس کو امریکہ چھوڑنے اور زار روس کو اپنے مشورے سے فائدہ پہونچانے کی ترغیب دی گئی تھی روسی فوج کے اسٹاف میں یورپ کا ایک اور نہایت لایق فوجی افسر بھی تھا۔ جو موریو کی طرح پہلے فرانسیسی فوج کا افسر رہ چکا تھا اور جس کا نام جنرل جومینی تھا۔ نقشہ یہ تھا کہ شمال کی جانب سے پرشیا۔ روس اور سویڈن کی ایک ایک فوج بونوچرنشو اور برناڈوٹی کی ماتحتی میں بھیجی جاوے۔ روسیوں کی ایک فوج جو پولینڈ کی فوج کے نام سے موسوم تھی اور بینگسن کے زیر ترتیب تھی مشرق کی جانب سے روانہ کی جاوے۔ سلیشیا سے پرشیوں کی ایک فوج بلوشر کی ماتحتی میں اور روسیوں کی ایک فوج وٹجنسٹن کی ماتحتی میں بھیجی جائے۔ اور سب سے آخر میں سوارٹزنبرگ کی ماتحتی میں آسٹریوں کی ایک فوج ہو اور اسکی مدد کے لئے برکلی ڈی ٹولی کے ماتحتی میں اصل روسی فوج اور روسی دستہ محافظ شاہی گرانڈ ڈیوک کانسٹنٹائن کی ماتحتی میں ڈریسڈن کو بھیجے جاویں۔ لیکن نپولین نے تعجیل عمل کے عام طریقہ کے بموجب پہلے حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور تین فوجیں اوڈینوٹ میکڈانلڈ اور ونڈامی کی ماتحتی میں برناڈوٹی بلوشر اور سوارٹزن برگ کے خلاف روانہ کیں بینگسن پیچھے کی جانب بہت دور تھا اس لئے اس کی طرف سے اندیشہ نہ تھا برناڈوٹی اور بلوشر نے اوڈینوٹ اور میکڈانلڈ کو گروس بیرن اور کاٹزبیک پر ۲۳ اور ۲۵ اگست کو علی الترتیب شکستیں دیں اور سوارٹزنبرگ نے بغیر دوسری فوجوں کا انتظار کئے ہوئے ڈریسڈن پر فرانسیسی مرکز پر حملہ کر دیا۔ ۲۶ اور ۲۷ اگست کو ایک خوفناک لڑائی ہوئی جس میں موریو سخت زخمی ہوا۔ اور نپولین کو فتح حاصل ہوئی لیکن اسکو ایسے شدید نقصانات پہونچے جن کی وہ کسیطرح تلافی نہ کر سکا تین روز بعد اس کو خبر ہوئی کہ ونڈامی کی فوج نے جو سوارٹزنبرگ کی مراسلت منقطع کرنے کیلئے بوہیمیا میں داخل ہو گئی تھی کلم پر برکلی ڈی ٹولی کی ماتحت روسی فوج کی جبراً اطاعت قبول کر لی ہے۔ ڈریسڈن کی لڑائی نے اتحادیوں پر ثابت کر دیا کہ ان کی ایک تنہا فوج بغیر بیرونی امداد کے نپولین کو شکست دینے سے عاجز ہے۔ اس لئے ان کو اپنے نقشہ پر عمل کرنا لازم آیا۔ نپولین نے پھر دوبارہ اپنی محافظانہ حالت سے نکلنے کی کوشش کی اور برلن پر حملہ کر دیا لیکن برناڈوٹی اور بولو نے ۶ ستمبر کو ڈنیوٹز پر مارشل نے کو شکست دیدی جس سے اس کو فوج کی پسپائی کا انتظام کرنا پڑا۔ اس مہم کے پہلے حصہ میں شہنشاہ کو سخت

نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ کلسم کی اطاعت پذیری میں اس کے دس ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا۔ کنٹربیگ اور ڈینوٹز پر اس کے نوجوان سپاہیوں کا دسواں حصہ ہلاک کردیا گیا تھا اور جرمنی کی مددگار فوج قطعی طور پر اس سے علیحدہ ہوگئی۔ جب اتحادیوں کی فوجی ترکیبیں کارگر ہوگئیں اور ان کی فوجیں لائزگ کے چاروں طرف جہاں نپولین واپس ہوکر پہونچگیا تھا جمع ہوگئیں اس وقت نپولین کے پاس ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہیوں سے زیادہ نہ تھے۔ ان کو اپنے سے دوچند تعداد کا مقابلہ کرنا تھا۔ اور پیہم شکستوں سے اس کی ہمت پست ہو رہی تھی۔

ڈریسڈن کی لڑائی کے بعد سوارٹ زنبرگ کی فوج بوہیمیا میں واپس آگئی۔ اور اتحادی حکمرانوں نے آیندہ کے متعلق اپنے طرز عمل کو صاف کرلینے کا ارادہ کیا ان کو یقین تھا کہ کثیر تعداد میں افواج کو جمع کرکے لڑنے میں ان کو نپولین پر پوری پوری فتح حاصل ہوگی۔

ٹوپلٹز کا عہدنامہ ۹ر ستمبر ۱۳ ۱۸ء

۹ ر ستمبر کو ٹوپلٹز کے مشہور عہدنامہ پر دستخط ہوئے اس عہدنامہ میں یہ طے پایا کہ پرشیا اور آسٹریا کی قریب قریب وہی حدود قائم کردیجائیں جو ۱۸۰۵ میں تھیں۔ کانفڈریشن آف رائن کو شکست کردیا جائے۔ اور جنوبی اور مغربی جرمنی ریاستوں کو قطعی خودمختار کردیا جاوے۔ یہ فیصلہ جنوبی جرمنی کے حکمرانوں کے ایک مدت کے تذبذب پر غالب رہا یہ لوگ نپولین کے پیہم ساتھی رہنے کی وجہ سے اتحادیوں کے انتقام کے خوف سے کانپ رہے تھے ان ریاستوں میں بویریا مخصوص طور پر قابل ذکر ہے جس نے ۸ ار اکتوبر کو آسٹریا کے ساتھ ریڈ کا عہدنامہ کرلیا جس کی رو سے بویریا نے ... ۳۶ ہزار سپاہی دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا کہ اس کو پوری معافی دیدیجائے اور اس کو اس کے جملہ مقبوضات کا بادشاہ تسلیم کرلیا جائے۔ اس تدبیر کے ہوتے ہی اتحادیوں نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ نپولین پر حملہ کردیا۔

لیپزگ کی لڑائی ۱۶ تا ۱۹ ر اکتوبر ۱۳ ۱۸ء

تین روز تک سولہ سے ۱۹ ر اکتوبر تک لیپزگ کی خوفناک لڑائی جاری رہی نتیجہ کا علم شروع ہی سے تھا لڑائی کے اثنا میں اگر اہل سکسنی علیحدہ نہ بھی ہوتے تو بھی فرانسیسی فوج کی تباہی یقینی تھی نپولین کی فوجوں کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ وہ بالکل برباد ہوگئیں۔ اور نہایت بے ترتیبی کی حالت میں جرمنی میں ہوکر بھاگیں۔ اس موقع پر میکسیملین جوزف والی بویریا نے جس

نپولین نے بادشاہ بنایا تھا اپنے وعدے کے بموجب نپولین سے اپنی مخالفت کا اعلان کیا اور نہ صرف بیوریرین مددگار فوج کو علیٰحدہ کرلیا بلکہ رجعت کرنے والی فرانسیسی فوج کو بھی روکنے کی کوشش کی

ہناؤ کی لڑائی

۳۰ ر اکتوبر کو ہناؤ کی لڑائی میں باقی ماندہ، فرانسیسی فوج اہل بویریا کے درمیان سے نکل گئی۔ اور آخر کار دریائے رائن کے پار جاکر پناہ لی۔

نپولین کے خلاف جرمنی میں بغاوت ۱۸۱۳ء

لیپزگ کی لڑائی کے بعد تمام وسط یورپ میں فرانسیسوں کے خلاف ایک عام بغاوت شروع ہوگئی۔ خفیہ سوسائیٹیوں نے جو جرمنی میں آزادی کا خیال پھیلانے کے لئے قائم ہوئی تھیں ہر سمت کام کرنا شروع کردیا اور فرانسیسی فوج کی بہت سی منتشر رجمنٹیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرکے مختلف جرمنی فوجوں کا محاصرہ کرلیا۔ فرانسیسی طرز حکومت کے قواعد یک لخت فراموش ہوگئے اور صرف فرانس سے مفتوح ہوجانے کی ذلت کا خیال دلوں میں نمایاں رہا یہ خیالات صرف جرمنی تک محدود نہ تھے۔ بلکہ اہل ہالینڈ نے بھی بغاوت کردی۔ اور ہالینڈ کے تمام شہروں میں پرنس آف آرنج کی موافقت میں اعلان کردیا گیا۔ یہ خبر پاتے ہی شہزادہ آرینج انگلستان سے روانہ ہوکر باغیوں کا افسر بنگیا۔ چند ماہ بعد لارڈ کیسل ریا نے اس کی مدد کے لئے سر تھامس گریہم کی کمان میں ایک انگلستانی فوج ہالینڈ میں ان باقیماندہ قلعہ جات کو فتح کرنے کے لیے بھیجی جن پر ہنوز فرانسیسیوں کا قبضہ تھا اطالیہ میں بھی فرانس کے خلاف ایک ہمہ گیر بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ لارڈ ولیم بینٹنگ جو صقالیہ پر انگلستانی فوج کے ذریعہ سے قابض تھا۔ ایک طاقتور فوج تیار کرکے جنیوا پہونچا اور اس نواح کے باغیوں کا شریک حال بن گیا۔ اس اثنا میں ایک آسٹروی فوج نے جنرل ہلر کی زیر کمان شمال مشرق کی جانب سے اطالیہ پر حملہ کردیا۔ اور یوجین ڈی بیوہارنس کو ۲۶ ر اکتوبر کو ولسار نوبر شکست دی اس ہمہ گیر قومی مخالفت کے آگے نپولین کی کچھ پیش نہ آئی ادھر اہل فرانس جبریہ بھرتی سے تنگ آگئے تھے۔ انھوں نے روس پر حملہ کرنا پسند نہ کیا۔ اور اس مصیبت کے موقع پر شہنشاہ کی مدد کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔

جزیرہ نما کی مہم ۱۸۱۳ء

جس طرح فرانسیسی فوجیں پیہم شکستیں کھاکر جرمنی سے نکالدی گئی تھیں اسی طرح وہ ہسپانیہ میں بھی مصیبتیں اٹھارہی تھیں ۱۸۱۳ء کے موسم گرما میں ویلنگٹن نے اپنے صدر مقام سے روانہ ہوکر شمالی مشرقی جانب فرانس اور

میڈرڈ کے درمیان آمد و رفت بند کرنے کی کوشش کی۔ اس تحریک نے فرانسیسی اثر کو ہسپانیہ سے بالکل زائل کر دیا جوزف بوناپارٹ تمام فوج سمیت جسے وہ جمع کر سکا میڈرڈ سے نکل بھاگا مگر اس مرتبہ اس کو دریائے ایبرد اترنے کے بعد بھی وہ پناہ نہ ملی جو ۱۸۱۲ء میں ملی تھی کیونکہ اس دفعہ دریا کے قلعے سب اس کے مقابلہ پر تیار تھے۔ ولنگٹن اپنی فوج لیکر وٹوریا پر آپہونچا وہاں مارشل جورڈن نے جو بادشاہ جوزف کا کمانیر تھا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ۲۱ رجون ۱۸۱۳ء کو انگلستانی پرتگالی فوج نے اس کو شکست فاحش دی اس فتح نے فرانسیسیوں کو فرانس تک بھگا دیا۔ کیونکہ سوشٹ کو بھی

وٹوریا کی لڑائی ۲۱ جون

اسیطرح ولنشیا میں اپنی فتوحات چھوڑنی پڑی تھیں۔ اور ایرگون اور کیٹیلونیا کے پہاڑوں میں واپس ہونا پڑا تھا۔ میدان جنگ کی اس فتح کے بعد جرمنی کی طرح ایک قومی جوش پیدا ہو گیا اور بے ترتیب ہسپانوی سپاہ نے چن چن کر ہر ایک متفرق فرانسیسی چھاؤنی کو تباہ کر ڈالا اور کچھ کار آمد فوجیں ولنگٹن کی ماتحتی میں لڑنے کے لئے بھی روانہ کیں۔ انگلستان کے جنرل نے فرانسیسی سرحد پر پمپیلونا اور سان سبیٹن کے درمیان ایک ایسے مقام پر قیام کیا جہاں سے اس نے اول الذکر مقام کے راستے بند کر دیئے اور موخر الذکر کا محاصرہ کیا اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سولٹ فرانس کے جنوب مغربی گوشہ میں سرحد کی حفاظت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ ۳۱ راگست کو سان سبیٹن پر حملہ ہوا پمپیلونا کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا۔ اور ولنگٹن ایک نیا مرکز عمل قائم کرنے اور فرانس پر حملہ کرنے کے قابل ہو گیا۔ ۱۰ ر نومبر کو انگریزی پرتگالی فوج نے سولٹ کو نول سے جہاں وہ مقیم تھا بھگا دیا۔

ولنگٹن کا فرانس پر حملہ اکتوبر ۱۸۱۳ء

اور نیویا سنیٹ پائری کی لڑائیوں کے بعد جو ۹ سے ۱۳ دسمبر تک جاری رہیں ولنگٹن نے بیون کو محصور کر لیا۔ مختلف نواحوں میں لگاتار شکستوں کے باعث نپولین کو صلح کے متعلق غور کرنے پر آمادہ ہونا پڑا۔

صلح کی گفت وشنید

اب وہ ان شرائط کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار تھا جو پراگ کی کانگریس میں اس کے روبرو پیش کئے گئے تھے۔ اتحادی کسیطرح اسقدر متحد نہ تھے۔ جسقدر کہ وہ بظاہر معلوم ہوتے تھے خصوصاً آسٹرین وزیر میٹرنخ فرانس کی طاقت کو تباہ کرنا نہیں چاہتا تھا انگلستان لڑائی سے کوئی ایسا

نتیجہ نکالنا نہ چاہتا تھا جو غیر مناسب طریقہ پر روس کی طاقت کو بڑھا دے۔ جملہ اتحادیوں کا مقصد یہ تھا کہ فرانس کو اس کی اصلی حالت پر ترقی کرنے کے لئے چھوڑ دیں بشرطیکہ وہ یورپ میں بیجا مداخلت کرنے سے باز رہے۔ نومبر ۱۳ ۱۸۱۳ء کو میٹرنیچ کی تجویز یہ تھی کہ فرانس اپنی قدرتی سرحدیں رائن اور ایلپس قائم رکھے اور ہالینڈ۔ اطالیہ اور ہسپانیہ اپنے اپنے قدیم حکمرانوں کو واپس کر دے نپولین نے اسوقت اپنے وزیر خارجہ میرٹ ڈیوک ڈی لیبانو کو برخاست کر کے اور کولنکورٹ ڈیوک دی ویسنزا کو مقرر کر کے جو صلح کا حامی مشہور تھا اور شہنشاہ اسکندر کا ذاتی دوست بھی تھا اور اس کے دربار میں فرانس اور روس کے زمانہ اتحاد میں سفیر بھی رہ چکا تھا اپنی صلح کی خواہش کا ثبوت دیا یہ شرائط صلح جو میٹرنیچ نے پیش کئے تھے اور وہ تجویزات جو "فرنک فرٹ" کے نام سے مشہور ہیں۔ اتحادیوں کے متحدہ قیام گاہ یعنی فرنک فرٹ میں ایم ڈی سینٹ اگین ایک فرانسیسی مدبر کے ذریعہ سے جو اتحادیوں کے حملے کے زمانہ میں قید ہو گیا تھا اور کولن کورٹ کا بہنوئی تھا بھیجے گئے ان تجویزوں کو لارڈ ایبرڈین نے انگلستان کی طرف سے اور ہارڈن برگ نے پرشیا کی طرف سے منظور کر لیا اتحادی حکمرانوں نے فرانس کے موافق یہ شرائط اس ڈر کی وجہ سے پیش کئے تھے کہ اگر اس کی سرحدوں پر حملہ کیا گیا تو ۱۷۹۲ء کی طرح وہاں کی رعایا عام طور پر برانگیختہ ہو جائیگی ان وجوہات سے چند ہفتوں تک اتحادی رائن کے داہنے کنارے پر مقیم رہے اور اپنی اپنی فوجیں جمع کرتے رہے اور حملے کے متعلق پس و پیش میں تھے تاہم نپولین نے یقین نہ کیا کہ اس کو شکست ہو گئی ہے۔ بجائے تجویزات فرنک فرٹ کا فوراً جواب دینے کے جو ۹ نومبر کو بھیجے گئے تھے اس نے آخر دسمبر میں کولن کورٹ کو اتحادیوں کے صدر مقام پر جا کر جملہ تجاویز پر بحث کرنے کی ہدایت کی اس نے کولن کورٹ کو جو ہدایتیں کی تھیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ معاملہ کی نزاکت سے اچھی طرح واقف نہیں تھا اس کا پیام تھا کہ علاوہ فرانس کی قدرتی حدود کے وہ ویسل کیسل جو اُنہیں کے سامنے واقع ہے اور کسل بالمقابل جو سٹراس برگ کے سامنے رائن کے داہنے کنارے پر واقع ہے قبضہ رکھنا چاہتا تھا۔ ان شہروں پر قبضہ رکھنے کی خواہش سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ جرمنی کے متعلق اب تک اس کے دل میں منصوبے پنہاں ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بھی چاہا کہ جرمنی میں ایک سلطنت اس کے بھائی جیروم کے لئے اور اطالیہ میں ایک سلطنت یوجین ڈی بیوہارنس کے لئے قائم کر دی جائے

صدر مقام پر ان جوابی تجویزات کے پہونچنے سے پیشتر اتحادیوں نے فرانس پر حملہ کرنیکا ارادہ کرلیا اور اس طرح یورپ کی رائے کے مطابق فرانس اپنی قدرتی حدود قائم رکھنے کا موقع ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھا اتحادیوں کا طرز عمل جیسا کہ فرنک فرٹ کی تجویزات سے ظاہر ہوا خاص طور پر میٹرنچ کا بنایا ہوا تھا جو اپنے شہنشاہ کے داماد کو تخت سے اتارنا یا فرانس کی طاقت کو بہت کمزور کرنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن شہنشاہ اسکندر اور اس کے رفیق پرشیا کے بادشاہ نے بہت جلد میٹرنچ کے خیالات کی موافقت کرلینے پر افسوس کیا اسکندر سنہ ۱۸۱۲ء کے روس پر حملے کے جواب میں

فرانس پر حملہ ۱۸۱۴ء پہلی مہم

فرانس پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور جسطرح نپولین نے ماسکو پر قبضہ کرلیا تھا۔ اسی طرح پیرس پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ بادشاہ پرشیا سے زیادہ اس کے جنرل اور وزرا پرشیا کی ذلیل حالت کو محسوس کرتے تھے۔ اور فرانس سے اسکا بدلہ لینا چاہتے تھے اس لئے یہ طے پایا کہ چونکہ تجویزات فرنک فرٹ کو فوراً قبول نہیں کیا گیا اس لئے فرانس پر کامیاب حملے کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اس ملک کی وہی حدود قائم کردی جائیں جو انقلاب کی لڑائیوں کے شروع زمانہ میں تھیں روس اور پرشیا کا طرز عمل انگلستان کی طرح تھا لارڈ کیسل ریا کو یہ معلوم کرکے رنج ہوا کہ فرانس کو رائن کی سرحد قائم رکھنے کی اجازت دینے کا ارادہ کیا جارہا ہے کیونکہ اس رعایت کے یہ معنی تھے کہ بلجیم اور اینٹورپ اس کے قبضہ میں رہے حالانکہ کئی صدیوں سے جملہ انگلستانی وزرا کی پالیسی ان مقامات کو فرانس سے آزاد رکھنے کی رہی تھی۔

عہد قدیم کی حدود بندیوں کے متعلق معاہدات اور لوئی چودھویں کے خلاف لڑائیوں کا بار صرف فرانس کو بلجیم یا ہالینڈ میں گھسنے سے روکنے کے لئے اٹھایا گیا انگلستان کی کابینہ نے اس قدیم پالیسی کو قایم رکھنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ چنانچہ خود لارڈ کیسل ریا کو متحد حکمرانوں کے صدر مقام پر بڑے سے بڑے اختیارات دیکر جو ایک انگلستانی کے مدبر کو تفویض ہوسکتے ہیں بھیجا گیا اس کو مراسلت کرنے اور گورنمنٹ سے بغیر مزید مشورہ لئے ہوئے محض اپنے اختیار سے لڑائی جاری رکھنے یا امن قائم کرنے کے متعلق ہر قسم کا عہدنامہ یا صلحنامہ کرنے کا پورا پورا اختیار تھا لارڈ کیسل ریا ۲۸ دسمبر ۱۸۱۳ء کو ہارورچ سے جہاز میں روانہ ہوا۔ اسی روز جس دن بلوشر نے اصلی پرشوی فوج کے ساتھ جو سلیشیا کی فوج کے نام سے موسوم تھی تین حصوں میں کو بلنز مان ہیم اور سے اینس پر رائن کو عبور کیا۔ بلوشر کی مدد

کے واسطے تین روسی فوجیں تیار تھیں لیکن اصلی روسی فوج نے آسٹریوں کی ہمراہی میں سوارٹ زنبرگ کی کمان میں جنوب کی جانب سے فرانس پر حملہ کیا شہنشاہ اسکندر کو بمشکل تمام سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری شکست کرنے کی اجازت دینے کے لئے آمادہ کیا گیا اور فوجی دلائل جو اس کے جنرلوں نے پیش کئے اس کے پس وپیش پر غالب آگئے۔ سوئٹزرلینڈ سے گذرتے ہوئے سوارٹ زنبرگ کی فوج جورا کے پہاڑوں اور رائن پر فرانسیسی قلعوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے بڑھی اس دوطرفہ حملے نے نپولین کو وہ فوجی چال چلنے کا موقع دیا جس کا وہ بہت زیادہ شائق تھا۔ یعنی اس نے دونوں حملے اور فوجوں کے درمیان پچاس ہزار اور ستر ہزار کے درمیان سپاہیوں کی ایک فوج جمع کر دی یہ فوج ان کثیر التعداد فوجوں کے مقابلہ میں جن سے اس نے ۱۸۱۲ء میں روس پر حملہ کیا تھا اور اتحادیوں سے ۱۸۱۳ء میں سیکسنی میں لڑا تھا بہت کم تھی یہ فوج نہ صرف تعداد میں کم تھی بلکہ فوجی خوبیوں میں بھی گری ہوئی تھی کیونکہ گارڈ کی باقیات سے قطع نظر اس کی کمان میں صرف رنگروٹوں کی کچھ رجمنٹیں اور قومی محافظ تھے جو فن جنگ سے بالکل ناواقف تھے۔ اس موقع پر نپولین یورپ کے مختلف قلعوں کی حفاظت کے لئے ڈیڑھ لاکھ کار آزمودہ سپاہی چھوڑ آنے کی غلطی سے نہایت پشیمان تھا۔ ان آدمیوں کی موجودگی غالباً معاملات کی صورت کو بدل دیتی مثلاً اس نے بارہ ہزار آدمی ہمبرگ میں مارشل ڈوٹ کی کمان میں سولہ ہزار میگڈی برگ میں آٹھ ہزار ڈنشزک میں اور بڑی بڑی محافظ فوجیں اسٹیٹن کی طرح دوسرے دور دراز شہروں میں چھوڑی تھیں۔ ان قلعوں کو مقامی قومی فوجوں نے مسدود کر رکھا تھا انپر قبضہ رہنے سے اتحادیوں کی افواج باقاعدہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا گر فرانسیسی فوجیں نہایت کمزور ہوگئیں

پھر بھی نوعمر لڑکوں کی فوج اور اپنے گارڈ کی مدد سے نپولین نے ایک زبردست لڑائی لڑی۔ چمپین میں داخل ہونے کے بعد بلوشر نے یہ حماقت کی کہ اپنی فوج منتشر کر دی نپولین نے فوراً اس غلطی سے فائدہ اٹھایا اور ۲۹ جنوری اور ۱۴ فروری کے درمیان بلوشر کی فوج کے یکے بعد دیگرے بہت سے دستے بریں، چمپوبرٹ، مونٹ مریل اور ووچمپس پر تہ تیغ کر دیئے۔ اس کے بعد وہ سوارٹ زنبرگ کی طرف متوجہ ہوا جس نے اپنی فوج کو

نپولین کی فتوحات فرانس میں ۱۸۱۴ء

منتشر کر دیا تھا اور ایک روسی دستے کو نینگس پر اور ایک آسٹریوی دستہ کو مونٹ ٹرویر ۱۷ اور ۱۸ فروری کو شکست دی ان تیز

حملوں نے اتحادیوں کو پریشان اور درہم برہم کر دیا بلوشر کی فوج قریب قریب تباہ ہو گئی سوارٹزنبرگ پسپا ہو گیا اور اس نے التوائے جنگ کی خواہش کی اور فرانس خالی کر دینے کی تجویزیں ہونے لگیں لیکن شہنشاہ اسکندر کے استقلال اور لارڈ کیسل ریا کے مصمم ارادے نے اتحادیوں کو لڑائی جاری رکھنے پر آمادہ رکھا دو فوجیں الگ پرشیوں کی بولو کی ماتحتی میں دوسری روسیوں کی ونشزن گروڈ کی ماتحتی میں صرف لارڈ کیسل ریا کی رائے سے برناڈوٹی کی فوج سے علیحدہ کی گئیں اور بلوشر کی مدد کے لئے بھیجی گئیں اس اثنا میں اسکندر نے اصرار کیا کہ سوارٹزنبرگ کو بجائے واپسی کے فوجیں جمع کرنی چاہئیں فی الحقیقت نپولین کی کامیابیاں بہ نسبت اتحادیوں کے خود اسی کے لئے زیادہ مہلک ثابت ہوئیں۔ کیونکہ انھوں نے اس کو چیٹلین کی کانگریس سے گفت و شنید بند کرنے پر آمادہ کیا جب کہ ۱۸۱۴ء کی پہلی جنگ فرانس میں جاری تھی نپولین کے خلاف تحریکیں عام ہو رہی تھیں۔ برناڈوٹی کو لیپزگ کی فتح

نپولین کے خلاف دوسری تحریکیں ۱۸۱۴ء

کے بعد شمالی جرمنی کی فوجوں کی کمان ملگئی تھی برناڈوٹی کے دل میں وہ خیال جو ۱۸۱۲ء میں شہنشاہ اسکندر نے ظاہر کیا تھا کہ نپولین کی جگہ اس کو فرانس کا حکمراں بنا دیا جائے اب پوری تقویت پا چکا تھا اس لئے وہ اپنے اہل ملک کے سامنے حملہ آور کی حیثیت سے جانا نہیں چاہتا تھا

برناڈوٹی

لیپزگ کی لڑائی کے بعد چند ہفتوں تک وہ ڈیوٹ کو ہمبرگ میں محصور رکھنے اور ڈینز سے ہولسٹین پر لڑنے میں مشغول رہا اس کا مصمم ارادہ تھا کہ وہ نوروے کو حاصل کرلے خواہ اس کو فرانس کا تخت حاصل نہ ہو۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اس نے ڈینز پر حملہ کر دیا اور تھوڑی لڑائی کے بعد ڈینمارک کے فریڈرک ششم کو چودہ جنوری ۱۸۱۴ء کو کیل کا صلحنامہ کرنے پر مجبور کیا جس کی رو سے ڈینمارک نے سوئڈش پومیرینیا کے معاوضہ میں سوئڈن سے نوروے کو ملحق کر دیا۔ برناڈوٹی نے یہاں تک کیا کہ ڈیوٹ سے مراسلت شروع کی اور اس کو اور اس کی فوجوں کو آزادی کے ساتھ فرانس واپس جانے دینے کا وعدہ ہمبرگ پر قبضہ کرا دینے کی بنا پر کیا۔ لیکن شہنشاہ اسکندر نے یہ قبول نہیں کیا۔ اور برناڈوٹی کو سختی کے ساتھ حکم دیا کہ ہمبرگ میں روکنے کے لئے کچھ فوج چھوڑ کر فرانسیسی سرحد پر بڑھے۔

ہالینڈ

اس موقع پر برناڈوٹی اپنی دو بہترین فوجوں سے محروم ہو گیا

جنٹ کو بلوشر کی مدد کے لئے جانے کا حکم دیا گیا تھا لیکن برنا ڈوٹی کی فوج کے خطرے کے علاوہ نیدرلینڈ میں نپولین کو سخت مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑا اہل ہالینڈ نے پرنس آف آرنج کی موافقت کا اعلان کر دیا اور فوراً ہی ہالینڈ قبضے سے نکل گیا۔ پرنس کی کمان میں ایک فوج نے بلجیم میں بڑھکر اینٹورپ کا محاصرہ کیا اور تحفظ عامہ کی جماعت کے ایک قدیم ممبر کارنٹ نامی نے اس کی حفاظت کی۔ کارنٹ کو نپولین اپنے عروج کے زمانہ میں بھول گیا تھا۔ مگر فرانس کے ایام مصیبت میں وہ اس کی مدد کے لئے آگیا۔ پرنس کی مدد کے لئے سر ٹومس گرہم کی ماتحتی میں ایک انگلستانی فوج ہالینڈ بھیجی گئی تھی۔ ۲۰ فروری کو گرہم برجن آوپ زوم لینے سے قاصر رہا۔ لیکن نیدرلینڈ میں اس کی موجودگی سے نہ صرف ڈچ لوگوں کی ہمت افزائی ہوئی بلکہ نپولین کو اس نواح سے مدد بھی نہ مل سکی۔

اوگیریو اجنوب میں مارشل اوگیریو جس کو شہنشاہ نے لائی انز کی کمان پر متعین کیا تھا خود اپنے قول کے مطابق کیٹلیوں کی کار ہے ڈالا اوگیریو نہ رہا آسٹروی فوج کچھ رنگ روٹوں اور قدیم ہسپانوی فوج کے سپاہیوں کے ساتھ جب فرانس میں داخل ہوئی اس وقت اوگیریو کو جیسرہ کے خلاف بڑھنے اور دشمن کی توجہ منقسم کرنے کی ہدایت کی گئی تھی وہ خاموش رہا اور نپولین کو کوئی مدد نہ پہونچا سکا۔ فرانس کے جنوب مغربی گوشے میں سولٹ سوائے ویلنگٹن اور انگلستانی پرتگالی فوج کے مقابلہ میں بڑھنے کے اور کچھ نہ کر سکا۔

ارتھیز میں ولنگٹن کی فتح ۲۷ فروری ۱۸۱۴ء

نیو پاسینٹ پاٹری کی لڑائیوں کے بعد بیون گھر گیا اور ولنگٹن اپنی فوج کے حیسرے کو محاصرہ کرنے کے لئے چھوڑ کر مشرق کی جانب سولٹ کے مقابلہ کو روانہ ہوا وہ مارشل نپولین اور اوگریو کو حکماً کچھ دستے فوج کے بھیج دینے سے مجبور ہو گیا تھا تاہم ۲۷ فروری کو ارتھیز پر اس نے بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن شکست اٹھائی اور پسپا ہو کر فرانس واپس ہونے پر مجبور ہو گیا

اطالیہ

اطالیہ کے وائسرائے یوجین ڈی بیوہارنس جس نے روس سے واپسی کے وقت سپاہیانہ قابلیت کو ثابت کر دکھایا تھا جنرل ہلر کی زیر کمان آسٹریوں سے نہایت بہادری سے لڑا لیکن اس کے خسر بادشاہ بویریا کی علیحدگی نے ٹیرول کے دروں کو آسٹریوں کے لئے وا کر دیا اور یوجین ڈی بیوہارنس کو واپس ہونا پڑا۔ ۱۸۱۴ء کی ابتدا میں میٹرنچ نے نیپلس کے بادشاہ مورات سے مراسلت

شروع کی اپنی زوجہ کیرولائن موراٹ نپولین کی بہن کی وجہ سے جس کے ساتھ بہ حیثیت سفیر پیرس کے قیام کے زمانہ میں مٹرنخ کے نہایت محبت کے تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ موراٹ نے اپنی سلطنت قایم رکھنے کی امید میں اپنے محسن نپولین کے خلاف ایک نہایت سخت اعلان کیا اور اسی ہزار اہل نیپلس کی ایک فوج لیکر دریائے پو کے کناروں کی طرف بڑھا اس حرکت نے یوجین ڈی بیوہارنس کو جس کی وفاداری اپنے سوتیلے باپ کے ساتھ موراٹ کی بیوفائی کے مقابلہ میں نہایت روشن ہے اور زیادہ پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کیا لیکن اس نے آسٹریوں کو جو مارشل بیلی گارڈ کی ماتحتی میں تھے منسیو پر ۸ فروری کو شکست دی مگر موراٹ کے موجود ہونے کی وجہ سے دشمنوں کا تعاقب نہ کرسکا عقب میں لارڈ ولیم بینٹنک جنیوا میں وارد ہوا اس نے ایک اعلان کیا جس میں اس شہر کو خودمختار کرنے اور اطالیہ کو خودمختار اور متحد کرنے کے لئے انگلستان کی مدد کے وعدہ کا اعلان کیا۔ نپولین کو ایک مرتبہ یوجین ڈی بیوہارنس کو اپنی طرف کرلینے کا خیال آیا لیکن فروری میں اتحادیوں کی منتشر افواج پر اس کی فتوحات نے اس عاقلانہ تدبیر سے باز رکھا۔

چٹیلین کی کانگریس
۳ فروری لغایت ۱۹ مارچ ۱۸۱۴ء

یہ بیان ہو چکا ہے کہ نپولین کی فتوحات کا ایک اثر یہ ہوا کہ چٹیلین کی کانگریس ٹوٹ گئی تجویزات فرینک فرٹ کے وقت یہ طے ہوا تھا کہ مین ہیم پر ایک کانگریس منعقد کی جاوے لیکن نپولین کے تساہل نے اس کی نوبت نہ آنے دی یہاں تک کہ فرانس پر حملہ ہو گیا۔ اس حملے کی کامیابی نے فرانس کی جانب اتحادیوں کے طرز کو بدل دیا ان کو معلوم ہو گیا کہ فرانسیسی ملت اب ۱۷۹۳ء کی طرح برانگیختہ نہ ہو سکے گی۔ بلکہ ان کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہو چکا تھا کہ رعایا شہنشاہ کے خلاف کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ ہے جماعت مقننہ نے اس کی خواہشات کی مخالفت کرنی شروع کر دی تھی ہر طرف جبریہ بھرتی سے پہلو تہی کی جاتی تھی اور کل فرانس میں یہ احساس عام ہو رہا تھا کہ ملک کافی لڑائیاں لڑ چکا ہے اور اب فرانسیسی نوجوانوں کی خونریزی بند ہونی چاہئے خود فوج بھی مایوس تھی روس اور لیپزگ پر شہنشاہ کی وہ عزت باقی نہیں تھی اس کے سپاہی اس کی قدیم لڑائیوں کے کار آزمودہ نہ تھے اس کے جنرل اور اس کے مارشل ذاتی نقصانات کے خوف سے ہراساں تھے۔ غرضکہ ایسے ناموزوں زمانہ میں ۳ رفروری ۱۸۱۴ء کو چٹیلین کی کانگریس

منعقد ہوئی۔ فرانسیسی سفیر کولنکورٹ نپولین کے مدبرین میں سب سے زیادہ راست باز شخص تھا۔ دوسری دولتوں نے اپنے وزرا میٹرنیخ نسیل روڈ ہارڈن برگ اور کیسل ریا کو نامزد نہ کیا حالانکہ یہ سب لوگ صدر مقام میں موجود تھے بلکہ ان کے بجائے ان کے ماتحت مدبرین یعنے کاؤنٹ فلپ اسٹیڈین میٹرنیخ کا متقدم آسٹریا کی جانب سے ولیم وون ہمبولٹ پرشیا کی جانب سے ریسزوموس کی روس کی طرف سے اور لارڈ کیتکرٹ لارڈ ایبرڈین اور سر چارلس اسٹیورٹ انگلستان کی جانب سے مقرر کئے گئے چٹلین پر تجویزات فرنیک فرٹ سے بالکل مختلف شرائط پیش کی گئیں۔ سخت دشوار شرط یہ تھی کہ فرانس کو اپنے عہد انقلاب سے پہلے کی ٹکی حدود پر واپس آجانا چاہئے۔ انگلستان نے سختی کے ساتھ اعلان کیا کہ غیر جانبدار طاقتوں کے بحری حقوق کے متعلق سوال پیدا نہ ہونا چاہیئے بلکہ ہر معاملہ فرانس کی حدود کے اہم مسئلہ کے تحت میں قرار دیدیا گیا۔ کولنکورٹ نے ان تجاویز پر اس بنا پر اعتراض کیا کہ فرانس کو ۱۷۸۹ء کی حدود پر واپس کرنا خلاف انصاف ہے کیونکہ دوسری دولتیں جرمنی کے بندوبست ثانی اور پولینڈ کی تقسیم کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں تاہم اس کی دلی خواہش تھی کہ نپولین ان تجاویز کو قبول کرلے۔ وہ جانتا تھا کہ موجودہ تجاویز فرنیک فرٹ کی تجاویز سے بھی بری ہیں مگر اس کا مقولہ تھا کہ اگر لڑائی جاری رہی تو شرائط بہت زیادہ سخت ہو جائینگی۔ بہر حال نپولین کانگریس کو وقت حاصل کرنیکا ذریعہ سمجھتا تھا اس کو یقین تھا کہ وہ اپنی فوجی فتوحات سے ان خوفناک مصیبتوں کو رفع کریگا چنانچہ ۱۸ فروری کو مونیٹرو کی جنگ کے دن اس نے صرف تجویزات فرنیک فرٹ کی بنا پر صلح کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کیا لیکن کولنکورٹ کو جو ہدایت نامہ اس نے بھیجا تھا اس پر اس نے اپنے ہاتھ سے لکھدیا تھا کہ "کسی چیز پر دستخط نہ کرنا" یہ بات قابل غور ہے کہ چٹلین کی تجویزات میں خود نپولین کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا تھا شہنشاہ فرانسس نے اپنے داماد کو فرانس کے تخت پر بدستور رکھنا منظور کرلیا تھا۔ اور لارڈ کیسل ریا نے بھی مخالفت نہیں کی تھی لیکن انگلستان کے وزرا نے قطعی طور پر طے کرلیا تھا کہ وہ فرانس کے قدرتی حدود قائم رکھنے کی نپولین کی خواہش کو ہرگز قبول نہ کرینگے۔ انگلستان اتحادیوں کا مالی کفیل تھا اور کیسل ریا ایک کروڑ پونڈ سے ۱۸۱۴ء کے فوجی اخراجات ادا کرنے کا وعدہ کرکے محسوس کرتا تھا کہ اس کو اپنے مطالبہ پر اصرار کرنیکا

حق حاصل ہے نپولین نے بعد کو بیان کیا کہ اس کا بلجیم پر قبضہ رکھنے کی ضد تجویزات چٹیلین نامنظور کرنے کا باعث ہوئی۔ لاکسیس سے اس نے کہا کہ "خود انیٹورپ میرے لئے ایک صوبے کے برابر تھا اور مجھکو جلاوطن کرکے سینٹ ہیلینا بھیجے جانے کا یہی سبب تھا کیونکہ اس قلعہ سے دست بردار ہوجانے کے مطالبہ نے مجھکو چٹیلین کی شرائط نامنظور کرنے پر مجبور کردیا تھا"۔ اگر وہ اس کو میرے قبضہ میں چھوڑ دیتے تو یقینی صلح ہوجاتی" میٹرنخ نے تجویزات چٹیلین قبول کرلینے کی ترغیب دیتے ہوئے کولن کورٹ کو لکھا لیکن نپولین نے انکار کردیا اور مارچ کی ابتدا میں کانگریس عملاً بیکار ہوگئی اگرچہ ۱۹ مارچ تک برائے نام اس کا قیام رہا۔

فرانس کا طرز عمل نپولین کے ساتھ

فرنیک فرٹ اور چٹیلین کی شرائط کے اختلاف کا خاص سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ حملہ آوروں کے خلاف فرانسیسی قوم مسلح ہوکر آمادہ جنگ نہ ہوئی ۱۸۱۴ء میں اہل فرانس نے جس بے توجہی کے ساتھ اعلان جنگ کو سنا اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نپولین نے اہل فرانس کے انقلابی جذبات کو مردہ کردیا تھا۔ اس کے برخلاف ۱۷۹۳ء میں فرانس پر حملہ کے وقت عوام میں حب الوطنی کا جنون پیدا ہوگیا تھا۔ اہل ملک نے خوفناک حکومت کے احکام کی پابندی قبول کرلی تھی کیونکہ وہ مضبوط حکومت تھی اور اہل انگلستان پرشیوں اور آسٹریوں کو نکال سکتی تھی۔ فرانس اسوقت ان مشکلات کے مقابلہ میں جن کا اس کو ۱۸۱۴ء میں سامنا کرنا پڑا بہت زیادہ دشواریوں میں گرفتار تھا اس وقت اس کے پاس کوئی بڑا جنرل نہ تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں دنیا کا ایک بہترین جنرل موجود تھا۔ ۱۷۹۳ء میں لی وینڈے میں خانہ جنگی اور ہر ایک کم آباد ضلع میں ڈکیتیوں کی وجہ سے فرانس میں اتحاد نہ تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں وہ پندرہ برس کے ملکی امن سے مستفید ہوچکا تھا ۱۷۹۳ء میں اس کی مالی حالت نہایت ابتر تھی صنعت وحرفت تباہ تھی اور تمام ملک بدنظمی کا شکار ہورہا تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں کئی سال تک وہ یورپ کی محفوظ ترین قوم رہ چکا تھا اور دوسرے ممالک کی دولت اس کے مالدار بنانے کے لئے کھنچ کر آگئی تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ ۱۷۹۳ء میں اور اس کے بعد بھی اہل فرانس نے اپنے خانگی امور میں غیر قوموں کی مداخلت روکنے کے لئے جنگ کی تھی۔ لیکن ۱۸۱۴ء میں ان کے سامنے

ایک شخص واحد کے اقتدار کے تحفظ کا مسئلہ درپیش تھا جو دوسری قوموں کے حقوق اوران کی آزادی کو مجروح کرچکا تھا۔ اس طرز حکومت سے نپولین نے قومی جوش کو جو جمہوریہ کی روح رواں تھا پامال کردیا تھا الغرض آزادی سلب کرکے اس نے اہل فرانس کی ایک بڑی تعداد کو اپنی سلطنت سے ناراض کردیا تھا۔

فرانس کے مصائب

اس موقع پر فرانس کے عسکری ذرائع کے خاتمہ پر بھی غور کرنا چاہئے ۱۸۱۲ء اور ۱۸۱۳ء کی مہموں میں یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ تقریباً ۲½ لاکھ فرانسیسی سپاہی زخمی ہوکر یا قید ہوکر یا قتل ہوکر کام آچکے تھے۔ اوراس وقت تک فوج عظیم آہستہ آہستہ بالکل تباہ ہوچکی تھی۔ اورموجودہ فوج کے سپاہی جسمانی طور پر کمزور اور شجاعانہ ولولوں سے خالی تھے ۱۸۱۳ء میں نپولین نے سولہ برس کے لڑکوں کا داخلہ کرلیا جن کی باری ۱۸۱۵ء میں آتی اور جو لیپزگ کی لڑائی کے بعد غائب ہوگئے ۱۸۱۴ء میں وہ لوگ بھرتی ہوئے تھے جو گزشتہ سالوں میں داخلہ کے قابل نہ سمجھے گئے تھے اورامن کی زندگی کے اسقدر عادی تھے کہ فوجی خدمات کے قطعی اہل نہ تھے لوگوں کا خیال تھا کہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنا قومی فرض نہیں ہے اور سلطنت کی امداد کی طرف سے عام بے روائی تھی۔ انقلاب فرانس کے عہد کے خیالات اگرچہ فنا نہیں ہوئے تھے۔ لیکن خاموش ضرور ہوگئے تھے اور قوم کا تمام تعلیمیافتہ طبقہ جمہوری جماعتیں قائم کرنے کی خواہش میں متحد تھا تاکہ گورنمنٹ کی پالسی کی رہنمائی کرنے میں حصہ لے چنانچہ ان خیالات کا اظہار قانون ساز جماعت نے جس نے دسمبر ۱۸۱۳ء میں اجلاس کئے تھے کردیا۔ نپولین نے اعلان کیا تھا کہ اسکا کام فرانس کا کام ہے۔ لیکن قانون ساز جماعت کے رہبروں نے اس کے جواب میں صرف صلح کرنے کی درخواست کی تجویزات فرنک فرٹ کے معاملہ میں قانون ساز جماعت کی رپورٹ میں ایک دفعہ کا اضافہ ان الفاظ میں کیا گیا۔ دستور کے مطابق گورنمنٹ کا فرض ہے کہ دشمن کو پسپا کرنے اور امن قائم کرنے کے نہایت موثر ذرائع تجویز کرے۔ یہ ذرائع اس وقت کارگر ہوسکتے ہیں جبکہ اہل فرانس کو یقین دلادیا جائے کہ ان کا خون صرف ملک اور قانون کی حفاظت کرنے کے لئے بہایا جائیگا۔ اس لئے یہ ناگزیر معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت جب ہز مجسٹی مملکت کی حفاظت کے لئے اپنی نہایت آسان اور موثر تجویزیں پیش فرمائیں گورنمنٹ سے ان قوانین پر قطعی اور مستقل عملدرآمد کرنے کی

التجا کی جاوے جو اہل فرانس کے حقوق متعلق آزادی تحفظ جان اور تحفظ جائداد اور قوم کو اس کے سیاسی حقوق سے پورے طور پر مستفید ہونے کی ضمانت کرتے ہیں یہ ضمانت اہل فرانس کے دلوں میں اس جوش کو پیدا کرنے کے لئے کافی ہے جس کی اس سخت موقع پر ان کی حفاظت کے لئے نہایت سخت ضرورت ہے" اس حملہ سے جو نپولین کے مستبدانہ اقتدار پر کیا گیا تھا نپولین کو سخت غصہ آیا اور اگرچہ ۲۲۳ آرا کے مقابلہ میں ۵۲۴ آراء کی کثرت سے یہ دفعہ روئداد سے نکالدی گئی تاہم غیظ وغضب میں آکر نپولین نے جماعت مذکور کو برخاست کر دیا

خاندان بوربن

چٹیلین کی کانگریس میں اور قانون ساز جماعت میں خاندان بوربن کی بحالی کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا جلاوطنی کے زمانہ میں اس خاندان کی عزت خاک میں مل چکی تھی۔ اہل فرانس ان کے خواہشمند نہ تھے اور اتحادی دولتیں ان کی پروا نہ کرتی تھیں لارڈ کیسل ریا کے حکم سے ویلنگٹن نے ڈک ڈی انگولیم کو جو کومٹی ڈی آرٹس کے بیٹے کو جنوبی فرانس میں اپنے کیمپ میں مہمان رکھا تھا مگر اس کو کسی دوسری حیثیت سے قبول ومنظور کرنے سے صاف طور پر انکار کر دیا تھا۔ انگلستان کے جنرل نے اسی پر اکتفانہ کی بلکہ بذریعہ اعلان یہ مشتہر کر دیا کہ جنگ کا مقصد محض یورپ کا تحفظ ہے۔ فرانس کے حکمراں خاندان کے ردوبدل اور خانگی گورنمنٹ کے متعلق اہل فرانس کے آزادانہ فیصلہ میں کسی قسم کی مداخلت کا نہ ارادہ ہے اور نہ اس قسم کی مداخلت جائز رکھی جائیگی جب کہ ڈک ڈی انگولیم کا بورڈو میں پرجوش خیر مقدم ہوا اور اس شہر کے میر Mayor نے سفید جھنڈا بلند کیا اس وقت ویلنگٹن نے اپنا طرز عمل ظاہر کرتے ہوئے بوربن شہزادے کو خط لکھا اور اس کے اس اعلان پر کہ انگلستان اس کی مدد پر ہے اس کو ملامت کی۔

چومنٹ کا صلحنامہ
یکم مارچ ۱۸۱۴ء

باوجود اپنی اصلی کمزوری کے نپولین فروری ۱۸۱۴ء کی اپنی فتوحات پر اسقدر نازاں تھا کہ جیسا ذکر کیا جاچکا ہے۔ کانگریس کا خاتمہ ہوگیا لیکن اتحادی حکمرانوں پر اس کی فتوحات کا جو اثر پڑا اس کے سمجھنے میں وہ زیادہ غلطی پر نہ تھا بلوشر کی فوج کی تباہی اور ننگس اور مونٹریو کی فتوحات سے شوارٹز نبرگ اسقدر خوفزدہ تھا کہ وہ فرانس سے فوراً واپس ہو جانا چاہتا تھا۔ اسوقت اختلاف دول سے اتحاد کی حیات معرض خطر میں تھی اور صرف لارڈ کیسل ریا کے استقلال

کے باعث اتحاد کا شیرازہ نہ بکھرا۔ یکم مارچ ۱۸۱۴ء کو انگلستان کے وزیر نے چومنٹ کا
خفیہ عہدنامہ کیا اس عہدنامہ سے بہت سے معاملات میں متحد حکمرانوں کے باہم دیگر تعلقات
صاف صاف طور پر بیان کر دیئے گئے اور اگرچہ بعد کو مناقشہ کے بہت سے نئے وجوہات
پیدا ہو گئے لیکن چومنٹ کے عہدنامہ نے نپولین کی شکست تک دول یورپ کو متحد رکھا
اور وائنا کے آخری بندوبست کی بنیاد پڑ گئی اس عہدنامہ سے چار بڑی قوتوں نے یعنے
انگلستان روس آسٹریا اور پرشیا نے عہد کیا کہ اگر فرانس نے اپنی قدیم حدود کے اندر واپس
جانے سے انکار کیا تو وہ ایک مدافعانہ اور جارحانہ اتحاد قائم کریں گی اس اتحاد کے ہر رکن کو
ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ فوج میدان میں لانی ہوگی۔ اور انگلستان نے علاوہ اس کے عہد کیا کہ اپنی
بری و بحری فوج کا خود کفیل ہوگا اور اس کے علاوہ پچاس لاکھ پونڈ سالانہ بطور امداد کے
دیگا جو اتحادیوں میں برابر کے حصوں میں تقسیم ہوا کریں گے۔

چونکہ انگلستان نے اس انتظام میں دیگر ممالک کی نسبت دوچند سے زیادہ خرچ دینا منظور
کیا تھا اس لئے کیسل ریا عملاً اتحاد کا حاکم ہو گیا۔ بعد صلح اتحادیوں کا فرض تھا کہ ساٹھ ہزار سپاہیوں کی
ایک مددگار فوج کے ذریعہ سے بروقت ضرورت ہر اتحادی کی مدد کرے نیز یہ بھی طے پایا
تھا کہ یورپ کا دوسرا بندوبست حسب ذیل اصولوں پر کیا جائے:—

جرمن سلطنت اتحاد وتفیہ کی حیثیت سے قائم کر دی جائے ہالینڈ اور بلجیم کو ملحق کر کے
خاندان آرینج کے تحت ایک سلطنت قائم کر دی جائے ہسپانیہ اس کے قدیم حکمراں کو واپس کر دیا جائے
اطالیہ کو خودمختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جاوے اور سوئٹزرلینڈ کے متعلق اس امر کی ضمانت
کر دی جائے کہ وہ غیر جانبدار اور تمام دولتوں کے حملوں سے محفوظ رکھی جائے۔

فرانس میں نپولین کی دوسری مہم مارچ ۱۸۱۴ء

چومنٹ کے عہدنامہ کا اثر یہ تھا کہ فرانس میں اتحادی اپنے
طرز عمل پر مستحکم بن بیٹھے اور واپسی کا خیال ترک کر دیا آسٹریوں
نے سوارٹزنبرگ کی ماتحتی میں اور سلیشیا کی فوج نے بلوشر کی
ماتحتی میں پیرس پر دھاوا کرنا شروع کر دیا۔ نپولین نے اسی فوجی ترکیب پر عمل کیا
جو مئی کے مہینے میں کامیاب ہو چکی تھی اور ہر حملہ آور فوج پر باری باری سے حملہ کرنے کی
تیاری کی۔ اور حسب سابق پہلا حملہ بلوشر پر کیا۔ چمپوبرٹ اور مونٹ مرل وغیرہ کی
لڑائیوں سے سلیشیا کی فوج ۶۰ ہزار سے گھٹ کر ۳۰ ہزار رہ گئی تھی لیکن سینٹ پرلیسٹ

کے روسیوں اور بولو اور ونٹ زن گی روڈ کی ماتحتی میں ان فوجوں کے جن کو لارڈ کیسل ریانے
برناڈوٹی کی فوج سے علیحدہ کر دیا تھا۔ شامل ہو جانے کے باعث اب وہ اپنی پہلی تعداد سے
بھی زیادہ ہوگئیں نپولین اس کمک کی تعداد سے واقف نہ تھا اور اس لئے صرف ۳۰ ہزار
سپاہیوں کی ایک فوج سے اس نے بلوشر پر حملہ کرنے کی جرأت کی سات اور ۹ مارچ کو
کروان اور لون کی سخت لڑائیاں ہوئیں طرفین میں کوئی فتحیاب نہ ہوا اور نپولین کو پہلی سی
کامیابیاں نصیب نہ ہوئیں جو بہ منزلہ شکست کے ہے لون کی لڑائی کے بعد بلوشر اور
نپولین دونوں نے اپنی اپنی فوجوں کا معائنہ کیا۔ ان کی طاقتوں کا تفاوت اس سے ظاہر
ہے کہ بلوشر کے معائنہ میں ایک لاکھ نو ہزار سپاہی آئے اور نپولین کے پاس تمام کمک ملا کر صرف
چھیالیس ہزار سپاہی تھے اہل پرشیا کو روکنے میں ناکامیاب ہو کر نپولین سوارٹ زنبرگ کی
فوج پر متوجہ ہوا۔ ۲۰ مارچ کو اس نے آرکس سراوبی پر لڑائی کی جس میں روسیوں نے
فرانسیسی حملہ کو پسپا کر دیا شہنشاہ نے اب آخری کوشش کرنیکا ارادہ کیا۔ اس نے حملہ آوروں
کی خط مراسلت پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور واسگس پہاڑوں کی طرف بڑھا لیکن حملہ آور
اسقدر طاقتور تھے کہ اس فوجی ترکیب سے مطلق خوفزدہ نہ ہوئے صرف چند فوجیں اس کے
مقابلہ کے لئے چھوڑ کر اصل فوجوں نے پیرس پر دھاوا کر دیا۔

پیرس کی لڑائی ۳۰ مارچ ۱۸۱۴ء

۳۰ مارچ کو سوارٹ زنبرگ اور بلوشر فرانسیسی دار السلطنت کے
سامنے جا پہونچے ان کی کمان میں تقریبًا دو لاکھ سپاہی تھے
اور مارشل مارمونٹ اور مارٹیئر جو پیرس کی حفاظت پر متعین کئے گئے
تھے دو ہزار آٹھ سو سے زیادہ مسلح سپاہی جن میں قومی محافظ بھی شامل تھے۔ جمع نہ کر سکے
باوجود قوتوں کے اس تفاوت عظیم کے دونوں مارشلوں نے ایک مقام پر قیام کیا اور
پیرس کی حفاظت کرنے کی تیاری شروع کر دی لیکن نہایت سخت مقابلہ کے بعد ۳۰ مارچ
کو دس گھنٹوں کی لڑائی کے بعد اتحادیوں نے فرانسیسیوں کا میدان چھین لیا اور دوسرے
روز شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ پرشیا پیرس میں داخل ہو گئے۔ نپولین نے فورًا اتحادی
فوجوں کا تعاقب کیا لیکن پیرس پر قبضہ ہو جانا اس کے لئے نہایت مضر ثابت ہوا۔

پیرس پر اتحادیوں کا قبضہ

وہ لڑائی جاری رکھنے کے لئے تیار تھا مگر اس کے مارشل تیار نہ
تھے۔ ۴ اپریل کو نے میکڈانلڈ۔ اوڈی نوٹ اور لیفیبر نے

شہنشاہ سے ملاقات کرکے صاف کہدیا کہ فوج اب لڑنے کے لئے تیار نہیں ہے نپولین کو ان کی ملامتیں مجبوراً سننی پڑیں اور اس نے میکڈانڈ اور کولن کورٹ کو متحد حکمرانوں کے پاس مناسب طور پر معاملات طے کرنے کے لیۓ روانہ کیا۔

پیرس کی عارضی گورنمنٹ

پیرس میں داخل ہوکر شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم فوراً ٹی لی رنیڈ کے مکان پر گئے اس جہاں دیدہ مدبّر نے فوراً ایک مفصل پالسی تیار کرلی اور سمجھ گیا کہ اتحادیوں نے اب تک نپولین کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہے مگر ان کو بوربون خاندان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ وہ جانتا تھا کہ فرانسیسی ملت قدیم خاندان کی واپسی نہیں چاہتی ہے لیکن وہ یہ محسوس کرتا تھا کہ اگر فرانس کے لئے براعظم پر کوئی مناسب صورت اختیار کرنے کا طریقہ ہے تو وہ بوربونی خاندان کی حکمرانی دوبارہ قایم کرنے کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ اگر لوئی ہژدہم فرانس کا بادشاہ تسلیم کرلیا جاوے تو موروثی حقوق میں یقین رکھنے اور نتایج انقلاب سے نفرت کرنے کے لحاظ سے متحد حکمرانوں کا فرانس پر حملہ کرنا دو متضاد باتیں ہوں گی اس بنا پر ٹیلی رنیڈ نے شہنشاہ اسکندر کو صلاح دی کہ ملکہ میری لوئی کی گورنمنٹ جو اس کے بیٹے بادشاہ روما کے نام سے قایم کی جائیگی قبول نہیں کی جاسکتی اور اسکندر کے نامزد کردہ امیدوار برناڈوٹی کو قبول کرنا اور بھی نامناسب ہوگا اس نے شہنشاہ اسکندر سے جو الفاظ کہے وہ یہ ہیں "نیابت سلطنت قائم کرنے یا برناڈوٹی کو مقرر کرنے کی کوشش سازش سمجھی جائیگی۔ بوناپارٹ یا بوربن کے علاوہ اور کوئی تیسری صورت ناممکن ہے" اب اسکندر نے اعلان کیا کہ وہ اب نپولین سے مراسلت نہ کریگا اور ٹیلی رنیڈ نے سلطنت کے نائب صدر کی حیثیت سے یکم اپریل کو سینٹ کا انعقاد کردیا۔

سینٹ نے فوراً ایک عارضی حکومت کا انتخاب کیا جس میں ٹیلی رنیڈ صدر کی حیثیت سے اور کومٹی ڈی بورنونول ریپبلک کا قدیم وزیر جنگ کومٹی ڈی جوکورٹ آئین ساز جماعت کا ایک قدیم لیڈر ای بی ڈی مونیٹ سکیو منتخب جماعت کا ایک قدیم لیڈر اور ڈوک دی ڈیلبرگ جرمنی کے پرنس پریمیٹ کا بھتیجا شامل تھے۔ سینٹ نے تجویز کی کہ خواہ کوئی طرز حکومت اختیار کیا جاوے مگر عہد انقلاب کی قومی اور مذہبی جائدادوں کی فروخت کو جائز قرار دیدیا جائے۔ پرستش اور طباعت کی آزادی قائم کردیجائے اور

عام معافی کا اعلان کر دیا جائے دوسرے روز شہنشاہ اسکندر نے سینیٹ کو اس طرح مخاطب کیا "مجھے کسی قسم کی ہوس یا فتوحات کی خواہش یہاں نہیں لائی میری فوجیں فرانس میں صرف ناجائز ظلم و تعدّی کو دور کرنے کے لئے داخل ہوئی ہیں۔ تمھارے شہنشاہ نے میرے مقبوضات کے اندر و نجات پر حملہ کیا اور یہ اس وقت جبکہ میں مصالحت چاہتا تھا میں اہل فرانس کا دوست ہوں میں ان کی غلطیاں صرف ان کے سردار کے ذمہ عاید کرتا ہوں۔ میں یہاں نہایت دوستانہ ارادوں کے ساتھ آیا ہوں۔ میں صرف تم لوگوں کے منصوبوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں۔ تمھارے ذمہ ایک نہایت شاندار کام ہے جو صرف اہل ہمت انجام دے سکتے ہیں وہ کام ایک بڑی قوم کی راحت رسانی ہے جو فرانس میں مضبوط اور آزاد خیال جماعتیں قائم کرنے کے ذریعہ سے ممکن ہے اور یہ جماعتیں ایسی حالت میں جب کہ فرانس تہذیب و تمدن کا اسقدر اعلیٰ درجہ حاصل کر چکا ہے اس کے لئے ناگزیر ہیں" اپنا بیان ختم کرتے وقت اپنی ہمدردی کا ثبوت دینے کیلئے اسکندر نے اعلان کیا کہ وہ ڈیڑھ لاکھ فرانسیسی سپاہی قیدیوں کو جو روس میں لڑائی کے زمانہ میں گرفتار ہوئے تھے چھوڑ دیگا۔ اس شام کو سینٹ نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اعلان کیا کہ نپولین اب شہنشاہ نہیں ہے۔ اور ایک عارضی وزارت قائم کی جس میں کومٹی بیوگنوٹ وزیر خانگی بیرن لوئی وزیر مالیات اور جنرل ڈیویون جو نپولین کی اطاعت پذیری کی وجہ سے معتوب تھا بہ حیثیت وزیر جنگ شامل تھے۔ معاملات نے جب یہ صورت اختیار کر لی اس وقت نپولین کے سفیر نے میکڈ انلڈ اور کولن کورٹ کے صدر مقام پر یہ پیش کر تجویز پیش کی کہ نپولین اپنے شیرخوار بیٹے کے حق میں تخت فرانس سے دست بردار ہو جاوے۔ یہ تجویز کچھ روز قبل نہایت خوشی سے قبول کر لی جاتی لیکن اب ٹیلی رنیڈ کے اثر کی وجہ سے نامنظور کر دی گئی اور ۱۱ اپریل کو نپولین اس نامنظوری کی اطلاع پاکر فونٹن بلو میں بلا کسی شرط کے تخت فرانس سے کنارہ کش ہو گیا۔

نپولین کی دست برداری ۱۱ اپریل ۱۸۱۴ء

یہ طرز عمل اس لئے ضروری ہو گیا کہ وفادار مارشل تمام فوج کی طرف سے منجانب نپولین بول بھی نہ سکتے تھے۔ مارشل مورمنٹ جس نے پیرس کے سامنے عظیم الشان لڑائی میں شہرت حاصل کی تھی علٰحدہ صلح نامہ لکھکر اتحادیوں سے اپنی فوج کے ساتھ جا ملا اس کے علاوہ مورمنٹ کی

علیٰحدگی نے نپولین کو اپنے بھروسہ کی فوج کے ایک بڑے حصے سے محروم کردیا اور غیر مشروط دست برداری کو لازم کردیا۔

پیرس کا عارضی صلحنامہ ۱۱ اپریل ۱۸۱۴ء

نپولین کی دست برداری کے بعد لارڈ کیسل ریا پیرس میں آیا چیٹیلین کی کانگریس کے خاتمہ سے انگلستان کا وزیر شہنشاہ آسٹریا کے صدر مقام ڈیجون پر مقیم تھا میٹرنیخ سے اس کے نہایت گہرے تعلقات پیدا ہوگئے اور بعد کو ان سے عظیم الشان نتائج پیدا ہوئے۔ ۱۱ اپریل ۱۸۱۴ء کو پیرس کے عارضی صلحنامہ پر دستخط ہوئے جو فی الحقیقت متحد حکمرانوں اور شہنشاہ نپولین کے درمیان اس کے سفیروں کے ذریعہ سے تکمیل کو پہونچا تھا یہ صلحنامہ فرانس کے ساتھ نہ تھا کیونکہ لوئی ہژدہم انگلستان سے اب تک واپس نہیں آیا تھا اور نہ باقاعدہ بادشاہ مانا گیا تھا اس کے علاوہ عارضی گورنمنٹ صرف عارضی انتظامات کرسکتی تھی۔ اس معاہدے کی رو سے جو کولن کورٹ اور میکڈانلڈ نے میٹرنیخ نیسل رود ہارڈن برگ اور کیسل ریا کا دستخطی تھا نپولین اپنی اور اپنے ورثہ کی جانب سے فرانس کی شہنشاہی اور اطالیہ کی بادشاہت سے دست بردار ہوگیا لیکن اس کو شہنشاہ کا خطاب رکھنے کی اجازت دی گئی اور جزیرہ ایلبا اس کے لئے ایک خودمختار ریاست قایم کردی گئی ایک لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ سالانہ کا وظیفہ اس کے لئے مقرر کیا گیا پارمان اور پیاکنزہ کی ریاستیں جملہ اختیارات حکمرانی کے ساتھ ملکہ میری لوئی کو اور اس کی وفات کے بعد بادشاہ روما کے لئے منظور کی گئیں اور امپراطریز جوزفین کے لئے چالیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر کیا گیا۔

ٹولوس کی لڑائی ۱۰ اپریل ۱۸۱۴ء

اس عہدنامہ سے ایک دن پیشتر ۱۰ اپریل ۱۸۱۴ء کو ٹولوس میں لڑائی ہوئی۔ ویلنگٹن آرتھیز کی فتح کے بعد سولٹ کا تعاقب کرتا ہوا بہ تعجیل جنوبی فرانس کے قلب میں گھس آیا فرانسیسی قیام گاہوں پر حملہ کرتے وقت وہ ان واقعات سے بےخبر تھا جو پیرس اور فونٹن بلو میں گذر رہے تھے بلکہ شہر میں داخل ہوجانے کے بعد اس کو صحیح حالات کی اطلاع ملی۔

لوئی ہژدہم کی آمد

۲۰ اپریل ۱۸۱۴ء کو نپولین فونٹن بلو کے گارڈ سے رخصت ہوکر ایلبا کو روانہ ہوا اور ۲۴ کو اس کا جانشین لوئی ہژدہم جو ۱۷۹۱ء میں فرار ہونے کے بعد سے اب تک فرانس میں نہیں آیا تھا کیلے میں وارد ہوا۔ نیا بادشاہ

اپنے فطری خصائل کے لحاظ سے جو اس کی طویل جلاوطنی کے زمانے میں پختہ ہوگئے تھے آئین پسند حکمران بننے کے لئے نہایت موزوں تھا لیکن سوء اتفاق سے اس کے گردوپیش ایسے آدمی تھے جو جلاوطنی میں اس کے رفیق رہ چکے تھے مگر اس کا سا نیک مزاج نہ رکھتے تھے مئی کی دوسری کو جب وہ پیرس کے قرب وجوار میں پہونچا تو لوئی ہشردہم نے سینٹ اوئن کا اعلان مشتہر کیا اس اعلان میں اس نے اہل فرانس کو ایک نظام حکومت دینے کا وعدہ کیا جس میں منجملہ دیگر امور کے دو ایوانوں کی ایک نیابتی حکومت عبادت اور مطابع کی مکمل آزادی ٹیکس منظور کرنے کے لئے نمائندوں کے اختیارات قومی اراضی اور مذہبی اوقاف کا جو دوران انقلاب میں فروخت ہو چکے تھے ان کی واپسی وزرا کی ذمہ داری ججوں کی برقراری اور قانوناً شخصی مساوات قائم رکھنے کا وعدہ کیا دوسرے روز عام گرمجوشی کے ساتھ اس کا پیرس میں خیر مقدم ہوا کیونکہ اہل فرانس نپولین کے آخر زمانے کی نئی نئی تکلیفوں کے مقابلہ میں اپنی دیرینہ شکایتوں کو بھول گئے تھے اور عارضی گورنمنٹ نے بھی جدید انتظام سے تعارض نہیں کیا اس کی واپسی لازمی خیال کی گئی اور وہ ٹوئی لیریز میں قدرتی حقوق کی بنا پر بغیر کسی معاہدے کے داخل ہوا۔

پیرس کا پہلا عہد نامہ ۳۰ مئی ۱۸۱۴ء

اٹھارویں لوئی کا پہلا اہم فرض اتحادیوں کے ساتھ ایک قطعی عہد نامہ صلح کرنا تھا ۲۳ اپریل کو عارضی گورنمنٹ اور حملہ آوروں کے درمیان طے ہوکر فرانسیسی مقبوضات سے فوجیں ہٹائی گئیں اور اس مفصل عہدنامہ کی رو سے جس کو منجانب لوئی ٹیلی رینڈ نے طے کیا تھا یہ قرار پایا کہ فرانس سنہ سترہ سو بانوے کی حدود اراضی پر قناعت کرے۔ اس جدید انتظام سے انقلاب کے ابتدائی الحاقات جو قبل جنگ ہو چکے تھے فرانس کے قبضہ میں بدستور رہے۔ اس اضافہ میں آوگنان اور نیسین کی کاؤنٹی جو پہلے پاپا کے قبضہ میں تھی اور ایلسیس کے چند اضلاع جن میں سب سے زیادہ مشہور مونٹ بلیرڈ کی ریاست جو پہلے ورٹم برگ کے بادشاہ کی ملکیت تھی اور مل ہاؤس جمہوریت شامل تھیں فرانس کو کیمبری اور سوائے کا کچھ حصہ بھی ملا اور جنیوا کے قریب وجوار اور شمالی مشرقی سرحد پر چھ اصلاحیں کی گئیں۔ فرانس کی جملہ قدیم نوآبادیات سوائے جزائر ماریشس اور ٹوبیگو اور سینٹ لوسیا کے اس کو واپس کر دیگئیں۔ دوسرے ممالک کے متعلق جو منٹ کے

عہدنامہ کے مطابق یہ طے پایا کہ جرمنی بجائے سلطنت کے ریاستوں کا ایک مجموعہ بنادی جائے۔ ہالینڈ اور بلجیم کا الحاق کر دیا جاوے۔ اطالیہ کو مختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے اور سوئٹزرلینڈ کی خود مختاری تسلیم کر لی جاوے اسی زمانہ میں چار دول حملہ آور سلطنتوں نے بغیر فرانس کے مشورے کے ایک خفیہ عہدنامہ رائن کے بائیں جانب کی ریاستوں کی آیندہ تقسیم کے متعلق کر لیا ۱۷۹۴ء سے یہ مقامات فرانس کے ماتحت تھے۔ ابتدا یہ طے پایا تھا کہ ان صوبہ جات کو پرشیا سے ملحق کر دیا جاوے یہ بھی طے ہوا تھا کہ کل لمبارڈی آسٹریا کے قبضہ میں دیکر جنیوا کو سارڈینیا سے ملا دیا جائے ان انتظامات کی تفصیل اور بہت سے دیگر معاملات جن کے پیدا ہو جانے کا واقعی اندیشہ تھا فی الحال ملتوی کر دئے گئے اور یہ رائے قرار پائی کہ ایک بڑی کانگریس میں جس کا انعقاد وائنا میں ہو ان جملہ مسائل پر غور کیا جائے۔

خاتمہ

صرف انگلستان اور روس دو قومیں تھیں جو نپولین کی زبردست قوت کی شکست کا باعث ہوئیں۔ اور ان دونوں قوموں میں سب سے زیادہ ممتاز دو خاص ہستیاں یعنی شہنشاہ اسکندر اور لارڈ کیسل ریا تھے جرمنی کی دونوں رقیب ریاستیں یعنی آسٹریا اور پرشیا فطرتاً مختلف فریقوں کی جنبہ داری پر مائل تھیں پرشیا روس کا علانیہ اتحادی تھا شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم میں حیرت انگیز ذاتی اتحاد تھا جو اسکندر کو دل سے مرغوب تھا روسی اور پرشوی وزرا بھی فرانس اور اس کے اتحادیوں کو سزا دینے اور اپنی نام آوری کی دھن میں باہم متفق تھے دوسری جانب آسٹریا فطرتاً انگلستان کی مدد پر مائل تھا۔ اور دونوں روس کی روز افزوں ترقی سے ڈرتے تھے۔ دونوں محسوس کرتے تھے کہ نپولین کو برطرف کرکے کافی طور پر حصول مدعا ہو چکا ہے چنانچہ خود فرانس سے کوئی بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے دونوں اپنے مطالبات میں اعتدال پر تھے۔ روس اور پرشیا کے ساتھ آسٹریا اور انگلستان کی رقابت چومنٹ کے عہدنامہ سے قبل ابتدائی صورت اختیار کر چکی تھی اور وائنا کی کانگریس کے زمانہ میں انتہا کو پہونچنے والی تھی فرانس میں بوربن خاندان کی واپسی نے اتحادیوں کی رقابت پر عجیب و غریب اثر ڈالا فرانس کی اندرونی طاقت اور اس کی حاصل کردہ عظمت کی ایک کافی اور شافی دلیل یہ ہے کہ اس نے وائنا میں نہایت اہم کام

نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دیا۔ نپولین کا زوال فی الحقیقت فرانس کی کمزوری کا باعث نہ ہوا۔ اگرچہ اس کی قدرتی حدود (یعنی رائن اور ایلپس قائم نہ رہیں (اگر نپولین ضد نہ کرتا تو غالباً بدستور قائم رہتیں) تاہم وہ بہت قوی تھا۔ اور اس کا وجود دوسروں کے خوف کا باعث تھا۔ اپنی سخت مصیبت کے زمانہ میں بھی وہ معاملات یورپ پر اسقدر گہرا اثر ڈالنے میں کامیاب ہوا کہ اس کی مثال لوئی ۱۶ کے بعد فرانس کی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔

باب گیارھواں

۱۸۱۴ الغایتہ ۱۸۱۵

وائنا کی کانگریس

یکم نومبر ۱۸۱۴ء کو وہ مدبرین جن کے سپرد پیرس کے قطعی عہد نامہ میں یورپ کا انتظام ہوا تھا۔ وائنا میں جمع ہوئے۔ لیکن اکثر حکمراں اس وجہ سے کہ وہ کسی مدبر پر خواہ وہ کتنا ہی قابل اور وفادار ہو اعتبار نہیں کرتے تھے اس لئے تائید آرا کے لئے خود وائنا آئے۔ تمام جھگڑوں کا آخری فیصلہ بیّن طور پر ان چار دولتوں کے ہاتھ میں تھا جنھوں نے اپنے اتحاد سے نپولین پر فتح حاصل کی تھی ان چاروں دول نے ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے اور جملہ سوالات کو پنج کے طور پر تیار کرکے کانگریس کے روبرو پیش کرنے کا باہمی حلفیہ اقرار کرلیا۔ درحقیقت ان کا یہ ارادہ تھا کہ وہ بھی نپولین کی طرح یورپ کی تمام چھوٹی ریاستوں پر حاوی ہو جائیں۔ ان کی ناکامیابی اور ان کے اجتماع کی شکست فرانسیسی سفیر اول ٹیلی رینڈ کی غیر معمولی قابلیت کا نتیجہ تھی کانگریس کی تاریخ ٹیلی رینڈ کی عدیم المثال مدبّری کے کارناموں سے مزین ہے اور یورپ کا انتظام جدید جو اسی تدبیر کا نتیجہ تھا فرانس کے کارنامہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

موجودہ حکمراں اور مدبرین

شہنشاہ فرانسس والی آسٹریا نے مشہور مہمانوں کی میزبانی کی شاہی خاندانوں میں سے جو لوگ حاضر تھے وہ شہنشاہ اسکندر والئی روس اس کی امپراطریس گرانڈ ڈیوک کانسٹینٹائن اور اس کی بہنیں گرانڈ ڈچیز مری آف سکس ویمر اور گرانڈ ڈچیز قطرین آف اولڈن برگ پرشیا کا بادشاہ اور اس کا بھتیجا شہزادہ ولیم بویریا کا بادشاہ اور اس کی ملکہ ورٹم برگ کا بادشاہ اور اس کا ولیعہد ڈنمارک کا بادشاہ پرنس آف آرنج بیڈن سیکس ویمر اور ہیس کیسل کے گرانڈ ڈیوک برنسوک نساؤ اور سیکس کوبرگ کے ڈیوک تھے سیکسنی کا بادشاہ جنگ میں قید

ہو جانے کے باعث غیر حاضر تھا۔ روس کے سفیر کاونٹ ریزوموسکی کاونٹ وان سٹکل برگ اور کاونٹ نیسل روڈ تھے اور ان کے مددگار قدیم پرشوی وزیر اسٹین جو اسکندر کا مشہور معتمد صلاح کار تھا کورسکا کا باشندہ پوزو ڈی بورگو جواب روس کی جانب سے پیرس کا سفیر تھا یونان کا آیندہ صدر کونٹ کیپو ڈی استریا شہزادہ آدم زار ٹوریسکی جو ایک اعلیٰ ترین وطن پرست پول تھا اور جرنشیو اور ولکونسکی جیسے دیگر مشہور روسی جرنیل تھے۔ آسٹروی سفرا پرنس میٹرنچ اسٹیٹ چانسلر بیرن وان ویس برگ امیفنجن اور فریڈرک وان گنیٹز تھے۔ ان میں آخری شخص کانگریس کا معتمد تھا۔ انگلستان کے نمایندے لارڈ کیسل ریا لارڈ کیتھ کہرٹ لارڈ کلین کارٹی اور لارڈ اسٹوارٹ تھے اسٹوارٹ کیسل ریا کا بھائی تھا جس نے سر چارلس اسٹوارٹ کے نام سے ۱۸۱۳ء کی گفت و شنید میں خاص شہرت حاصل کی تھی اور جو اس خدمت کے صلہ میں لارڈ کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ انگلستان کے سفیروں کے مددگار کاونٹ وان ہارڈن برگ اور کاونٹ وان منسٹر تھے جو ہنوور کی نمایندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ پرشوی سفیر پرنس وان ہارڈن برگ اسٹیٹ چانسلر اور ولیم وون ہمبولٹ تھے اور فوجی معاملات میں ان کا مشیر کار جنرل وان نیس بیک تھا فرانسیسی نمایندے جو اس قدر اہم کار نمایاں کرنے والے تھے ٹیلی رینڈ پرنس بینی ونٹو ڈیوک ڈی ڈیلبرگ پرنس پرائمیٹ کا بھتیجا مارکوئس ڈی لاٹور ڈوپن اور کونٹ الیکسس دی نوئلس تھے غرضکہ یہ لوگ بڑی طاقتوں کے نمایندے تھے چھوٹی دولتوں کے نمایندوں میں اپنی خدمات کی اہمیت کے لحاظ سے کارڈینل کنسلوی جو پاپا کا نمایندہ تھا کاونٹ آف لیبریڈور جو ہسپانیہ کی جانب سے تھا اور کاونٹ پلمیلا پرتگال کا کاونٹ برنسٹورف ڈینمارک۔ اور کاونٹ لووین ہیلم سویڈن کی جانب سے تھے۔ مارکوئس دی سینٹ مارسن مارڈینا کا ڈیوک ڈی کمپو شیریہ نیپلس کے بادشاہ مورات کا اور روفو ہردو صقلیہ کے بادشاہ فرڈیننڈ کا نمایندہ تھے۔ پرنس وان ورڈی بویریا کی جانب سے آیا ہوا تھا اور کاونٹ ونٹزن گیرو ڈورٹم برگ کی جانب سے اور کاونٹ وان شولمبرگ سیکسنی کی طرف سے متعین تھے۔ علاوہ ان سفیروں کے جو اول اور دوسرے درجہ کی دول کے نمایندے تھے۔ چھوٹی ریاستوں کے لاتعداد نمایندے

جرمنی کے آزاد شہروں کے قائم مقام اور ان چھوٹے جرمنی شہزادوں کے نائب تھے جن کو نپولین نے ۱۸۰۶ء میں اپنے زیر نگیں کر لیا تھا۔

کانگریس کی تاریخ

جب ٹیلی رینڈ فرانسیسی سفارت کے ساتھ وائنا پہونچا ہے جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے تو اس کو معلوم ہوا کہ چار بڑی سلطنتوں نے کانگریس پر حاوی رہنے کی غرض سے اتفاق کر لیا ہے۔ اس لئے اس نے پہلا کام یہ کیا کہ فرانس کو یورپ کے دوسرے درجہ کی حکومتوں کا حامی بنا دیا۔ لیبر ڈور کا کاؤنٹ ہسپانوی نمائندے نے بڑی حکومتوں کے اس طرز عمل پر کہ وہ کانگریس کے مسائل فیصل کرنے کا دعوی کرتی تھیں سخت نکتہ چینی کی ٹیلی رینڈ نے نہایت قابلیت کے ساتھ لیبر ڈور سے کام نکالا اور پال میلا برن سٹورف اور لووین ہیلم کے ذریعہ سے اس نے چاروں اتحادیوں کی پیش بندیوں کو درہم برہم کر ڈالا اور اس امر پر مصر ہوا کہ ہر ایک مسئلہ اسکی مجموعی حیثیت میں کانگریس کے روبرو پیش کیا گیا اور چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں ہر مسئلہ کو خاص طور پر تیار کرنے کے لئے بنائی جائیں۔ اس کا دوسرا کارنامایاں یہ تھا کہ اس نے بڑی دولتوں کے درمیان نزاع پیدا کر دی اور چھوٹی حکومتوں کا حامی بن کر اس نے شروع ہی سے فرانس کی اہمیت بڑھا دی تھی۔ اب اس نے دعوی کیا کہ اس کو بجائے دشمن کے ایک بڑی طاقت سمجھیں۔ چنانچہ اس کی دلیل یہ تھی کہ یورپ اور فرانس میں لڑائی نہ تھی بلکہ یورپ اور نپولین کے درمیان جنگ ہوئی تھی! اور لوئی ہژدہم فرانس کا جائز بادشاہ تھا اس لئے اگر اس کی یا اس کے سفیروں کی توہین کی گئی تو وہ جملہ دوسرے جائز حکمرانوں کے سر جائے گی۔ اس کا دعوی تھا کہ یورپ کے جدید انتظام میں دخل دینے کا دیگر ممالک کی طرح فرانس کو بھی پورا حق حاصل ہے ——————

.... کیونکہ متحد حکمرانوں نے صاف طور پر یہ تسلیم کر لیا تھا کہ فرانس کی قدیم حدود پھر قائم کر دی جائینگی اور وہ فرانس کو ماننی پڑیں گی۔ فرانس کو یورپ کے نقشہ سے نہیں نکالا جائیگا .... چنانچہ یہ ثابت کر کے کہ اس کے آقا کو جائز طور پر فرانس کی جانب سے بولنے کا حق مثل دیگر بڑی سلطنتوں کے حاصل ہے اور نیز یہ کہ خود فرانس دیگر بڑی سلطنتوں سے ہر طرح مساوی اور دوسری دولتوں کے ہر حیثیت میں برابر ہونیکا درجہ رکھتا ہے۔ اس نے چاروں متحد حکمرانوں کے نمائندوں میں نزاع پیدا کرنے کا کام شروع کر دیا۔ اور یہ کام کچھ بہت مشکل نہ تھا کیونکہ نزاع کا مادہ پہلے سے موجود تھا اس نے صرف یہ فرق پیدا کر دیا کہ اب وہ پانچویں بڑی حکومت کی حیثیت سے بولتا تھا

اور چھوٹی ریاستوں کا حامی ہو جانے کی وجہ سے کانگریس کے اہم مسائل میں فرانس ثالث کی خدمات انجام دیتا تھا۔ بڑی سلطنتوں میں نا اتفاقی کا باعث یہ ہوا کہ روس اور پرشیا نے اپنے ممالک بڑھانے کی کوشش شروع کر دی۔ شہنشاہ اسکندر تمام پولینڈ لے لینا چاہتا تھا۔ اس کا خیال جس کو اس کے دوست پرنس آدم زار ٹورسکی نے پیدا کیا تھا یہ تھا کہ پولینڈ کو ایک خود مختار سلطنت بنا کر وہ خود شہنشاہ روس کی حیثیت سے اس پر حکمراں رہے اور ۱۷۹۱ء کے مروجہ دستور کی بنا پر اہل پولینڈ کو ایک جدید دستور دے دیا جائے۔ اور جس طرح قدیم زمانے میں سکسنی کے الیکٹر پولینڈ کے بادشاہ ہوتے تھے اسی طرح زار روس بھی پولینڈ کا بادشاہ تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن زار روس بجائے انتخاب کے وراثتاً پولینڈ کا بادشاہ ہوا کرے پولینڈ کو دوبارہ متحدہ طاقت میں تبدیل کرنے کے لئے۔ آسٹریا اور پرشیا کو اپنے وہ مقبوضات واپس کرنے لازم تھے جو ان کو پولینڈ کے تین مرتبہ کی تقسیم میں ہاتھ لگے تھے آسٹریا کو گیلیشیا کے معاوضہ میں اطالیہ کا کچھ جزو اور پرشیا کو پرشوی پولینڈ کے تبادلہ میں کل سکسنی دینے کا وعدہ کیا گیا۔ لیکن چونکہ یہ طے ہو چکا تھا کہ پرشیا کو رہنیش ریاستوں کا زیادہ حصہ رائن کے بائیں کنارہ پر علاوہ ان مقبوضات کے جو ۱۸۰۳ء میں اس کو حاصل ہو چکے تھے دیا جائیگا انتظام جدید کا نتیجہ یہ ہوتا کہ پرشیا جرمنی میں سب سے بڑی طاقت ہو جاتی ٹیلی رینڈ خوب سمجھتا تھا کہ لارڈ کیسل ریا روس کی ترقی کا مخالف ہے اور میٹرنخ بھی پرشیا کی وسعت کے خلاف ہے سیکسنی نے آخر تک فرانس سے اتحاد قایم رکھا تھا اس لئے ٹیلی رنیڈ اس کی بربادی کو فرانس کے لئے ناقابل تلافی بدنامی سمجھتا تھا۔ اس کا جدید آقا بھی اس خیال میں اس کا حامی تھا۔ اگرچہ سیکسنی کے بادشاہ نے نپولین کے ساتھ وفادارانہ برتاؤ کیا تھا تاہم لوئی ہژدہم اس امر سے ناواقف نہ تھا کہ خود اس کی ماں سیکسنی کی شہزادی تھی۔ اس لئے کیسل ریا اور میٹرنخ کے خیالات کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس نے انگلستان اور آسٹریا کو روس اور پرشیا کی تجویز کی مخالفت پر آمادہ کر دیا۔

اس پر شہنشاہ اسکندر اور فریڈرک ولیم بہت برہم ہوئے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ پولینڈ اور سکسنی پر ان کی فوجوں کا قبضہ ہے اور وہ ہر ایک مداخلت کرنے والے کے خلاف ان ریاستوں پر بہ زور شمشیر قبضہ رکھینگے۔ اس دھمکی کے جواب میں ٹیلی رنیڈ۔ کیسل ریا اور میٹرنخ نے فرانس انگلستان اور آسٹریا کے درمیان ۳ر جنوری

۱۸۱۵ء کو ایک خفیہ عہد نامہ ہوا کہ روس اور پرشیا کی تجاویز کی بزور شمشیر مخالفت کریںگے اس مصمم مخالفت کو دیکھکر شہنشاہ اسکندر مجبوراً خاموش رہا۔ نپولین ایلبا سے فوراً واپس آیا تینوں حکومتوں کے خفیہ عہد نامہ کا مسودہ اس کو لوئی ہشتدہم کی میز پر ملا چنانچہ اس نے فوراً اس کو اسکندر کے پاس بھیجدیا۔ اسکندر نے نپولین کے فرانس میں آجانے کے خوف سے اس مسودہ کو میٹرنچ کو دکھاکر آگ میں ڈالدیا۔ یہ عجیب وغریب واقعہ ازحد دلچسپ ہے۔ اس سے نہ صرف ٹیلی رینڈ کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے بلکہ فرانس کی اندرونی طاقت کا بھی پتہ لگتا ہے۔ سب سے زیادہ قابل توجہ یہ امر ہے کہ پیرس پر اتحادیوں کا قبضہ ہونے کے چند ماہ بعد فرانس کو دوبارہ ایک عظیم الشان سلطنت تسلیم کرلیا گیا اور اس اتحاد کا جو اس کی مخالفت میں قایم ہوا تھا خود اسی کے ہاتھوں ٹوٹ گیا۔

خفیہ عہد نامہ ۳؍جنوری ۱۸۱۵ء

ٹیلی رینڈ کی عاقلانہ پالسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان آسٹریا اور فرانس میں اتفاق پیدا ہوگیا اور بہت سی چھوٹی ریاستیں مثلاً بیویریا اور ہسپانیہ ان کی شریک ہوکر پرشیا اور روس کی مدمقابل ہوگئیں۔ اور طاقت ور فوجیں فوراً تیار ہوگئیں۔ خصوصاً فرانس نے ۱۳۰۰۰ سپاہیوں کی تعداد بڑھاکر ۲۰۰۰۰ پر پہونچادی۔ یہ نئی فوج اس فوج سے بہتر تھی جس کے ذریعہ سے نپولین نے ۱۸۱۴ء میں دشمنوں کے حملوں کو روکا تھا کیونکہ وہ کارآزمودہ سپاہی جو دور افتادہ قلعوں میں محصور ہوگئے تھے یا میدان جنگ میں گرفتار ہوکر قید ہوچکے تھے۔ واپس آکر نئی فوج میں شامل ہوگئے تھے۔ انگلستان نے بھی مناسب تیاریاں کی تھیں کیونکہ ۲۴؍دسمبر ۱۸۱۴ء کو انگلستان اور یونائیٹیڈ اسٹیٹ کے درمیان گینٹ میں ایک عہد نامہ ہوا جس نے اس لڑائی کا خاتمہ کردیا جو ۱۸۱۲ء سے انگلستان کے بہت سے بحری دعووں کیوجہ سے جاری تھی۔

بیویریا نے بھی آسٹریا کے ہر ایک لاکھ سپاہیوں کے ہمراہ اپنے تیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اگرچہ ۳؍جنوری کے خفیہ عہد نامہ کا نپولین کی ایلبا سے واپسی کے وقت تک اظہار نہ ہوا تھا۔ لیکن مسلسل اور مستحکم مخالفتوں کی وجہ سے شہنشاہ اسکندر اپنے ارادوں سے باز رہنے پر مجبور ہوگیا۔

سیکسنی کا انتظام

یہ طے پایا کہ پرشیا کو بجائے کل سیکسنی کے لوسیشیا کا ضلع اور

ٹرگو اور وٹن برگ جن کے رقبہ میں سکسنی کا نصف حصہ اور ایک ثلث آبادی شامل تھی دے جائیں سیکسنی کا بادشاہ جو میدان جنگ میں گرفتار ہو کر قید کی سزا بھگت رہا تھا اور جس کو روس کے شہنشاہ نے سائبیریا بھیجدینے کی دھمکی بھی دی تھی رہا کر دیا گیا۔ اور ڈیوک آف ویلنگٹن نے جو فروری ۱۸۱۵ء میں لارڈ کیسل ریا کی جگہ انگلستان کا سفیر مقرر ہوا تھا اس کو ان شرائط کے قبول کر لینے پر آمادہ کر لیا سیکسنی کی نجات لوئی ہشتدہم کے لئے بہت زیادہ اطمینان کا باعث ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگرچہ سیکسنی کا بادشاہ نپولین کا وفادار اتحادی رہ چکا ہے مگر اس کا بھی قریبی رشتہ دار ہے۔

پولینڈ کا بندوبست

پرشیا کو کل سیکسنی کے دعوی سے مجبوراً دست بردار ہونے کی وجہ سے روس کو بھی کل پولینڈ کے الحاق کر لینے کے منصوبہ سے ہاتھ دھونا پڑا پھر بھی گرانڈ ڈچی آف وارسا کا بہت بڑا حصہ روس کے قبضہ میں رہا ۱۷۷۲ء میں اس کی سرحد ڈونیا اور نیپر تک پہونچ گئی تھی۔ ۱۷۹۳ء میں اس نے نصف لتھونیا جسکی حدود لنا تک تھی حاصل کر لیا ۱۷۹۵ء میں باقی ماندہ لتھونیا کا الحاق کر کے اس کے حدود نیلمین اور بگ تک پہونچا دئے ۱۸۰۹ء میں نپولین نے اس کو وہ مقامات دیدئے تھے جن میں بگ کا دہانہ واقعہ ہے اور اب ۱۸۱۵ء میں اسکی سرحد وسچولا سے آگے نکل گئی تھی اور گرانڈ ڈچی آف وارسا کے الحاق کے بعد جس میں وارسا بھی شامل تھا اس کی سرحد مشرقی پرشیا اور گلیشیا کے مابین کچھ فاصلہ تک پہونچ گئی تھی۔ پرشیا کو پولینڈ کی پہلی دو تقسیموں میں جو حصے ملے تھے ان کے علاوہ صوبہ پوزن اور تھورن بھی مل گئے لیکن وارسا اور آخری تقسیم کا حصہ اس کے قبضہ سے نکل گئے آسٹریا کو کریکو دیا گیا اور اس کا انتظام آزاد شہر کی حیثیت سے کیا جانا قرار پایا۔ اسکندر کو پولینڈ کے متعلق اپنے منصوبوں کی شکست سے سخت مایوسی ہوئی لیکن اس نے پرنس آدم زار تورسکی سے اپنا وعدہ ایفا کیا اور ایک جمہوری نظام حکومت اور کسیقدر خودمختاری روسی پولینڈ کو دیدی۔

جرمن کنفیڈریشن

ہر چند سیکسنی اور پولینڈ کے متحدہ مسئلہ میں سخت مدبرانہ کشمکش پیدا ہو گئی تھی تاہم کانگریس کے سب سے زیادہ اہم کام ابھی باقی تھے جرمنی سوئٹزرلینڈ اور اطالیہ کے جدید انتظامات کرنے اور دیگر متفرق مسائل طے کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کر دیگئیں۔ ان کمیٹیوں میں سے

زیادہ ضروری وہ تھی جس نے جرمنی کا دوبارہ انتظام کیا۔ عہدنامہ پیرس کی خفیہ دفعات میں یہ طے ہوا تھا کہ متبرک سلطنت روما کی بجائے ایک جرمن کنفیڈریشن قایم کیا جائے نپولین اور اس کے کنفیڈریشن آف رائن کا اتباع کرکے اس کو ترقی دی گئی۔ بجائے سینکڑوں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے جو انقلاب فرانس کے شروع میں قائم تھیں۔ اب جرمنی میں آسٹریا اور پرشیا کے علاوہ ۳۸ ریاستیں قائم کی گئیں۔ ان میں چار سلطنتیں ہینوور، بویریا، ورٹم برگ اور سیکسنی سات گرانڈ ڈچیز بیڈن اولڈن برگ میکلن برگ شوبرن میکلن برگ اسٹرلٹز ہیسی کاسل ہیسی ڈرام اسٹڈ اور سیکسی ویمر اور نو ڈچیز نساؤ برنسوک سیکسنی گوتھا سیکسنی کوبرگ سیکسنی مینجن سیکسنی الڈبرگ اور این ہلٹ ڈیساؤ این ہلٹ برن برگ اور این ہلٹ کو تھین گیارہ تعلقہ جات یعنی دو شوارزبرگ دو ہوہنزولرن۔ دولپ پے۔ دوری یس ہیسی ہوم برگ لیشٹنسٹین اور والڈیک کے اور چار آزاد شہر ہیم برگ فرینک فرٹ بریمن اور لیوبیک کے شامل تھے۔ اور ہولسٹین اور لوئن برگ کی ڈچیز سے جو بادشاہ ڈنمارک کے قبضہ میں تھیں اور گرانڈ ڈچی آف لکسم برگ سے جو بادشاہ نیدرلینڈ کو مرحمت کی گئی ۳۸ کی تعداد پوری کی گئی۔ اپنی ساخت میں جرمنی کنفیڈریشن کنفیڈریشن آف رائن سے ملتا جلتا تھا یہ طے پایا کہ اس کنفیڈریشن کی ڈائٹ کی صدر ہمیشہ آسٹریا ہوا کریگی اور دو ایوان میں منقسم ہوگی۔ معمولی ایوان میں ۱۷ ممبر ہونگے۔ یعنی ایک ہر ایک بڑی ریاست کی جانب سے ایک جملہ آزاد شہروں کی طرف سے ایک برنسوک سے۔ ایک نساؤ سے۔ ایک سیکسنی کی چاروں متحد ڈچیز کی طرف سے ایک این ہلٹ کی تینوں ڈچیز کی طرف سے اور ایک چھوٹے تعلقوں کی طرف سے ممبر ہوا کرینگے۔ یہ جماعت مستقل طور پر فرینک فرٹ میں قایم رہیگی اور تمام معمولی معاملات کو طے کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک عام ایوان ہوگا جو ضروری مسائل طے کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اجلاس کریگا۔ اور جس میں ۶۹ اراکین ہوں گے جو مختلف ریاستوں سے باعتبار ریاستوں کے رقبہ اور آبادی کے نامزد ہوا کرینگے ہر ریاست کو اپنے خانگی معاملات میں خود مختار بنا دیا گیا تھا۔ لیکن باہمی جنگ وجدال یا کنفیڈریشن کی حدود کے باہر کسی دوسری ریاست سے جنگ کرنا ممنوع تھا۔ نئے کنفیڈریشن کے ملکی انتظام میں سب سے زیادہ اہم معاملہ جملہ مذہبی ریاستوں کا یک قلم خاتمہ ہے۔ پرنس پرائمسی جو نپولین نے اپنے کنفیڈریشن آف رائن میں قائم کی تھی باقی نہ رہی

اور ڈیلبرگ جو سلطنت کے زمانہ میں اس عہدہ پر مامور تھا اب صرف مذہبی امور کا نگران رہا۔

رائن کا بندوبست

سب سے زیادہ دشوار مسئلہ رائن کے بائیں کنارے کے اضلاع کے انتظامات کا تھا جو ۱۷۹۴ء سے فرانس کی ماتحتی میں تھے پیرس میں خفیہ دفعات کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ ان مقامات کو فرانس کی سرحد پر مضبوط حکومتوں کے قائم کرنے کے لئے کام میں لایا جاوے اصل دشواری سرحد کے مشہور قلعجات مے اینس اور لکسمبرگ کے متعلق تھی۔ پرشیا ان دونوں کا دعوی دار تھا لیکن آسٹریا فرانس اور جرمنی کی چھوٹی ریاستیں سخت مخالف تھیں اس لئے یہ طے پایا کہ پرشیا کو رائن کے بائیں کنارے کے شمالی مقامات جو ایلٹن سے شروع ہوکر کوبلنٹز پر ختم ہوتے ہیں اور جن میں کولون ٹریوس اور ایکس لاچیپل شامل ہیں دیدئے جائیں۔ ٹرل اور سالزبرگ کے معاوضہ میں جو بویریا کو مجبوراً آسٹریا کو واپس کرنے پڑے اور پلیٹنٹ پر اس کی سابق حکمرانی کو دوبارہ تسلیم کرنے کے لئے اسے پرشیا کی سرحد سے السیس تک ایک ضلع مرحمت کیا گیا جس میں مے اینس بھی شامل تھا اور اس حصہ کو "رھینش بویریا" کے نام سے موسوم کیا۔ اور آخیر میں لکسمبرگ ایک گرانڈ ڈچی بناکر جرمن ریاست کی حیثیت سے خاندان آرنج کو دیدیا گیا۔ اس کو نیدرلینڈس Netherlands کی نئی سلطنت سے جو ہولینڈ اور بلجیم میں سے بنائی گئی تھی علیحدہ رکھا۔ اور بادشاہ نیدرلینڈس کی نگرانی میں اس کو خود مختار بنا دیا۔ صوبجات نیدرلینڈس کا اتحاد انگلستان کا ایک دلپسند منصوبہ تھا اور باوجود بلجیم کے کیتھلک صوبوں اور ہالینڈ کے پروٹسٹنٹ صوبوں کی باہمی گہری مشہور مخالفت کے یہ منصوبہ پورا ہوکر رہا۔

سوئٹزرلینڈ

جرمنی کے بندوبست کی طرح سوئٹزرلینڈ کے بندوبست میں بھی وائنا کی کانگریس نے نپولین کی تقلید کی۔ سوئٹزرلینڈ کو ایک ناقابل تقسیم جمہوریت بنانے کے خیال کو فرانسیسی ڈائرکٹری نے بہت شوق سے پیش کیا تھا لیکن شہنشاہ نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور خود اہل سوئٹزرلینڈ کی خواہشات کے مطابق خود مختار کینٹنوں (یعنی صوبوں) کے کنفیڈریشن کے اصول پر اس کا انتظام کردیا تھا۔ وائنا کی کانگریس نے نپولین کی پالیسی جاری رکھی اور باوجود برن کی کینٹن کی مخالفت کے ماتحت کینٹنوں کو قایم نہ کیا نپولین کی کینٹنیں آرگو تھرگو سینٹ گال

گری سنر ٹسینو اور سینر ڈٹی واڈ بدستور قایم رہیں لیکن جنیوا دیلے اور نیوف شیٹل کی تین جدید کینٹنیں قایم کرکے جو فرانسیسی مملکت کا جزو بن گئی تھیں کینٹنوں کی تعداد ۱۹ سے بڑھا کر ۲۲ کردی گئی ۔ اور برن کی کینٹن کو اس کے زیادہ اصرار پر بیسل کی قدیم بشپرک کا بیشتر حصہ دیدیا گیا سوئٹزرلینڈ کا نظام حکومت اس طرح پر ترتیب دیکر دول یورپ کی حمایت میں دیدیا گیا اور اس کو ہمیشہ کے لئے غیر جانبدار قرار دیا ۔ ہلوٹیک دستور جو ایک فیڈرل قانون مورخہ ۷ اپریل ۱۸۱۵ء کے ذریعہ سے جاری کیا گیا تھا نپولین کے دستور کے مقابلہ میں ویسا فیاضانہ نہ تھا لیکن اس لحاظ سے وہ ضرور زیادہ خودمختار تھا کہ مختلف وقفیہ کے دستور اور ان کے اندرونی اصلاحیں فیڈرل ڈائٹ کے روبروپیش نہیں کی جاتی تھیں اندرونی محصول خانوں کے خلاف جو پابندی تھی وہ دور کردی گئی ڈائٹ کی صدارت زیورچ برن اور لوسرن کے لئے یکے بعد دیگرے مخصوص کردی گئی اور ہوٹیک ڈائٹ جرمنی ڈائٹ کی طرح بجائے ایک انجمن واضع قانون کے نمائندوں کی کانگریس بنگئی ۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ باوجود وائنا کی کانگریس میں اعلان کے پرشیا نے اپنی قدیم ریاست نیوف شیٹل کے دعوی سے دست بردار ہونے سے انکار کردیا اور سوئٹزرلینڈ کی ایک کینٹن کی حیثیت سے اس کی خودمختاری کو اس نے ۱۸۵۷ء تک تسلیم نہ کیا ۔

اطالیہ

اطالیہ کے بندوبست نے ایک سے زیادہ ضروری مسائل پیش کردئے ۔ سب سے زیادہ اہم مسئلہ اس معاہدے سے پیدا ہوا تھا جو اتحادیوں نے ۱۸۱۴ء میں موراٹ سے کیا تھا ۔ ٹیلی رینڈ فرانس کے بادشاہ کی جانب سے اس امر پر مصر تھا کہ موراٹ تخت سے اتار کر نکال دیا جائے لیکن میٹرنج کیسرلائن موراٹ کی دوستی کی وجہ سے اس کو برقرار رکھنا چاہتا تھا شہنشاہ اسکندر جو اپنے وعدوں کے پورا کرنے پر ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا موراٹ کو بچانا چاہتا تھا اور نپولین کے وائسرائے اطالیہ یوجین ڈی بیوہارنس کا وائنا میں دوست صمیم بن گیا تھا ۔

موراٹ اگرچہ ذاتی طور پر نپولین سے بے وفا نکلا مگر وہ اطالیہ کی خودمختاری اور اس کو متحد کردئے جانے کا اب تک حامی تھا ۔ اور یہی رائے خود نپولین کی بھی تھی ۱۸۱۴ء کی مہم کے دوران میں وہ اپنی فوجیں پو کے کناروں تک لے گیا اور وآینا کی

کانگریس کا انعقاد ہونے کے بعد بھی اس نے وہاں قیام پر اصرار کیا۔ لیکن وائنا Vienna کے مدبرین اطالیہ کو متحد بنانے پر متفق نہ تھے۔ اس معاملہ میں موراٹ کے حوصلے ان کو نہایت ناگوار تھے۔ اور ان کو نہایت مسرت ہوئی۔ جب ایلبا سے نپولین کی واپسی کے موقع پر ان کو یہ معلوم ہوا کہ موراٹ نے اپنے ایک ناعاقبت اندیشی کے اعلان میں ان کے لئے کھلم کھلا لڑائی شروع کر دینے کا بہانہ پیدا کر دیا ہے ڈیوک ڈی کمپوچیسر د موراٹ کا سفیر وائنا میں متعین تھا اور اس کو اتحادی دولتوں کے باہمی اختلافات کی خبریں پہونچاتا رہتا تھا۔ موراٹ نے ایک خط میں یہ دریافت کیا کہ خاندان بوربون سے اس کے تعلقات دوستانہ خیال کئے جاتے ہیں یا اس کے برعکس اس واقعہ سے سفرا دول کو ایک موقع ہاتھ آگیا۔ اور انھوں نے فوراً اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ۳ رمئی ۱۸۱۵ء کو ایک آسٹروی فوج نے ٹولینٹینو پر اسکو شکست دی اور اطالیہ سے فرار ہو جانے پر مجبور کیا۔ کانگریس نے موراٹ کی سفارت قبول کر کے اپنے لئے ایک نئی دشواری پیدا کر لی تھی وہ یہ کہ موراٹ کا سفیر کانگریس میں موراٹ کو ہر دو صیقالیہ کا بادشاہ کے نام سے یاد کرتا تھا ادھر انگریزوں کی حمایت میں فرڈی نینڈ بوربن بادشاہ نے دو صقالیوں پر اپنا اثر پیدا کر لیا تھا اور اس نے بھی اپنی جانب سے رفو کو سفیر مقرر کر کے کانگریس میں بھیجدیا تھا۔ موراٹ کے سفیر کے ہوتے ہوئے کانگریس میں یہ پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی کہ رفو کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا جاوے۔ حقوق کی بنا پر فرڈینینڈ کا دعویٰ رد کرنا مشکل تھا کیونکہ فرانس اور ہسپانیہ اس کی حمایت پر تھے۔ لیکن موراٹ کی نامعقول حرکت نے یہ مشکل حل کر دی اور اس کی شکست کے بعد فرڈینینڈ کو ہر دو صیقالیہ کا بادشاہ تسلیم کر لیا گیا۔ موراٹ اسی سال کے آخر میں اپنی سابق سلطنت میں وارد ہوا مگر فوراً گرفتار ہو کر گولی کا نشانہ بن گیا۔

دوسرا اطالوی مسئلہ جس نے سخت دقت پیدا کر دی تھی جینوا اور قرب وجوار کے مقامات کے انتظام کے متعلق تھا۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے اس شہر پر قبضہ کرتے وقت انگلستان کی جانب سے اس کو آزاد کرانے کا وعدہ کیا تھا بلکہ اطالیہ کے اتحاد کے متعلق بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ کیسل ریا نے بدقسمتی سے بنٹنک کے اعلان کو جھٹلانا اپنا فرض سمجھا اور جینوا کو سلطنت سارڈینا کا ایک جزو قرار دیکر پیڈمنٹ سے ملحق کر دیا۔

تیسرا مشکل مسئلہ امپرس میری لوئس کے لئے ایک ریاست قائم کرنا تھا۔ ایک خودمختار ریاست دینے کا اس سے وعدہ ہوچکا تھا۔ اس کے باپ شہنشاہ فرانسس والیٔ آسٹریا نے خوشی خوشی اس کی موافقت کی اور اس کے آیندہ ہونے والے شوہر کاونٹ نیپرگ نے وائنا میں نہایت قابلیت سے اس کی نمایندگی کا حق ادا کیا۔ آخرکار یہ تجویز ہوا کہ اس کو پارما پیاکنزہ اور گستالا کی ڈچیز دیدی جائیں مگر اس کے بعد اس کے بیٹے بادشاہ روم کو جانشین نہیں کیا گیا۔ بلکہ تخت کے جائز وارث یعنی اٹروریا کے بادشاہ کو جانشین قرار دیا گیا۔ اور یہ طے پایا کہ جانشینی کا وقت آنے تک وہ لوکا پر حکمرانی کرے گا۔ اطالیہ کے دیگر انتظامات مقابلتہً آسان تھے۔ آسٹریا کو منٹوا اور ملانیز کے بدلے میں جو ۱۷۹۶ء سے پیشتر اس کے قبضہ میں تھے کل وینیشیا اور لمبارڈی دیدے گئے ٹسکنی کی گرانڈ ڈچی مع پی یوم بی نو کے علاقہ کے گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ کو جو شہنشاہ فرانسس والیٔ آسٹریا کا چچا تھا واپس دیدی گئی۔ یہ بھی طے ہوا کہ بعد کو ڈچی آف لوکا بھی اسی کو دیدی جائے گی۔ پاپائے روم کو اس کے مقبوضات مع بولونا اور فریرا کی سفارتوں کے واپس مل گئے اور ڈیوک فرانسس ہرکولیز ثالث کا پوتا موڈینا کا ڈیوک تسلیم کرلیا گیا۔ کیونکہ اگر نپولین نے اسے اپنی سلطنت اطالیہ میں شامل نہ کرلیا ہوتا تو اس ڈچی پر وہ ہی قابض ہوتا۔

دوسری سلطنتیں

یورپ کی دوسری سلطنتوں کے متعلق جو انتظامات وائنا کی کانگریس میں کئے گئے مقابلتہً اہم نہ تھے ان میں جرمنی سوئٹزرلینڈ اور اطالیہ کے انتظامات کے سے مشکل مسائل پیش نہ آئے۔ نوروے اپنی مرضی کے خلاف سویڈن سے ملحق کردیا گیا۔ لیکن ویسٹ انڈین جزیرہ گوڈیلوپ جو ۱۸۱۳ء میں انگلستان نے برناڈوٹ کو اس کے اتحاد کے صلے میں دیا تھا وہ

سویڈن

اُسے فرانس کے سپرد کرنا پڑا برناڈوٹ سے کیل کے عہدنامہ میں نوروے کی بجائے سویڈش پومیرینیا ڈنمارک کو دینے کا وعدہ ہوا تھا۔

ڈینمارک

یہ وعدہ ہنوز پورا نہ ہوا تھا ڈنمارک سیکسنی کی طرح نپولین کا نہایت وفادار اتحادی رہ چکا تھا اس لئے اس کو نقصان میں نہ رکھنا چاہئیے تھا سویڈش

پومیرے نیا پرشیا کو دیدیا گیا۔ اور ڈینمارک کو صرف چھوٹی ڈچی آف لوئن برگ ملی ان انتظامات سے سوئیڈن اور ڈینمارک دونوں نہایت کمزور ہو گئے اور اسکینڈے نیویا کی ریاستوں نے فن لینڈ اور پومیرے نیا نکل جانے سے بحر بالٹک کو اپنے طاقتور ہمسایوں یعنی پرشیا اور روس کو مجبوراً حوالہ کر دیا۔

ہسپانیہ

ہسپانیہ نے کاونٹ لیسبر بڈور کی قابلیت اور ٹیلی رینڈ کی مدد کیوجہ سے سوائے جزیرہ ٹرنی ڈاڈ کے جو انگلستان نے فتح کرلیا تھا نہ صرف کچھ ضائع کیا بلکہ اس کو اولیونیزا کے گرد و نواح کے اضلاع رکھنے کی اجازت دی گئی جو ۱۸۰۱ء میں پرتگال نے اس میں شامل کر دئیے تھے۔ اس معاملہ میں انگلستان

پرتگال

کا پرتگال سے منہ موڑ جانا لارڈ کیسل ریا کی دانائی کی پالیسی پر سخت بدنما دھبہ ہے۔ پرتگالی فوج ویلنگٹن کے ہمراہ نہایت بہادری سے لڑی تھی اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ اولی وینیزا ہسپانیہ کو دیدینے پر یہ مجبور کیا جاتا جب کہ دوسرے ملکوں کو انکی قدیم سرحدیں واپس مل رہی تھیں اس کے علاوہ پرتگال کو فرانسیسی گائنا اور کینیے بھی فرانس کو واپس دینے پڑے۔ انگلستان نے اخراجات جنگ کا بار سب سے زیادہ اٹھایا تھا۔ اور دوسری دولتوں کے مقابلے میں نپولین کے زوال کی سب سے زیادہ کوشش اس نے کی تھی مگر دوسرے ملکوں کے مقابلے میں اس کو بہت قلیل معاوضہ ملا۔ اس نے مالٹا کو اپنے قبضہ میں رکھا اور اس طرح پر وہ مسئالہ طے ہو گیا۔ جس نے ایمین کی صلح کو درہم برہم کر دیا تھا۔ اس کو ہیلی گولینڈ بھی مل گیا جو ڈینمارک نے پہلے سے دے رکھا تھا اور جو ایلب کے دہانے پر قابو رکھتا تھا۔ جزائر ایونیہ کی نگھبانی مل جانے سے انگلستان پھر کر ایڈریاٹک پر حاوی ہو سکا۔ نوآبادی مقبوضات میں انگلستان نے ماریشس ٹوبیگو اور سینٹ لوسیا فرانس سے حاصل کئے۔ لیکن مارٹینیک اور جزیرہ بوربن واپس کرنے پڑے سوئیڈن اور پرتگال کو گواڈیلوپ اور فرانسیسی گیانا واپس کرنے پر مجبور کیا۔ ہالینڈ کے مقبوضات میں سے انگلستان نے لنکا اور راس گڈ ہوپ اپنے پاس رکھے۔ لیکن جاوا کوریکاؤ اور دیگر ولندیزی مقبوضات اس کو واپس کر دئیے گئے۔ ویسٹ انڈیز میں بھی جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اس نے

ہسپانوی جزیرہ ٹرینی ناڈ اپنے پاس رکھا۔

غلاموں کی تجارت

وائنا میں کیسل ریا کے طرز عمل کے اعتدال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انگلستان میں اس پر غلاموں کی تجارت قطعی بند کرانے کے لئے نہایت زور ڈالا جارہا تھا۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ جس وقت انگلستان کا سفیر یورپ کے دور جدید میں کارہائے نمایاں کر رہا تھا اہل انگلستان خاص طور پر غلاموں کی تجارت کے مسئلہ میں منہمک تھے۔ مہتم بالشان تغیرات جن کی وجہ سے یورپ میں نئی جماعتیں قایم ہو رہی تھیں پرشیا کی ترقی جرمنی کا جدید انتظام اور آسٹریا کی وسعت غرضکہ کسی بات پر اہل انگلستان کو زیادہ توجہ نہ تھی لیکن جیساکہ خود لارڈ کیسل ریا کا بیان ہے انگلستان کے قریب قریب ہر گاؤں میں جلسے کئے گئے۔ جن میں اس امر پر زور ڈالا گیا کہ وہ حبشی غلاموں کی تجارت بند کرانے کے لئے اپنا اثر کام میں لائے۔ اس لئے کیسل ریا نے اپنے انتخاب کنندوں کی خواہش کی موافقت میں انسداد غلامی میں سخت کوشش کی دوسرے سفرا اس مسئلہ کو محض معمولی مسئلہ سمجھ کر اس کی پریشانی پر سخت متعجب تھے۔ ان کو شبہ تھا کہ اس میں ضرور کوئی گہری چال ہے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ انگلستان کی انسانی ہمدردی کا راز یہ ہے کہ اس کے جزائر ولیسٹ انڈیز حبشیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور جن جزائر کو وہ واپس کر رہا ہے ان سے خالی ہیں۔ اس لئے دوسری سلطنتوں کے سفیروں نے جن کے مقبوضات خط جدی میں تھے۔ کیسل ریا کی تجویز کو منظور نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس نے پانچ سال بعد اور ہسپانیہ نے آٹھ سال بعد غلاموں کی تجارت بند کرنے کا وعدہ کیا۔ کیسل ریا کو مجبوراً ماننا پڑا۔ لیکن اس نے اپنے رائے دہندگان انگلستان کو مطمئن کرنے کے لئے کانگریس کی جملہ دولتوں کی جانب سے ایک اعلان شایع کرایا جس میں غلاموں کی تجارت کے خلاف اظہار نفرت تھا۔ دوسرا نہایت اہم مسئلہ جو وائنا کی کانگریس میں طے ہوا ان دریاؤں میں جہاز رانی کے متعلق تھا جو کئی ملکوں میں بہتے تھے۔

دریاؤں کی جہاز رانی

تمام چھوٹے چھوٹے حکمرانوں کا یہ طریقہ تھا کہ بحری سامان تجارت پر اسقدر سخت محصول لگاتے تھے کہ رائن جیسے دریا تجارت کے لئے گویا بیکار ہوگئے تھے۔ اس مسئلہ پر کانگریس کی ایک کمیٹی نے

بحث کر کے دریاؤں کے بین الاقوامی انتظام کے لئے ایک قانون بنا دیا جو عام طور پر منظور رہوا۔ یہ معاملات دیر بعد زیر بحث آئے اور ممکن تھا عرصہ تک زیر بحث نہ آتے اگر مارچ ۱۸۱۵ء کے شروع میں یہ خبر موصول نہ ہو جاتی کہ نپولین ایلبا سے واپس آ کر بغیر کسی مخالفت کے پھر فرانس کا حکمران بن بیٹھا ہے۔

وائنا کی کانگریس کا اختتام جون ۱۸۱۵ء

فروری کے مہینہ میں لارڈ کیسل ریا کی جگہ ڈیوک آف ویلنگٹن وائنا میں انگلستان کا سفیر مقرر ہوا۔ کیونکہ لارڈ کیسل ریا کو پارلیمنٹ میں شامل ہونے کے لئے لندن واپس جانا تھا۔

نپولین کے دوبارہ فرانسیسی فوج پر قابو پا لینے کی نتیجہ خیز اطلاع سے وائنا میں تمام بدگمانیاں کچھ عرصہ کے لئے موقوف ہو گئیں۔ اتحادی حکمرانوں اور ڈیوک آف ویلنگٹن میں مشورہ کے بعد چومنٹ کے عہد نامہ کے شرائط پر عمل کرنے کی تجویز ہوئی باہمی جدال و قتال کے لئے جو افواج اتحادیوں نے تیار کر رکھی تھیں ان کی باگیں فرانس کی طرف پھیر دی گئیں۔ ۲۵ مارچ ۱۸۱۵ء کو وائنا میں آسٹریا روس پرشیا اور انگلستان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس میں ان سلطنتوں میں سے ہر ایک نے لڑائی جاری رکھنے کے لئے ۱۸۰۰۰۰ سپاہی دینے کا وعدہ کیا اور بغیر نپولین کی طاقت کو برباد کئے ہوئے ہتھیار نہ ڈالنے کے عہد و پیمان ہو گئے جنگ کے متعلق یہ طے پایا کہ تین فوجیں فرانس پر حملہ کریں پہلی فوج ۲۵۰۰۰۰ آسٹریویوں روسیوں اور اہل بویریا کی سوارٹ زن برگ کی ماتحتی میں بالائی رائن کو عبور کرے۔ دوسری فوج ۱۵۰۰۰۰ پرشیوں کی بلوشیر کی ماتحتی میں زیرین رائن کو عبور کرے اور تیسری فوج ۱۵۰۰۰۰ اہل انگلستان اہل ہینوور اور اہل ہالینڈ کی نیدر لینڈ کی جانب سے حملہ کرے۔ انگلستان نے تقریباً ۱۱۰۰۰۰۰ پونڈ سے اتحادیوں کو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا۔ یہ انتظامات طے کرنے کے بعد اتحادی حکمران اور ان کے سفیر وائنا سے رخصت ہو گئے لیکن کانگریس کا آخری عام قانون ۸ جون ۱۸۱۵ء تک یعنی واٹرلو کی لڑائی سے دس روز پہلے تک نہ لکھا گیا۔ اور نہ اس پر دستخط ہوئے۔

لوئی ۱۸ کا پہلا عہد حکومت

ذکر کیا جا چکا ہے کہ اتحادی افواج فون ٹن بلوبر نپولین کی دست برداری کے بعد فرانس سے لوئی ۱۸ کو برسر حکومت چھوڑ کر واپس ہو گئی تھیں۔ اس بادشاہ نے فرانس میں واپس آتے ہی اپنے ایک اعلان میں جو سینٹ اوئن

کے اعلان" کے نام سے مشہور ہے نہایت فیاضانہ وعدے کئے گئے تھے۔ یہ اصول حکمرانی کے چارٹر یعنی فرمان کی شکل میں ۴ر جون ۱۸۱۴ء کو منظور ہو کر جاری ہو گئے تھے۔ اس چارٹر کی رو سے نیابتی اوارات شخصی آزادی اور سلطنت کے انتظامی محکموں کے قیام و بقا کا مستحکم وعدہ تھا۔ اس نئے دستور کی رو سے دو ایوان قایم کئے جانے تھے یعنی ایک ایوان خاندانی امرا کا اور دوسرا ایوان منتخب شدہ نمایندوں کا۔ چارٹر کے وعدے نہایت معقول تھے اور اگر مناسب طور پر ان پر عمل کیا جاتا تو فرانس بالکل قانع رہتا لیکن افسوس لوئی ۱۸ نے جلاوطنی میں بھی کوئی تجربہ حاصل نہ کیا۔ باوجود اس منشور کے وہ اپنے کو خدا کا بھیجا ہوا بادشاہ سمجھتا تھا۔ اس نے جلاوطنوں کو اور بالخصوص ان جلاوطنوں کو جنھوں نے فرانس کے خلاف ہتھیار اٹھائے تھے اور اپنی مرزبوم سے ہمیشہ دغا کی تھی سلطنت کے بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کر دیا۔ اور اپنے دربار کو مستبد امرا سے بھر لیا سب سے زیادہ برائی یہ کی کہ وزرا تک مستبد مقرر کر لئے واپس شدہ جلاوطنوں کے ساتھ مراعات شاہی۔ خاندانی شہزادوں کے مغرورانہ برتاؤ اور واپس شدہ اساقفہ اور پادریوں کے غضب ناک اعلانات نے اہل فرانس کے دلوں میں یہ خوف پیدا کر دیا کہ چارٹر کے اعلانات محض برائے نام ہیں اور غالباً بادشاہ کا طرز عمل یہ ہوگا کہ کلیسا اور بادشاہ کی جو جائیداد یں عہد انقلاب میں فروخت کر دی گئی تھیں وہ واپس لے لی جائینگی۔ بے اطمینانی کی یہ کیفیت عام تھی چونکہ لوئی ۱۸ کی حکومت محض اس وجہ سے منظور کی گئی تھی کہ اس کے باعث امن و امان قایم ہو جائیگا اس لئے وہ عام پسند اور مقبول نہ ہوئی بلکہ نپولین کے قدیم ماتحتوں نے شہنشاہی حکومت کے مٹ جانے پر اظہار تاسف کرنا شروع کر دیا۔ جب اہل شہر کے یہ خیالات تھے تو ظاہر ہے کہ فوج کا احساس اس سے کہیں زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ لڑائی کے قیدی اور محصور شدہ افواج فرانس میں واپس آگراس امر پر یقین رکھتی تھیں کہ ۱۸۱۴ء میں نپولین کی شکست محض اتفاقیہ تھی۔ اور ایک مرتبہ پھر یورپ سے قسمت آزمائی کرنا چاہتی تھیں اتحادیوں کی تسخیر پیرس کے بدنما دھبے کو مٹانے کا ولولہ ہر کہ وہ کے دل میں موجزن تھا۔

ایلبا سے نپولین کی واپسی مارچ ۱۸۱۵ء

یکم مارچ ۱۸۱۵ء کو نپولین جس کو فرانس کی ہمہ گیر خواہش کی اطلاع

ل چکی تھی۔ خلیج سان جوآن میں وارد ہوا اور اپنے اس مختصر عہد حکومت کی ابتداء کی جو عہد صد ایام کے نام سے مشہور ہے اس کے ساتھ ۸۰۰ جوانوں کا محافظ دستہ تھا جس کے ایلبا میں رکھنے کی اوسے اجازت تھی۔ ہر طبقہ کے آدمیوں نے نہایت جوش سے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور اس کا فرانس کا سفر ایک شاندار جلوس تھا۔ بادشاہ کے بھائی کومٹی ڈی ارٹس نے لائنز پر روکنے کی بیکار کوشش کی۔ مارشل نے جس نے اپنے مربی کو قید کرنے کا وعدہ کیا تھا ۷ ارمئی کو اس فوج کے ساتھ جو اس کی کمان میں تھی نپولین سے جا ملا۔ ۲۰ رمئی کو نپولین پیرس میں داخل ہوا اور ٹولی لیریز میں خیمہ زن ہوا۔ لوئی ۱۸ مارشل نے کی علیحدگی کی خبر پاتے ہی بھاگ نکلا۔ اور فرانس سے نکل کر جھینٹ میں پناہ گزیں ہوا۔ نپولین کو اپنی مصیبت میں نہایت تلخ تجربات ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس نے پوری اور مکمل انفرادی آزادی اور مطابع کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور ۲۳ راپریل کو ایک قانون جاری کیا جس میں یہ اصول منضبط تھے یہ قانون قانون زائد کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے ملازمین سرکاری پر قطعی بھروسہ کرنیکی غلطی کو محسوس کر کے حب الوطنی کے بناء پہ ارباب انقلاب سے رجوع کیا جن کو اپنے عروج کے زمانہ میں اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ ملازمت سے علیحدہ رکھا تھا۔ یہ لوگ فوراً اس کے گرد جمع ہو گئے ان کے مشہور ترین نمایندے کا ونٹ کو اس نے وزیر ملکی مقرر کیا اور دونوں ایوانات کو جن کا منشور میں فرمان تھا۔ اپنے اعلان میں منظور کر لیا۔ اس کے علاوہ لوئی ۱۸ کے بنائے ہوئے بہت سے امرا (پیرز) نے ایک مرتبہ پھر اس کی اطاعت قبول کر لی۔

واٹرلو کی مہم جون ۱۸۱۵ء

حب الوطنی کی التجا اور ایڈیشنل ایکٹ کے فیاضانہ وعدوں سے قومی جوش کو مشتعل کر کے نپولین نے اپنی فوج کو ترتیب دینا شروع کیا۔ اور اپنے مرغوب طریق جنگ کے بموجب فرانس پر حملہ ہونے سے پہلے خود حملہ کر دینے کا قصد کر لیا غنیم کی تینوں حملہ آور افواج میں سے قریب ترین وہ فوج تھی جو ڈیوک آف ولنگٹن کی زیر کمان تھی۔ اس جنرل کو وائنا سے روانگی کے بعد ایک مخلوط فوج کی کمان دی گئی تھی جس میں انگلستانی ہینوور ہالینڈ اور بلجیم کے سپاہی تھے۔ اس کو جزیرہ نما کے کار آزمودہ سپاہیوں کی عدم موجودگی پر بچہ

اب تک امریکہ میں تھے نہایت افسوس تھا اور ناتجربہ کار سپاہیوں کا شاکی تھا اس نے اہل پرشیا کے ساتھ جو بلوشر کی زیر کمان نیدرلینڈ میں آگئے تھے مل کر کام کرنیکا انتظام کیا۔ لیکن نپولین نے بلوشر اور ویلنگٹن کے متحد ہونے سے پیشتر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے ۱۳۰۰۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ سرحد کو عبور کیا اور اپنی قابلیت سرعت انتظام کے باعث اتحادی جنرلوں پر یکایک ٹوٹ پڑا۔

۱۶ ؍جون ۱۸۱۵ء کو اس نے بلوشر کو لگنی پر شکست دی اور نے نے اپنے میسرہ سے انگلستان کے آگے بڑھی ہوئی افواج کو قاطرابراس پر ایک غیر فیصل جنگ کی ان لڑائیوں کی وجہ سے انگلستان کی اور پرشیا کی فوجیں علیحدہ علیحدہ ہوگئیں۔ نپولین نے اپنی پوری فوج سے انگلستان کی فوج پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور مارشل گروشی کو پرشیوں کے تعاقب کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ ادہر بلوشر نے انگریزوں پر حملہ ہو جانے کی صورت میں ویلنگٹن کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ویلنگٹن نے اس وعدہ پر بھروسہ کرکے واٹرلو پر مقام کیا ۱۸ ؍جون کو واٹرلو کی جنگ ہوئی۔ باوجود فرانسیسیوں کے بار بار اور غضبناک حملوں کے انگلستان کی افواج نے میدان نہ چھوڑا یہاں تک کہ بلوشر فرانسیسی میمنہ کی جانب آگیا۔ دو دشمنوں کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کی تاب نہ لاکر فرانسیسی فوج نے مجبوراً ہتیار ڈالدیئے اور گارڈ کی شکست کے بعد جس کے ذریعہ سے مراجعت ممکن تھی نپولین اپنی شکست قطعی کو محسوس کرتا ہوا پیرس پھونچا۔ اور ۲۲ ؍جون کو اپنے بیٹے بادشاہ روما کے حق میں تخت فرانس سے دست بردار ہوگیا۔ اور ایک ایگزکٹو کمیشن آف گورنمنٹ یعنی حکومت کی ایک انتظامی جماعت قایم کرکے خود امریکہ پھونچ جانے کے خیال سے جہاز پر سوار ہوگیا لیکن اس ارادہ میں وہ ناکامیاب رہا۔ اور ۱۵ ؍جولائی کو اسے "ایچ ایم ایس بلرا وفن" جہاز پر اپنے آپ کو کپتان میٹ لینڈ کے حوالہ کرنا پڑا ویلنگٹن اور بلوشر کی فوج نے شکست خوردہ غنیم کا تعاقب کیا لیکن وہ شکست اسقدر مکمل تھی کہ فرانسیسیوں کے پیر پھر نہ جمے صرف کیمبرائی ایک ایسی جگہ تھی جس نے کسیقدر مقابلہ کیا مگر وہ آسانی سے سر ہوگئی اور تیسری جولائی کو ویلنگٹن اور بلوشر نے پھر پیرس پر قبضہ کرلیا اسی اثنا میں سوارٹ زن برگ کی بڑی فوج نے فرانس پر حملہ کردیا تھا۔ اسطرح پر یہ ملک دوبارہ اتحادیوں کے قبضہ میں آگیا۔

پیرس کا دوسرا صلح نامہ ۲۰ نومبر ۱۸۱۵ء

پیرس کے دوسرے صلحنامہ نے ثابت کر دیا کہ متحد حکمران فرانس کی یورپ کے ساتھ ۱۸۱۴ء اور ۱۸۱۵ء کی مخالفتوں کے فرق کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ ۱۸۱۴ء کا پیرس کا صلحنامہ اگر فرانس کے قطعی موافق نہ تھا تو کم از کم منصفانہ ضرور تھا اتحادی حکمرانوں اور ان کے وزرا نے مان لیا تھا کہ ۱۸۱۴ء میں فرانس کے خلاف نہیں بلکہ نپولین کے خلاف جنگ کی گئی تھی لیکن ۱۸۱۵ء کی مہم کی نوعیت بالکل مختلف تھی اس موقع پر نہ صرف فرانسیسی فوج نے بلکہ فرانسیسی ملت نے سلطنت اور نپولین کی ذات کے ساتھ اپنی وابستگی کا ثبوت دیا تھا۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ فرانس پر نہ صرف زیادہ سخت شرائط عاید کی جائیں بلکہ آیندہ کیلئے ضمانت بھی لے لی جائے۔ بہت سی تجویزیں پیش کی گئیں جن میں ایک یہ تھی کہ اگر کل پکارڈی فرانس سے علیحدہ نہ کی جائے تو کم از کم ایلسیس لورین اور فرانسیسی فلینڈرس ضرور علیحدہ کرلئے جائیں اور فرانس کی وہ سرحد قائم رکھی جائے جو لوئی ۱۴ کی فتوحات سے پیشتر تھی۔ اس تجویز کی پرشیا نے پوری موافقت کی جس کو فرانس سے علیحدہ کردہ اضلاع میں سے بہت بڑا حصہ ملنے کی امید تھی لیکن آسٹریا اور انگلستان نے نہایت سختی کے ساتھ مخالفت کی انگلستان کو اس کی نوساختہ سلطنت نیدرلینڈ کے حدود بڑھا دینے کی تجویز سے نہیں بہلایا جا سکتا تھا اس کے علاوہ آسٹریا پرشیا کی طاقت میں کسی قسم کے اضافہ کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ پرشیا کی ان ہوائی تجاویز کی مخالفت کرنے میں شہنشاہ اسکندر اور اس کے وزیر نیسل رو ڈنے لارڈ کیسل ریا کا ساتھ دیا اور آخرکار یہ طے پایا کہ فرانس کو ۱۷۸۹ء کی سرحد پر قطعی طور پر محدود کر دیا جائے۔ اس کے یہ معنی تھے کہ سوائے ادگنان اور وینس کے تمام مقامات جو ۱۸۱۴ء میں فرانس کو دیدئے گئے تھے اس کے ہاتھ سے نکل گئے۔ شامرے اور سوائے کا حصہ جو اُسی زمانہ میں فرانس کو ملے تھے سارڈینیا کے بادشاہ کو واپس کر دئے گئے۔ جینیوا کے قرب وجوار کے اضلاع بھی اسی کنٹین کو واپس کر دئے گئے سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر ہنجین کے قلعہ کو مسمار کر دینے کا حکم دیا گیا اور مشرقی اور شمال مشرقی سرحدوں پر مختلف استحکامات بغرض تحفظ سرحد قائم رکھنے کی اجازت نہ دی گئی فرانس پر ۷۰۰۰۰۰۰۰۰ فرانک تاوان جنگ لگایا گیا۔ اس کے علاوہ اس کو مجبور کیا گیا کہ وہ ۱۵۰۰۰۰ آدمیوں کی ایک فوج

کے اخراجات ......۲۵۰ فرانک سالانہ برداشت کرے جو فرانس کے خاص خاص سرحدی قلعوں میں پانچ برس تک رہیگی۔ پیرس کے دوسرے صلحنامہ کے یہی اہم شرائط تھے جن پر ۲۰ نومبر ۱۸۱۵ء کو دستخط ہوئے۔ لیکن جو بات فرانس کو مالی تاوان اور ملکی نقصانات سے زیادہ محسوس ہوئی وہ اتحادی دولتوں کا فیصلہ تھا کہ کثیر التعداد تصاویر اور آرٹ کی اختراعات فائقہ جو انقلاب کی لڑائیوں اور ایمپائر کے عہد میں پیرس میں جمع ہوگئی تھیں ان کے قدیم مالکوں کو واپس کردیجائیں اہل پرشیا اس پر بھی قانع نہ ہوئے وہ پیرس کو اور زیادہ سخت سزا دینا چاہتے تھے۔ بلوشر صرف لارڈ کیسل ریا اور ڈیوک آف ویلنگٹن کی بروقت مداخلت کے باعث باشندگان پیرس سے ......۱۱ فرانک کا تاوان وصول کرنے سے باز رہا۔ پرشویوں نے جنیا کے پل کو اڑا دینے کی بھی تیاریاں کی تھیں۔ کیونکہ یہ پل ان کی فوجی شکست کی ایک زندہ یادگار تھا لیکن لوئی ۱۸ کے استقلال نے پرشویوں کو باز رکھا کیونکہ اس نے اعلان کردیا تھا کہ وہ خود پل پر کھڑا ہوکر اس کے ساتھ اڑ جائیگا اس لئے بلوشر کو اس پل کا نام بجائے "جنیا کے پل" کے "فوجی مدرسہ کا پل" بدل دینے پر قناعت کرنی پڑی نپولین کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ بھی نہایت دشوار تھا۔ وہ بلرا وفن جہاز پر سوار ہوکر ۲۴ جولائی ۱۸۱۵ء کو ٹوربی پھونچا اور انگلستان کے وزرا سخت حیران تھے کہ اپنے جلیل القدر قیدی کا کیا کریں وہ یورپ اور امریکہ کے کسی حصہ میں اس کو رکھنے کی جرات نہیں کرسکتے تھے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ذرا سا موقع پاکر نپولین ایلبا کا دوسرا نقشہ چشم زدن میں کھینچ دینے پر قادر تھا۔

نپولین سینٹ ہلینا بھیجدیا گیا

بلوشر کی صاف اور قطعی یہ رائے تھی کہ اس کو ڈک ڈی انگن کی طرح ونسی نیز میں گولی ماردی جائے لیکن انگلستان کی گورنمنٹ نے اس کو ایک غیر آباد جزیرہ میں قید کرنا کافی سمجھا چنانچہ انھوں نے سینٹ ہلینا کا جزیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے عاریتاً لیکر ۹ اگست کو نپولین کو ایچ ایم۔ ایس۔ نارتھمبرلینڈ جہاز پر سوار کرکے جلاوطن کردیا۔

متبرک اتحاد ستمبر ۱۸۱۵ء

نپولین کے سینٹ ہلینا روانہ ہونے کے ایک مہینہ بعد شہنشاہ اسکندر شہنشاہ فرانسس اور بادشاہ فریڈرک ولیم نے

ایک عہدنامہ کی رو سے یہ اعلان کیا کہ عیسائی مذہب گورنمنٹ کی حقیقی بنیاد ہے اور معاہدہ کرنے والے حکمرانوں نے ہر موقع پر ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنے اور اپنی رعایا کو عیسائی مذہب کے فرائض پر کاربند ہونے کی تلقین کرنے کا وعدہ کیا۔ لارڈ کیسل ریا نے پرنس ریجنٹ کی طرف سے (متبرک اتحاد) ہولی الائنس میں شامل ہونے سے انکار کیا لیکن ۲۰ر نومبر ۱۸۱۵ء کو پیرس کا صلحنامہ ہو جانے کے بعد وہ ایک اتحاد قائم کرنے پر رضامند ہو گیا جس میں چاروں دولتیں شامل تھیں اور جس کا مقصد نپولین اور اس کے ہر ایک عزیز کو فرانس کے تخت سے باز رکھنا اور ان میں سے ہر ایک سلطنت کی تحفظ اور بقا کے لئے باہمی امداد کرنا اور یورپ میں عام طور پر امن قائم رکھنا اور مقررہ تاریخوں پر یورپ کے متنازع فیہ معاملات طے کرنے کیلئے کانگریس منعقد کرنا تھا۔

لوئی ۱۸ کی تجدید حکومت جولائی ۱۸۱۵ء

لوئی ۱۸ کی جدید حکومت سابقہ حکومت سے مختلف تھی جسطرح کہ پیرس کا دوسرا عہدنامہ پہلے عہدنامہ سے مختلف تھا ضد ایام کے واقعہ کے بعد بوربن بادشاہ کسی طرح اس مغالطہ میں نہیں رہ سکا تھا کہ اہل فرانس اس کو خوشی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تخت شاہی پر اس کا قیام صرف نپولین کی عدم موجودگی اور فرانس میں اتحادی افواج کی موجودگی کی وجہ سے تھا اس موقعہ پر وہ ان لوگوں کو سزا دینے سے نہ چوکا جنہوں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اس نے عام معافی دینے سے انکار کیا اور ۲۴ر جولائی ۱۸۱۵ء کو اس نے فرانس کے ۵۷ مشہور لیڈروں کو ملزم قرار دیا جن میں سے ۱۹ کے کورٹ مارشل ہونے کا حکم دیا اور ۳۸ جلاوطن کر دیئے گئے ان بدنصیبوں میں جو اس حکم قتل کا شکار ہوئے سب سے زیادہ مشہور مارشل نے تھا جس کو چیمبر آف پیرز (مجلس امرا) کے حکم قتل صادر کرنے کے بموجب ۷ر دسمبر کو گولی مار دیگئی۔ یہ طریقہ اس وجہ سے اختیار کیا گیا کہ یہ امر نہایت دشوار تھا کہ کوئی کورٹ مارشل ایسی منتخب کی جاسکتی جو فرانس کے ایک نہایت جری اور بہادر مارشل کے لئے قتل کا حکم صادر کرتی مارشل "ماں سی" نے جو اس کورٹ مارشل کا صدر نامزد کیا گیا تھا ایک فصیح خط کے ذریعہ سے اس خدمت سے انکار کر دیا جس کی بنا پر اس کو تین مہینہ کے لئے جیلخانہ میں ہنا

پڑا۔ ان سزاؤں سے کہیں زیادہ بُرا نتیجہ ان ڈکیتیوں سے نکلا جو جنوبی فرانس میں شروع ہو گئی تھیں۔ شاہ پسند ہونے کا غدر کرکے جیھو کی کمپنیوں نے تھرمیڈورین اور ڈائرکٹری کے عہد میں جنوبی فرانس میں لوٹ مار کی تھی۔ انھیں نے یہ سلسلہ پھر شروع کر دیا سیاسی مذہبی اور ذاتی جذبے قتل کے لئے برانگیختہ کئے جاتے تھے لوٹ اور قتل تمام جنوبی فرانس میں عام تھے اور ان مظلومین میں جو ۱۸۱۵ء کی اس وائٹ ٹیرر (سفید بلا) کے باعث قتل ہوئے مارشل برون جنرل رے مل اور جنرل لاگرڈ تھے۔ سیاسی جرائم کی سزا دینے کے لئے ایک قانون کی بنا پر جو ۱۲ر دسمبر کو پاس ہوا مخصوص عدالتیں قایم کردی گئیں۔ یہ مجسٹریٹی عدالتیں جس قدر سخت تھیں اسی قدر غیر منصف بھی تھیں۔ بلکہ بالفاظ دیگر "رین آف ٹیرر" کے عہد انقلاب کی عدالتوں کا نمونہ تھیں جو صوبوں میں قایم کی گئی تھیں ان کے ذریعہ سے کئی سو آدمی قتل کئے گئے۔ آخر کار جنوری ۱۸۱۶ء میں ایک قانون معافی جس کو طنزاً اس نام سے یاد کیا جاتا تھا پاس ہوا۔ یہ قانون اپنے مستثنیات کی فہرست کے لحاظ سے عملاً ایک وسیع قانون الزام سازی کا تھا کانونشن کے باقیماندہ ممبر جنھوں نے لوئی ۱۶ کے قتل کے لئے رائے دی تھی اور جو صد یوم کے زمانہ میں کسی طرح بھی نپولین کے اقتدار کو تسلیم کرچکے تھے (بدقسمتی سے ایسے ممبروں کی تعداد بھی زیادہ تھی) جلاوطن کر دئے گئے۔ اس قانون معافی کی رو سے اکثر بڑے بڑے مدبرین جو ۱۷۹۳ء سے فرانس کی گورنمنٹ سے تعلق رکھتے تھے جلاوطن ہوئے۔ کارنوٹ مرلن آف ڈوئی سی ایس کامباسریز اور ڈیوڈ (داؤد) جو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا مصور تھا ان جلاوطنوں میں مخصوص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جدید حکومت کا نظام

دوبارہ تخت نشین ہو کر بھی لوئی ۱۸ نے اپنی سابقہ پالیسی کے نتائج سے سبق حاصل نہ کیا اس نے پھر واپس شدہ جلاوطنوں کے ساتھ مراعات شروع کردی اور ایک سربسر مستبدانہ پالسی اختیار کی ٹولی ریز میں مستحکم طور پر قیام پذیر ہوتے ہی جب کہ پرشوی اور اہل انگلستان پیرس کے چاروں طرف چھاؤنی ڈالے ہوئے تھے اس نے ٹیلی رینڈ اور فوشے کو برخاست کر دیا اور ایک نئی اور مضبوط شاہ پسند وزارت قائم کی جس کا صدر ڈیوک ڈی رشلو تھا جس نے ایک مدبر کی حیثیت سے اپنی زندگی کے آخری بیس برس جلاوطنی میں روس میں گزارے

تھے۔ بادشاہ نے ان وعدوں کو پورا کرنے کا ارادہ کیا جو اس نے ۱۸۱۴ئہ کے چارٹر میں کیئے تھے لیکن ان وعدوں پر اس طرح عمل کیا گیا کہ وہ محض باطل ثابت ہوئے۔ نپولین کی ایلبا سے واپسی پر اس کی طرفداری کا لوئی ۱۸ نے فائدہ اٹھایا۔ اور ایوان اعلیٰ یا ہاؤس آف پیرز (مجلس امرا) سے فرانس کے بیشتر لیڈروں کو نکالدیا اس طرح پر قدیم مہاجرین یا ان لوگوں کی کثرت ہوگئی جو انتہائی شاہ پسندی سے اپنے جلاوطن نہ ہونے کے جرم کو دہونا چاہتے تھے ایوان ادنیٰ یا مجلس نمائندگان شاہ پسندی میں ہاؤس آف پیرز سے بڑہی ہوئی تھی۔ نمائندگان جو خاص طور پر بدلہ کی دہمکیوں کے براہ راست دباؤ سے منتخب کیئے گئے تھے ہر مستبدانہ تجویز جو ان کے روبرو پیش کی جاتی اختیار کرنے کے لئے تیار تھے۔ لوئی ۱۸ نے اس جماعت کو "چمبر انٹرو وے بل" کا نام دیا جو اس کے نزدیک تعریف سے بھرا ہوا تھا لیکن تحقیر کے لفظ کی حیثیت سے اب تک قائم ہے۔ سب سے پہلے انفرادی اور مطابع کی آزادی روکنے کے متعلق قوانین پاس ہوئے اس کے بعد بادشاہ سے درخواست کی گئی کہ وہ براہ عنایت منشور کے چودہ دفعات پر جو نہایت آزادانہ ہیں نظر ثانی کرے۔ لیکن یہ چیمبر بھی باوجود غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے جو اس کی امداد پر آمادہ تھیں فرانس کو ۱۷۸۹ئہ سے پیشتر کی حالت پر واپس نہ لے جاسکی کلیسا یا قومی جائدادوں کی واپسی کے متعلق خفیف سی کوشش بھی تمام ملک میں شور وشغب پیدا کردیتی۔ چیمبر کو جلاوطنوں کے ایام جلاوطنی کی تکالیف کی تلافی کرنے کے لئے معمولی محصول میں سے روپیہ کی ایک بڑی تعداد منظور کرنے پر قانع ہونا پڑا۔

ہسپانیہ میں استبداد

استبداد کا رنگ فرانس کے مقابلہ میں ہسپانیہ میں زیادہ پھیل چکا تھا۔ فرڈی نینڈ ہفتم نے اپنے دارالسلطنت میں واپس ہوکر ایک اعلان جاری کیا جس میں کورٹیز پر جس نے ملک کو فرانس کے ہاتھوں سے نجات دلانے کے لئے نہایت قابل تعریف کام کیا تھا حملہ کیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں "ایک کورٹیز جو اس طریقہ پر وجود میں آئی ہے جس کی اب تک ہسپانیہ میں کوئی مثال موجود نہیں ہے فرانس میں میرے قید رہنے کا فائدہ اٹھاتی رہی ہے۔ اس نے میری رعایا کو ایک ہنگامہ آرا اور باغیانہ نظام بہ جبر دیکر جو انقلاب فرانس کے جمہوری اصولوں پر مبنی ہے میرے حقوق کو غصب کرلیا ہے" اس کے بعد بادشاہ ہسپانیہ نے صرف

اپنے مستبدانہ حکم سے ہر بات کو جو اس کی عدم موجودگی میں پیدا کی گئی تھی منسوخ کرنا شروع کر دیا۔ اور عدالت انکوئیزیشن کو پھر قائم کرکے ان سب لوگوں کو ملزم قرار دیا اور قتل کیا جنہوں نے خواہ جوزف بوناپارٹ کی حکومت کے اثر میں خواہ قومی کورٹیز کے عہد میں ہسپانیہ کے قوانین کی اصلاح کرنے میں حصہ لیا تھا اگر ہزارہا نہیں تو کئی صد ہسپانوی وطن پرست فرڈینںڈ ہفتم کی اس عبث کوشش کی وجہ سے کہ معاملات قدیم حالت پر عود کر آئیں قتل ہو گئے لیکن استبداد کو زندہ کرنے کی کوشش قطعی ناکامیاب رہی۔ ہر سمت بغاوتیں شروع ہو گئیں اور جنوبی امریکہ کی ہسپانوی نوآبادیوں نے دارالخلافہ کے ہنگاموں سے موقع پاکر اپنی آزادی کے لئے جنگ چھیڑ دی۔ یہ بات اطمینان بخش ہے کہ خاندان بوربن کی تیسری حکمران شاخ کے بادشاہ نے فرڈی نینڈ ہفتم والئی ہسپانیہ اور لوئی ۱۸ والئی فرانس کی بہ نسبت زیادہ اعتدال اور عقلمندی سے کام لیا۔

نیپلس

فرڈی نینڈ چہارم بادشاہ ہر دو صقالیہ جون ۱۸۱۵ء کو اپنے دارالسلطنت نیپلس میں واپس آیا۔ اسپر موراٹ کے قتل کا حکم دینے کا الزام نہیں لگایا جاسکتا تھا کیونکہ اس کو وہ ہمیشہ غاصب سمجھتا تھا۔ اور یہ امر اس کی تعریف میں کہا جاسکتا ہے کہ اس نے اس اعلیٰ انتظام کو قائم رکھنے کی تھوڑی بہت کوشش کی جو فرانسیسی اصول کے مطابق جوزف بوناپارٹ اور موراٹ نے قائم کیا تھا۔

وائنا کی کانگریس کے نتائج

نپولین کے آخری زوال اور سینٹ ہیلینا میں اس کی جلاوطنی کے بعد وائنا کی کانگریس کے مقرر کردہ طرز حکومت کا عمل درآمد یورپ میں شروع کیا گیا۔ اس طرز کو سادہ الفاظ میں بڑی سلطنتوں کا طرز حکومت کہا جاسکتا ہے ۱۷۸۹ء سے پیشتر بعض مملکتیں یعنی فرانس انگلستان اور ہسپانیہ اتفاقیہ واقعات یا اپنی تاریخ کے لحاظ سے بہ نسبت دوسری مملکتوں کے زیادہ وسیع اور زیادہ متحد تھیں اور اس لئے لڑائی کے لئے زیادہ تیار تھیں لیکن براعظم کا بیشتر حصہ چھوٹے چھوٹے حصول میں تقسیم تھا خصوصاً جرمنی تو بہت ہی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھی۔ ان چھوٹی ریاستوں میں سے اکثر نے سویڈن اور ہالینڈ کیطرح

بعض اوقات گہرے اثرات پیدا کئے تھے۔ اور فریڈرک اعظم کی پالیسی کے باعث ان میں پرشوی فوجی ریاست کا اضافہ ہوگیا تھا۔ وائنا کی کانگریس کا میلان طبع دوسرے درجہ کی ریاستوں کو مٹانے کی طرف تھا۔ سویڈن اور ڈینمارک کو کانگریس نے تیسرے درجہ کی طاقت قرار دیا تھا جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تیسرے درجہ کی بنادی گئیں۔ آسٹریا اور پرشیا کو بڑی سلطنتیں قرار دیا لیکن ان کے مقبوضات کے اضافہ نے قطعی مختلف نتائج پیدا کر دئے۔ پرشیا جرمنی کی حکومت پر غالب ہوگئی اور آسٹریا جس کے شہنشاہی خاندان میں ایک عرصہ تک شاہان متبرک سلطنت روما رہ چکے تھے جرمنی کی چھوٹی حکومت رہ گئی اور اس کو اپنی طاقت قائم رکھنے کے لئے اپنے اطالوی ملکیار اور سلاوانک صوبجات پر بھروسہ کرنا پڑا۔ اقوام یورپ کی جماعت میں روس کا مداخلت کرنا ایک دوسرا پُرمعنی معاملہ تھا۔ گرانڈ ڈچی آف وارسا کا ایک بڑا حصہ الحاق کر لینے پر وہ بلحاظ اراضی پرشیا پر آسٹریا کے درمیان میں آگیا۔ اور نپولین کے زوال میں کار نمایاں کرنے کے باعث اس کا شمار بلا شک وشبہ یورپ کی دولتوں میں ہوگیا۔ اس امر کے متعلق سوال کیا جاسکتا ہے کہ آیا اس طرز عمل سے پطرس اعظم اور ایمپرس اطوس قطرین کی حکمت عملی پر عمل درآمد ہوا یا نہیں کیونکہ ان حکمرانوں کا خیال بحر بالٹک اور بحر اسود کو روسی نہریں بنانے اور مشرق میں ایک سلطنت قائم کرنے کا تھا۔ وسط یورپ کے معاملات میں وہ اس حد تک دلچسپی لیتے تھے جس حد تک کہ ان کے مشرقی معاملات میں وسط یورپ کی جانب سے مداخلت ہوتی تھی اس کے علاوہ وہ روسی سرحد پر طاقتور ریاستیں قائم نہ ہونے دیتے تھے۔

قومیت کا اصول

وائنا کی کانگریس نے یورپ کا جو بندوبست کیا تھا اس میں اصول قومیت کی قطع نظری سے زیادہ قابل توجہ کوئی دوسرا معاملہ نہیں ہے۔ تاہم یہ وطن پرستی ہی کا جذبہ تھا جس نے فرانس کے ہاتھوں مسلح یورپ کو پسپا کرادیا اور ان سپاہیوں کو تیار کر دیا جن کے ذریعہ سے نپولین نے براعظم سے اپنے قانون پر عمل کرایا اور اپنے دشمنوں کی پیشہ ور فوجوں کو شکستیں دیں۔ وہ یہ قومیت ہی کا اصول تھا جس نے نپولین کی بہترین افواج کو ہسپانیہ میں بیکار کر دیا اور اس کو روس سے نکلوا دیا قوم پرستی کا یہ نہایت پاکیزہ جذبہ تھا جس نے

۱۸۱۳ء کی پرشوی فوج کو تیار کر دیا اور پرشیا کو سخت ذلت کے بعد اعلیٰ درجہ کی سلطنت بنا دیا۔ لیکن وائنا پر جمع ہونے والے مدبرین نے اس خیال کو بے اثر قرار دیا۔ انہوں نے انقلاب فرانس سے یہ مہتم بالشان سبق نہ سیکھا تھا کہ سیاسی آزادی کے لئے قومی بیداری برانگیختہ کرنے کا پہلا زینہ قوم پرستی کا جوش پیدا کرنا ہے۔ وائنا کی کانگریس نے ان خیالات کو خاک میں ملا دیا۔ یورپ ہی نے پولینڈ کی تقسیم کی اطالیہ کو غیر قوموں کی حکومت میں دیا بلجیم اور ہالینڈ کو باوجود صدیوں کی موروثی مخالفت کے ایک بادشاہ کی ماتحتی میں متحد کر دیا۔ ان کے بائیں کنارے کے مقامات جو فرانسیسی حکومت میں خوش تھے اور بیس برس تک فرانس کا جزو بنے ہوئے تھے بیرحمی کے ساتھ علیحدہ کر دئے اور یورپ میں توازن قائم رکھنے کے لغو نظریہ پر کاربند ہو کر فرانس کے خلاف ایک حد فاصل قائم کرنے کی عبث ضرورت کی خاطر پرشیا بیویریا اور خاندان آسٹریا کے تکے بوٹی کر دیے۔ لیکن ایک دن یہ غیر دور اندیشانہ حکمت عملی یقیناً غارت ہونے والی تھی چنانچہ ہالینڈ اور بلجیم علیحدہ ہو گئے اطالیہ متحد ہو گئی پولینڈ نے قومی اتحاد کا احساس قائم رکھا اور وہ ایک مرتبہ سے زیادہ اپنی آزادی واپس لینے کی کوشش کر چکا ہے۔ فرانس نے اپنی قدرتی حد یعنی رائن حاصل کرنے کی خواہش اب تک نہیں چھوڑی ہے اور جرمنی کی ریاستوں میں جرمنی قومی حب الوطنی کے احساس نے ترقی پا کر ایک جدید جرمنی ایمپائر قائم کر لی ہے قومی بیداری کا یہ احساس انقلاب فرانس اور نپولین کی لڑائیوں کا نتیجہ تھا۔ اس احساس قومی کا وجود انگلستان فرانس اور جرمنی کی موجودہ طاقت کا باعث ہے اور اس کی عدم موجودگی آسٹریا کی کمزوری کا سبب ہے وائنا کی کانگریس میں جس حد تک قومی جوش سے قطع نظر کی گئی اسی حد تک اس کا کام عارضی رہا۔ قومی جوش کے نشاۃ الثانیہ نے جس سے موجودہ صدی کی تاریخ لبریز ہے انقلاب فرانس کے کام کو مستقل بنا دیا ہے۔

انقلاب فرانس کے مستقل نتائج

بہرکیف جوش قومی کی نشو نما یورپ کے انقلاب فرانس کا صرف ایک ضمنی نتیجہ ہے۔ وہ فرانس میں اس وقت تک پیدا نہ ہوا جب تک کہ غیر ملکوں نے اہل فرانس کی ترقی میں جو وہ نئے خیال کے مطابق کرنا چاہتے تھے مداخلت کرنے کی کوشش نہ کی۔ یہ جوش یورپ میں بھی اس

وقت تک پیدا نہ ہوا جب تک کہ نپولین نے دوسری قوموں کی ترقی میں مداخلت بیجا نہ شروع کر دی۔ انقلاب فرانس کے ابتدائی نتائج یعنی انفرادی آزادی کا تسلیم کیا جانا جس میں زرعی غلامی اور معاشرتی مراعات کی تنسیخ شامل ہے۔ سیاسی آزادی کا قائم ہونا جس میں مستبد حکمرانوں کی خواہ وہ کتنے ہی نیک طبیعت کیوں نہ ہوں اور سیاسی مراعات کی تنسیخ شامل ہے۔ رعایا کی حکومت کے اصول کا قائم ہو جانا جس میں نمایندوں کے ذریعہ سے رعایا کی اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کے حقوق شامل ہیں وآنا کی کانگریس کے بعد بھی قائم رہے جب یورپ نے مداخلت کی کوشش کی تو اہل فرانس نے جوش قومی پر ان بڑے فوائد کو قربان کر دیا اور کمیٹی آف پبلک سیفٹی (جماعت تحفظ عامہ) اور نپولین کے استبداد کے سامنے گردنیں جھکا دیں اور اس کے بعد ہی انھوں نے ان کو پھر حاصل کر لیا اہل فرانس نے ان اصولوں کی تعلیم باقیماندہ یورپ کو دی ہے اور ۱۸۱۵ء سے یورپ کی تاریخ ان کی ترقی کی تاریخ ہے جو قومی خیال کے پہلو بہ پہلو ہے۔ آزادی اور قومیت کس طرح باہم قائم رکھی جا سکتی ہے یہ آیندہ کا مہتم بالشان مسئلہ ہے۔ ۱۷۸۹ء سے ۱۸۱۵ء تک کی یورپ کی تاریخ اس مسئلہ کی دقتوں اور ان خطرات کی جو اس کے حل کرنے میں مانع ہیں بہت سی مثالیں پیش کرتی ہے۔

تمت

فہرست اعلام
انقلابی یورپ

(ﺎ)
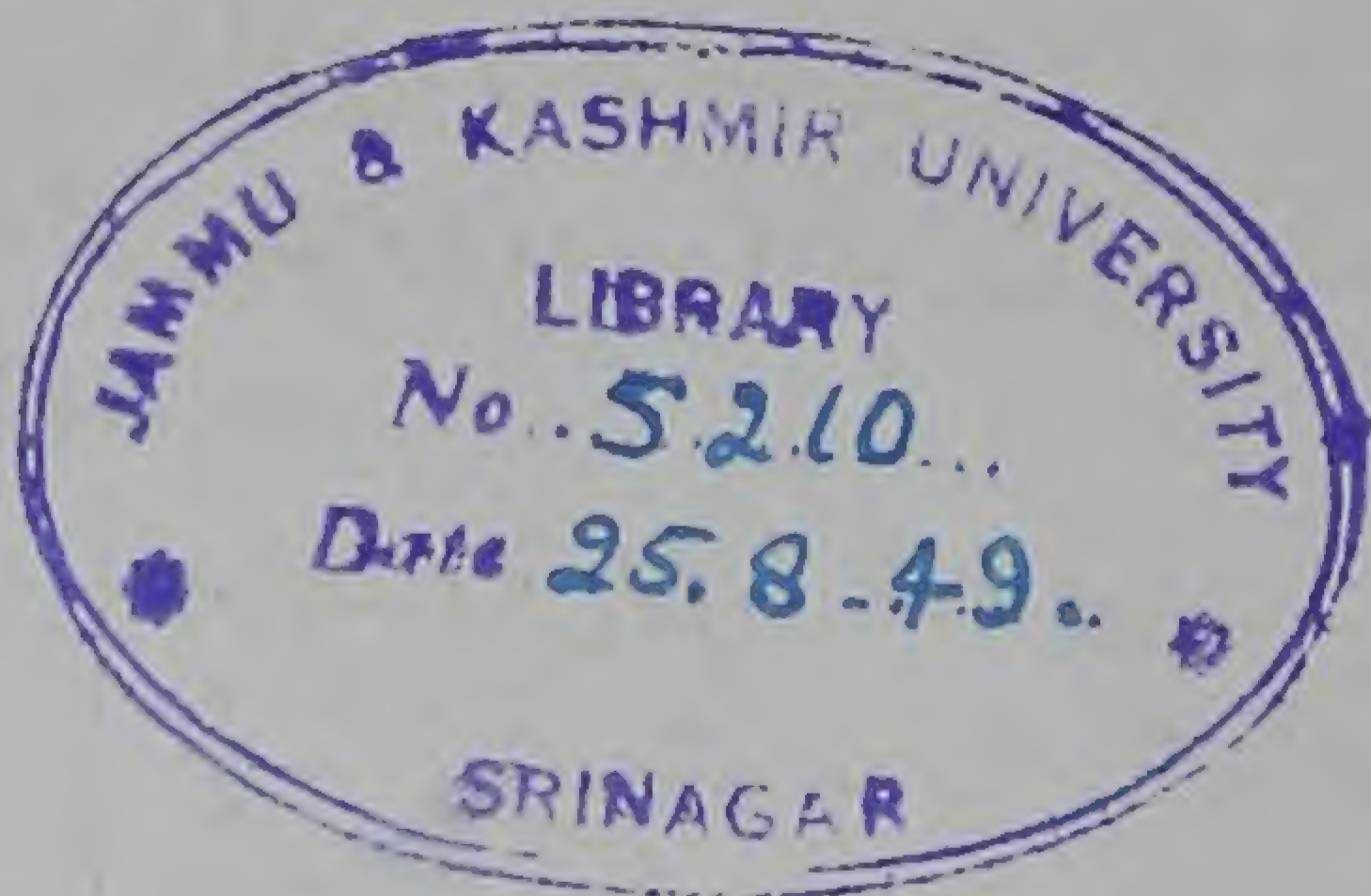
Abbe de Bernis	ایبے دوبرنی
Abbe de Montesquiou	ایبے دومونٹسکیو
Abbe Gregoire	ایبے گریگوار
Abbot of Murbach	ایبٹ آف مرباخ
Abensberg	ابنس برگ
Abercromby	ایبر کرومبی
Aberdeen	ابرڈین
Aboukir	ابوکر
Abrial	ابریال
Acre	عکہ
Acton	ایکٹن
Adam	ایڈم
Adam Czartoryski	آدم زارٹورسکی
Adda	ادا
Adige	ادیجے
Addington	ایڈنگٹن
Aix	ایکس

Aix-la-chapelle	ایکس لاشیپل
Albuera	البیویرا
Albufera	البوفیرا
Alessandria	الیساندریا
Alkmaar	الکمار
Alle	ایلی
Alleyne Fitzherbert	ایلین فٹزہربرٹ
Almeida	المیڈیا
Alsace	الساس
Altdorf	آلٹ ڈورف
Altenkirchen	الٹن کرخن
Alvensleben	الوینس لیبن
Alvinzi	الونزی
Amadeus	امادیوس
Amazon	ایمزن
Amiens	امیاں
Ancono	انکونا
Andalusia	اندلس
Andre	آندرے
Andre-Dumont	اندرے دیوموں
Anhalt	ان ہالٹ
Anhalt Bernburg	ان ہالٹ برن برگ
Anhalt-Dessau	ان ہالٹ ڈساؤ
Anhalt-Kothen	ان ہالٹ کوٹیں
Anhalt-Zerbst	ان ہالٹ زربست

Auvergne	اوورن
Avignon	اوی نیون
Babeuf	بابیوف
Badajoz	باداجوز
Bagration	بگراتیون
Bailly	بائی ای
Bamberg	بامبرگ - بم برگ
Banat	بانات
Bantry Bay	خلیج بنٹری
Barbes Marbois	باربس ماربوا
Barclay de Tolly	بارکلے ڈی ٹولی
Barentin	بیرنٹن
Barere	باریر
Barnave	بارناو
Baron de Dalberg	بیرن ڈی ڈالبرگ
Barras	بارا
Barrosa	بروسا
Bartenstein	بارٹن شٹائن
Barthelemy	بارتھیلیمے
Basire	بازیر
Basle	بازل
Basque Roads	باسک بندرگاہ
Bassano	بسانو
Bastille	باستیل

Bautzen	بَوٹزن
Bavaria	بیویریا
Baylen	بیلن
Bayonne	بایون
Beaulieu	بولیو
Beccaria	بیکاریا
Belgrade	بلغراد
Bellegrade	بیل گارڈ
Bender	بندر
Benevento	بینے ونتو۔ بینی ونتو۔
Benezech	بے نے زک
Benjamin Thompson	بنجمن ٹامسن
Benningsen	بیننگسن
Beresford	بیریسفرڈ
Berg	برگ
Bergen	برگن
Bergen-op-Zoom	برگن اوپ زوم
Bernadotte	برنادوت
Berne	برن
Bernstorff	برنسٹورف
Berthier de Sauvigny	برتی اے دوسودینی
Bessarabia	بیساریبیا
Bessieres	بیسی ایر
Biberach	ببراخ
Bidassoa	بداسوا

Billaud Varenne	بیّو وارین
Bischofswerder	بشوفس ورڈر
Blucher	بلوشر
Boeckh	بوئخ
Bohemia	بوہمیا
Boissy-d'Anglas	بواسی وانگلا
Bologna	بولونیا
Bonn	بون
Bonnier d'Alco	بونئے وآلکو
Borodino	بورودینو
Bouches-de-l'Elbe	صوبہ دہانہ دریائے ایلب
Bouches-du-weser	صوبہ دہانہ دریائے ویزر
Bouille	بوئی اے
Bourbon	بورؔبون
Bourdon	بورؔدوں
Bourges	بورژ
Brabancons	براناَنسوں
Brabant	برابانٹ
Braganza	برگینزا
Braila	بریلا
Brandenberg	برانڈنبرگ
Branicki	برانیسکی
Breisgau	برائس گاؤ
Brenta	برنٹا۔ برینٹا
Brescia	بریسکیا

Brest	برسٹ
Brienne	بری این
Brissot	بریسو
Brissotins	بریسوتی
Brixen	برکسن
Bruges	بریوژ
Brussels	بروسلز
Bucharest	بخارسٹ
Buenos Ayres	بوئے نوس ایریز
Bulow	بیولو
Burgos	برگوس
Burgundy	برگنڈی
Buttmann	بٹ مان
Buzot	بیوزو
Cabarrus	کباروس
Cadiz	قادس
Cadoudal	کادؤدال
Caen	کاں
Caesar Constantine Franois de Hoensbroeck	سیزر کانسٹانٹیں فرنسیس دی ہوانسبرک
Caillard	کائی یارڈ
Calabria	کالابریا
Caldiero	کالڈی ایرو
Cambaceres	کمباسیریز

کائبون	Cambon
کامیل ڈیموٗلین	Camille Desmoulin
کمپانیا	Campagna
کیمپرڈاؤن	Camperdown
کمپو فورمیو	Campo-Formio
کمپو مانیز	Campomanes
کیننگ	Canning
کپتان میٹ لینڈ	Captain Maitland
کارڈینل کونزالوی	Cardinal Consalvi
کارلووتز	Carlowitz
کارنی اولا	Carniola
کارنو	Carnot
کارولین میورا	Caroline Murat
کرارا	Carrara
کاری اے	Carrier
کسانو	Cassano
کاسل	Cassel
کاستی لیونے	Castiglione
کاسلری	Castlereagh
کیٹلونیا	Catalonia
چیٹم	Catham
کیتھکرٹ	Cathcart
کیتھرین	Catherine
کٹارو	Cattaro
کولین کور	Caulain-Court

Cayenne	کاین
Cenis	سنی
Ceva	سیوا
Chabot	شابو
Chalier	شالی اے
Chambery	شامبے ری
Chambord	شام بور
Champagne	شیم پین
Champaubert	شامپوبرٹ
Champ de mars	شاں دومارس
Championnet	شانپیونے
Chaptal	شاپتال
Charlemagne	شارلمان
Charles	چارلس
Charles de Riviere	چارلس ڈی ریوی ایر
Charles Stewart	چارلس اسٹیورٹ
Chatillon	شاتی یون
Chaumette	شومیت
Chaumont	شوموں
Chauvelin	شوولین
Cherasco	کیراسکو
Cheruishev	چرنشیو
Chestret	ششٹرے
Choczin	چوکزم
Choiseul	شوازیول

Chouans	شوان
Cintra	سنترہ
Cisalpine	ایس ردئے الپ
Ciudad-Rodrigo	سیوداد روودریگو
Clancarty	کلین کارٹی
Claviere	کلاوی ایر
Clementine	کلیمین ٹین
Clement Wenceslas	کلیمنٹ وین سس لاس
Clerfayt	کلرفیٹ
Cleves	کلیوز
Clichians	کلیشوی
Club de Clichy	کلیشی کلب
Cobenzl	کوبنزل
Coblentz	کوبلنز
Coburg	کوبرگ
Cochon de Lapparent	کوشون دی لاپاراں
Cochrane	کوکرین
Colli	کولی
Collot-d'Herbois	کولو دیربوا
Cologne	کولون
Comedie Francaise	کومیڈی فرانسیز
Comte Alexis de noailles	کاؤنٹ الیکسس دی نوائی
Comte Beugnot	کاؤنٹ بیوینو
Comte de Artois	کاؤنٹ آرتوا
Comte de Bournonville	کاؤنٹ بورنوں ویل

Comte de Durfort	کاؤنٹ دیور فورٹ
Comte de Jaucourt	کاؤنٹ ژوکور
Comte de Maillebois	کاؤنٹ مائی بوا
Comte de Mercy Argentean	کاؤنٹ مرسی ارژانتو
Comte de Montmorin	کاؤنٹ مونٹی مورین
Camte de Provance	کاؤنٹ پرووانس
Concordat	معاہدہ
Conde	کونڈے
Condillac	کونڈیاک
Constance	کانسٹنس
Cordeliers	کورڈیلی اے
Cor fu	کورفو
Cork	کورک
Cornwallis	کارنوالس
Corunna	کورنا
Count	کاؤنٹ
Count Andrew Bernstorff	کاؤنٹ اینڈریو برنسٹورف
Count Bernstorf	کاؤنٹ برنسٹورف
Count Capo d'Istria	کاؤنٹ کیپوڈسٹریا
Count Firmian	کاؤنٹ فرمیان
Count Keller	کاؤنٹ کیلر
Count of Labrador	کاؤنٹ آف لیبریڈور
Count Lowenheilm	کاؤنٹ لوین ہیلم
Count Morkov	کاؤنٹ مورکوو
Count Neipperg	کاؤنٹ نیپرگ

Decres	ڈیکریس
Defermon	دیفرموں
Dego	ڈیگو
Delacroix	دولاکروا
De Lessart	دولیسارٹ
Dennewitz	ڈینے ونز
Desaix	ویسے۔ دوسے
Deux-Ponts	دیوپوں
Diderot	دیدیرو
Diet	مجلس ملی
Dijon	دیژوں
Dnieper	نیپر
Doge	دوجے
Dombrowski	ڈوم بروسکی
Don Carlos	ڈون کارلوس
Drouet	ڈروے
Dubayet	دیوبایے
Dubienka	دوبی اینکا
Dubitza	ڈیوبٹزا
Dubois-Crance	دیوبواکرانسے
Duc d'Angouteme	ڈیوک آنگولیم
Duc d'Aremberg	ڈیوک ارامبرگ
Duc de Bassano	ڈیوک بسانو
Duc d'Enghien	ڈیوک اینگین
Duc de Vicenza	ڈیوک ویسنزا

ڈچس	Duchess
ڈک ورتھ	Duckworth
ڈیوگومی اے	Dugommier
ڈیوک برنزوک	Duke of Brunswick
ڈیوک کامپو کیارو	Duke di Campo-Chiaro
ڈیوک فیلٹرے	Duke of Feltre
ڈیو مؤری اے	Dumouriez
ڈنکن	Duncan
دوفیں	Dauphin
ڈیوفو	Duphot
ڈیوپوں	Dupont
ڈیوپورٹ	Duport
ڈرلاخ	Durlach
ڈیورُوک	Duroc
ڈیوسلڈورف	Dusseldorf
ڈیوتیلو	Du Tillot
ڈونسیا	Dwina
ایبرو	Ebro
ایہرن برائٹ شٹائن	Ehrenbreitstein
الب	Elbe
الخنگن	Elchingen
الکٹر	Elector
ایلائزا	Elisa
الزبتھ فارنیز	Elizabeth Farnese

Elsinore	ایلسینور
Elten	ایلٹن
Elwangen	الوانگن
Emmanuel	عمانیول
Ems	امیز
Ems-Superieur	صوبہ بالائی ایمز
Engen	انگن
Ennius Quirinus Visconti	اینیوس کوئی رینوس وسکونتی
Ens	اینز
Erfurt	ارفرٹ
Erthal	ارٹال
Espinosa	اسپی نوزا
Essen	ایسن
Essling	ایس لنگ
Este	ایستے
Esterhazy	استرہازی
Etruria	اٹروریا
Ettenheim	اٹن ہائم
Ettlingen	ایٹ لنگن
Eugene	ایوژین
Eugene de Beauharnis	ایوژیں دوبوآرنے
Ewart	یوئرٹ
Eylau	آئی لاؤ
Fabry	فبری

Famars	فامارس
Faubourg	فوبورگ
Faubourg Saint-Antoine	فوبورگ سنٹ آنتوان
Faypoult	فے پول
Felix Potocki	فیلیکس پوٹوکی
Feraud	فیروڈ
Ferrara	فیرارا
Ferrol	فیرول
Ferson	فرسن
Fesch	فیش
Fichte	فشٹے
Filangiere	فلانجی ایری
Fleurus	فلیوریوس
Florida Blanca	فلوریڈا بلانکا
Flushing	فلشنگ
Foksany	فوکسانی
Foligno	فولی نیو
Fontaine bleau	فونٹین بلو
Forfait	فورفیٹ
Fouche	فوشے
Foullon de Doue	فولوں دو دوئے
Franche Comte	فرانش کوٹے
Francois	فرانسس
Francois Josias	فرینسس جوسیاس
Franconia	فرنکونیا

Germinal	ژرمینال
Ghent	گینٹ
Gibraltar	جبل الطارق
Gielsdorf	گیلزڈارف
Giovanni Angelo Braschi	جیووانی، انجیلو براسکی
Gironde	ژیروند
Girondin	ژیروندی
Giurgevo	جیورجیود
Glarus	گلاروس
Gneisenau	گنائس ناؤ
Gnezen	گینزن
Gobel	گوبل
Goday	گوڈوے
Goethe	گیوٹے
Gohier	گوہی لے
Goltz	گولٹز
Gothenburg	گوٹن برگ
Gottingen	گیوٹنگن
Gouvion-Saint-Cyr	گودیون سین سیر
Grenelle	گرینیل
Grenville	گرینویل
Grisons	گریزون
Grodno	گرودنو
Groningen	گرونگن
Gross Beeren	گروس بیرن

Gross Gorschen	گروس گورشن
Guadeloupe	گواڈیلوپ
Guadet	گاویت
Guastalla	گواستالا
Guelders	گیلڈرز
Guillotine	گلوٹین
Gustarus	گسٹاوس
Hainault	ہینالٹ
Halle	ہالے
Hamburg	ہمبرگ
Hanau	ہاناؤ
Hanover	ہانوور
Hanriot	ہانریو
Hapsburg	ہیپس برگ
Hardenberg	ہارڈن برگ
Harry Burrard	ہیری بررڈ
Haugwitz	ہاؤگ وتز
Hebert	ہیبرٹ
Heidelberg	ہائیڈل برگ
Heliopolis	ہیلیوپولس
Helvetian	ہیلویٹی
Herault Sechelles	ہیرولٹ سے شیل
Hercules	ہرقل
Herder	ہرڈر

Herford	ہرفرڈ
Hertzberg	ہرٹسبرگ
Hesse-Cassel	ہیسے کاسل
Hesse-Darmstadt	ہیسے ڈرامشٹاٹ
Hesse-Homburg	ہیسے ہوم برگ
Hew Dalrymple	ہوڈال رمپل
Hildesheim	ہلڈس ہائم
Hiller	ہلر
Hoche	اوشس
Hoensbroek	ہونس بروک
Hofburg	ہوفبرگ
Hofer	ہوفر
Hohenlohe-Bartenstein	ہوہن لوہے باٹن شٹائن
Hohenlohe-Kirchberg	ہوہنلوہے کرشبرگ
Holstein	ہولشٹائن
Holstein-Gottorp	ہولشٹائن گوٹورپ
Hondschoten	ہونڈشوٹن
Hortens	ہورتانز
Hotel de Ville	ایوان بلدیہ
Houchard	ہوکشارڈ
Howe	ہو
Hugh Elliot	ہیوایلیٹ
Humbert	ہمبرٹ
Huningen	ہوننگن
Hutchinson	ہچنسن

ہائڈ پارکر	Hyde Parker
ایلومناتی	Illuminati
الیریا	Illyria
انگولشٹاٹ	Ingolstadt
جزائر ایونیہ	Ionian Islands
استریا	Istria
یابلونوؤسکی	Jablonowski
یاک ویل	Jachvill
جیکوبن یعقوبی	Jacobin
یافہ	Jaffa
یان	Jahn
یانسنز	Janssens
یاسی	Jassy
ژان بون سینٹ آندرے	Jean Bon Saint-Andre
ژان دیبری	Jean Debry
یے نا	Jena
ژیردم کولوریڈو	Jerome Colloredo
پیروان حلقۂ مسیحی	Jesuits
ٹینس	Jeu de Paune
نوجوانان زرپوش	Jeunesse Doree
نوجوانان فریرونی	Jeunesse Freronienne
یوہان میولر	Johann Muller
جان کریڈک	John Cradock

John Jervis	جان جروس
John Moore	جان مور
John Murray	جان مرے
Jomini	ژومینی
Joseph	جوزف
Josephine	جوزفین
Joubert	جوبرٹ
Jourdon	ژورڈون
Jovellanos	یوویلانوس
Juliers	ژیولی اے
Junot	ژیونو
Jura	ژیورا
Kaiserslautern	کائیزرسلوٹرن
Kalisch	کالش
Kalkreuth	کالکرویتھ
Kant	کانٹ
Katt	کاٹ
Katzbach	کاتزباخ
Kaunitz	کاؤنتز
Kehl	کیل
Kempten	کمپٹن
Kioge	کیوگے
Klagenfurt	کلاگن فرٹ
Kleber	کلیبر

Kolichev	کولیچیف
Kollontai	کولونٹائی
Konigsberg	کونگزبرگ
Korner	کیوُرنر
Korsakov	کورساکوف
Kosciuszko	کوسکیوسکو
Kray	کرے
Kulm	کلم
Kutuzov	کوتوزوف
Lacuee de Cessac	لاکیوے دوسیساک
Lafayette	لافایت
Lagrade	لاگراد
La-Harpe	لاہارپ
La-Marck	لامارک
Lambrechts	لامبریشت
Lameth	لامیت
Lampredi	لامپریدی
Landau	لانڈاؤ
Landgrave of Hesse-Cassel	لینڈگراو ہیسے کاسل
Landsturm	لینڈسٹرم
Landwehr	لینڈوہیر
Lanjuinais	لانژوئی نے
Lannes	لان
Laon	لاؤن

لاپلاس	La-Place
لاؤئن برگ	Lauenburg
لوٹرن	Lautern
لاواندے	La-Vendee
لوبون	Le-Bon
لوبریون	Le-Brun
لوشاپلی اے	Le-Chapelier
لوکلیرک	Leclerc
لوکوزب	Lecourbe
لوفیور	Lefebvre
لیگ ہارن	Leghorn
لائے ننگن	Leiningen
لپزگ	Leipzig
لیوبن	Leoben
لیونارڈ لوزدون	Leonard Bourdon
لیوپولڈ	Leopold
لوکینوا	Le-Quesnoy
لٹیور نیور	Letourneur
لیشٹن شٹائن	Liechtenstein
لی ایژ	Liege
لی نیئی	Ligny
لیگوریا	Liguria
لیل	Lille
لنیڈے	Lindet
لپے	Lippe

لوزاتیا	Lusatia
لٹزن	Lutzen
لکسمبرگ	Luxembourg
لیدا	Lydda
لایئنز	Lyons
میکڈانلڈ	Macdonald
مکیاویلی	Machiavelli
ماسٹے یووس	Maciejowice
ماک	Mack
میکنیٹوس	Mackintosh
میڈم ڈی پومپاڈور	Madame de Pompadour
میڈیرا	Madeira
میسٹرخٹ	Maestricht
ماگڈے برگ	Magdeburg
مانیانو	Magnano
مجار	Magyar
میڈا	Maida
مائی یارڈ	Maillard
مائی بوا	Maillebois
میلٹ	Malet
مالین	Malines
مالمے زون	Malmaison
مامزبری	Malmesbury
مملوک	Mamelukes

Mannheim	مان ہائم
Mantua	منٹوا
Marat	مارا
Marceau	مارسو
Marechal de Broglie	مارشل ڈی بروگلی
Marengo	مارینگو
Maret	مارے
Margraves of Baden	مارگراو آف بیڈن
Maria	ماریہ
Maria Amelia	ماریہ امیلیہ
Maria Beatrice	ماریہ بیٹریس
Maria Theresa	ماریہ ٹیریزا
Marie Antionette	ماری انتوانیت
Maria Caroline	ماری کارولین
Marie Louise	ماری لوئیز
Marquis de Bouille	مارکوئس ڈی بوئی اے
Marquis of Felino	مارکوئس آف فلی نو
Marquis de Mirabeau	مارکوئس ڈی میرابیو
Marquis de Saint-Marson	مارکوئس دی سینٹ مارسان
Marquis de la Tour du-Pin	مارکوئس ڈی لاٹور ڈوپین
Marshall Grouchy	مارشل گروشی
Martinique	مارٹینیک
Massa	ماسا
Massena	مسینا
Matchin	ماچین

موبیوژ	Maubeuge
موپرا	Mauprat
ماریشس	Mauritius
میکسیملین	Maximilian
مائنتز	Mayence
مزارین	Mazarin
موسیوڈی فلیسیل	M. de Flesselles
موسیوودلیموں	M. de Limon
موسیوسینٹ اینیوں	M. de Saint Aignon
میکلن برگ	Mecklenburg
میکلن برگ شویرن	Mecklenburg-Schwerin
میکلن برگ اسٹرلٹز	Mecklenburg Strelitz
میڈلین	Medellin
مدینہ دی ریوسیکو	Medina de Rio Scco
میلا	Melas
مینو	Menou
مرلن آف ڈوے	Merlin of Doui
متھوین	Methuen
میٹرنخ	Metternich
میٹز	Metz
میودون	Meudon
میوز	Meuse
میلان	Milan
صوبۂ ملان	Milanese
مائلز	Miles

Millesimo	ملے سیمو
Mincio	منچیو
Minorca	منورکا
Minsk	منسک
Miollis	میولس
Miot de Melito	میوو و میلیتو
Mirabeau	میرابو
Miranda	مرانڈا
Mirandola	مرندولا
Moers	مورز
Moeskirchen	میوس کرشت
Moeurs	میورز
Mollendorf	میولینڈورف
Moncey	مونسی
Mondego	مونڈیگو
Monge	مونژ
Mons	مونز
Monsieur clary	موسیوکلیری
Montbeliard	مون بے لیارڈ
Montebello	مونتی بیلو
Montecuculi	مونتے کوکولی
Montenotte	مونتے نوتے
Montereau	مونترو
Montesquieu	مونٹسکیو
Monte Video	مونٹی ویڈیو

مونٹ گیلاس	Montgelas
مونٹ لیوکون	Mont lucon
مونٹ مریل	Mont Mirail
موزو	Moreau
مورو	Moreaux
موژتی اے	Mortier
موزیل	Moselle
مولین	Moulin
مونیر	Mounier
میونسٹر	Munster
موزائیوس	Musaeus
نانژی	Nangis
نانت	Nantes
ناساؤ	Nassau
ناساؤزیگن	Nassau-Siegen
نیکر	Necker
نیرونڈن	Neerwinden
نیسل روڈ	Nesselrode
ولندستان	Netherlands
نیوشاتل	Neufchatel
نوئی مارکٹ	Neumarkt
نے	Ney
نیس	Nice
نکولس	Nicholas

Niebuhr	نی بور
Nimeguen	نیمیگوئین
Nimes	نیم۔نیمز
Nive	نیو
Nivelle	نیویل
Nootka sound	نٹکا ساؤنڈ
Nore	نور
Notre Dame	نوتردام
Novi	نوی
Nuremberg	نورمبرگ
Ocana	اوکانا
Oczakoff (ochakov)	اوچاکوف
Oder	اوڈر
Oldenburg	اولڈن برگ
Olivenza	اولیونزا
Oporto	اپورٹو
Orange	آرینج
Orleans	اورلینس
Orsova	اورسووا
Ortenau	اورتیناؤ
Orthez	اورتیز
Osnabruck	اوزنابروک
Ostend	آسٹینڈ
Oudinot	اوڈنیو

پاچیودی	Paciaudi
محالفۂ خاندانی	Pacte de Famille
پاڈر ربورن	Paderborn
پوڈولیا	Padolia
پادوا	Padua
پلیٹائن، بلاطیہ	Palatine
پمپیلونا	Pampeluna
پان تھیون	Pantheon
پاؤلی	Paoli
پارما	Parma
پارتھے نوپی	Parthenopean
پاسارووٹز	Passarowitz
پیٹرسن	Patterson
پولین	Pauline
پال رے نئے	Paul Renier
پاویا	Pavia
پیئ دوووڈ، دوستان	Pays de Vaud
پیرڈیوشین	Pere Duchesne
پے ری نیون	Perignon
لپسٹ	Pesth
پے تئے	Petiet
پے تیون	Petion
پفافن ہوفن	Pfaffenhofen
فلپ "مساوات لپند	Philippe Egalite
فلپ اسٹیڈئین	Philip Stadion

Piacenza	پیاچنزا
Pichegru	پشگرو
Piedmont	پیڈمنٹ
Pigot	پیگو
Pilnitz	پلینتز
Piombino	پیوم بینو
Pisa	پیزا
Pistoia	پسٹویا
Place du Carrousel	پلاس ڈو کاروزیل
Plato Zubov	پلیٹو زوبور
Pleswitz	پلیسوٹز
Plettenberg	پلیٹن برگ
Pléville de Peley	پلیول ڈی پیلی
Polverel	پول ویرل
Pombal	پومبال
Pomerania	پومیرینیا
Ponte Corvo	پونتی کوزوو
Porentruy	پورنٹروی
Portalis	پورتالس
Posen	پوزن
Potemkin	پوٹمکن
Pozzo di Borgo	پوزوڈی بورگو
Prague	پراگ
Préfet	صوبہ دار
Prieur of Cote-d'Or	پریورودکوت دور
Prieur of the Marne	پریورمارن

پرنس ڈی لمبیسک	Prince de Lambesc
پرنس ڈی لین	Prince de Ligne
اسقف اعظم	Prince Primate
پرنس فون وریڈے	Prince von Wrede
وکیل سرکار	Procureur
پرووویرا	Provera
پروشیا	Prussia
پیورٹین	Puritan
اہرام	Pyramids
کاتر برا	Quatre-Bras
کوئیڈلنبرگ	Quedlinburg
کوئی بیرون	Quiberon
کوائش	Quiech
کی نیت	Quinette
راب	Raab
رابودوسنت ایتی این	Rabaut de Saint Etienne
راک لاویس	Raclawice
راوے	Radet
رالف ایبرکرومبی	Ralph Abercromby
رامل	Ramel
رافائل دی فراری	Raphael di Ferrari
راپنیا	Rapinat
راسٹاٹ	Rastadt

Ratisbon	راٹس بون
Razumovski	رازوموؤسکی
Reden	ریڈن
Reggio	ریجیو
Regnier	رے نیے
Reichenbach	رائے شن باخ
Reichskammergericht	جرمانی عدالت العالیہ
Reichstag	رائخشتاغ
Repnin	ریپنن
Reubell	روئی بل
Reuss	روئس
Revellière-Lèpeaux	رے وئی یر لیپو
Reveillon	ریویئون
Rhine	رائن
Richelieu	ریشلیو
Ried	ریڈ
Rivoli	ریوولی
Roberjot	روبرژو
Robert Calder	رابرٹ کیلڈر
Robespierre	روبس پی ایر
Rochambeaux	روشامبو
Rodt	روٹ
Roger Ducos	روجر ڈیوکو
Roggenbach	روگن باخ
Romagna	روما نیا

روما	Rome
روریکا	Rorica
روزاتی	Rosati
روسو	Rousseau
روسی یون	Roussillon
شاہراہ سینٹ نی کیز	Rue Sainte Nicaise
روفو	Ruffo
ریوگن	Rügen
رسچک	Rustchuk
ریمنک	Rymnik
زالے	Saale
ساسی لیو	Sacilio
سینٹ انتوآن	Saint Antoine
سینٹ کلود	Saint-Claude
سینٹ گال	Saint Gall
سینٹ جرمین	St. Germain
سینٹ ہلینا	Saint Helena
سینٹ ہیلنس	St. Helens
سینٹ لوسیا	St. Lucia
سینٹ مارسو	Saint-Marceau
سینٹ مین شولڈ	Sainte-Menehould
سینٹ اوآن	St. Ouen
سینٹ پیٹرزبرگ	St. Petersburg
سینٹ پیئر	Saint-Pierre

St. Vincent	سینٹ ونسنٹ
Salamanca	سالامانکا
Saliceti	سیلی ستی
Salkief	سلکیف
Salm	زالم
Salm Salm	زالم زالم
Salz	سالز
Salzburg	سالزبرگ
Sambre	سامبر
San Domingo	سان ڈومنگو
San Ildefonso	سان الڈی فانسو
San Sebastien	سان سپاسٹین
Saragossa	سرقسطہ۔ساراگوسا
Sardinia	سارڈینیا
Savigny	ساوی نئی
Savona	ساوونا
Saxe-Coburg	سیکس کوبرگ
Saxe-Coburg-Saalfeld	سیکس کوبرگ سالفیلڈ
Saxe-Gotha	سیکس گوٹا
Saxe Hildburghausen	سیکس ہلڈبرگ ہاؤزن
Saxe Meiningen	سیکس مئی ننگن
Saxe Teschen	سیکس تیشن
Saxe Weimar	سکس وئے مار
Schaffhausen	شاف ہوٗزن
Scharnhost	شارن ہورسٹ

Scheldt	شیلٹ
Schérer	شیرر
Schill	شل
Schiller	شیلر
Schimmelpenuick	شمیل پننک
Schleirmacher	شلیرماخر
Schlieffen	شلیفن
Schönbrunn	شیون برن
Schönfeld	شیون فیلڈ
Schulz	شولٹز
Schwartzburg	شوارٹزبرگ
Schwartzenburg	شوارتزن برگ
Schweitz	شوتز
Sipio de Ricci	سی پیو دی رچی
Seance Royale	"انعقاد شاہی"
Sebastiani	سیبستیانی
Sens	سان
Servan	سروان
Seville	اشبیلیہ
Shumla	شملہ
Sicily	صقالیہ، سسلی
Sidmouth	سڈمتھ
Siena	سی اینا
Sieyès	سی ایز
Silesia	سلی زیا

سلسٹریا	Silistria
سی مین	Simson
زیمیرن	Simmern
سنا ماری	Sinnamri
سمپلن	Simplon
سستووا	Sistova
اسلافونی	Slavonic
اسمولنسک	Smolensk
سولیور	Soleure
سوموشیرا	Somo Sierra
سوتین دولاکوئین دی ایرا	Sotin de la Coindiere
سولٹ	Soult
نائب صوبہ دار	Sous-Préfet
اسپا	Spa
سپیلمین	Spielmann
سپیرنہ	Spires
شپلوگن	Splügen
اسٹبلو	Stablo
سٹاٹ ہولڈر	Stadtholder
اسٹانسلاس پونیاٹووسکی	Stanis las Poniatowski
شٹائن	Stein
اسٹوکاخ	Stockach
اسٹاکہولم	Stockholm
اسٹرال زنڈ	Stralsund
سٹراس برگ	Strasbourg

اسٹٹ گارٹ	Stuttgart
سوابیا	Suabia
سیوشے	Suchet
سدرمینیا	Sudermania
سوُوورُوف	Suvôrov
سویبیا	Swabia
آبنائے سونسکا	Svenska sound
سوئیڈن	Sweden
سوئیزرستان۔سوئٹزرلینڈ	Switzerland
شام	Syria
تالیامنتو	Tagliamento
تالاویرا	Talavera
تالیان	Tallien
تانوچی	Tanucci
ترگووتزا	Targovitsa
تاراگونا	Tarragona
ٹوروگن	Tauroggen
ٹاکزس	Taxis
تیمیسوار	Temesvar
ٹیٹربورن	Tetterborn
ٹکسل	Texel
تھیوبالڈ ڈلن	Theobald Dillon
تھیوڈور	Theodore
ترمیڈور	Thermidor

Thionville	تیوں ویل
Thomas Graham	ٹامس گریہم
Thorn	تھورن
Thouret	تورے
Thugut	ٹوگٹ
Thurgau	ٹورگاؤ
Thuringia	تھورنگیا
Thuriot	تیوریو
Thurn	ٹورن
Ticino	تچینو
Tiers Etat	طبقۂ سوم
Tirlemont	ترل موں
Tloezow	تلوچوف
Tobac	ٹوباک
Tobago	ٹوبیگو
Tolentino	تولنتی نو
Toplitz	ٹوپلٹز
Toro	تورو
Torresvedras	توریز ویدراز
Tortona	تورتونا
Toulon	تولون
Toulouse	تولوز
Toussaint Louverture	توسیں لودرتیور
Trafalgar	طرف الغرب
Transylvania	ٹرنسلوینیا

ٹراوٹ مانزڈورف	Trautmannsdorf
تریبیا	Trebbia
ٹریل ہارڈ	Treilhard
ٹرینٹ	Trent
ٹریو	Trèves
ٹریسٹ	Trieste
ٹرینی ڈاڈ	Trinidad
ترونشے	Tronchet
ترُیگوئے	Truguet
ٹوڈیلا	Tudela
توئی لیری	Tuileries
تیورگو	Turgot
ٹیرول	Tyrol
اُلم	Ulm
انا	Unna
انٹروالڈن	Unterwalden
انزمارٹ	Unzmarkt
اوری	Uri
وادیئے	Vadier
والے	Valais
والانس	Valence
بلنسیہ	Valencia
ولانسی این	Valenciennes

Valsarno	ولسارنو
Valmy	والمی
Vancouver	وان کوورہ
Vandamme	واندام
Vandermersch	وان ڈرمرش
Vandernoot	وان ڈرنوٹ
Vander Spiegel	وان ڈیرسپیگل
Varennes	وارین
Vauchamps	ووشاں
Venaissin	وِنے سین
Vendémiare	واندے می ایر
Ventôse	وانتوز
Verdun	وردیں، وردون
Verela	ویریلا
Vergniaud	ویرینیو
Versailles	ورسائی
Vienna	وائینہ
Vieux Cordelier	ویوکورڈیلییٔے
Villeneuve	ویل نیوو
Vimeiro	ویمیرہ
Vistula	وستولا
Vittoria	وِتوریا
Volhynia	وولی نیا
Volta	وولٹا
Voltaire	والٹیر

فونک	Vonck
ووژ	Vosges
واگرام	Wagram
والخیرن	Walchern
والڈک	Waldeck
والے کیا	Wallachia
والن شٹائن	Wallenstein
وائی نئی	Wattingnies
ویلزلی	Wellesley
ورڈن	Werden
ویزل	Wesel
ویزرہ	Weser
وسٹ فیلیا	Westphalia
وٹیزلر	Wetzlar
وڈن	Widdin
وی لینڈ	Wieland
ولیم بینٹنک	William Bentinck
ولیم فون ہمبولٹ	William Von Humboldt
ولیم وکہم	William Wickham
ونٹزن گیروڈ	Wintzingerode
وٹل باخ	Wittelsbach
وٹن برگ	Wittenberg
وٹگن شٹائن	Wittgenstein
ولف	Wolf

ولکونسکی	Wolkonski
ورمز	Worms
ویورمزر	Wurmser
ورٹم برگ	Wurtemberg
ویورتز برگ	Wurtzberg
زیٹن	Zettin
زی لینسے	Zielence
زگ	Zug
زیورش	Zurich
زوئی بریوکن	Zweibrucken

تتمہ ۱

یورپ کی اعلیٰ درجہ کی طاقتوں کے فرماں روا و وزراء ۱۷۸۹ء لغایۃ ۱۸۱۵ء

نوٹ نشان ✻ کا نام وزیر اعلیٰ کا ہے۔ اور نشان ✢ کا نام وزیر خارجہ کا اور جس نام کیساتھ کوئی نشان نہیں ہے وہ بادشاہ کا ہے۔

	ہولی رومن امپائر بعد ۱۸۰۵ء آسٹریا	گریٹ برٹن	فرانس		پرشیا	روس	اسپین
۱۷۸۹	جوزف ثانی (امپراطور از ۱۷۶۵ء فرماں روائے آسٹریا از ۱۷۸۰ء) ✻ کانز از ۱۷۵۳ء ✢ فلپ کوبنزل از ۱۷۸۰ء	جارج ثالث (از ۱۷۶۰ء) ✻ ولیم پٹ از دسمبر ۱۷۸۳ء ✢ ڈیوک آف لیڈس از دسمبر ۱۷۸۳ء	لوئی سولھواں (از ۱۷۷۴ء) ✢ کاؤنٹ ڈی مانٹ مورین از ۱۷۸۷ء	۱۷۸۹	فریڈرک ولیم ثانی (از ۱۷۸۶ء) ✢ ہرزبرگ (از ۱۷۵۶ء)	کیتھرین ثانی (از ۱۷۶۲ء) ✢ آسٹرمین (از ۱۷۷۵ء)	چارلز چہارم (از دسمبر ۱۷۸۸ء) ✻ فلوریڈا بلینکا (از ۱۷۷۷ء)
۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲	لیوپولڈ ثانی فروری فرانسس ثانی (مارچ)	✢ لارڈ گرنیول (جون)	✢ اے ڈی والڈک ڈے لیسارٹ (نومبر) جمہوریت (یکم ستمبر) ✢ ڈیومورینر (مارچ) ✢ شامبوناس (جون)، بی گوڈی سینٹ کرائو (اگست) ✢ لیبرن ٹونڈو (اگست)	۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲	✻ شولیم برگ (مئی) ✻ ھاگ وز (اکتوبر)		✻ ارنڈا (جولائی) ✻ گوڈائے (نومبر)
۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶	✻ کالوریڈو ✢ تھوگٹ (جون)		✢ ڈی فورگیو (جون) خاتمہ وزارت اپریل ۱۷۹۴ء لغایۃ اکتوبر ۱۷۹۵ء ڈائرکٹری (اکتوبر) ✢ ڈیلاکرائس (نومبر)	۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶		پال اول (نومبر) ✻ آسٹرمین - ✢ پانین	
۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹	✢ لوئی کوبنزل (اپریل) ✢ تھوگٹ (جنوری) ✢ لیھربیک (اکتوبر)		✢ ٹیلے رینڈ (جولائی) قونسلیٹ (نومبر) ✢ رینہارٹ (جولائی) ✢ ٹیلے رینڈ (نومبر)	۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹	فریڈرک ولیم ثالث (نومبر)		✢ ساویڈرا (مارچ) ✢ ارکوئی جو (اگست)
۱۸۰۰ ۱۸۰۱	✻ لوئی کوبنزل	✻ ہنری ایڈنگٹن (مارچ) ✢ لارڈ ھاکس بری (مارچ)		۱۸۰۰ ۱۸۰۱		سکندر اول (مارچ) ✻ پانین ✢ کوچوبے ✻ وارونزو	✻ گوڈائے (دسمبر)
۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴		✻ ولیم پٹ (مئی) ✢ لارڈ ہیروبی (مئی)		۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴	✻ ھارڈن برگ (اگست)	✢ ایڈم زار ٹورسکی (مئی)	
۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷	✻ فلپ اسٹیڈین	✢ لارڈ ڈل گریو (جنوری) ✻ لارڈ گرنیول (فروری) ✢ چارلز جیمس فاکس (فروری) ✢ وائیکونٹ ھاوک (ستمبر) ✻ ڈیوک آف پورٹلینڈ (مارچ) ✢ جارج کیننگ (مارچ)	نپولین امپراطور ✢ شامپینی (اگست)	۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷	✻ ہاگ وز (فروری) ✻ ھارڈن برگ (نومبر) ✻ اسٹین (جولائی) ✢ گولٹ (جولائی)	✢ بیرن بڈبرگ (اگست) ✢ رومیبانزو (ستمبر)	
۱۸۰۸ ۱۸۰۹	✻ میٹرنخ	✻ اسپنسر پرسی وال (دسمبر) ✢ لارڈ باتھ ارسٹ (اکتوبر) ✢ لارڈ ویلسلی (دسمبر)		۱۸۰۸ ۱۸۰۹			جوزف بوناپارٹ - ✻ ازنزا
۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲		✢ لارڈ کیسل ریا (مارچ) ✻ ارل آف لیورپول (جون)	✢ مارے (اپریل)	۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲	✻ ہارڈن برگ (جولائی)	✻ رومیانزو ✢ نیسل رود	
۱۸۱۳ ۱۸۱۴			✢ کالینکورٹ (نومبر) لوئی اٹھارواں ✢ ٹیلی رینڈ (اپریل)	۱۸۱۳ ۱۸۱۴			فرڈینینڈ ہفتم

تتمہ ۲

یورپ کی دوسرے درجہ کی طاقتیں ۱۷۸۹ء لغایت ۱۸۱۵ء

انقلابی یورپ	ورٹمبرگ	بیویریا	ہر دو صقلیہ	سارڈینیا	پرتگال	ٹرکی	ڈینمارک	سویڈن
۱۷۸۹	چارلز یوجین از ۱۷۳۵ء	چارلز تھیوڈور از ۱۷۷۸ء	فرڈی ننڈ چہارم از ۱۷۵۹ء	وکٹر اماڈیس ثالث از ۱۷۷۳ء	میریا اول از ۱۷۷۷ء	عبدالحمید از ۱۷۷۴ء سلیم ثالث اپریل	کرسچین ہفتم از ۱۷۶۶ء	گستاوس ثالث از ۱۷۷۱ء
۱۷۹۰								گستاوس چہارم مارچ
۱۷۹۱								
۱۷۹۲								
۱۷۹۳								
۱۷۹۴								
۱۷۹۵	فریڈرک یوجین (اکتوبر)							
۱۷۹۶				چارلز ایمنوئل چہارم اکتوبر				
۱۷۹۷	فریڈرک اول دسمبر							
۱۷۹۸					پرنس جان ریجنٹ			
۱۷۹۹		میکسملین جوزف						
۱۸۰۰								
۱۸۰۱								
۱۸۰۲				وکٹر ایمنوئل اول (جون)				
۱۸۰۳			نیپلز					
۱۸۰۴								
۱۸۰۵								
۱۸۰۶			جوزف بوناپارٹ مارچ					
۱۸۰۷						مصطفیٰ چہارم (مئی) محمود ثانی (جولائی)	فریڈرک ششم (مارچ)	
۱۸۰۸			جوکیم مورات (اگست)					چارلز تیرھواں (مئی) برناڈوٹی۔ پرنس ایل اگست
۱۸۰۹								
۱۸۱۰								
۱۸۱۱								
۱۸۱۲								
۱۸۱۳								
۱۸۱۴			فرڈیننڈ چہارم					
۱۸۱۵								

تتمہ ع ۳

نپولین کا خاندان

چارلس بوناپارٹ = لی ٹیزیا رامولینو
پ سنہ ۱۷۴۶ء م سنہ ۱۷۸۵ء — پ سنہ ۱۷۵۰ء م سنہ ۱۸۳۶ء

کیرولین
پ سنہ ۱۷۸۲ء
م سنہ ۱۸۳۹ء
ش جوکیم موراٹ
بادشاہ نیپلز
سنہ ۱۸۰۸ تا سنہ ۱۸۱۴ء
اولاد تھی

پالین
پ سنہ ۱۷۸۰ء م سنہ ۱۸۲۵ء
ڈچیز اف گاسٹالا
سنہ ۱۸۰۶ تا سنہ ۱۸۱۴ء
ش چارلس لے کلرک سنہ ۱۸۰۱ء
ش کیمیلو پرنس بورغیز
سنہ ۱۸۰۳ء

نپولین
پ سنہ ۱۸۰۱ء
م سنہ ۱۸۰۴ء

ایلی سا
پ سنہ ۱۷۷۷ء
م سنہ ۱۸۲۰ء
گرانڈ ڈچیس ٹسکنی
سنہ ۱۸۰۹ء تا سنہ ۱۸۱۴ء
ش فیلکس بیکی اوکچی سنہ ۱۷۹۷ء
اولاد پیدا ہوئی

جے روم
پ سنہ ۱۷۸۴ء
م سنہ ۱۸۶۰ء
شاہ ویسٹ فالیا
سنہ ۱۸۰۷ تا سنہ ۱۸۱۴ء
ش ایلزا پٹرسن سنہ ۱۸۰۳ء
ش کیتھرین ورٹم برگ سنہ ۱۸۰۷ء

مے تھل ڈی
پ سنہ ۱۸۲۰ء
ش پرنس ڈیمی ڈ آف

نپولین جوزف
پرنس نپولین
پ سنہ ۱۸۲۲ء
م سنہ ۱۸۹۱ء
ش کلاتھلڈ می آف سیوائے سنہ ۱۸۵۹ء

لے ٹی ٹیا
پ سنہ ۱۸۶۶ء
ش ڈیوک آف آوستا

لوئی نپولین
پ سنہ ۱۸۶۴ء

وکٹر نپولین
پ سنہ ۱۸۶۲ء

جے روم نپولین
پ سنہ ۱۸۱۴ء
م سنہ ۱۸۴۷ء

لوئی
پ سنہ ۱۷۷۸ء
م سنہ ۱۸۴۶ء
بادشاہ ہالینڈ سنہ ۱۸۰۶ تا سنہ ۱۸۱۰
ش ہارٹنس ڈی بوہارنیس

لوسی این
پ سنہ ۱۷۷۵ء
م سنہ ۱۸۴۰ء
پرنس آف کینی نو
ش کرسٹین بوایر سنہ ۱۷۹۴ء
ش الگزینڈرین ڈی بلیس چیمپ سنہ ۱۸۰۲ء
اولاد تھی

نپولین ش میری لوئس آف آسٹریا سنہ ۱۸۱۰ء
پ سنہ ۱۷۶۹ء
م سنہ ۱۸۲۱ء

میری لوئس آف آسٹریا
پ سنہ ۱۷۹۱ء
م سنہ ۱۸۴۷ء
ڈچیز آف پارما
سنہ ۱۸۱۵ تا سنہ ۱۸۴۷ء

نپولین ثانی
پ سنہ ۱۸۱۱ء م سنہ ۱۸۳۲ء
بادشاہ روما سنہ ۱۸۱۱ء
ڈیوک ریشٹاڈ سنہ ۱۸۱۸ء

نپولین ش جوزیفاین ٹاسچر سنہ ۱۷۷۹ء = الیگزنڈر ڈی بوہارنس
جوزیفاین ٹاسچر ڈی لاپگیری
پ سنہ ۱۷۶۳ء
م سنہ ۱۸۱۴ء

الیگزنڈر ڈی بوہارنس
پ سنہ ۱۷۶۰ء
م سنہ ۱۷۹۴ء

ہارٹنس
پ سنہ ۱۷۸۳ء
م سنہ ۱۸۳۷ء
ش لوئی بوناپارٹ
بادشاہ ہالینڈ
سنہ ۱۸۰۲ء

نپولین چارلس
پ سنہ ۱۸۰۲ء
م سنہ ۱۸۰۷ء
نپولین کا وارث تجویز ہوا
سنہ ۱۸۰۵ء

نپولین لوئی
پ سنہ ۱۸۰۴ء
م سنہ ۱۸۳۱ء
گرانڈ ڈیوک آف برگ
۱۸۰۸ - ۱۸۱۴
ش چارلٹ بوناپارٹ

نپولین ثالث ش سنہ ۱۸۵۳ء یوجینی ڈی مانٹی جو
پ سنہ ۱۸۰۸ء م سنہ ۱۸۷۳ء شہنشاہ فرانس سنہ ۱۸۵۱ لغایۃ سنہ ۱۸۷۰

نپولین یوجین پرنس امپیریل
سنہ ۱۸۵۶ لغایۃ سنہ ۱۸۷۹ء

یوجین ڈی بیوہارنس = اگسٹا آف بویریا
پ سنہ ۱۷۸۱ء
م سنہ ۱۸۲۴ء
اطالیہ کا وائسرائے
۱۸۰۵ - ۱۸۱۴ء
لیوش ٹن برگ کا ڈیوک
اولاد ہوئی

جوزف
پ سنہ ۱۷۶۸ء
م سنہ ۱۸۴۴ء
بادشاہ نیپلز سنہ ۱۸۰۶ لغایۃ سنہ ۱۸۰۸ء
بادشاہ اسپین سنہ ۱۸۰۸ لغایۃ سنہ ۱۸۱۴ء
ش میری جولی کلاری سنہ ۱۷۹۴ء

زے نیڈے
پ سنہ ۱۸۰۱ء
م سنہ ۱۸۵۴ء
ش اپنے پھوپھی زاد بھائی
چارلس لوسی این پرنس کانی نو
کے ہمراہ ہوئی سنہ ۱۸۲۲ء
اولاد ہوئی

چارلٹ
پ سنہ ۱۸۰۲ء
م سنہ ۱۸۳۹ء
ش اپنے پھوپھی زاد
بھائی نپولین لوئی
ولد لوئی کے ہمراہ
ہوئی -

یورپ سنہ ۱۷۸۹ء میں

گہرے سرخ رنگ کے خط کا حلقہ مقدس سلطنت روما کا ہے

غلط نامہ انقلابی یورپ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲	۱	سنہ ۱۷۱۵ء	سنہ ۱۸۱۵ء
۳	۴	کرئے بجائے	کرے بجائے
۶	۲۱	روس	اُس
۱۲	۱۲	شہزادہ	شہزادے
۱۳	۲۰	اوس	روس
۱۵	۸	منتخدین	متعہدین
۱۶	۷	جہاں	یہاں
۱۷	۹	جس کے	جبکہ
″	۱۳	محت	محنت
″	۱۹	پرشیا	بوہیمیا
۱۸	۲۲	دور	دورے
۲۰	۲	ہوتا	ہوتا
۲۱	۲	آسٹرویٔ روس	آسٹروی روسی
۲۱	۷	تحرلیسیا	تھریسیا
۲۱	۱۳	مزید	موثر
۲۱	۱۴	انگلستان پرشیا	انگلستان اور پرشیا
۲۲	۳	جا سکتی	جا سکتی تھی
۲۲	۴	کسہ	کہ
۲۴	۳	کھنے	رکھنے
″	۲۰	درپاروں	درباروں
۲۵	۱۱	فانگری	فلنگری
″	۲۱	بری	ہیری
۲۶	۱۳	مانٹائن	پانٹائن
۲۷	۴	لبرڈی	لمپرڈی
″	۱۸	کنڈطلاگ	کنڈطلک
۲۸	۹	ہیراپا	بارپا
″	۱۶	ملٹرا	منٹوا
″	۱۸	فرڈیند	فرڈینینڈ
″	″	فرزبیان	فرہیان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۹	۳-۴	کانٹ	کوہٹی
″	۱۲	ڈیوک	ڈیوک
″	۲۳	ڈپرچ	ڈووچ
۳۱	۵	تابل	تحابل
″	۱۱	کسان	کسانوں
″	۱۲	کاشتکار	کاشتکاروں
″	۱۵	تعظیم	تنظیم
۳۳	۱	مشتعل	مستقل
″	۲	شہنشاہ	سلیشیا
″	۱۲	آسٹیریلیا	آسٹریا
″	۲۳	جیسے	جس سے
″	۲۴	برڈس برگ	ہبرٹز برگ
۳۴	۸	سنہ ۱۷۲۷ء	سنہ ۱۷۴۷ء
″	۱۵	ٹہکام	نگاپٹم
۳۵	۲	بانیسبری	ماہسبری
″	۲۴	برنساشارف بہتا	برنسٹارف تھا
۳۷	۱۸	گلڈوز	گلڈرز
″	۲۵	جس	جن
۳۸	۱۲	صغیر	دو صغیر
″	۲۱	استثنائے	شہنشاہی
۳۹	۱۵	ملنے ریٹزلر	لئے ڈیٹزلر
۴۰	۲۲	سنہ ۱۷۷۶ء	سنہ ۱۷۷۸ء
۴۱	۲۵	بہمن	بنجمن
″	۱۸	پوجین	یوجین
۴۲	۱۲	تہ	تباہ
″	۱۸	سیکسن	سیکسنی
″	۲۳	برڈر	ہرڈر
۴۳	۱	ہیکلسن برگ	میکلن برگ
″	۷	مختار	ممتاز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۱۳	بام برک	بام برگ	۶۹	۹	آگر	کہ اگر
〃	۲۰	متعصب	منصب	۷۱	۱۰	افتیارات	اخبارات
۴۴	۷	کلینٹ ویزی لاس	کلیمنٹ ونسنز لاس	〃	۲۱	گیے	بلجیم گیے
۴۷	۷	قیصر	قیصرہ	۷۲	۴	پیٹر	پیری
〃	۱۴	اتناعی		۷۴	۲۳	کے متعلق	کے اس نقطۂ نگاہ کے
۴۸	۱۳	نے	کے				جو فیاضانہ استبداد
۴۹	۱	سائفیلڈ	سائفلڈ				کے متعلق
〃	۲	سائفیلڈ	سالٹی کاف	۷۵	۱	تھی	تھیں
۵۰	۱۹	برک	برگ	〃	۱۵	کے وہی	کے فرق کو مدنظر رکھتے
〃	۲۰	ہوبلوہی کرچبرک	ہوہنلوہی کرچبرگ				ہوئے وہی
〃	۲۱	ایشیا	ولیشیا	۷۶	۱۲	اپنی عزیز تریں	اپنے عزیز ترین اعزہ
〃	۲۳	ایسیربیا	بسیربیا	۷۸	۱	قضیہ کا دستور	دستور کا معاملہ
〃	〃	اسمعل	اسمعیل	〃	۱۸	بشب آف آئن	بشپ آف اوٹن
۵۲	۱۰	اہل	کو اہل		۲۵	جنبہ	جذبہ
〃	۲۴-۲۵	اسیٹس	اسٹیٹس		〃	مہل	مہمل تھا
۵۴	۳	نیل	بریڈا	۸۱	۹	برٹلی	بوئلی
〃	۵	عموی	عمومی	〃	〃	۳۰ آگست	۳۱ آگست
〃	۶	ٹیمز	نمور	۸۲	۱۲		+
〃	۱۱	بیٹیل	اسٹیٹس	〃	۲۱	۱۷۸۶ء	۱۷۸۹ء
۵۵	۴	کاٹینٹائن فرینئیس دی ہوانسنبرگ	کانسٹنٹائن فرانسس دی ہوئنز بروننگ		۱۹	سائیلس	مائلز
				۸۹	۱۰	ہیسی ڈار مسٹیٹ	ہیسی ڈار مسٹڈ
〃	۲۴	پائے	کئے	۹۱	۱۹	سیپسی و ڈی ریس	سپسی او ڈی ریبسی
۵۶	۲۵	اسٹیفن	اسٹیفنس	۹۲	۳	گرانڈ	گرانڈ
۵۸	۱۳	سے	×	۹۳	۲۱	ڈینزگ	ڈینٹزک
۵۹	۷	الحاق	الحاق	۹۴	۹	ہنگری	ہنگری
〃	۲۸	ایبی سی	ایبی سی اس	۹۶	۴	آیورٹ	ایورٹ
۶۰	۱۳	وہ	×	〃	۱۱	ہرٹزبرک	ہرٹزبرگ
۶۳	۲۲	لیب	لیمپ	۹۷	۷	آرسوڈا	ارسووا
۶۵	۳	سپاسی	سپاہی	〃	〃	ایک	ایک زلزلہ
۶۶	۷	مجکس	مجلس	〃	۱۰	الزیٹن	ازیٹن
〃	۹	کوکٹی	کومٹی	〃	۱۵	اسووا	آرسووا
〃	۲۳	یبلی	بیلی	〃	۱۷	قیمتی	قسم کی
۶۷	۱۹	سیٹی	سی اس	۹۸	۱۵	اسپاتر	اسپارٹر
۶۹	۳	کے حفاظت	کی حفاظت	۹۹	۱۷	ڈائٹ	ڈائٹ میں
〃	۸	مدبر	مدیر	۱۰۳	۷	تھی	تھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۲۵	کے	کی
۱۰۶	۱۴	زیب تن	ریپ تن
۱۰۹	۱۶	غذر	غدر
۱۱۰	۱	Durfore	Durfort
۱۱۱	۱۲	Jacolin	Jacobin
۱۱۲	۲	Karnnes	Varennes
"	۹	عارس	مارس
۱۱۳	۱۱	میں سے	نے
۱۱۶	۴	Seridom	Serfdom
۱۱۸	۲۰	ٹوریوں	ناربون
۱۱۹	۱۷	یہ	×
۱۲۱	۱	کوینٹز	کونٹز
۱۲۳	۱۳	رولینڈ	رولینڈ اور ڈیموریز
۱۲۴	۱۵	یا	×
۱۲۶	۵	البوٹ	البرٹ
۱۲۷	۹	بونگے	مونگے
۱۲۸	۱۹	آرتھرڈن	آرتھرڈاتن
۱۲۹	۱	قاتل بھی	×
"	۶	کمیٹیوں	کمیوں
۱۲۹	۱۶	واپس	واپسی
"	۱۷	جلد	چند
۱۳۰	۲۴	تھفیول دلی	تھیون دلی
"	"	بیا سیری	باسیری
۱۳۳	۲۰	کنوفیشن	کنونیشن
۱۳۵	۱۱	شاہ ولن	شادلن
	۴	نیلنڑ	نیلیز
۱۳۷	۷	Targovites	Targovitsa
"	۸	Literum Vets	Liberum Veto
"	۱۲	جیکوبنیر	جیکوبنز کی
"	۲۴	Librum Vets	Liberum Veto
۱۳۸	۲۰	بالی (Baslo)	بیل (Basle)
۱۴۲	۹	وعدہ	وعدے
"	۱۲	انکو	اسکو
۱۴۲	۱۴	وہ	وہ چونکہ
"	۲۳	مارک شاہ	بارک شہزادہ
۱۴۵	۱۶	Centen	Centre
"	۲۰	گارڈ	گارڈ کے
۱۴۶	۲۰	اپنی	نئی
۱۴۷	"	رہنمائی	رہنمائی
"	۱۰	گے	کی
۱۴۹	۲۵	اپنی	اپنے
۱۵۰	۹	باربر	باربیر
۱۵۵	۴	اور مثلاً	مثلاً
۱۵۶	۱۹	جنلی	جنگی
"	۲۳	جمہوت	جمہوریہ
"	۲۵	د	کو
۱۵۸	۱۷	طرافداری	طرفداری
"	۲۳	فرانکس	فرانس
"	۲۵	ے	نے
"	۲۲	Terron	Terror
۱۶۰	۲	میں	میں نہ
۱۶۱	۱۶	Temmappes	Jemmappes
"	۲۱	Rem	Rene
"	۲۱	موری	موریو
"	۲۲	کیرس لوٹرن	کیزرس لوٹرن
"	۲۵	سارگیر	سارگیو
"	"	Piedmontess	Piedmontese
۱۶۲	۲۱	چینل	چنیل
۱۶۴	۱۳	بنائے	بنانے
"	۱۴	۱۹۶۰	۱۹۶
"	۱۹	Rahes Pierre	Robes Pierre
۱۶۵	۲	Bommune	Commune
۱۶۶	۱۵	برلن	مرلن
"	۱۶	ٹریلیارڈ	ٹریلہارڈ
"	۲۱	کمیٹی	کبھی
۱۶۷	۱۰	(Law of themaximums) اور اسی دن	(Law of the maximums) اور اسی دن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۸	۱۹	سیسٹرک	ییسٹرکٹ
"	۲۲	ایلڈنیووھن	ایلڈن ہوون
"	"	Aldentoon	Aldenhoven
"	۲۳	Boun	Bonn
"	۲۴	کوبلیٹر (Coblen)	کوبلنٹز Coblentz
"	۲۵	اپیے نورو	اینے مورو
"	"	Moreac	Moreaux
۱۶۹	۳	Tievcs	Treves
"	۸	Alpo	Alps
۱۷۰	۷	ہنگیس	ہنگری
۱۷۱	۲۵	مدبرول	مدبران
۱۷۲	۱	صاوینز	ہاگوٹز
-	۲۱	گڈرسے	گوڈوسے
۱۷۳	۱۵	Colovis	Colonies
۱۷۴	۱۱	لارڈ	لاڈ
"	۱۹	ڈاہینن	ڈائینن
"	"	guillstine	Guillotine
۱۷۶	۱۴	جیسے کیس	ہیسے کیبل
۱۸۱	۵	جنگو	جنکو
"	۲۴	ویگی	دیگی
"	۱۹	کیونیشن	کنونیشن
۱۸۹	۱۴	سے	کے
۱۹۰	۸	سنہ ۱۷۹۵ء	سنہ ۱۷۹۵ء میں
۱۹۱	۲۱	فوجوں	فوجوں کی
"	۳	شیرٹر	شیرئر
"	۱۹	واکٹر	وکرٹر
"	۲۲	کوئی	کولی
۱۹۲	۶	ہونڈووہی	مان ڈووی
۱۹۳	۱۲	کیسٹگلیوں	کسٹگلیوں
"	۱۴	بوناپارٹ نے	بوناپارٹ
۱۹۵	۲۴	انگوس ٹاٹ	انگوس ٹاٹ
۱۹۶	۵	کرسچین	کرچین
۱۹۷	۱۹	فتوجات	فتوحات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۹	۵	کرنیل	گرنیل
"	۱۲	پر	پر
"	۲۳	ہونے	ہوئے
۲۰۰	۶	نے پول	نے پول
"	۱۹	بوربیونیہ	بوربونیہ
۲۰۲	۱۴	۳۰ ستمبر	۲۰ دسمبر
"	۱۶	دستمبر	دسمبر
۲۰۳	۱۵	کیلاکیفورڈ	کلیگین فرٹ
"	۱۷،۲۵	لیوبین	لیوبن
"	۱۹	کیے	کے
۲۰۵	۱۲	انشار	انتشار
"	۲۰	) ہیں	ہیں
"	۲۴	علی	عمل کا
۲۰۶	۶	فرقہ بورین	فرقہ بوبن
۲۰۷	۱۸	کی	گی
"	۲۵	بی توار	لی نوار
۲۰۸	۲۲	لیوبین	لیوبن
۲۰۹	۱۰	ریلبیکیا	بریسکیا
۲۱۵	۱۶	ہیلوتھی	ہیلوتیتی
۲۱۶	۲۳	پارتھینوپلین	پارتھینوپین
۲۱۸	۱۹	ڈلیکو	ڈی الکو
۲۲۶	۱۸	ہروہبر	بروہیر
۲۲۸	۲۵	۳۰۔۱۱۔۷	۳۰۔۱۱۱۔۷
۲۳۱	۱۱	قوش	فوش
"	۱۷	برتھیٹر	برتھیئر
۲۳۲	۱۸	بھی	بھی
۲۳۳	۱۰	ریوریچ	زیوریچ
۲۳۶	۱۶	لاٹونا	لیوونیا
۲۳۹	۱۱	لیلرک	لیکرک
۲۴۱	۱۴	کوبید نبرک	کوبیڈلیزک
"	۱۷	ہیم برگ	ہم برگ
"	"	سمبرن	ہیمرن
"	۱۸	بشیر کین	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۴	۱۰	کوب لنٹز	کوب لنٹز
۲۴۷	۲۲	کیونکر	کیونکہ
۲۴۹	۱۷	نینئیز	ونیینیز
۲۵۱	۲۴	سوم	رسوم
۲۵۳	۱۳	تھا	×
۲۵۴	۸	بساتو	بسانو
۲۵۵	۷	امرلیہ	امریکیہ
″	۱۲	پریسیٹ	بریسیٹ
″	۱۸	پولون	بولون
۲۵۶	۱	فرانش	فرانس
۲۵۷	۱۱	بمقابل	مقابل
۲۵۹	۱۲	ہوتھے	ہوئے
۲۶۶	۲۲	سیسل وپائن	سیسل پائن
۲۷۵	۲۴	گیپ	کیب
″	″	Cope	Cape
۲۷۶	۲۰	gonot	Junot
″	۲۲	Generalo	Generals
۲۷۷	۴	Mititia	Militia
″	۱۲	سرہیوڈال وپیل	سرہیوڈال رمپل
۲۷۸	۱۰	Ferden	Ferdinand
″	۱۱	anstriao	austrias
۲۸۴	۱۰	لویو	لوبو
″	۱۳	مل	پل
۲۸۵	۱۲	پرکیس برگ	پریس برگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۵	۱۴	ٹروالینر	ٹرولینر
۲۸۹	۱۷	ڈینیر	ڈینٹنر
۲۹۲	۲۵	ائیاب	الب
۲۹۳	۱۰	لیکھورن	لگھارن
۲۹۸	۷	فونیلیز	فونیٹنز
۳۰۲	۲۴	پوسین	پولیس
۳۰۵	۱۵	شال	شمال
۳۰۹	۵	ٹلسٹ	ٹلسٹ
″	۱۵	منصبوضات	مقبوضات
۳۱۱	۱۸	سنہ ۱۸-۶ء	سنہ ۱۸۰۶ء
″	۲۰	موعورر	موعودہ
۳۱۵	۳	پھربرجوز	برگاس
″	″	پرجوز	″
۳۱۶	۴	کے میں	کے اثنا میں
۳۱۷	۲۵	پیرایا تھریسیاٹ	پیریا تھریسیا سے
۳۱۹	۸	ڈیسڈن	ڈرسڈن
۳۲۰	۱۰	کانٹنٹائین	کانسٹنٹائین
۳۲۸	۱۵	پارمان	پارما
۳۲۹	۲۰	نیمین	ونیمین
۳۴۳	۸	کمرٹ	سرٹ
۳۴۴	۵	کو	×
۳۴۸	۸	لڈ	ہلڈ
۳۵۰	۱	گری سنر	گریسنر
۳۵۹	۱۸	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۷۸۹ء

تمت